تذکرہ آثار الشعرای ہنود

ہندو شاعرون کا اردو کلام

مرتبہ

منشی دیبی پرشاد صاحب بشاش خلف منشی لچھمن لال صاحب بہجت باشندہ
قدیم بھوپال حال سر دفتر محکمہ خاص راج مارواڑ

مطبع رضوی دہلی مین چھپا

ستمبر ۱۸۸۵ عیسوے

قیمت مجلد .... عہ/


شبیہ منشی دیبی پرشاد مصنف تذکرہ ہذا
باشندہ قدیم بھوپال حال

صحت نامہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	۴	۴	موست	ہوئے	۲۷	۲۰	۴	۹	اپنے	دیتے
۲	۵	″	۱۰	جس سے	جن سے	۲۸	۲۰	۴	۱۲	فارسی	فارس
۳	۵	۲	۲۳	مضمون ہین	مضمون مین ہین	۲۹	۲۱	۰	۷	بنی بہادر	بہنی بہادر
۴	۵	۲	۲۴	اور مضمون	زور مضمون	۳۰	۲۱	۰	۱۳	لطلب دو	لطلب مدد
۵	۶	۴	۱۱	لیکے	لین گے	۳۱	۲۱	۰	۱۴	گورہایون	گوشائیون
۶	۶	۱	۱۲	وقت تنگ	وقت بہت تنگ	۳۲	۲۲	۰	۱۲	ساہی	سیاہی
۷	۸	۱	۲۱	گئے ہین	گئے ہم	۳۳	۲۲		۲۲	مسلمالون	مسلمالون مین
۸	″	۳	″	رات بہر	رات جو گہر	۳۴	۲۲		۲۳	بہار عجم مین	بہار عجم
۹	″		۲۳	دو لو	دو	۳۵	۲۴	۰	۷	یہہ ٹہرنی	یہ بات ٹہرنی
۱۰	۱۶	۳	۴	بیٹہے	بیٹہے	۳۶	۲۴	۰	۱۵	تمسک کا	تمسک
۱۱	″	۴	۱۱	آکہ	اکثر	۳۷	۲۶	۰	۲	بہیبنون	بیٹہنو
۱۲	۱۷	۲	۵	رعنائی کے	رعنا کے	۳۸	۲۷	۰	۱	تان	تال
۱۳	″	۳	۱۱	مستی خراب	مٹی خراب	۳۹	۲۸	۳	۵	گلشن	انگلش
۱۴	″	۳	۱۳	ذرا	فدا	۴۰	۲۸	۱	۵	خواب مین ہے	خواب مین بہی
۱۵	″	۱	۱۵	کیے	گرے	۴۱	۲۸	۴	۱۰	مین	مینا
۱۶	″	۳	۲۰	دیکے	دل کے	۴۲	۲۸	۳	۱۸	اور ہی	اور بہی
۱۷	″	۲	۲۳	جیسے	چپکے	۴۳	۲۹	۴	۳	سولری	سواری
۱۸	۱۸	۳	۶	ذری کو	ذری کا	۴۴	۲۹	۱	۱۵	لعل سے	لعل بہی
۱۹	″	۴	۶	کیک ذری کا	رشک پری کا	۴۵	۲۹	۳	۱۹	چاہیے	جائے
۲۰	″	۴	۲۰	جہوٹ کہوتی	جہوٹ ہو	۴۶	۲۹	۲	۲۱	شاہم	شیام
۲۱	″	۳	۲۴	ہمسے یہان	ہم یہان سے	۴۷	۲۹	۴	۲۳	لادو	لادوا
۲۲	۱۹	۱	۱۴	لوٹہ	لوجہ	۴۸	۳۰	۲	۱	جنن	جیتن
۲۳	۱۹	۴	۱۷	تیری	یہہ تیری	۴۹	۳۰	۲	۶	بدہے	بدلی
۲۴	۱۹	۴	۲۱	نگین شر	رنگین تر	۵۰	۳۰	۲	۲۱	چشم ولب	کسکے چشم ولب
۲۵	۱۹	۴	۵	سہنا	سمہنا	۵۱	۳۱	۴	۱۰	جرس رنکو	جرس ز کلو
۲۶	۲۰	۳	۲	چرچا	غوغا	۵۲	۳۱	۱	۸	اوہ	وہ لو

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح	نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۵۳	۳۱	۳	۱۵	اور	دورمیں	۸۱	//	۱	۱۷	وہ وی	دہ روی
۵۴	۳۲	۳	۱۰	جونظر	جونظر	۸۲	۴۳	۰	۱۷	شعر مشہور	شعر اونکا مشہور
۵۵	۳۲	۳	۱۹	مضطرب ہوکر	مضطر ہو	۸۳	۴۴	۰	۱۸	افواج وزیر	افواج و وزیر
۵۶	۳۳	۱	۱۶	نہ جبتک ہو	جب تلک نہ ہو	۸۴	۴۵	۰	۱۶	مشاعرہ ہائے	مشاعرہ ہائے
۵۷	۳۵	۲	۴	بیروں کے	بیڑوں کی	۸۵	۴۵	۰	۸	مالک گنج	بالک گنج
۵۸	//	۲	۷	پیچھے پیشتر	نیشتر	۸۶	۴۶	۰	۵	لکھنو مطبع	لکھنو و مطبع
۵۹	//	۱	۱۱	ہیں	ہیں ہم	۸۷	//	۰	۲۵	ستری	[illegible]
۶۰	//	۴	۱۱	سوسوخیال	سوشوخیاں						
۶۱	//	۱	۱۶	یاد	یار	۸۸	۴۷	۰	۳	کہین	کہن
۶۲	//	۴	۱۸	سیکھے	سیکھی	۸۹	۴۷	۳	۱۰	جرتر	جتر ہند
۶۳	//	۲	۲۰	ابرڈلی	ابردی	۹۰	۴۷	۴	۲۵	تیغ ہند	تیغ مہند
۶۴	//	۳	۲۰	رکھنا	رکھا	۹۱	۴۸	۳	۳	میری	مرے
۶۵	//	۱	۲۵	بیکی	بینکے	۹۲	۴۸	۴	۴	ہمان	ہما
۶۶	//	۴	۲۵	لبس	بس	۹۳	۴۸	۰	۷	جٹمل	جیمل
۶۷	۳۶	۳	۷	شترکا	نشترکا	۹۴	۴۸	۰	۷	بدہیل کھنڈ	بگھیل کھنڈ
۶۸	۳۶	۱	۱۸	تت	نٹ	۹۵	//	۲	۱۹	ساعزکا	ساغرکی
۶۹	۳۸	۰	۳	نبی بہادر	بنی بہادر	۹۶	//	۱	۲۰	ارنوی	ارادے
۷۰	۳۸	۰	۶	اپنے	منل اپنے	۹۷	۴۹	۶	۱	شنی لال	چنے لال
۷۱	۳۸		۲۱	بنڈت کی ولد	بنڈت ولد	۹۸	//	۲	۹	بہرے سے ہے	بہرے سے ہے
۷۲	۳۸	۰	۲۳	یہہ کہنا	یہہ ہی کہنا	۹۹	//	۰	۲۵	جوکہ	جو لوگ
۷۳	۳۹	۱	۷	اسکی نگاہیں و ادوی	اس نگاہیں و اروے	۱۰۰	۵۰	[illegible]	۲۱	قلم	علم سے
۷۴	۴۰	۴	۳	گلعذار	گل ہزار	۱۰۱	۵۱	۰	۶	فرحت	فرصت
۷۵	۴۰	۴	۲۱	ذہن	دہن	۱۰۲	۵۱	۰	۱۳	سواہے بزم	سوائے بزم
۷۶	۴۲	۰	۱۱	بیناولی	بنیاولی	۱۰۳	۵۲	۳	۱۷	ماہی	ہائے
۷۷	۴۲	۰	۱۱	گنجیدر	گنجینذر	۱۰۴	۵۲	۳	[illegible]	رکھے	کھلے
۷۸	//	۱	۱۴	سمرسے	ستمرسی	۱۰۵	۵۳	۰	۱۲	کجازرق	بےزرق
۷۹	//	۳	۱۷	اوجہا	اوجھتا	۱۰۶	۵۴	۱	۴	لعل پوشی	لعل نوشین
۸۰	۴۳	۰	۱	جوہر	جواہر	۱۰۷	//	۲	۲۵	آپنی	اپنی

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۵۵	۰	۶	مہانراین	رام نراین
۱۰۹	۵۶	۱	۱	جکم	جب کہ
۱۱۰	۵۶	۰	۱۳	بخشی آکی	بخشی تہی
۱۱۱	۵۶	۰	۲۲	باپ	نایب
۱۱۲	۵۷	۰	۳	مستقل	منتقل
۱۱۳	؍؍	۰	۹	ہسپت	مہی پت
۱۱۴	؍؍	۰	۲۲	نارسے	نازسے
۱۱۵	۵۸	۱	۱	بخوبی	نجومی
۱۱۶	۵۸	۱	۵	رہیم	مرہم
۱۱۷	؍؍	۰	۲۰	سمت ۱۸۳	سمت ۱۸۴۱
۱۱۸	؍؍	؍؍	؍؍	سمت ۲۳۴۵	سمت ۱۸۴۵
۱۱۹	۵۹	۰	۴	ناظم	ناظم بہرائچ
۱۲۰	۶۰	۳	۲۱	ہو	ہوکہ
۱۲۱	۶۱	۳	۱	کبہی	تبہی
۱۲۲	۶۱	۲	۴	کاہل	کامل
۱۲۳	۶۲	۳	۱۶	خمم	صنم
۱۲۴	؍؍	۱	۱۷	بیان	بتان
۱۲۵	۶۳	۱	۹	کچے	بکئے
۱۲۶	؍؍	۲	۱۰	رخ کا	رخ سے
۱۲۷	۶۴	۰	۱	قواعدکی	نوکری کی
۱۲۸	؍؍	۰	۲	مہاراجہ	مہارانا
۱۲۹	؍؍	۲	۱۲	سحاب باران	سحاب یاران
۱۳۰	۶۵		۳	حسقدر	حضور
۱۳۱	۶۵	۱	۲۸	پیرروزن	ہرروزن
۱۳۲	۶۶	۱	۱۵	پیرمال	ہرپال
۱۳۳	۶۷	۱	۳	قلق	خلق
۱۳۴	؍؍	۰	۲۰	بندہ	نبیرہ
۱۳۵	۶۸	۰	۲	کہنے کئی	کئی
۱۳۶	؍؍	۰	۱۹	دل ہی	دل بہی
۱۳۷	؍؍	۱	۲۲	جیت لے	جیت لی
۱۳۸	؍؍	۲	۲۴	کہا	گدا
۱۳۹	۷۰	۰	۲	راز	زار
۱۴۰	؍؍	۰	۵	بیرب	بہرین
۱۴۱	؍؍	۰	۱۲	آنکا	آنکہو
۱۴۲	؍؍	۰	۱۵	مشکل گرہ	مشکل
۱۴۳	؍؍	۰	۱۷	ہیرہفشمہ	ہرہفتہ
۱۴۴	؍؍	۰	۲۲	بہہ	جو
۱۴۵	؍؍	۰	۲۳	اوسوقت	اوسوقت مین
۱۴۶	۷۱	۴	۲	بہرے تہے	بہرہی تہے
۱۴۷	؍؍	۰	۱۰	منشی بانی جو خجند	منشی خوب چند
۱۴۸	؍؍	۴	۱۴	طفلکے	محمل کے
۱۴۹	؍؍	۰	۱۵	جہجے	جنہجی
۱۵۰	؍؍	۴	۲۰	بہرڈے	ہووے
۱۵۱	؍؍	۰	۲۵	حضرت	حضرات
۱۵۲	۷۲	۲	۴	اوبدہ	اوبڈہ
۱۵۳	؍؍	۱	۵	بالمیک	بالمیک
۱۵۴	؍؍	۱	۶	جب	خمسہ
۱۵۵	؍؍	۲	۱۸	حال	جال
۱۵۶	۷۳	۲	۸	تمہاری	ساری
۱۵۷	۷۴	۰	۴	لکہتم	لکہیم
۱۵۸	؍؍	۰	۷	سلامت	سلاست
۱۵۹	؍؍	۰	۱۴	باشی	باش
۱۶۰	؍؍	۱	۱۸	جہان	جان
۱۶۱	؍؍	۴	؍؍	لسد	الصد
۱۶۲	؍	۳	۲۱	لیے	لیئے
۱۶۳	؍؍	۰	۲۴	بہنام یار	پیام یار

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱۶۴	۷۵	۱	۶	بند ہتے	بند ہتے ہین
۱۶۵	〃	۰	۱۲	ہیب رام	ہیت رام
۱۶۶	۷۶	۰	۱۷	خورشید و قمر	خورشید اور قمر
۱۶۷	۷۶	۰	۱۱	کانپور	کانپور مین
۱۶۸	〃	۰	۱۴	شجاع	شعاع
۱۶۹	۷۷	۰	۴	مہاراجہ راے چند لعل	مہاراجہ چندو لعل
۱۷۰	۷۷	۰	۸	دزن	روزن
۱۷۱	〃	۰	۱۸	چھڑا	چڑھا
۱۷۲	〃	۰	۱۹	سرہی سیب	سرہی باسبت
۱۷۳	〃	۰	〃	عمد	عمدہ
۱۷۴	〃	۰	۲۵	کرے ہین	کیے گرے
۱۷۵	۷۸	۳	۱۵	سیر	سر
۱۷۶	۷۹	۴	۲	راے	رای
۱۷۷	۷۹	۲	۱	بڑا	پڑا
۱۷۸	〃	۱	۱۳	بہیہ	بہیہ
۱۷۹	〃	۲	۲۰	چہاتا ہے	چہپاتا ہے
۱۸۰	۸۰	۲	۱۳	جاہ	چاہ
۱۸۱	〃	〃	〃	〃	〃
۱۸۲	〃	۲	۲۵	مت	منت
۱۸۳	۸۳	۰	۱۱	پیرومن	پیرومن
۱۸۴	۸۳	۰	۱۱	ہجری کے ساتھہ	ہجری مین
۱۸۵	۸۳	۰	۱۶	ترجعہ	ترجمہ
۱۸۶	۸۴	۰	۷	ملانی	ضلع ملانی
۱۸۷	۸۴	۰	۱۵	ستمبر	بند
۱۸۸	۸۵	۰	۱۷	براز	زار
۱۸۹	۸۵	۲	۲۵	سجدمین	سجدے مین
۱۹۰	۸۶	۱	۴	اکبر	اکثر
۱۹۱	۸۶	۱	۲	صغیر	صفر
۱۹۲	۸۹	۱	۱۴	کچھہی کچھہ ہی	کچھہ کچھہ ہی ہی
۱۹۳	۹۲	۰	۱۴	بخشنی املاک	بخشی الملک
۱۹۴	〃	۰	۱۹	بہاری	بہاری
۱۹۵	۹۳	۰	۳	قالیہ	حالیہ
۱۹۶	〃	۰	۵	عابا الترکیب	عاید الترکیب
۱۹۷	〃	۱	۲۴	شب ستاب	شب مہتاب
۱۹۸	۹۴	۲	۲	جگر	جگر بر
۱۹۹	〃	۱	۱۲	لیس	لیس
۲۰۰	〃	۰	۱۳	راجہ منشی	منشی
۲۰۱	〃	۰	۱۹	عاشق بہادر	عاشق بہا
۲۰۲	〃	۰	۲۵	سا لکھہ	سا نکھہ
۲۰۳	۹۵	۳	۳	آلے	آتی
۲۰۴	۹۵	۰	۱۹	حباب	جب
۲۰۵	〃	۰	۲۰	سناب راے	شتاب راے
۲۰۶	〃		۲۲	مہتاب راے	شتاب راے
۲۰۷	۹۶	۰	۱۹	〃	〃
۲۰۸	〃	۰	۲۳	نسبی بہادر	بنی بہادر
۲۰۹	〃	۰	۲۴	نایب	نواب
۲۱	۹۷	۰	۹	مہتاب	شتاب
۲۱۱	〃	۰	۱۹	فرخ آباد کو	فرخ آباد وزیر کو
۲۱۲	〃	۰	۲۵	کام کہاتے ہے	کام کرتے تہے
۲۱۳	۹۸	۰	۱۵	جب	جب اسطرح
۲۱۴	〃	۰	۱۶	مہتاب	شتاب
۲۱۵	〃	۰	۲۲	پسند نہ کرسکے	پسند کرسکے
۲۱۶	۹۹	۰	۴	اعمال بحکام	اعمال حکام
۲۱۷	〃	۰	۱۰	مستفید	شگفتہ
۲۱۸	〃	۰	۲۵	بادشاہ کا وزیر	بادشاہ وزیر
۲۱۹	۹۹	۰	۳	روز سہولت	اور سہولت

نمبر	صفحہ	شعر	سطر	غلط	صحیح
۲۲۰	۱۰۰	۰	۔	داوردست	وور دست
۲۲۱	〃	۰	۲۱	مسندکو	مسند
۲۲۲	〃	۰	۲۴	سکراور مع	سکر معہ
۲۲۳	۱۰۱	۰	۶	او نکے	اونکو
۲۲۴	〃	۰	۹	باور	اور
۲۲۵	〃	۰	۱۴	قوام ملدین	قوام الدین
۲۲۶	〃	۰	۲۳	سرہون	غریبون
۲۲۷	۱۰۲	۰	۱۳	ملیا	لمبا
۲۲۸	〃	۰	۱۴	یارون	بازارون
۲۲۹	〃	۰	۱۹	کلبان راے	کلبان سنگہ
۲۳۰	〃	۰	۲۴	کرہ صوبہ	ام صوبہ
۲۳۱	۱۰۳	۰	۹	کیا جاتا ہے	کیا گیا
۲۳۲	۱۰۳	۰	۲۴	سے ہے	سے تھے
۲۳۳	〃	۰	۲۵	نامور	نامور
۲۳۴	۱۰۴	۳	۷	سنی مین	عشق مین
۲۳۵	۱۰۴	۳	۱۹	جہٹوا	جہٹرا
۲۳۶	۱۰۴	۱	۲۲	ضعف	ضعف سے
۲۳۷	۱۰۵	۰	۵	نام	نام جو
۲۳۸	۱۰۵	۲	۲۵	گدا	گدا کے نے
۲۳۹	۱۰۶	۲	۱۷	کول	کو دل
۲۴۰	۱۰۷	۰	۱	ہرسوز	پرسوز
۲۴۱	۱۰۸	۳	۱۶	نوتو	نورتو
۲۴۲	〃	۴	۱۸	حال	چال
۲۴۳	〃	۱	۱۹	سکتہ	سکتہ مین
۲۴۴	〃	۰	۲۵	فدائی	فدوی
۲۴۵	۱۰۹	۰	۱۸	کاہن	ناہن
۲۴۶	۱۱۰	۰	۹	فایدہی	فایدے
۲۴۷	۱۱۰	۰	۱۹	منتخب	صفت
۲۴۸	۱۱۱	۱	۳	رام چندر رام	رام چندرام
۲۴۹	۱۱۱	۳	۴	اونگ اتبشر الشں	اونگ آتیشر الیس
۲۵۰	۱۱۱	۳	۵	جو ہے درپے	جو ہے درپے
۲۵۱	۱۱۱	۳	۶	بوہی	توہی
۲۵۲	〃	۱	۷	شبو ممین	شیو مین
۲۵۳	〃	۳	۱۴	ادٹے	اوٹھے
۲۵۴	۱۱۲	۱	۱	مراحال برہم	مراحال ای برہم
۲۵۵	〃	۰	۱۹	ابر	آبر
۲۵۶	〃	۰	۱۹	می	ئے
۲۵۷	〃	۰	۲۰	کستیراحکا	کسطرح کا
۲۵۸	۱۱۳	۰	۱۶	سرنج	مرنج
۲۵۹	۱۱۴	۱	۱	حکنیر	حکیمہ
۲۶۰	〃	۳	۲۳	رنانی	زبانی

نمبر	صفحہ	شعر	سطر	غلط	صحیح
۲۶۱	۱۱۴	۱	۲۵	کہنے	کہلے
۲۶۲	۱۱۵	۳	۱۳	ہوئے ہیں	ہوتے ہین
۲۶۳	۱۱۶	۰	۱۷	جیون	چیون
۲۶۴	〃	۲	۲۳	بہوار	رہوار
۲۶۵	〃	۳	۲۳	جب نہیں	چپ جنہین
۲۶۶	۱۱۷	۰	۱۱	دادسخن	حاد سخن
۲۶۷	۱۱۷	۰	۱۷	جان بر	جان بر
۲۶۸	۱۱۸	۴	۳	گاہی	کاسے
۲۶۹	۱۱۹	۱	۳	محرومم	مجروح
۲۷۰	۱۲۰	۱	۵	تانہ حسر	تابہ حشر
۲۷۱	۱۲۰	۴	۱۳	کتی	کسی
۲۷۲	〃	۱	۲۴	ساکن	ساکن سفید
۲۷۳	〃	۱	۲۵	سوق	عشق
۲۷۴	〃	۳	۲۲	اورند	رند
۲۷۵	۱۲۱	۱	۲۱	بنایالی	بنا یالو
۲۷۶	۱۲۱	حاشیہ	۲ حاشیہ	مساخر	مفتخر
۲۷۷	۱۲۲	۱	۱۶	بنازہ	جنازہ
۲۷۸	۱۲۳	۴	۶	جانا	جاہا
۲۷۹	〃	۱	۱۷	چکا	رخ کا
۲۸۰	〃	۱	۲۳	بیعان	جہان
۲۸۱	〃	۳	۲۳	بیابان دوست جشے	بیابان دوست وحشی
۲۸۲	۱۲۵	۰	۱۰	عظیم	عظیم آباد
۲۸۳	〃	۰	۱۶	سوچ دہن	سوچ کہج
۲۸۴	۱۲۶	۰	۱۳	نہلا	بدل
۲۸۵	〃	۳	۱۶	حیات	جہان
۲۸۶	〃	۰	۱۷	جہنجی	جہنجی
۲۸۷	〃	۰	۲۱	نوسیی کرتے	نویسی کرتے تہی
۲۸۸	〃	۰	۲۵	سعہ	معہ
۲۸۹	۱۲۷	۰	۷	ایسی	ایسے
۲۹۰	۱۲۷	۰	۸	سہم	وسہم
۲۹۱	۱۲۹	۲	۷	الافکار	الاذکار
۲۹۲	۱۳۰	۲	۴	بندہ ممنون	بندہ ہون ممنون
۲۹۳	۱۳۰	۲	۱۷	نجہے	تجہے
۲۹۴	۱۳۱	۴	۲	فدا	فدا شخص
۲۹۵	〃	۰	۱۵	ستین	ستین
۲۹۶	۱۳۲	۰	۱۵	جوانمری ہے	جوانمری
۲۹۷	〃	۰	۱۶	سنحن کی	سخن نے
۲۹۸	۱۳۳	۳	۱۹	حنو نمین	جنونمین
۲۹۹	۱۳۴	۱	۴	نگین	نگین کا
۳۰۰	۱۳۴	۰	۹	صیدر آباد	حیدر آباد مین
۳۰۱	۱۳۷	۱	۲	نہنے	نہ ہے
۳۰۲	〃	۰	۳	دراز	نزار

صفحہ ۱۲۰ سطر ۲۲ غلط [illegible] صحیح [illegible]

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۳۰۳	۱۳۷	۵	۵	خوش قدری	خوش خوری
۳۰۴	〃	۴	۹	سکل	شکل
۳۰۵	〃	۱	۱۰	مکدر	تکدر
۳۰۶	〃	۰	۲۱	بیردامن	بیر دومن
۳۰۷	۱۳۸	۰	۲	بردامن	بیر دومن
۳۰۸	〃	۱	۲۴	می	پی
۳۰۹	۱۳۹	۱	۲۳	دہ مگر	وہ مگر
۳۱۰	۱۳۹	۴	۲۵	بل	پل
۳۱۱	۱۴۰	۲	۴	اورنگ ثالی کی	ازرنگ ثانی کی
۳۱۲	〃	۲	۱۶	سنگ	شنگ
۳۱۳	〃	۴	۱۸	ہا	ہار
۳۱۴	۱۴۱	۰	۵	اودہ	اردو
۳۱۵	۱۴۱	۰	۱۱	دیبی	دہبی
۳۱۶	〃	۰	۱۴	ننبی	لبی
۳۱۷	〃	۰	۱۶	اورنگ	ازرنگ
۳۱۸	〃	۳	۲۵	جھٹے	جھنپٹے
۳۱۹	۱۴۲	۳	۳	ہنستی کی ہوگس	ہنستی کی گرہوس
۳۲۰	۱۴۳	۳	۱۰	ہودہی	ہو دہے
۳۲۱	〃	۲	۱۱	مجھے	تجھے
۳۲۲	۱۴۴	۰	۱۲	لئے	اتنے
۳۲۳	〃	۱	۱۵	مصور کے شبیہ	مصور نے شبیہ
۳۲۴	〃	۱	۱۶	وصحف	مصحف
۳۲۵	〃	۳	۲۳	باکرو	پاک رو
۳۲۶	۱۴۵	۰	۳	بہائی	پتہائی
۳۲۷	〃	۳	۹	شعبد	مشعبد
۳۲۸	〃	۰	۱۵	بہادر	قوم کایتہ
۳۲۹	〃	۴	۱۹	اشتر الحبون	اشترفی الحیوان
۳۳۰	〃	۲	۲۴	حولدار	حوالدار
۳۳۱	〃	۲	۲۴	لب	اب
۳۳۲	۱۴۶	۰	۱۵	مصیدہ	معیدہ
۳۳۳	〃	۰	〃	نشر	نشتر
۳۳۴	〃	۰	〃	بہی	لیے
۳۳۵	۱۴۷	۰	۷	تجلی صنعت	تجلی صنعت
۳۳۶	〃	۰	۷	متجلی ہوی	متجلی ہوی
۳۳۷	〃	۰	۱۲	سحر کابل	سحر کامل
۳۳[illegible]	〃	۰	۱۲	سحر دافر	سحر وافر
۳۳[illegible]	〃	۰	۱۴	ایک بہہ عرصہ	ایک عرصہ
۳۴[illegible]	〃	۰	۲۳	گفتار	گفتار حالات عنقا دامن زن آشنائی
۳۴۱	۱۴۸	۰	۱۰	کسی نی	کسی نے
۳۴۲	〃	۳	۲۳	طرہ دوستار	طرۂ دستار

صحت نامہ ضمیمہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۰	۲	جبسکا	جسکا
۲	۲	۰	۱۴	دلدا	دلد
۳	۳	۳	۱	کیا	کیسا
۴	۵	۲	۱۵	دو آہو کی	دو آہو ہین
۵	〃	۴	۱۶	گل	گل تر
۶	۷	۰	۲	اوہنون	انہون
۷	〃	۲	۱۱	سقر	سفر
۸	۸	۰	۲	اذر ر ما نئین	اردو زبان مین
۹	۸	۳	۷	ر رسی	اسی
۱۰	〃	۲	۱۸	جیتا	جتنا
۱۱	۹	۱	۴	توبہ بیہ	توبہ
۱۲	۹	۳	۱۷	کافر	گل
۱۳	۱۰	۳	۲۱	کالیہ	کایتہ
۱۴	〃	۰	۲۲	ین	ختن
۱۵	۱۱	۰	۱	ماتجرہ	رنجرہ
۱۶	〃	۴	۶	ماونکی	بیونکی
۱۷	۱۱	۳	۹	حسرنکی	حسرت کے
۱۸	〃	۰	۸	ملال	لال
۱۹	۱۱	۳	۱۶	جورونکا	جورونکا
۲۰	۱۲	۰	۳	جودنی لال	چھوٹے لال
۲۱	۱۳	۴	۲۱	اچھی	اچھی
۲۲	〃	۳	۲۵	عربی	عزت کی
۲۳	۱۳	۴	۷	میرمدفت	میرے مدفن
۲۴	۱۳	۰	۱۲	االاستعداد	بااستعداد
۲۵	〃	۰	۱۴	ہزردہلوی	ہنر دہلوی
۲۶	۱۴	۳	۷	سمجھکے	سمجھنے
۲۷	۱۶	۰	۲۳	اندمین	اندیش
۲۸	〃	۰	۱۹	ملکنس	[illegible]

صحت نامہ فہرست تذکرہ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۱	۵	کہیر دیال	دہیر دیال
۲	〃	۹	۱۲	بیتا	اریتا

نمبر	صفحہ	نمبر شاعر	سطر	غلط	صحیح
۳	؍؍	۲۱	۱۲	نعقات	قطعات
۴	۲	۲۸	۵	چنولاں	پھولاں
۵	؍؍	۳۴	۵	سنذلعل	سندرلعل
۶	؍؍	۳۵	۴	برحق	برہمن
۷	-	۴۱	۵	سرکا بہادر	سرکار بہادر
۸	؍؍	۴۵	۹	لاہور	رام پور
۹	۳	۴۹	۱۰	بہرفوایہ	بہرفوائید
۱۰	؍؍	۶۴	۵	انکدرائے	انگدرائے
۱۱	۵	۰	۱	عالم	عام
۱۲	۶	۲۸۱	۷	باست	باستب
۱۳	؍؍	؍؍	۱۰	جت گوپت	جیتر گپت
۱۴	۷	۱۳۸	۶	رائے بودچند	رائے پور چند
۱۵	؍؍	۱۵۱	۶	ناہن	بنارس
۱۶	۹	۱۸۴	۵	تیسی	منشی
۱۷	۱۰	۲۰۱	۱۱	نقطہ	۲
۱۸	؍؍	۲۱۵	۵	نشادن	بسادن
۱۹	۱۲	۲۵۶	۵	وزیر	مرزا
۲۰	۱۳	۲۶۳	۶	مومن لال	موہن لال
۲۱	۱۳	۲۶۴	۳	۸۸	۸۹
۲۲	؍؍	۲۶۵	۳	۸۸	۸۹
۲۳	۱۴	۲۹۲	۵	سمبت لعل	سمپت لعل
۲۴	۱۹	۴۰۹	۱۱	۰	۱
۲۵	۲۰	۴۲۴	۵	بندے لعل	بہاری لعل
۲۶	؍؍	۴۳۴	۶	بنسے لعل	بنسی لعل
۲۷	۲۱	۴۵۴	۶	جرنت	جہتریت
۲۸	؍؍	؍؍	۱۰	نہ دیوان	سات دیوان
۲۹	؍؍	۴۶۲	۵	منارآم	منا رام
۳۰	۲۲	۴۷۳	۸	لیوہانہ	لوہانہ
۳۱	۲۳	۵۰۳	۱۲	اولاد	رشتہ داران
۳۲	؍؍	۵۱۱	۱۰	مرقع اورنگ	مرقع ارزنگ
۳۳	۲۴	۵۱۷	۱۰	یاورگار	یادگار

صحت نامہ فہرست ضمیمہ تذکرۂ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	نمبر شاعر	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۲۲	۳	حسنوجی	جینوجی
۲	۲	۳۲	۲	علم	حلم
۳	۴	۳۶	۳	رلارام	دلارام
۴	۳	۶۲	۳	کنبت رائے	گنپت رائے
۵	۴	۸۵	۳	جہونبلون	جہونٹے لعل
۶	۵	۹۲	۳	بہونمچند	بہوتک چند
۷	۵	۱۰۲	۶	جیاباہشن	جیلوباہن
۸	؍؍	۱۱۱	۳	کنورسنگہ	کنورجی سنگہ
۹	۶	۱۳۱	۳	تیواڑی	نراین
۱۰	۶	۱۳۲	۶	ہلکنہ	ہلکنتہ

صحت نامہ فہرست کتب مؤلفہ و مصنفہ منشی دیبی پرشاد مندرجہ فہرست ضمیمہ تذکرۂ شعرائے ہنود

نمبر	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۶	۳	گلدستہ اخلاق	گلدستہ ادب
۱	۶	۴	مشکل مشکل شرح	مشکل مشکل سوالو کا منشر
۲	۶	۷	لفنتجات وایام	نفخظرات تفاوت ایام
۳	۶	۷	وغیرہ کی	وغیرہ کے درج ہیں
۴	۶	۱۳	لکچر	۲۰ لکچر

نوٹ

علاوہ غلطی ہاے مندرجہ نقشہ حالات مذکورہ بالا کے اور بہی کئی غلطیان ہین چنانچہ صفحہ ۳۱۷ مین سحر کے آخیر بند کی ٹیپ کا یہہ شعر "سینہ او دہا الخ" صفحہ ۲۷ کی سطر ۲۳ مین لکہا گیا ہے سو اسکو صفحہ ۲۷ کے سطر ۱۲ سے متعلق سمجہنا چاہیئے۔

۲ صفحہ ۱۲۱ مین مشتاق کے یہہ دو شعر "گر آشیان" الخ اوسی صفحہ مین شہور کے شعر اونکی شامل لکہے گئے ہین سو انکو مشتاق کے شعر سمجہنا چاہیئے

غلطی منشی کاتب

کاتب کی الوسیئے اکثر جگہ بلا استصواب مولف بطور خود کمی بیشی بہی کر دی ہے چنانچہ صفحہ ۱۲۲ کی ۲۴ اور ۲۵ سطر مین مولوی عبداللہ مولوی محمد علی کے نام صاحب بڑہا دیا ہے۔ ۲ صفحہ ۳۰۹ مین تاب تخلص پنڈت نشاب رائے کے شعرون پر یہہ حاشیہ چڑہا دیا ہے "کہ یہہ شعر مفتی صدر الدین مرحوم کے مشہور مین حالانکہ وہ شعر دہلی و لکہنو کے چند مشہور تذکرون مین تاب کے نام پر ہی لکہے ہین اور بلکہ یہہ تیسرا شعر بہی اونکا ہے جو لکہنے سے رہگیا تہا" زلف دہوان دہار یہہ کافر ہے کیا خاک جلیئے کوئی شب ایسی سحر ایسی۔ ۳ صفحہ ۰ سطر ۴ مین "موزون کیا" کے آگے یہہ عبارت "پتی چراغ کعبہ روشن ہے مہر بیتاب سے ققنس ہے بہا کا بہلا کیا خاک تو بیتاب سے گنگا ہر چند کہ اسطرح کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے مگر یہان پر سبیل تذکرہ زبان قلم پر آگیا ناظرین انصاف پسند معاف فرماوینگے" کاتب نے اس تمام کو ذرا گرہ لکہدیا مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے اسلیئے یہان لکہنا اوسکا قلم انداز کر دیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گذرے" اسمین یہہ اتنا ہوا کہ جو اہل اسلام کو ناگوار ہو تا وہ تو نہ رکہا اور جو اہل ہنود پر ناگوار ہو اوہ رہنے دیا از روئے انصاف تو وہ بہی نکال دینا چاہیئے تہا۔ اور مین کل اس ماجرہ کو بہی قلم انداز کرتا ہون تاکہ کسیکی دل شکنی نہو۔ ۴ صفحہ ۸۲ سطر ۳ مین آغا علی شمس کے نام لفظ صاحب بیجا بندہ ہے۔

اضافہ

صفحہ ۱۳۹ مین مندرجہ ذیل عبارت متعلق حالات منشی درگا پرشاد نادر تخلص کے ایزاد کیجاتی ہے کہ بعد تالیف تذکرہ ہذا انہون نے اپنا خانہ آباد کیا اور خداوند تعالےٰ نے اولاد بہی عطا فرمائی چنانچہ اب ایک لڑکی سہ سالہ اور ایک لڑکا جو اسی سال مین پیدا ہوا ہے موجود ہے لڑکے کا نام رادہا رمن ہے حافظ حقیقی انکو حوادث زمانہ سے محفوظ رکہہ کر عمر طبعی کو پہونچاوے۔

یادداشت

مولف نے اس تذکرہ کی تالیف اب تک جاری رکہی ہے چنانچہ جو حالات اور اشعار ہنود شاعرونکے بعد ختم تذکرہ ملے تہے وہ تو ضمیمہ مین درج کیئے گئے اور جو بعد چہپ جانے کے دستیاب ہوئے وہ یہان لکہے جاتے ہین اور اس سے بعد کو جو آوینگے وہ بوقت طبع ثانی کے شامل کر دی جاوینگی

امین تخلص امن سنگہ ولد لشن سنگہ اگروال جینی مذہب رئیس قصبہ سونی پت ضلع دہلی اردو اور فارسی مین اوایل عمر سے شعر کہتے ہین انہون نے کچہہ کلام اپنا اسعر صہ مین میرے پاس بہیجا تہا اوسمین یہہ چند اشعار منتخب ہو کر یہان ثبت ہوئے۔

خوبی ہو چکی کچہہ شیر از مین بہی روح سعدی کو یہ ہین منظور اوس گل گلستان کا پڑہانا ہی یہ کہین نہ تعلیم اندلون کی تاعشق کے زمن یہ ہر ایک شعر آپکا ہے در خور او عاشقانہ

خوشدل تخلص بابو گوری شنکر خلف بابو ہو رام او حال معلوم نہوا یہہ چند شعر اونکے رسالہ رقعہ نگار ماہ فروری ۱۸۹۹ء سے منتخب ہوئے

ہو سبی اکو مطلق رہے بیتاب نظارہ یہ دکہلا دو ن کبہی اوسکو جو دیدار تہارا ۲ گو آپکو ہو مد نظر یار نہ خوشدل یہ ہے بندہ بیدام یہہ سرکار تہارا

شاد تخلص منشی دوارکا پرشاد باشندہ گورداسپور ضلع پنجاب سے

مرتے ہوئے ای شاد کر وا وننے وصیت ۲ ہو قبر پہ بہی سایۂ دیوار تہارا

تمت

الحمد اللہ والمنت کہ کتاب مسمی تذکرۃ الشعرائے ہنود مطبع رضوی دہلی مین سید محمد میر حسن کے اہتمام سے چہپا

ماہ ... ۱۸۹۹ء

نقشہ فہرست شعرائے مندرجہ تذکرہ آثار الشعرائے ہنود

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٣
نمبر عام	نمبر ردیف	نمبر جزو	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
١	١	٢	آثم	لالہ گوبر دیال		•	متھرا	حی القایم	•	١	•
٢	٢	٢	آذر	لچھمی نراین	ہرسکھرائے	کایتھ سکسینہ	ٹونک	ایضاً	•	٩	
٣	٣	٣	آذر	پنڈت جوالا ناتھ	پنڈت [illegible] ابن [illegible]	برہمن کشمیری	متھرا	سمت ١٩٢٠ میں انتقال ہوگیا	•	٢	
٤	٤	٣	آرام	مکھن لال	•	کایتھ	دہلی	تخمیناً بیس سال ہوئے انتقال ہوگیا		١	
٥	٥	٣	آرام	پریم ناتھ [illegible]	•	کھتری	دہلی	ایضاً	صاحب دلوں	١	تیر اندازی و فنون سپہ گری میں اچھا دخل رکھتے ہیں
٦	٦	٣	آزاد	رام سنگھ		•	دہلی	آنجہانی		١	
٧	٧	٣	آزاد	لالہ جوالا پرشاد	•	•	فرخ آباد	متھرا میں ہیں	•	١	
٨	٨	٣	آسان	لالہ سہج رام	•	•	الہ آباد	آنجہانی	•	١	
٩	٩	٣	آشفتہ	گلاب سنگھ	•	کھتری	دہلی	آنجہانی	•	١٢	تخمیناً پچاس برس ہوئے جو عشق میں بتا سر کاٹ کر مر گئے
١٠	١٠	٣	آشفتہ	پنڈت امرناتھ		برہمن کشمیری	دہلی	لاہور میں ہیں	•	١٨	
١١	١١	٤	آگہ	پنڈت جوالا ناتھ	[illegible] داتا رام	برہمن	•	کلکتہ میں ہیں	•	٢	
١٢	١٢	٤	اثر	پنڈت برج ناتھ		کشمیری	لکھنو	حی القایم	•	٢	
١٣	١٣	٤	احسن	منشی شام سندر	•	کایتھ	لکھنو	ایضاً	•	٢	شاگرد منشی دیا کشن ریحان
١٤	١٤	٤	احقر	منشی شیتل پرشاد		•	لکھنو	آنجہانی	بھاگوت منظوم اردو	٥	
١٥	١٥	٥	احقر	بلدیو پرشاد	مہا سکھ رائے	•	فتح آباد	-	•	٢	
١٦	١٦	٥	اسد	گردھاری لعل	رام دیال	سری باستب کایتھ	ہردوئی ضلع وطن	اہلمد کلکٹری لکھنو میں	[illegible] منظوم فرخ	٧	
١٧	١٧	٥	ارمان	راجہ جنمیجی متر	نبیرہ راجہ پیتمبر متر	کایتھ بنگالی	شہر کلکتہ	موجود ہیں	تذکرہ شاعران اردو	٢	
١٨	١٨	٥	اطہر	منشی [illegible]	منشی گردھاری لال	کایتھ	لکھنو	لاہور میں ہیں	•	٦	شاگرد منشی جواہر سنگھ جوہر
١٩	١٩	٥	افق	دوارکا پرشاد	پورن چند	کایتھ	محلہ نوبستہ لکھنو	موجود ہیں	•	١٩	شاگرد منشی شنکر دیال فرحت
٢٠	٢٠	٦	افگار	منشی انند پرشاد	•	•	مراد آباد	سنہ ١٢٩١ ہجری میں موجود تھے	•	•	
٢١	٢١	٦	اکبر	رام دین	بھگوان دین	گجراتی	•	سنہ ١٢٩٤ ہجری میں موجود تھے	•	١٣	ہنوز [illegible] دس برس کے تو نہ لکھے تھے
٢٢	٢٢	٧	الفت	منگل سین	•	کایتھ	عظیم آباد پٹنہ	آنجہانی	•	١	شاگرد جرأت شاعر معروف

نمبر نام	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۳	۲۳	۷	الفتی	راجہ پیارے لعل	راے سکھ	کایتہ	عظیم آباد پٹنہ	حی القایم		۱	راجہ رام نراین موزوں کی وارث ہیں ۔
۲۴	۲۴	۷	امانت	امانت راے		۔	دہلی محلہ دریبہ	آنجہانی		۱	شاید مصنف امانت ہیں یہ اگو ت جانے سے ہیں ۔
۲۵	۲۵	۷	اسیر	جوالا سنگر	گنگادت	کایتہ سکسینہ	بریلی	۱۸۷۳ء	کتہاست نراین نظم سے مدافع عذاب	۵	
۲۶	۲۶	۷	اندرمن	منشی اندرمن	۔	اگروال مہاجن	مرادآباد	حی القایم	تحفۃ الاسلام وغیرہ چند کتب مباحثہ مذہب	۹۹	
۲۷	۲۷	۸	انور	پنڈت بسنت ناتہہ	کیتونا تہہ	برہمن کشمیری	لکہنو	ایضاً	۔	۷	
۲۸	۲۸	۸	اوباس	منشی چہنو لال	۔	۔	دہلی	ایضاً		۲	یہہ صاحب ریختی گو مشہور ہیں
۲۹	۲۹	۸	افضل	جانکی بی بی صاحبہ	۔	۔	الہ آباد	ایضاً	۔	۱۲	یہ سکہہ پردہ نشین شاید عورات قوم کایتہ سے ہیں ۔
۳۰	۱	۹	بالع	لالہ ہرنش راے	۔	کایتہ بہت ناگر	گلاوٹہی	دو برس ہوئے مرگئے	۔	۱	
۳۱	۲	۹	برج لال	برج لال	۔	۔	کانپور	کانپور میں وکیل ہیں	۔	۳	
۳۲	۳	۹	برق	لالہ شنبو سہاے	۔	۔	میرٹھ	وکیل عدالت ہیں	۔	۱	
۳۳	۴	۹	بسمل	پنڈت موتی لعل		کشمیری	دہلی	میر منشی نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب ہیں	۔	۱	
۳۴	۵	۹	بسمل	پنڈت سیتلا لال	بخشی گنگارام	برہمن	لکہنو	آنجہانی	۔	۳	شاگرد ناسخ
۳۵	۶	۹	برحق	۔	۔	برہمن			۔	۲	
۳۶	۷	۹	بریان	پنڈت گنیشی لال	۔		۔		۔	۲	
۳۷	۸	۱۰	بشاش	دیبی پرشاد مولف رسالہ ہذا	منشی بہن لال بہت	کایتہ سکسینہ	اجمیر	حال میں تاریخ سرشتہ دار گلدستہ اجمیر ریل حوادہ پور	گلدستہ ادب جواب راحت جان تعلیم النساء تقویم مولید المومنین وغیرہ	۲۴۲	
۳۸	۹	۲۰	۔	بلدیو سہاے	کنسوری لعل	کایتہ بہٹناگر	دہلی	بعد غدر بچہ میں انتقال ہوا		۔	یہہ حوب چند کا صاحب تذکرہ عیار الشعرا کے بیٹے تھے ۔
۳۹	۱۰	۲۰	بلیغ	منشی بہارے لال برد		۔	۔	لکہنو میں ہیں	۔	۳	
۴۰	۱۱	۲۰	بصیر	پنڈت بلبیر ناتہہ	نرنجن ناتہہ	کشمیری	دہلی	اب سانبہر میں ہیں	۔	۷	شاگرد اسد اللہ خان غالب
۴۱	۱۲	۲۱	بیدار	بندرابن سرکار بہادر	منشی لوکی سنگہ	کہتری	آگرہ	چند سال ہوئے کہ انتقال ہوگیا	بندرابن بہار بندرابن	۲	انہوں نے بندرا ہی یہہ کبھی چلایا ہے ۔
۴۲	۱۳	۲۱	۔	منشی دیپ	اسیر پرشاد	کایتہ بہٹناگر	سکندرآباد	اجمیر میں ہیں	۔	۱	
۴۳	۱۴	۲۱	بہادر	راجہ منشی بہادر		کایتہ	لکہنو	آنجہانی قریب [illegible] ہجری	۔	۱	نواب شجاع الدولہ والی اودہ کے دیوان تھے ۔
۴۴	۱۵	۲۳	بہلول	بالو رن سنگہ بہادر	بالو فتح سنگہ بہادر	۔	آگرہ	۔	۔	۳	
۴۵	۱۶	۲۴	بہادر	راج بہادر	۔	۔		مدرس مدرسہ للہ پور ہیں		۔	

نمبر شمار	نمبر ردیف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد انتخاب	کیفیت
۴۶	۱۷	۲۲	بہادر	لال بہادر	مانکچند		.	سنہ ۱۲۶۷ ہجری		.	
۴۷	۱۸	۲۲	بہار	منشی ٹیکچند		کھتری	دہلی	سنہ ۱۲۸۲ ہجری	جواہر الحروف ابطال ضرورت نوادر المصادر و بہار بوستان لغات بہار عجم۔	۲	بڑے عالم اور محقق ہوگذرے ہیں۔
۴۸	۱۹	۲۳	بہار	لالہ کالکا پرساد	بہاری لعل	.	فرخ آباد	موجود		۲	
۴۹	۲	۲۳	بہجت	منشی رتن لال	لالہ کشن چند	کایستھ سکسینہ	اجمیر	مد ظلہ العالی	فوائد سر فوائد دیوان وانشا	۱۸۱	
۵۰	۲۱	۳۲	بہجت	مکھن لال	.	.		.	.	-	
۵۱	۲۲	۳۲	بہرت	لالہ بہرت لال			متھرا		.	۱	
۵۲	۲۳	۳۲	بیتاب	شنکر لال	ایشری پرشاد	کایستھ بھٹناگر	سکندرآباد	وکیل اجمیر ہیں	دیوان	۹	
۵۳	۲۴	۳۲	بیتاب	سیوک رام	.	.	.	.	.	۲	
۵۴	۲۵	۳۲	بیتاب	کشن نرائن		کھتری	.	آنجہانی	.	۲	
۵۵	۲۶	۳۲	بیجان	شیر سنگھ			دہلی	ایضاً		۱	رمّال بھی تھے
۵۶	۲۷	۳۲	بیخود	رای داس			دہلی	آنجہانی	-	۱	میر درد کے شاگرد تھے
۵۷	۲۸	۳۳	بیخود	منشی جگت نرائن	مٹھن لال	کایستھ بھٹناگر	سکندرآباد	سررشتہ دار عدالت	.	۲	
۵۸	۲۹	۳۳	بیصبر	منشی بالکند	رای کان سنگھ	ایضاً	ایضاً	سیر ہٹہ پنشن پاتے ہیں	دیوان عام حاصر وغیرہ چند کتب	۱۶۴	شاگرد عالیجاہ ریاضی شعرای شاہجہان کے ہمعصر و ہمشاعرہ
۵۹	۳۰	۳۷	بیکسر	لالہ شمبھو سروپ		کایستھ بھٹناگر	گلاوٹھی	آنجہانی		۱	شاگرد ہربنس رای بالع
۶۰	۳۱	۳۷	بیغم	مہتاب رای		.	موضع ... ضلع پرتاب گڑھ		.	۲	
۶۱	۳۲	۳۷	-	منشی پرشاد	.	.	.	.		۲	
۶۲	۳۳	۳۷	بیہوش	منشی گردیال		کایستھ	لکھنؤ	سنہ ۱۸۷۶ء	-	۹	
۶۳	۱	۳۹	پروانہ	راجہ جسونت سنگھ عرف کاکا صاحب	راجہ بینی بہادر	کایستھ	لکھنؤ	آنجہانی	صاحب دیوان	۸	دیوان نواب شجاع الدولہ والی اودھ شاگرد سرب سنگھ دیوانہ
۶۴	۲	۳۹	پروین	اننگد رای	پرشیری داس	.	فرخ آباد		-	۱	
۶۵	۳	۳۹	پری	جھمن لال		.	دہلی	.	.	۲	ریختی گو
۶۶	۴	۳۹	پریشان	سولال	.	.	دہلی	آنجہانی	.	۲	شاگرد شاہ نصیر

نمبر شمار	نمبر وار تخلص	صفحہ انتخاب	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۶۷	۵	۳۸	پریشان		پرشاد آور بنڈت جوالا	کشمیری		۔	۔	۷	نام نہیں معلوم ہوا
۶۸	۶	۳۹	پورن	پورن سنگھ	۔	کایتھ	دھلے	آنجہانی		۴	عالم علم سنسکرت کے تھے
۶۹	۷	۳۹	بیر	مہاراج سنگھ		جوبے	متھرا	ایضاً	۔	۳	
۷۰	۸	۳۹	پیارے	لالہ پیارے لال	۔	۔	متھرا	۔	۔	۱	
۷۱	۹	۳۹	پھوڑ	تربینی لال	۔	کایتھ	پانی پت	دہلی میں ہیں	۔	۱	اکثر شعر تمسخر آمیز کہے ہیں
۷۲	۱	۳۹	تاب	شتاب رائے	۔	برہمن کشمیری	دھلے	آنجہانی	۔	۲	
۷۳	۲	۳۹	تابان	پنڈت مہتاب رائے	۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۔	۲	ہمعصر و ہم مشاعرہ میر درد
۷۴	۳	۴۰	تاثیر	لالہ کنہیا لال	کیول کشن	۔	فرخ آباد	۔	۔	۴	
۷۵	۴	۴۰	تجلی	للی جی	۔	۔	۔	سنہ ۱۸۱۶ء	۔	۴	شاگرد منشی نیڈو لال رر
۷۶	۵	۴۰	تحسین	لالہ بلدیو سہائے	۔	۔	متھرا	۔	۔	۱	
۷۷	۶	۴۰	تسلی	لالہ ٹیکا رام	منشی گوپال رائے	کایتھ	اٹاوہ و لکھنؤ	سنہ ۱۲		۵	نواب آصف الدولہ والی لکھنؤ کے عہد میں تھے۔
۷۸	۷	۴۰	تسلیم	دیبی پرشاد	سادھو رام	۔		۔	۔	۳	
۷۹	۸	۴۰	تسکین	پنڈت گنگا داس	۔	کشمیری			۔	۱	
۸۰	۹	۴۰	تمنا	منشی کنول پرشاد	۔	۔	لکھنؤ			۳	
۸۱	۱۰	۴۰	تمنا	منشی رام سہائے	پورن چند	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	مہتمم اخبار سررشتہ تعلیم	عربیت ۲ کتابوں کے	۱۴	
۸۲	۱۱	۴۱	تمبر	سکا لی رائے	دیوی پرشاد عرف بالک مطبع تمنائے	۔	فتح گڈھ	۔	۔	۲	
۸۳	۱۲	۴۱	تمکین	پنڈت دسجامل	۔	کشمیری		۔	۔	۱	
۸۴	۱	۴۳	ثابت	منشی رادھیکا پرشاد	۔	۔	لکھنؤ	۔	۔	۷	
۸۵	۲	۴۳	ثاقب	لالہ جیانکی پرشاد	۔	۔	۔	۔	۔	۱	
۸۶	۱	۴۳	جام	سکھو سین	۔	۔	بڈبولی ضلع		۔	۱	
۸۷	۲	۴۳	جیا ناتھ	جگناتھ	یشن پرشاد	کایتھ کرن	دھلے ننگاری ضلع گیا	وکیل عدالت	کرشن ساگر بال لیلا وغیرہ	۴	
۸۸	۳	۴۳	جنون	حیدر شاہ	کالکا پرشاد	۔	لکھنؤ	۔		۲	
۱		۴۴	جنون	ماتیدال	لونڈہ رائے		۔	نائب سررشتہ دار کلکٹری مین پوری ہیں۔	۔	۳	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۹۰	۵	۴۲	جنون	منشی کرشن سہائے		۔	سکندرآباد	۔		۵	
۹۱	۶	۴۳	جواہر	جواہر سنگھ		۔		آنجہانی		۱	شاگرد میاں جرأت
۹۲	۷	۴۳	جودت	ہری رام	۔	۔	اٹک	ایضاً		۱	شاہ عالم بادشاہ کے عہد میں تھے
۹۳	۸	۴۳	جودت	پنالال	۔	۔	۔	۔	۔	۱	
۹۴	۹	۴۳	جوش	سری رام	شیو سہائے	۔		مختار عدالت میرٹھ		۲	
۹۵	۱۰	۴۳	جوش	بابو کلیان سنگھ	دیوان سنگھ	کایستھ نگم	سکندرآباد	[illegible] میں ہیں	۔	۔	
۹۶	۱۱	۴۲	•	جوگل کشور	دیوان جواہر لال		بھوپال	حی القائم	۔	۱	
۹۷	۱۲	۴۳	جوہر	جواہر لال	۔	۔				۱	
۹۸	۱۳	۴۳	جوہر	پنڈت سیتا ناتھ	پنڈت دیبی پرشاد	کشمیری	لکھنو	۔	صاحب دیوان	۳	
۹۹	۱۴	۴۳	جوہر	مادھو رام	جواہر مل	ساہوکار	فرخ آباد	۔	۔	۳	
۱۰۰	۱۵	۴۴	جوہر	سیوا رام	۔	کایستھ سکسینہ	بریلی	۔	جوہر الترکیب	۲	
۱۰۱	۱۶	۴۴	جوہر	جواہر سنگھ	بہادر سنگھ	ایضاً	لکھنو	مصاحب راجہ بلرام پور	دیوان مثنویات اشعار وغیرہ کتب متعدد	۸۰	
۱۰۲	۱۷	۴۸	جوہری	جوالا پرشاد	۔	ایضاً	رامپور	آنجہانی	۔	۱	
۱۰۳	۱۸	۴۸	چمن	چمن ناتھ	۔	کایستھ	دہلی	ایضاً	۔	۱	شاگرد میر درد
۱۰۴	۱۹	۴۸		جیمل	موتی لعل	ایضاً	الہ آباد	ایضاً		۱	
۱۰۵	۱	۴۸	[illegible]	بہاری لعل	گنگا پرشاد		سیتاپور	۔		۱	
۱۰۶	۲	۴۸	چمن	شادی لال	۔	کایستھ سکسینہ	لکھنو	حی القائم	القصہ لیلیٰ منظوم	۸	
۱۰۷	۱	۴۸	حامد	گھسیٹی لال	۔	۔	سنگیر	۔	۔	۱	
۱۰۸	۲	۴۸	حاضر	رادھا کشن	برج لال	کایستھ ماتھر	کانپور	مختار عدالت ہیں	۔	۲	
۱۰۹	۳	۴۹	حریف	منی لال	۔		لکھنو	۔	۔	۔	برادر حقیقی پرشاد لطیف
۱۱۰	۴	۴۹	حسن	لالہ پورن چند	۔	کایستھ سکسینہ	لکھنو	محلہ نوبت [illegible] میں	۔	۔	
۱۱۱	۵	۴۹	حشمتی	لالہ ماتا دین	۔	۔	۔	منصف مظفرپور	۔	۱	
۱۱۲	۶	۴۹	حضور	لالہ بالمکند	۔	کھتری	دہلی	آنجہانی	۔	۱۱	شاگرد میر درد تھے
۱۱۳	۷	۴۹	حضوری	سیتل لال	منشی گردھر داس		۔	[illegible] کلکٹری [illegible] ضلع میرٹھ	۔	۲	

نمبر شمار	نمبر الف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۱۴	۸	۴۹	حضور	پنڈت سیر بکرس	.	کشمیری	لکھنؤ		.	۵	
۱۱۵	۹	۴۹	خوشم	منشی دیبی چند	منشی ... لال	کھتری	دہلی	تخمیناً ۴۰ برس اول قضا کے	جنگنامہ	۲	بڑی عالم فاضل خوشنویس اور ناثر لاثانی ہے۔
۱۱۶	۱۰	۵۰	حیرت	پنڈت اجودھیا پرشاد	.	کشمیری	لکھنؤ		دیوان اور چند نمونے	۱	فن موسیقی و تیر اندازی بھی خوب جانتے ہیں
۱۱۷	۱۱	۵۰	حیرت	ذوقی رام		-	دہلی	۱۳۳۴ھ برس قضا کی		۱	
۱۱۸	۱۲	۵۰	حیف	موتی لال	نسب سنگھ	-	لکھنؤ		.	۱	شاگرد میر سوز
۱۱۹	۱	۵۱	خبیر	پنڈت رتن لال	پنڈت ... نرائن ... صمیم ملک الشعرا دہلی	کشمیری	دہلی	حی القایم	.	۵	
۱۲۰	۲	۵۱	خرد	بالا پرشاد	.	کھتری	دہلی	.	-	۱	
۱۲۱	۳	۵۱	خرد	رام نراین	.	کشمیری				۱	
۱۲۲	۴	۵۱	خفی	راجہ بابو		-	عظیم آباد	.	-	۲	
۱۲۳	۵	۵۱	خلق	جادو رائے		.	حیدر آباد	.	-	۱	
۱۲۴	۶	۵۱	خورشید	پنڈت سورج نرائن	پنڈت ... رام	.	-	.	-	۱	
۱۲۵	۷	۵۱	خوش	ولیم انگلس برائے	.	.	لکھنؤ	.		-	
۱۲۶	۸	۵۱	خورم	منشی ہرگوبند	.	-	متھرا			.	
۱۲۷	۹	۵۱	خوشتر	بشمبر دیال	.	کایتھ	لکھنؤ	حی القایم		۲	
۱۲۸	۱۰	۵۱	خوشتر	منشی جگن ناتھ	.	کشمیری باسنت	لکھنؤ	آنجہانی ۱۲۷۹	راماین و بھاگوت و مثنوی جت گوپت	۷۰	
۱۲۹	۱۱	۵۳	خیالی	منشی خیالی رام		ایضاً	ایضاً	حی القایم	.	۴	
۱۳۰	۱	۵۳	داس	شنکر داس	.	.	سہیڑی ضلع گوجرانوالہ	حی القایم	جنگنامہ ... و درس و مثنوی نقشہ زندگی	۲	
۱۳۱	۲	۵۳	دانا	روشن لال	مہتاب رائے	کایتھ	لکھنؤ	.	-	۳	
۱۳۲	۳	۵۴	دانا	سوبھا رام	.		کلکتہ	متعلق علاقہ ڈاکرسٹ	.	۱	
۱۳۳	۴	۵۴	دانش	منشی بکند لال		کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	.	-	۲	
۱۳۴	۵	۵۴	دایم	دایم الدولہ تحسین الملک راجہ ... بہادر	مجلس رائے	ایضاً	ایضاً	سمت ۱۹۱۱ میں قضا کی	-	.	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۳۵	۶	۵۴	دریا	پنڈت رتن ناتھ	پنڈت ایشر ناتھ سعلہ	کشمیری	لکھنؤ	-	-	۸	
۱۳۶	۷	۵۴	دریا	نند لال	-	-	-	محافظ دفتر راج کوٹھی میں	-	۱	
۱۳۷	۸	۵۴	دل	دیبی پرشاد		-	مرشد آباد	-	-	۱	
۱۳۸	۹	۵۴	دل	دوارکا پرشاد	رائے یوگ چند	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	-	۲	
۱۳۹	۱۰	۵۴	دلخوش	بہادر سنگھ	نبیرہ راجہ خوشحال رائے محمد شاہی	کھتری	دہلی	آنجہانی	-	۱	
۱۴۰	۱۱	۵۴	دلسوز	لچھمی نراین	آتمارام	-	فرخ آباد	-	-	۱	
۱۴۱	۱۲	۵۵	دلگیر	چھنو لال		کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی		۳	یہ مرثیہ میں تو دلگیر تخلص کرتے تھے اور غزل میں طرب اور آخیر عمر میں مسلمان ہوگئی تھے
۱۴۲	۱۳	۵۵	دیوانہ	راجہ روپ سنگھ عرف سرب سکھ	-	کایستھ	عظیم آباد	آنجہانی	چار دیوان فارسی	۴	
۱۴۳	۱	۵۵	ذرہ	مرزا راجہ رام ناتھ بہادر		-	دہلی	آنجہانی	-	۱	
۱۴۴	۲	۵۵	ذرہ	لالہ تنکر لال	-	کایستھ	لکھنؤ	-	-	۵	
۱۴۵	۳	۵۵	ذرہ	اتواری لال	-	-	کلکتہ		-	۱	
۱۴۶	۴	۵۵	ذرہ	لالہ جوالا پرشاد	لالہ رام نراین	-	فرخ آباد	-	-	۱	
۱۴۷	۵	۵۵	ذکا	خوب چند	-	کایستھ ماتھر	دہلی	آنجہانی	تذکرہ عیار الشعرا	۵	
۱۴۸	۶	۵۶	ذکا	پنڈت سری کشن	پنڈت دیوان رام	کشمیری		فرخ آباد میں ہیں	-	۱	
۱۴۹	۷	۵۶	ذکی	گنگا پرشاد	نرائن لال	کایستھ سری باستب	جہانس ضلع متھرا	سعد آباد میں ہیں	۲	-	
۱۵۰	۸	۵۶	ذوقی	ذوقی رام		عطر فروش	مراد آباد	آنجہانی	-	۱	
۱۵۱	۱	۵۶	راجہ	راجہ بلوان سنگھ	مہاراجہ چیت سنگھ والی بنارس	برہمن	اگرہ	آنجہانی	دیوان	۱۸	
۱۵۲	۲	۵۶	راجہ	راجہ بہادر	مہاراجہ شتاب رائے	کایستھ	عظیم آباد	آنجہانی		۱	شاید نام انکا بھوانی سنگھ تھا
۱۵۳	۳	۵۹	راجہ	مہاراجہ دگ وجے سنگھ بہادر رئیس بلرام پور اودہ	راجہ ارجن سنگھ بہادر	راجپوت ریاز	بلرام پور اودہ	۱۸۸۲ء میں انتقال ہوگیا	دیوان	۲۳۳	

نمبر عام	نمبر وار حرف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۵۴	۴	۶۲	راجہ	راجہ راج کشن	راجہ نبن کشن	.	کلکتہ	.	-	۱	
۱۵۵	۵	۶۳	راجہ	.	.	.	.	.	-	۱	
۱۵۶	۶	۶۳	راحت	بھگونت رائے	دیندیال	.	کاکوری ضلع لکھنؤ		زبدۂ بہرام و بلاس	۱	
۱۵۷	۷	۶۳	راحت	پنڈت کشن لال		کشمیری	متھرا	تحصیلدار ضلع فرخ آباد	-	۱	
۱۵۸	۸	۶۳	راحت	رام دیال	.	کایستھ سری باستب	لکھنؤ		.	-	
۱۵۹	۹	۶۳	راضی	دیوان جانی پیارے لعل	.	برہمن ناگر	آگرہ	وکیل بھرت پور حاضر باش دربار ایجنٹی راجپوتانہ	نگار راضی در ترجمہ نظم انوار سہیلی	.	
۱۶۰	۱۰	۶۴	راقم	بندرابن	.	.	متھرا دہلی	تخمیناً پچاس برس از دہلی	دیوان	۵	
۱۶۱	۱۱	۶۴	رام پرشاد	رام پرشاد	.	کایستھ	لکھنؤ	پانچ چھ برس از دل کشائی	.	۴	
۱۶۲	۱۲	۶۴	رام چندر	رام چندر پروفیسر علم ریاضی	.	کایستھ	دہلی	قریب تیس برس قضائی	تذکرۃ الکاملین عجائبات روزگار اعجاز قرآن وغیرہ	۲	
۱۶۳	۱۳	۶۵	رائے	شیو سہائے	.	بھاٹ	لکھنؤ	آنجہانی	-	۱	
۱۶۴	۱۴	۶۵	ربط	منشی سہبی پرشاد	سوہن لال	کایستھ بھٹناگر	مرادآباد	حی القائم	.	۲	
۱۶۵	۱۵	۶۶	ربط	رائے بالا پرشاد	.	.	حیدرآباد دکن	ایضاً	.	۱	
۱۶۶	۱۶	۶۶	رحمت	پنڈت گنگا پرشاد	موتی لال	کشمیری	لکھنؤ	.	-	۴	
۱۶۷	۱۷	۶۶	رخصت	لالہ موہن لال	.	.			-	۴	
۱۶۸	۱۸	۶۶	رسا	منشی گوکل پرشاد	.	کایستھ	کانپور	حی القائم	ترجمہ مجمع البحرین سیر المتاخرین و عجائب المخلوقات و سکندرنامہ	۸	
۱۶۹	۱۹	۶۶	رسا	دستلال گو ابنا پرشاد	چندی پرشاد	کایستھ	لکھنؤ	-	-	۱	
۱۷۰	۲۰	۶۶	رسوا	رائے زور آور سنگھ	رائے بہاری لعل	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی	چند کتب عربی و فارسی و ترکی	۱	
۱۷۱	۲۱	۶۷	رسوا	آفتاب رائے	.	جوہری	دہلی	ایضاً	.	۲	محمد شاہ بادشاہ کے عہد میں تھے
۱۷۲	۲۲	۶۷	رسوا	پنڈت گنگا پرشاد			دہلی	.	-	۳	
۱۷۳	۲۳	۶۷	رشید	پنڈت کنج بہادر	گنیش پرشاد	کشمیری	فرخ آباد	.	.	۱	
۱۷۴	۲۴	۶۷	رقم	حکیم سکھانند	.	کایستھ	دہلی	آنجہانی	.	۱	طبیب بہت بڑے تھے

نمبر شمار	نمبر [illegible]	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۱۷۵	۲۵	۶۷	رند	گنگا پرشاد	۔	کشمیری	لکھنؤ		۔	۶	شاگرد جرات تھے
۱۷۶	۲۶	۶۷	رند	کھیم نراین	۔	کھتری	لکھنؤ	آنجہانی	۔	۲	طبیب بھی تھے
۱۷۷	۲۷	۶۷	رنگیں	پورن لال	۔	کایستھ سکسینہ	دہلی	۔	۔	۱	
۱۷۸	۲۸	۶۸	رنگین	نگین لال	۔	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القایم	سنگھاسن بتیسی نظم	۱	
۱۷۹	۲۹	۶۸	رونق	لالہ رام سہای	حکیم منا لال	کایستھ	لکھنؤ	آنجہانی		۴	
۱۸۰	۳۰	۶۸	رونق	رائے گنگا پرشاد	بہولی پرشاد	۔	بریلی	ڈپٹی کلکٹر ہیں	۔	۱	
۱۸۱	۳۱	۶۸	ریحان	دیا کشن		کایستھ سریباستو	لکھنؤ	آنجہانی	دیوان نام ریحان	۴۲	
۱۸۲	۳۲	۷	رئیس	بابو بنسی دھر		۔	خیرآباد	۔			
۱۸۳	۱	۷۰	زار	لالہ [illegible] رائے	لالہ شنکر لال	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی	تصنیفات کا نام نہیں معلوم ہوا	۵	
۱۸۴	۲	۷۰	زار	[illegible] لال	لالہ مہدی لال	کایستھ	لکھنؤ	آنجہانی	[illegible]	۳	
۱۸۵	۳	۷۰	زاہد	برہم چاری	۔	برہمن	دہلی	حی القایم	۔	۵	
۱۸۶	۴	۷۱	زخمی	پرمانند جی / راج [illegible]		کایستھ سریباستو	کاکوری علاقہ اودھ	ایضاً	۔	۳	
۱۸۷	۱	۷۱	ساقی	منشی شنکر لال	منشی جوتی چند	کایستھ سریباستو	سکندرآباد	سہارنپور میں ہیں	۔	۴	
۱۸۸	۲	۷۱	سالک	سالگرام	دیپ رائے	کھتری	دہلی	موجود		۲	
۱۸۹	۳	۷۱	سایل	منشی سوہن پرشاد		۔	۔	ملازم پور میں ہیں			
۱۹۰	۴	۷۱	سر	لکپت رائے		کایستھ سکسینہ	مچھرہٹہ ضلع اودھ		۔	۲	
۱۹۱	۵	۷۱	سنجاسد	متا لال	راجہ درگا پرشاد	۔	لکھنؤ	۔	۔	۴	
۱۹۲	۶	۷۲	سحاب	کنور گوپال سنگھ	راجہ سالگرام	مہاجن	دہلی	وکیل دہلی ہیں		۳	
۱۹۳	۷	۷۲	سحر	اجودھیا پرشاد	رام دیال		لکھنؤ	۔	۔	۴	
۱۹۴	۸	۷۲	سحر	نئے دلوی پرشاد	۔	۔	بداؤن	۔	رسالہ قیافہ	۱	
۱۹۵	۹	۷۲	سحر	دیبی پرشاد	۔	۔		ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایوں ہیں		۱۵	
۱۹۶	۱۰	۷۳	سخن	رام دیال	پریم سکھ	۔	لکھنؤ	آنجہانی	قصاید	۱۵	

نمبر عام	نمبر ردیف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد انتخاب	کیفیت
۱۹۷	۱۱	۷۳	سحور	دیوانے سنگھ	رای جیسکھ	کایتہ	دھلی	اٹھائی	.	۱	
۱۹۸	۱۲	۷۳	سرشار	لالہ بلوچند			لکھنو			۱	
۱۹۹	۱۳	۷۳	سرشار	پنڈت رتن ناتھ		کشمیری	لکھنو	راجہ سرشار اودھ اخبار لکھنو میں تھے	فسانہ آزاد	.	
۲۰۰	۱۴	۷۴	سرور	لالہ ٹیک رام	لالہ حکم سنگھ		فتح گڑھ	فرخ آباد میں تھے	.	۱	
۲۰۱	۱۵	۷۴	سرور	.	.	کایتہ		جی پور میں تھے			نام نہیں معلوم ہوا
۲۰۲	۱۶	۷۴	سعد	لالہ جوالا ناتھ	.	کایتہ ماتھر	اجمیر	ناظم کمل ریاست جیپور خاص راس ریذیڈنٹی رہے تھے			
۲۰۳	۱۷	۷۴	سعید	لالہ کنور بہادر	لالہ گنگا پرشاد		فرخ آباد			۱	
۲۰۴	۱۸	۷۴	سلیم	مادہو پور آغر لالہ سوہن لال	.	.	بھوپال	حال مقیم		۴	
۲۰۵	۱۹	۷۵	ساجت	لالہ بخت بہادر	منشی ... بہادر	کایتہ	لکھنو			۵	
۲۰۶	۱	۷۵	شاد	منشی سولال	دولت رام	کایتہ	دھلی	پٹیالہ میں ہیں		۱	
۲۰۷	۲	۷۵	شاد	منشی کنہیا لال	ہیت رام	کایتہ سکسینہ	اجمیر	سنہ ۱۳۲۱ھ میں قضا کی	رسالہ علم تصوف	۲	
۲۰۸	۳	۷۵	شاد	منشی رام پرشاد	.	.	سہارنپور	-	-	۳	
۲۰۹	۴	۷۵	شاد	منشی شیو پرشاد		.	-	-	-	۱	
۲۱۰	۵	۷۵	شاد	.	.	برہمن	.			۱	
۲۱۱	۶	۷۶	شاد	منشی رام پرشاد	.	-	دھلی		صاحب دیوان	۱	
۲۱۲	۷	۷۶	شاد	رائی بہی پرشاد		.	حیدرآباد		.	۱	
۲۱۳	۸	۷۶	شاد	منشی ایلچی پرشاد	چودھری جواہر سنگھ	کایتہ سکسینہ	لکھنو	بلرامپور میں ہیں		۲	
۲۱۴	۹	۷۶	شاداب	رنگین لال		.	کانپور	اپنی وطن میں ہیں	.	۵	
۲۱۵	۱۰	۷۶	شادان	منشی موہن لال	.	کایتہ کہری	بلگرام	سنہ ۱۲۵۲ ہجری میں قضا کی	امیر نامہ و مثنوی	۴	
۲۱۶	۱۱	۷۷	شادان	پناو لعل	.	کایتہ	.	.	.	۱	
۲۱۷	۱۲	۷۷	شادان	چندولال حاکم عصر مہاراجہ	لالہ ... داس		رائی بریلی ضلع لکھنو	.	.	۲	دیوان ... حیدرآباد دکن ادراب اوبی پورے ترتیب ... شاد دیوان ہیں
۲۱۸	۱۳	۷۷	شادان	خوشوقت رائے	.	.	چاندور	.	.	۱	

نمبر شمار	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۱۹	۱۴	۷۷		شادی لعل	۰	کایستہ سری باستب	لکھنو	حال میں قضا کی	۰	۰	
۲۲۰	۱۵	۷۷	ساغر	موہن لال	بخشی سلطان سنگھ	کایستہ سکسینہ	دہلی	حی القائم	حسرت مہدی لغات اردو فارسی ہندسی	۳	علم فارسی سنسکرت انگریزی طبلیات موسیقی اور طرح طرح کی دستکاریوں میں شہرت رکھتے ہیں ایک ساز بھی نیا ایجاد کیا ہے۔
۲۲۱	۱۶	۷۸	شاگرد	منشی طوطا رام			۰	کوٹہ میں ہیں	۰	۱	
۲۲۲	۱۷	۷۸	شایان	پنڈت [illegible]	امر لال	کشمیری	دہلی	بعہد [illegible]	۰	۱	
۲۲۳	۱۸	۷۹	شایان	منشی طوطا رام	منشی آرام	کایستہ سری باستب	لکھنو	آنجہانی	طلسم شایان لقب منظوم لعل ماہیات منظوم تاریخ شاہنامہ وا سوخت وغیرہ	۷۸	
۲۲۴	۱۹	۸۰	شایق	لالہ فتح چند	لالہ ایسی رام	ایضاً	ایضاً	ایضاً	صاحب دیوان	۱۶	
۲۲۵	۲۰	۸۱	شایق	بہاری لال		۰	۰	علیگڈھ میں ہیں		۲	
۲۲۶	۲۱	۸۱	شایق	شام لال	۰	،	متھرا	۰	۰	۲	
۲۲۷	۲۲	۸۱	شرر	پنڈت موہن کشن		کشمیری	لکھنو			۱	
۲۲۸	۲۳	۸۱	شرر	جوتی پرشاد	۰			۰	۰	۱	
۲۲۹	۲۴	۸۱	شعلہ	منشی سوہن لعل	۰	کایستہ	حصار		۰	۵	شاگرد حضرت بصیر
۲۳۰	۲۵	۸۱	شعلہ	امرناتھ		کشمیری	لکھنو	آنجہانی	۰	۴	
۲۳۱	۲۶	۸۱	شفق	منشی لتا پرشاد	بیچے لال	کایستہ سکسینہ	لکھنو	حی القائم	بہار شفق	۳۳	
۲۳۲	۲۷	۸۲	شفق	دولت رام	۰	[illegible]	دہلی	ایضاً		۳	
۲۳۳	۲۸	۸۳	شفق	تلسی رام		۰	۰	۰	۰	۳	شاگرد منشی کیول رام ہشیار
۲۳۴	۲۹	۸۳	شفیق	منشی رام نراین	۰	۰	کول	۰		۰	شاگرد بابو بیسی بر مخلص
۲۳۵	۳۰	۸۳	شکر	لالہ کشن	۰	۰	مرادآباد	۰		۱	
۲۳۶	۳۱	۸۳	شکر	بتیم رائے			۰	۰	۰	۰	
۲۳۷	۳۲	۸۳	شگرفی	رام سہر دیو	برہمن قنوجیہ		اوناو ضلع اودھ	ابھی بسلک پٹوار میں ہیں	تاریخ دل سیل مختلفہ	۲	
۲۳۸	۳۳	۸۳	شگفتہ	مہر سنگھ	۰	لوہار	۰		-	۱	

نمبر شمار	نمبر شمار حروف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۳۹	۳۴	۸۴	شگفتہ	خیراتی لال	اتو تارام	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	ابھی وطن میں ہیں		-	
۲۴۰	۳۵	۸۴	شمسی	لالہ برج سورج پرشاد	چنی لال	-	فرخ آباد	.	-	۲	
۲۴۱	۳۶	۸۴	شمیم	منشی سیتا رام سروپ	برج لال	کایتھ بھٹناگر	اجمیر	قضا کی ۱۸۹۳ء میں	داستان شمیم	۱۵	
۲۴۱	۳۷	۸۵	شمیم	منشی جادو رائے	.		بھوپال	حی القائم	.	.	
۲۴۲	۳۸	۸۵	شنکر	دیا شنکر	.		دہلی		.	۳	
۲۴۳	۳۹	۸۵	شور	بابو مدن موہن لال	چھدمی لال	.	فتح گڑھ	فرخ آباد میں ہیں	.	۲	
۲۴۵	۴۰	۸۵	شور	مدن لال		کایتھ سکسینہ	آپ سیکریٹ ضلع	محکمہ کمسریٹ میں ملازم ہیں	.	۱	
۲۴۶	۴۱	۸۵	شوق	سوہگی لال			.	.	-	۲	
۲۴۷	۴۲	۸۵	شوق	روشن لال		.		انجہانی	-	۲	موسیقی و ستار نوازی میں یکتا ہے۔
۲۴۸	۴۳	۸۵	شوق	بیجے اودت رائے	راجہ [illegible] سنگھ	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	.	-	۵	
۲۴۹	۴۴	۸۵	شوق	اہلدی پرشاد	ابھی شنکر سہائے	کھتری	بجنور ضلع [illegible]	حی القائم	.	۱	
۲۵۰	۴۵	۸۵	شوق	جیون رام	تنسکھ رائے	کایتھ	ٹونک	جے پور میں ہیں	.	۴	
۲۵۱	۴۶	۸۶	شیدا	کشن گوپال	.		.	.	-	۴	
۲۵۲	۴۷	۸۶	شیدا	گوپال کشن	.	.	سہارنپور	.	-	۵	
۲۵۳	۱	۸۶	صادق	پنڈت بے شیو پرشاد	.	کشمیری	بریلی		.	۱	
۲۵۴	۲	۸۶	صادق	دوارکا پرشاد	لالہ کشور بہادر	.	فرخ آباد	.	.	۱	
۲۵۵	۳	۸۶	صبا	کانجی مل	.	.	فیروز آباد	انجہانی	دیوان	۴	شاگرد مصحفی
۲۵۶	۴	۸۶	صبا	وزیر راجہ [illegible] ناتھ بہادر	مرزا راجہ رام ناتھ بہادر وزرہ		دہلی	آنجہانی	.	۳	
۲۵۷	۵	۸۶	صبر	اجودھیا پرشاد	خیراتی لال	کایتھ	سکندرہ	کلکتہ میں ہیں	دیوان	۵	
۲۵۸	۶	۸۷	صبر	سیتا رام	.	-	-	لکھنؤ میں ہیں		۲	
۲۵۹	۷	۸۷	صریر	گنگا پرشاد	دیوی سنگھ	برہمن	دہلی		-	۱	
۲۶۰	۸	۸۷	صفا	امنو لال	رائے سکھ چند	کایتھ سکسینہ	دہلی	آنجہانی	دیوان	۱۵	ہمعصر میر تقی و میر درد کی ہمعصر تھا شاگرد منشی ہندو لال [illegible]
۲۶۱	۹	۸۸	صفیر	پنڈت شیو ناتھ	جوالا ناتھ	کشمیری	دہلی	.	-	۲	

نمبر شمار	نمبر حرف	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۶۲	۱۰	۸۸	صمیم	تلسی داس	۔	سادہو	دھلی	آنجہانی		۱	بڑی حکیم سیڈرہ اور استاد علم موسیقی کے تھے
۲۶۳	۱	۸۸	ضبط	کنہیا لال	موہن لال	کایستھ بھٹناگر	مراد آباد	حی القائم		۳۱	ربط کے بھائی ہیں
۲۶۴	۲	۸۸	ضبط	بہیم سین	۔	۔		مراد آباد میں ہیں			
۲۶۵	۳	۸۸	ضمیر	گنگا داس	۔			آنجہانی		۳	رمال بھی تھے
۲۶۶	۴	۸۹	ضمیر	رائی ملوک سنگھ	۔		سرہند	۔	۔	۴	
۲۶۷	۵	۸۹	ضمیر	پنڈت نراین داس	۔	پنڈت کشمیری	دھلی		دیوان فارسی	۱	مرزا کا خطاب انکو بادشاہ دہلی سے ملا تھا
۲۶۸	۱	۸۹	طالب	الائچی رام	سوبی رام	برہمن سارست	جلال آباد	۔	۔	۵	
۲۶۹	۲	۸۹	طالب	پنڈت کشن لال	۔	کشمیری	دھلی	اکونٹنٹ شہر جبن		۶	
۲۷۰	۳	۹	طالع	لالہ سدہ لال		۔	حیدرآباد	۔	۔	۱	
۲۷۱	۴	۹۰	طاہر	بابو بجا برائے	بھگن لال		ضلع ترہت	عظیم آباد میں ہیں	۔	۲	
۲۷۲	۵	۹۰	طاہر	رام پرشاد	۔	کہتری		گوالیار میں ہیں	۔	۲	
۲۷۳	۶	۹۰	طرب	گردہاری لال	۔		امروہہ	آنجہانی		۲	
۲۷۴	۷	۹۰	طرب	بنسی گوپال سہائے	پنڈت سرج لال	کشمیری	مین پوری	فتحگڈھ میں ہیں	۔	۱	
۲۷۵	۸	۹۰	طرب	موتی لعل	۔	کہتری	دھلی	آنجہانی	۔	۱	شاگرد شاہ نصیر
۲۷۶	۹	۹۰	طرب	دہومی لال	۔	۔	دھلی	آنجہانی	۔	۵	ایضاً برادر زادہ راجہ کنول نین
۲۷۷	۱۰	۹۰	طرب	جہو لال	۔	۔	۔	۔	۔	۔	شاگرد رشید سخ
۲۷۸	۱۱	۹۰	طرر	لالہ لیج بہاری لال	رائی رام دین	۔	لکھنو	حی القائم	۔	۴	
۲۷۹	۱۲	۹۱	طوبی	راجہ نہال سنگھ بہادر		۔	رئیس کمونہلہ	۔	۔	۲	
۲۸۰	۱	۹۱	ظالم	ظالم سنگھ		برہمن	دھلی	آنجہانی	۔	۲	ملازم سرکار بیگم سمرو
۲۸۱	۲	۹۱	ظاہر	رام پرشاد	۔	کہتری	دھلی		۔	۹	
۲۸۲	۳	۹۱	ظریف	عیشی پرشاد	روشن لال	۔	لکھنو	آنجہانی	دیوان	۲	شاگرد مصحفی
۲۸۳	۴	۹۱	ظہور	لالہ شبو سنگھ	۔	۔	دھلی		۔	۱	
۲۸۴	۵	۹۱	ظہیر	لالہ للتا بہاری	۔	کایستھ	دہلی	آنجہانی	۔	۱۳	قریب سنہ ۱۲۹۰ ہجری کی قضا کی

نمبر عام	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۲۰۵	۱	۹۳	عابد	منشی دیال	۔	کایستھ سکسینہ	قنوج	حی القائم	دیوان و عابد کریم وغیرہ ۱۲ کتب اردو و فارسی	۳	
۲۰۶	۲	۹۳	عاجز	منشی لچھمی پرشاد	۔	کایستھ	قنوج	حی القائم	۔	۷	برادر عابد
۲۰۷	۳	۹۳	عاجز	رای پورن چند		ایضاً	لکھنؤ	ایضاً	۔	۱	
۲۰۸	۴	۹۳	عاجز	رای پورن چند	چھمن لال		جہاں آبادی		چھند پوتھاں نظم	۱	
۲۰۹	۵	۹۳	عاجز	لالہ سوہن رام			دہلی		۔	۲	
۲۹۰	۶	۹۳	عاجز	رودر آدر سنگھ	۔	کھتری	ایضاً		۔	۲	انندرام مخلص کے پوتے ہیں
۲۹۱	۷	۹۳	عاجز	لالہ گردھاری لال		کایستھ	دہلی	۔	تاریخ غدر وغیرہ چند کتب	۲	
۲۹۲	۸	۹۴	عاشق	سیمت لال		۔	فیض آباد		۔	۱	
۲۹۳	۹	۹۴	عاشق	پنڈت جیا رام	رام نراین	کشمیری	دہلی	۔		۱	
۲۹۴	۱۰	۹۴	عاشق	سیٹھ عجائب رائے		۔	۔	۔	۔	۱	
۲۹۵	۱۱	۹۴	عاشق	پنڈت دیارام	روپ چند	کشمیری	دہلی	۔	۔	۱	
۲۹۶	۱۲	۹۴	عاشق	سدا سکھ				ابھی حالی	۔	۱	
۲۹۷	۱۳	۹۴	عاشق	ٹھاکر بہاری		۔		فرخ آباد میں ہیں	۔	۱	
۲۹۸	۱۴	۹۴	عاشق	بخشی بھولا ناتھ	راجہ گوپی ناتھ	کشمیری		۔	۔	۲	
۲۹۹	۱۵	۹۴	عاشق	رام سکھ		کھتری			۔	۱	شاگرد شاہ نصیر
۳۰۰	۱۶	۹۴	عاشق	سوامی برہمانند سرسوتی		سوامی	سیالکوٹ		۔	۱	
۳۰۱	۱۷	۹۴	عاشق	تونگر سنگھ		۔	فتح پور ہسوا		۔		
۳۰۲	۱۸	۹۴	عاشق	پنڈت کنہیا لال	ٹھاکر داس	کشمیری	دہلی	میر منشی ریاست گڑھ ... میں ہیں	دیوان عاشق، باغ عاشق، بحر العروض، سرگزشت بغاوت ہند، ترجمہ عجائبات وغیرہ	۱۶	
۳۰۳	۱۹	۹۵	عاشق	مہاراجہ کلیان سنگھ	مہاراجہ شتاب رائے	کایستھ سکسینہ	عظیم آباد	ابھی حالی	دیوان	۱	مہاراجہ شتاب رائے کے سوانح عمری بھی شامل ہیں
۳۰۴	۲۰	۱۰۲۴	عاشق	گھمنڈی لال	کیول کرشن	کایستھ	حصار	جے پور میں ہیں	۔	۔	

نمبر شمار	[illegible]	[illegible]	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	انتخاب تعداد	کیفیت
۳۰۵	۲۱	۱۰۳	عاصی	آہنتا رام رائے	منشی موہن [illegible] مترجم شاہنامہ	کایتھ ماتھر	دھلی	بعد غدر انتقال ہوا	.	۴	
۳۰۶	۲۲	۱۰۳	عاصی	لالہ سالگرام			-	ناظر عدالت فوجداری لکھنؤ تھے	.	۱	
۳۰۷	۲۳	۱۰۳	عاصی	منشی جمعیت رائے	لالہ امیری داس	.	اوگر پور	.	.	۱	
۳۰۸	۲۴	۱۰۳	عاصی	منشی چھتا رائے	-	.	لکھنؤ	بلازم مطبع اودھ اخبار	.	۴	
۳۰۹	۲۵	۱۰۳	عاصی	منشی طوطا رام		کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	آنجہانی	.		اوستاد منشی بنیڈ لال زار
۳۱۰	۲۶	۱۰۴	عاقل	لالہ مکھن لال	-	-	الہ آباد	اہلمد کلکٹری ہیں	.	۲	
۳۱۱	۲۷	۱۰۴	عزت	دولت رام	رای ہیرا لال	کایتھ	دھلے	۱۲۸۹ ہجری میں قضا کے		۴	
۳۱۲	۲۸	۱۰۴	عزیز	بھکھاری لال		.	الہ آباد	۱۱۹۶ ہجری		۷	شاگرد خواجہ میر درد
۳۱۳	۲۹	۱۰۴	عزیز	شیو ناتھ	-	مہاجن	دھلے		.	۱	
۳۱۴	۳۰	۱۰۴	عزیز	مہاراج سنگھ	-	کایتھ	دھلے	آنجہانی	.	۷	انہوں نے اپنے اوستاد شاہ نصیر کے کلام کو جمع کیا ہے
۳۱۵	۳۱	۱۰۴	عزیز	دیبی پرشاد	مکھن لال	-	شاہجہانپور	فتحگڈھ میں ہیں	.	۱	
۳۱۶	۳۲	۱۰۴	عزیز	منشی کنور سین	بدھی لال	کایتھ	دھلے	۱۲۷۶ھ میں قضا کے	حاشیہ گلستاں	۱	
۳۱۷	۳۳	۱۰۵	عزیز	رام سہائے	-	کایتھ سری باستب	لکھنؤ	.	.	.	
۳۱۸	۳۴	۱۰۵	عزیز	منشی تلسی رام	-	.	سلطانپور	۱۲۳۰ ہجری	مثنوی مخزن عشق	۶	
۳۱۹	۳۵	۱۰۵	عتاق		.	-	.	زمانہ سابق	.	۱	
۳۲۰	۳۶	۱۰۵	عشرت	پنڈت سوبھا سنگھ	.	برہمن قنوجیہ	میرٹھ	۱۲۶۰ء	.	۱	
۳۲۱	۳۷	۱۰۵	عشق	برج موہن لعل	جوالا پرشاد	کایتھ	ٹونک	حی القائم	.	۲	
۳۲۲	۳۸	۱۰۵	عطارد	راجہ بالکرشن					.	۳	
۳۲۳	۳۹	۱۰۵	علم	منشی شیو سہائے	لالہ بہاگیر پرشاد	.	الہ آباد	غازی پور میں ہیں	.	۴	
۳۲۴	۴۰	۱۰۶	عمدہ	جنتا رام	.	کشمیری	دھلی			۲	
۳۲۵	۴۱	۱۰۶	عندلیب	گوبند سنگھ		-	دھلی	کلکتہ میں ہیں	نغمہ عندلیب	۱	
۳۲۶	۴۲	۱۰۶	عیاش	جیالی رام	.	کایتھ	دھلی	.		۱	
۳۲۷	۴۳	۱۰۶	عیاش	رگھوبر نراین		.		.	چمنستان بہار	۱	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۲۸	۴۴	۱۰۶	عیش	جوالا پرشاد	کالکا پرشاد	.	فرخ آباد	.		۳۰	
۳۲۹	۴۵	۱۰۶	عیش	رای عزت سنگھ	-	کایتھ	دھلی	آنجہانی	-	۳	بعد میں ایک مسلمان عورت کے عشق میں مسلمان ہو کر مر گئی
۳۳۰	۴۶	۱۰۶	عیش	پیارے لال	-	.	سہارنپور	. .	-	۶	
۳۳۱	۱	۱۰۶	غافل	رای سنگھ	-	.		.	-	۱	حسابداری میں یکتا تھے
۳۳۲	۲	۱۰۶	غافل	نتھا در سنگھ	-	.	مراد آباد	آگرہ میں رہتے ہیں	دیوان و مثنوی پر سوز	۳	صاحب اکسیر تھے میاں بسمل و شکل و میر بسا قل ان کے شاگرد ہیں
۳۳۳	۳	۱۰۷	غالب	جوتی رام	گنیشی لال مالک اخبار جلوہ طور	ڈھوسر	ریواڑی	میرٹھ میں ہیں	.	۵	
۳۳۴	۴	۱۰۷	غبار	کنہیا لال	مشتاق رائے	-	بلند شہر			۱	
۳۳۵	۵	۱۰۷	غریب	لالہ تاج بہادر	-	.		سمت ۱۹۲۲		.	
۳۳۶	۶	۱۰۷	غلام	راجہ گوپال ناتھ	مرزا راجہ رام ناتھ ذرہ	.	.	آنجہانی		۲	مصاحب حضرت شاہ عالم بادشاہ کے ہیے
۳۳۷	۷	۱۰۷	غا[illegible]	کنور رای پیارے لال	راجہ بہادر سنگھ صاحب ایس راجہ رام	کایتھ سکسینہ دہلوی	لکھنؤ	زندہ ہیں	.	۱	
۳۳۸	۸	۱۰۷	غم	مہتاب سنگھ	-	کایتھ	دہلی	لاہور میں مرے	-	۴	
۳۳۹	۹	۱۰۷	غمگین	منشی دیا سہائے	منشی کشن لال	کھتری	دھلی	زندہ ہیں	-	۱۰	
۳۴۰	۱	۱۰۸	فارغ	مکند سنگھ		.	دھلی	آنجہانی	-	۴	آخیر عمر میں مسلمان ہو کر بریلی میں رہتے تھے
۳۴۱	۲	۱۰۸	فارغ	منشی موتی لال			.	ڈپٹی انسپکٹر مدارس پٹیالہ ہیں	-	۴	
۳۴۲	۳	۱۰۸	فائز	منشی [illegible] سنگھ	دھرم داس		دھلی	فرخ آباد میں ہیں	-	۴	
۳۴۳	۴	۱۰۸	فدا	لچھمی رام		.	دھلی	آنجہانی	-	۲	شاگرد سودا کے تھے
۳۴۴	۵	۱۰۸	فدا	پنڈت دیا رام		کشمیری	آگرہ	سنہ ۱۲۴۵ ہجری	-	۱	
۳۴۵	۶	۱۰۹	فدوی	مکند لال	.	بقال	لاہور	آنجہانی	-	۷	
۳۴۶	۷	۱۰۹	فدوی	لالہ سیوک رام		-	عظیم آباد پٹنہ	.	-	۲	
۳۴۷	۸	۱۰۹	فراقی	پریم کشور	بشیر راجہ جگل کشور	بادفروش	دھلی	-	.	۱	
۳۴۸	۹	۱۰۹	فرح	پنڈت بید داس	کنج لال	چوبے	-	.	.	۱	
[illegible]	[illegible]	۱۰۹	فرحت	بیستن شیام	گوبند پرشاد	کایتھ	دھلی		.	۳	

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	انتخاب تعداد	کیفیت
٣٥٠	١١	١٠٩	فرحت	لالہ نیا چند	·		الہ آباد			١	
٣٥١	١٢	١٠٩	فرحت	کیدار ناتھ	بستی رام	پنڈت دکھنی	لکھنؤ		·	٣	
٣٥٢	١٣	١٠٩	فرحت	اندر پرشاد		پنڈت کشمیری				٥	
٣٥٣	١٤	١١٠	فرحت	لالہ کشور چند	·		متھرا			١	
٣٥٤	١٥	١١٠	فرحت	شنکر دیال	منشی پورن چند	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القایم	رامائن منظوم [illegible] وغیرہ چند کتب عمدہ	٥٢	
٣٥٥	١٦	١١٢	فرحت	دیبی پرشاد	ٹھاکر پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	·	·	٣	
٣٥٦	١٧	١١٢	فروغ	نند کشور لال		کایستھ سری باستو	·	ملازم گورنمنٹ	·	٤	
٣٥٧	١٨	١١٢	فریاد	صاحب رائے	رائے سندر	کایستھ	لکھنؤ	انجہانی	·	٢	
٣٥٨	١٩	١١٢	فصیح	پنڈت سکھن لال	بیچے لال	کشمیری	فرخ آباد		·	١	
٣٥٩	٢٠	١١٢	فصیح	بچو لال			·	ملازم گورنمنٹ			
٣٦٠	٢١	١١٢	فضا	منشی گوبند پرشاد		·	لکھنؤ	حی القایم	کلیات فضا، بوستان اردو	١٩	
٣٦١	٢٢	١١٣	فقیر	منشی لالہ پرشاد		·			·	١	
٣٦٢	٢٣	١١٣	فقیر	منشی اندر من	·			·	·	·	
٣٦٣	٢٤	١١٣	فگار	پنڈت دیا شنکر	·	کشمیری		۱۸۷۸ء میں ملازم گورنمنٹ تھے	·	١١	
٣٦٤	٢٥	١١٣	فہیم	پنڈت سندر لال	بدری ناتھ	ایضاً	لکھنؤ	·		٨	
٣٦٥	٢٦	١١٣	فیض	کرپا کشن	·	ایضاً	لکھنؤ	·	·	١	
٣٦٦	١	١١٣	قدیر	منشی برج لال		·	لکھنؤ	·	·	١	
٣٦٨	٢	١١٤	قدیم	لالہ جواہر لال	·	·	دہلی	·	·	٥	
٣٦٩	٣	١١٤	قیصر	گوری شنکر	منشی بہاری لال	کایستھ	دہلی	حی القایم	·	١	
٣٧٠	٤	١١٤	قیصر	رای بہری کرشن چند مالک مطبع قیصر المطابع	·	·	لکھنؤ	ایضاً	·	٤	
٣٧١	١	١١٤	کامل	ٹھاکر داس		کشمیری	·	·	·	١	
٣٧٢	٢	١١٤	کامل	لالہ شیو لال	سادھو رام	·	·	·	·	٦	
٣٧٣	٣	١١٤	کاشی	لالہ کاشی پرشاد	·		·	الہ آباد میں ہیں	·	٢	

نمبر عام	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۷۴	۴	۱۱۴	گشتہ	جگت نراین	.	کشمیری	دھلی	لاہور مین ہے	.	۵	
۳۷۵	۵	۱۱۴	گستن	بالوسرچیدر گھوس		.	کلکتہ		.	۱	
۳۷۶	۶	۱۱۵	کنور	راجہ اپورب کشن	راجہ راجکشن	.	رئیس کلکتہ	موجود ہین	دیوان	۲	
۳۷۷	۷	۱۱۵	کنور	جیکرورتی سنگھ	راجہ بلوان سنگھ راجہ بجلھر	برہمن	اکبرآباد	ایضاً	.	۱	
۳۷۸	۸	۱۱۵	کوکب	رای مکند رائے		.	حیدرآباد	-	.	۱	
۳۷۹	۱	۱۱۵	گرداب	رام چرن		'		.	-	۵	
۳۸۰	۲	۱۱۵	گلچیں	منشی لالچند	.	کایتھ ماتھر	جودھ پور	ابھی حالی	.	۵	
۳۸۱	۳	۱۱۶	گلزار	لالہ جگناتھ	.	.	.	.	-	۳	
۳۸۲	۴	۱۱۶	گلشن	گلشن رائے	-	.	حصار		-	۳	
۳۸۳	۵	۱۱۶	گلشن	رای ہیرج	منیر لعل بخشی	کایتھ	لکھنو	-	.	۱	
۳۸۴	۶	۱۱۶	گنیشی لال	گنیشی لال	رام کشن	ڈھوسر	.	سنہ ۱۲۶۴ھ	.	۱	
۳۸۵	۷	۱۱۶	گنیشی لال		.	ایضاً	.	.	-	۴	
۳۸۶	۸	۱۱۶	گنگا	گنگا پرشاد	گنیشی لال	کھتری	لاہور		.	۲	
۳۸۷	۹	۱۱۷	گوھر	پنڈت پرتھی ناتھ	.	کشمیری			-	۹	
۳۸۸	۱۰	۱۱۷	گوھر	منشی گنیند لال	.	کھتری	لکھنو	[illegible]	-	۳	
۳۸۹	۱۱	۱۱۷	گھرباد	منشی سیوک رام	.	.	حیدرآباد		.	۱	
۳۹۰	۱	۱۱۷	لالہ	بھوانی پرشاد	.	.	دھلی	صاحب مطبع	-	۷	
۳۹۱	۲	۱۱۷	لالہ	آنندی پرشاد	.	.	حیدرآباد		-	۱	
۳۹۲	۳	۱۱۷	لایق	لالہ رام پرشاد	.	-	متھرا		-	۱	
۳۹۳	۴	۱۱۷	لطیف	لالہ شیو سہائے	دیبی پرشاد	.	.	.	-	۱	
۳۹۴	۵	۱۱۷	لطیف	دولت سنگھ	.	کھتری		.	-	۱	
۳۹۵	۶	۱۱۷	لوذعی	منشی بھگوان دیال	.	کایتھ سری باستب	. .	-	ہردولنامہ	۳	
۳۹۶	۷	۱۱۸	لیق	منشی [illegible] پرشاد			.	کانپور مین ہین	دیوان و مثنوی	۸	
۳۹۷	۸	۱۱۸	لیق	رام سروپ	.	.	. .		.	۲	

نمبر عام	نمبر خاص	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۳۹۸	۱	۱۱۸	مایل	لالہ لالت پرشاد		کایستہ	لکھنؤ	.	.	۲	
۳۹۹	۲	۱۱۸	مبتلا	لالہ ہیمنتی سہائی		.	پرتاب گڑھ اودھ	الہ آباد میں ہیں	.	۲	
۴۰۰	۳	۱۱۸	مبتہج	لالہ ملوکچند	.	.	.		.	۱۰	
۴۰۱	۴	۱۱۸	متھرا ناتھ	متھرا ناتھ	.	.	متھرا	.	.	۲	
۴۰۲	۵	۱۱۸	مٹھو	لالہ مٹھو لال	.		متھرا		.	۲	
۴۰۳	۶	۱۱۸	مجذوب	گوری شنکر	جیرائی لال		.	بنکاپور تحصیل نزارہ میں ہیں	.	۱	
۴۰۴	۷	۱۱۸	مجروح	منشی کشن چند	.	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۱	
۴۰۵	۸	۱۱۹	مجروح	لالہ دوارکا پرشاد	بحال لال چودھری	.	فرخ آباد		.	۱	
۴۰۶	۹	۱۱۹	مجنوں	لالہ شنکر لال	دونی لال	.	ایضاً	.	.	۲	
۴۰۷	۱۰	۱۱۹	محبوب	محبوب سنگھ	گلاب سنگھ	کھتری	دہلی	محی القایم	.	۱	
۴۰۸	۱۱	۱۱۹	محروم	لالہ انگد رائے		.	فرخ آباد		.	۱	
۴۰۹	۱۲	۱۱۹	مخلص	انند رام		کھتری	دہلی	آسجہانی			محمد شاہ بادشاہ کی عہد میں بڑے امیر ہو گذرے ہیں
۴۱۰	۱۳	۱۱۹	مخلص	بابو منشی دھر	.	.		.	.	.	
۴۱۱	۱۴	۱۱۹	مرارلال	مراری لال	.	.	لکھنو		اندر سبھا	۳	
۴۱۲	۱۵	۱۱۹	مدہوش	منشی کنوجی	سرج لال	کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	موجود ہیں	دیوان مدہوش، بہارستان عشق	۲	
۴۱۳	۱۶	۱۱۹	مدہوش	پنڈت رامجی داس	پنڈت گلاب سنگھ	گوڑ برہمن	دہلی	ایضاً	-	۲	
۴۱۴	۱۷	۱۲۰	مدہوش	انبی پرشاد		.	.	.	پوتھی گوپی چند	۱	
۴۱۵	۱۸	۱۲۰	مروت	تاسکرن تاہو	پنڈت بستی رام	پنڈت دکھنی	لکھنؤ	.	.	۹	
۴۱۶	۱۹	۱۲۰	مریخ	جانکی پرشاد	جوگل کشور	.	فرخ آباد	.	-	۹	
۴۱۷	۲۰	۱۲۰	مست	.	.	کھتری	گوجرانوالہ پنجاب			۲	
۴۱۸	۲۱	۱۲۰	مسرت	عوض رائے		.	.	.	.	.	
۴۱۹	۲۲	۱۲۰	مسرت	شنکر ناتھ	.	کایستھ	دہلی	.	.	۱	
۴۲۰	۲۳	۱۲۰	مسرور	گردہاری لال	.	.	خیر آباد	.	.	۱	
۴۲۱	۲۴	۱۲۰	مشتاق	ٹھاکر اودھا کنور	.	راجپوت	سرجنگ ضلع فرخ آباد	.	.	۱	

نمبر شمار	[illegible]	[illegible]	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۲۲	۲۵	۱۲۰	مشتاق	منشی رام غلام		.	سیعڈی	.	.	۲	
۴۲۳	۲۶	۱۲۱	مشتاق	لالہ بہاری لال	دل سہائے		فتحگڈھ	.	.	۳	
۴۲۴	۲۷	۱۲۱	مشتاق	لالہ کنہیا لال	منشی بہاری لال	.	دھلی	راقم اکمل الاخبار	.	۳	
۴۲۵	۲۸	۱۲۱	مشتاق	لالہ [illegible] لال	.	کایتھ سکسینہ	سہسوان	ابھائی	.	۵	نواب امیر خان والی ٹونک کے نوکر تھے۔
۴۲۶	۲۹	۱۲۱	مشتاق	گلاب سنگھ		ٹھاکر	بیسواڑہ اودھ	ملازم ابن مہر حسین	.	۹	
۴۲۷	۳۰	۱۲۱	مشہور	پنڈت رادھا کرشن	.	کشمیری	دھلی			۳۰	
۴۲۸	۳۱	۱۲۱	مشہور	-	.	کایتھ	بریلی	.	.	۱	
۴۲۹	۳۲	۱۲۱	مشفق	راجہ جادو کرشن بہادر	.	.	.		.	۲	
۴۳۰	۳۳	۱۲۱	مصاحب	پنڈت سہاے رام	گرو ب چند		دھلی	.	.	۱	
۴۳۱	۳۴	۱۲۱	مضطر	درگا پرشاد	.	کایتھ سکسینہ	لکھنو	.	.	۱	
۴۳۲	۳۵	۱۲۱	مضطر	لڈیتی پرشاد	نیبے لال	.	فرخ آباد	.	.	۱	
۴۳۳	۳۶	۱۲۲	مضطر	رام نراین	شیو پرشاد	کشمیری	دھلی	.	.	۱	
۴۳۴	۳۷	۱۲۲	مضطر	کنہیا لال	لچھمن پرشاد	ایضاً	ایضاً		-	۱	
۴۳۵	۳۸	۱۲۲	مضطر	کنور سین		.	لکھنو	.	.	۳	
۴۳۶	۳۹	۱۲۲	مغموم	لالہ رام سہاے		.	.		.	۳	
۴۳۷	۴۰	۱۲۲	مفتون	پنڈت لچھمی نراین	گوردھن داس	کشمیری	فرخ آباد	.	.	۴	
۴۳۸	۴۱	۱۲۲	مفتون	لالہ رگھوبر دیال	پھوی دیال	.	ایضاً	.		۱	
۴۳۹	۴۲	۱۲۲	مقبول	جیسکھ راے	چنی لال	.	لکھنو	.	دیوان	۷	
۴۴۰	۴۳	۱۲۲	مقتول	جگیسر پرشاد	.		.	تحصیلدار سنوپر راجی تھے	.	۱	
۴۴۱	۴۴	۱۲۱	مقتول	ننہی جگیوبل	.		.	مالک و مہتمم مطبع بستان [illegible]	.	.	
۴۴۲	۴۵	۱۲۲	سالک	بابو جگت نراین	.	.	کلکتہ	.	.	۱	
۴۴۳	۴۶	۱۲۲	مسطر	پنڈت شیو پرشاد	دیوان شنکر ناتھ	.	لاہور	.	.	۲	
۴۴۴	۴۷	۱۲۲	منشی	مہر چند	.		فرخ آباد	[illegible]	.	۴	

نمبر شمار	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۴۵	۴۸	۱۲۳	مستی	عجائب رام	.		مرشد آباد	آنجہانی	-	۱	
۴۴۶	۴۹	۱۲۳	مستی	مولچند		کایستھ ماتھر	دھلی	ایضاً	دیوان و شاہنامہ	۱۸	
۴۴۷	۵۰	۱۲۴	منشی	بیارے پرشاد			بنارس	سررشتہ دار سول جج لکھنؤ میں	-	۴	
۴۴۸	۵۱	۱۲۴	مشتی	کرشن لال	-	کایستھ سکسینہ	الہ آباد	حی القائم	.	۳	
۴۴۹	۵۲	۱۲۴	منعم	موہن لال		.	.		.	۲	شاگرد شاہ نصیر
۴۵۰	۵۳	۱۲۴	منعم	مکند لال	-	کایستھ	دھلی	-	.	۱	
۴۵۱	۵۴	۱۲۴	موحد	منشی کالکا پرشاد	بھگوان داس	کایستھ	لکھنؤ	قصبہ ۱۲۹۹ء میں قصائے	.	۲	
۴۵۲	۵۵	۱۲۵	موجی	موجی رام	دیوان کرپا رام	کایستھ سریباستو	لکھنؤ	انجہانی	دو دیوان اردو و فارسی	۹	
۴۵۳	۵۶	۱۲۵	موزون	مہاراجہ راجا رام		کایستھ	عظیم آباد	ایضاً	دیوان فارسی	۱	ناظم عظیم آباد تھے
۴۵۴	۵۷	۱۲۵	موزون	جہہتر سنگھ	نبیرہ منشی مادھو رام صاحب انشا	کایستھ	دھلی	آنجہانی	.	!	
۴۵۵	۵۸	۱۲۶	موہن	پنڈت موہن لال	.	برہمن دیج		.	-	۱	
۴۵۶	۵۹	۱۲۶	مہاراج	راجہ بلاس رائے	.	.	.	.	-	۱	دیوان نواب حشمت خاں کے تھے
۴۵۷	۶۰	۱۲۷	مہجور	منشی شیو پرشاد	.	کشمیری	دھلی	انجہانی	.	۱۷	میر منشی ایجنٹی راجپوتانہ
۴۵۸	۶۱	۱۲۶	مہجور	لالہ فتحچند	.	.	مرہٹہ	.	.	-	
۴۵۹	۶۲	۱۲۶	مہجور	منشی جواہر لال	.	.	.	.	.	۲	
۴۶۰	۶۳	۱۲۶	مہر	مہر چند	.	-	فرخ آباد	.	-	۱	
۴۶۱	۶۴	۱۲۶	مے نوش	منشی شیو سہائے	پرشاد عزیز منشی دیبی			.	.	۴	
۴۶۲	۱	۱۲۶	ناتوان	منشی سیتا رام	لکھپت رائے	کھتری	دھلی	انجہانی	چند مذہبی کتب کا ترجمہ اردو نظم و نثر و سنگھاسن بتیسی کا ترجمہ	۲	
۴۶۳	۲	۱۲۷	نادان	منشی گنگا پرشاد	دیولی لال	کایستھ سکسینہ	داد گنج ضلع اٹاوہ	گوالیار میں ہیں	تخمیس کرامات بے نقط ہفت گلشن ستاں نادان بہار	۲	
۴۶۴	۳	۱۲۸	نادر	منشی دوارکا پرشاد	منشی رام نرائن	کھتری	دھلی	ابھی وطن میں ہیں	قریب بیس رسالے کے نسخہ جات مفید وغیرہ	۱۲	
۴۶۵	۴	۱۲۹	نادر	گنگا سنگھ	-		لکھنؤ		-	۶	
۴۶۶	۵	۱۲۹	نادر	رام دیال	سید ہی لال		ایضاً	آنجہانی	.	-	برادر منشی سید ولال بیدار

نمبر شمار	نمبر	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۴۶۷	۶	۱۳۰	ناز	سنولال		کھتری	-	-	-	۲	
۴۶۸	۷	۱۳۰	ناصح	چھاجو رام		برہمن	بوڈل		-	۱	
۴۶۹	۸	۱۳۱	ناطق	جگناتھ	لالہ لالجی	.	.	.	-	۱	
۴۷۰	۹	۱۳۱	ناظم	پنڈت شیو پرشاد	نانک چند	کشمیری	لکھنؤ	.	-	۵	
۴۷۱	۱۰	۱۳۱	ناظم	درگا پرشاد	چھوٹے لال	.	شمس آباد	.	-	۱	
۴۷۲	۱۱	۱۳۱	ناظم	کامتا پرشاد	بدری ناتھ	کشمیری	لکھنؤ	بہت بوڑھے ہیں	-	۱	
۴۷۳	۱۲	۱۳۱	نالان	دولت رائے	سوہن لال	مہاجن	پوہانہ	دہلی میں ہیں	-	-	
۴۷۴	۱۳	۱۳۱	نالان	سنولال	.	کھتری	دھلی	.	.	۱	
۴۷۵	۱۴	۱۳۱	نامی	لالہ مٹھن لال	.	کایتھ	دھلی	.	.	۱	
۴۷۶	۱۵	۱۳۱	نامی	منشی سدرسن	نہال چند	کھتری	دھلی	اپنے وطن میں ہیں	.	۲	
۴۷۷	۱۶	۱۳۱	نثار	منشی سدا سکھ	منشی سیتل پرشاد	کایتھ	الہ آباد	انجہانی	دیوان اردو فارسی	۱۰	
۴۷۸	۱۷	۱۳۱	نجات	شنکر سروپ	رام سروپ	.	کراولی ضلع مین پوری	فتح گڑھ میں ہیں	.	۱	
۴۷۹	۱۸	۱۳۱	نسبت	رگھناتھ پرشاد	-	.	شاہ آباد	.	-	۲	
۴۸۰	۱۹	۱۳۱	نسیم	مرزا راجہ گنیش ناتھ بہادر	راجہ رام ناتھ بہادر		دھلی	انجہانی	-	۳	ناظر دربار شاہی تھے
۴۸۱	۲۰	۱۳۱	نسیم	پنڈت برج ناتھ	.	.	اکبر آباد	.	-	۷	
۴۸۲	۲۱	۱۳۲	نسیم	پنڈت دیا شنکر	گنگا پرشاد	کشمیری	لکھنؤ	انجہانی	مثنوی گلزار نسیم	۵۳	
۴۸۳	۲۲	۱۳۳	نشاط	الیشر سنگھ	سندر داس	کایتھ	دھلی	انجہانی		۱۳	
۴۸۴	۲۳	۱۳۳	نشاط	لالہ اجودھیا پرشاد	اکبری پرشاد	.	فرخ آباد	-		۱	
۴۸۵	۲۴	۱۳۳	نشاط	-	.		حیدر آباد	انجہانی	.	۱	
۴۸۶	۲۵	۱۳۴	نشاط	بالگوبند سہائے	.		.	.	-	۳	
۴۸۷	۲۶	۱۳۴	نصرت	لالہ گوبند رائے	.	کایتھ	دھلی	انجہانی	.	۱	
۴۸۸	۲۷	۱۳۴	نصیر	ارجن سنگھ	بدھ سنگھ	.	.	داروغہ توپخانہ راجہ سمتھر میں	.	۱	
۴۸۹	۲۸	۱۳۴	نظیر	پنڈت بسنت رائے	.	.	.	.	.	۱	
۴۹۰	۲۹	۱۳۴	نگہت	منشی بالکا پرشاد	.	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	.	.	منشی رام سہائے تمنا کی بیاض میں ہیں

نمبر شمار	نمبر ردیف	نمبر صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
٤٩١	٣٠	١٣٤	نور	بنسی دھر	لالہ چھتر چند	بقال	پونہ ضلع سوہوات	دہلی میں ہیں	-	٣	
٤٩٢	٣١	١٣٥	تہال	لالہ چندی سہائے	راجہ جیالال		میرٹھ		-	١	
٤٩٣	٣٢	١٣٥		تہال چند			لاہور		گل بکاولی اردو	٤	
٤٩٤	٣٣	١٣٥	نیسان	لالہ راجا رام	جگناتھ	-	بھگونت نگر	-	-	١	
٤٩٥	٣٤	١٣٥	نیسان	ماتا پرشاد	پورن چند	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	قصائد عجائب نظم	٧	
٤٩٦	٣٥	١٣٥		نیم چند	-	-		-	گل و صنوبر نظم	٢	
٤٩٧	١	١٣٥	واصف	لالہ لال سنگھ	-	-	میرٹھ	-	-	١	
٤٩٨	٢	١٣٥	واصف	لال سنگھ	-	ٹھاکر		رڑکی میں ہیں	-	٥	
٤٩٩	٣	١٣٥	واصل	درگا پرشاد	گنگا پرشاد	-	کول	فتحگڈھ میں ہیں	-	١	
٥٠٠	٤	١٣٦	والہ	-	-	-	فیض آباد		-	٢	
٥٠١	٥	١٣٦	وحدت	رائے جمیعت	-	کایستھ	میرٹھ	-	-	١	
٥٠٢	٦	١٣٦	وحشی	بشمبر ناتھ	گوپی ناتھ	-	دہلی	-	-	١	
٥٠٣	٧	١٣٦	وحشی	لالہ کنہیا لال	منگل سین	کایستھ	دہلی	ملازم ریل ہیں	-	١	حکیم سکھا نند رقم کی اولاد سے ہیں
٥٠٤	٨	١٣٦	وحشی	پنڈت بشمبر ناتھ	بیشیشر ناتھ	کشمیری	دہلی	سہارنپور میں ہیں	-	٣	
٥٠٥	٩	١٣٦	وصف	بینی مادھو	سولچند	-	-	-	-	١	
٥٠٦	١٠	١٣٦	وصفی	رای سوبھارام	دیبی پرشاد	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	-	-	٣	
٥٠٧	١١	١٣٦	وفا	راجہ نول رائے	-	کایستھ سکسینہ	-	انجہانی	دیوان	٢	نائب نواب صفدر جنگ تھے سمت ١١٦٢ میں روہیلوں کی لڑائی میں کام آئے
٥٠٨	١٢	١٣٧	وقار	شنکر لال	-	-	الہ آباد		-	٢	
٥٠٩	١٣	١٣٧	وقار	رائے بختے نوندہ		کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	حی القائم	چند کتب	٢٠	
٥١٠	١٤	١٣٧	وقار	راجہ کشن کمار	برجوشن	کایستھ سری باستو	مرادآباد	ایضاً	دیوان	٢٥	رئیس اور بڑے آدمی ہیں
٥١١	١٥	١٤١	وہبی	منشی شمبھو پرشاد	سوبھا رام واصفی	کایستھ سکسینہ	لکھنؤ	منیجر اودھ اخبار ہیں	کلیات وہبی، عرق مرقع، سرا و زیبا	٣٩٩	

نمبر شمار	نمبر (حرف)	صفحہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	تعداد اشعار	کیفیت
۵۱۲	۱۶	۱۴۱	ولی	ولی رام		کایتہ	دھلی	[illegible]	-	۲	
۵۱۳	۱	۱۴۴	ہرچند	ہرچند کتور	نسرہ راجہ جوگل کشور		دھلی		دیوان ہرچند	۳۰	
۵۱۴	۲	۱۴۵	ہمت	لالہ ... سن	سیتا رام		بہالی			۱	
۵۱۵	۳	۱۴۵	ہمت	منشی دھر		کایتہ سکسینہ	لکھنو	محی القائم	داسوخت	۹	
۵۱۶	۴	۱۴۵	ہنر	سالو دیو کی			الہ آباد	ایضا	-	۳	
۵۱۷	۵	۱۴۵	ہندی	رائے کنہیا لال	.	.	لاہور	ایضا	گلزار ہند ... یادگار ہندی تحفۂ اخلاق ... وغیرہ	۵	
۵۱۸	۶	۱۴۵	ہوس	سوبہاری لال			میرٹھ		-	۵	
۵۱۹	۷	۱۴۶	ہوش	منشی ننگ رام	.	.			دیوان	۳	
۵۲۰	۸	۱۴۶	ہوشیار	منشی کیوا رام	[illegible]	کایتہ سکسینہ	دھلی	چاند پور میں ...	قریب سی کتب	۳	
۵۲۱	۹	۱۴۶		ہیرا لال			میرٹھ	ناظر سب جج کورٹ میں		۳	
۵۲۲	۱	۱۴۶	یاد	لالہ کانشی رام		-	بہالی	شاہ جہانپور میں ...	.	۱	
۵۲۳	۲	۱۴۶	یاس	منشی بہاری لال	رائے ...		.	.	.	۱	
۵۲۴	۳	۱۴۷	یقین	[illegible] سنگھ	-	-	دہلی		-	۲	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل شیراز پر اترانہ آشنا گلستان
گو زبان فارسی شیرین مثال قند ہے
ہین بلا کی طوطیان ہند بہی شیوا زبان
جو زبان ہندی مین نمک ریزی ہے وہ ہمین کہان

شائقین سخن کو مژدہ ہو کہ یہہ **دوسرا حصہ تذکرۃ الشعراے ہنود** کا اونکی خدمتین پیش کیا جاتا ہے اور مؤلف کا مقصد اسکی تالیف سے سواے بقاے نام ابناے جنس کے اور کچھہ نہین ہے ہندؤن کی فارسی شاعری کا احوال تو **اول حصہ** مین حوالہ قلم ہو چکا ہے اور اس جلد مین اونکی اردو شاعری کا بیان ہے اول اردو شاعر ہندؤن مین منشی ولی رام ولی تخلص قوم کایتہہ ہوئے ہین یہہ حضرت شاہجہان بادشاہ کے عہد مین تہے اونکے بعد راے انند رام مخلص اور مہاراجہ رام نراین موزون نے اس شاعری کو کچھہ وسعت دی مگر جو ترقی اور سرسبزی اوسکی راے سرب سکھہ دیوانہ اور کاکا جی پروانہ کی ذات سے ہوئی وہ بہت عجیب اور لاثانی تہی کیونکہ راے سرب سکھہ دیوانہ نے تو اپنی اوستادی سے اسکی اثر کو بذریعہ اپنے شاگردون کے کہ از انجملہ ایک جعفر علی حسرتؔ میان قلندر بخش جرأت کے اوستاد تہے دور دور پہونچایا اور کاکا جی پروانہ نے اپنی قدردانی اور فیاضی سے اوسکی مربی گری کی پہر تو یہانتک نوبت پہونچی کہ اسکا جابجا رواج ہو گیا اور دلی و لکہنؤ دو بڑے مرکز اوسکے قرار پائے جہان بادشاہون کی سرپرستی اور صلہ بخشی سے بڑے بڑے اوستاد اہل زبان پیدا ہوئے جنکی سحر طرازی اور نکتہ پردازی سے اردو کی شاعری نے وہ فروغ پایا کہ تمام ہندوستان مین اوسکا آفتاب اوج اقبال پر چمک رہا ہے اور گانؤن تک کے لوگ مثل ہندؤن کے اونکے جمال باکمال اور نور لازوال سے فیض پائے ہوئے ہین چنانچہ آج صرف ہندؤن مین بہت ایسے شاعر شیوا زبان موجود ہین کہ جنکی شاعری کو ہندو اور مسلمان دونو پسند کرتے ہین بہلا کون ایسا ہو گا جو بتقصیر

جوہر فرحت وقار اور وہبی وغیرہ کے دلکش اور دلپسند شعرون کو سُنکر داد ندے گا ہم اس بیان کو زیادہ طول دینا نہین چاہتے ناظرین آگے چلکر خود دیکھ لینگے کیونکہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ہان اتنا ضرور ہے کہ مسلمانون کی بہ نسبت ہماری قوم مین عمدہ شاعرون کی تعداد کم ہے سبب اسکا یہہ ہے کہ پچاس برس اوّل تو ہماری قوم کے لوگ معاش کی ضرورت سے اُردو کی بہ نسبت فارسی کو زیادہ پسند کرتے تھے اور اب انگریزی بہت پسند کرتے ہین پس اُردو کی شاعری جسقدر ان پچاس برسون مین ہم لوگون کے اندر مروّج ہوئی گو کافی نہتی پر اسقدر تو ضرور تھی کہ پچاس برس اوّل جو مسلمانون کا خیال ہندؤن کی اُردو شاعری اور زبانِ اُردو کی نسبت تھا وہ اوس سے بہت کچھ بدل گیا تھا یا تو ایک وہ دن تھا کہ انشاءاللہ خان نے اپنی کتاب مین ہندؤن کے کلام کو خالی از فصاحت لکھا ایکدن ایسا آیا کہ مرزا غالب جیسے اوستاد مسلم الثبوت نے پنڈت دیاشنکر کی مثنوی گلزار نسیم کو بلاغت کہا اور نسیم کے بعد جو نامی ہندو شاعر ہوے وہ فصیح بھی تھے اور بلیغ بھی۔

اس مجموعہ مین انیس شاعرون کا کلام ہے گو قیاس چاہتا ہی کہ یہہ تعداد باعتبار کثرت اور لیاقت علم و فضل ہندؤن کے جو آج دیکھنے مین آتی ہے بہت کم ہے کیونکہ اس سے زیادہ تو اسوقت ہندو شاعر موجود ہون گے لیکن جب صرف اسقدر کی محنت تلاش اور دشواریابی پر خیال آتا ہے تو بے اختیار یہہ شعر زبانِ حال سے نکل جاتا ہے ؎ یون لا اوسکی کوچہ سے دل ڈھونڈکر اپنا دیکھا جہان پڑا کوئی ٹکڑا اوٹھا لیا ہر شاعر کے خاندانی حالات اور اوسکی تصنیفات کی تحقیقات جہانتک ممکن تھا کی گئی ادھر بھی جو باقی رہگئی وہ باقی ہے بشرط دریافت طبع ثانی مین شامل کردی جائیگی۔ اخیر مین ہم اون علم دوست محض خیر اور سراپا کرم اشخاص کے نام کہ جنھون نے اس نسخہ خود پیرا کی تالیف مین لاثانی ایثار بہا مددوہی کمال شکوری لکھتے مین اور اس دیباچہ کو اون ہی کے ذکر خیر پر ختم کرتے ہین اور وہ نام نامی یہہ ہین ـــ منشی درگا پرشاد صاحب نادر قوم کہتری سکنہ دہلی منشی کیول رام صاحب شیدا قوم کایتھہ مدرس مدرسہ چاندپور۔ منشی راے جواہر سنگھ صاحب جوہر لکھنوی۔ منشی گوکل پرشاد صاحب رسا باشندہ کانپور۔ لالہ لال بہادر صاحب زخمی سکنہ کانپور۔ منشی اندرمن صاحب مرادآباد۔ ٹھاکر گلاب سنگھ صاحب مشتاق اورسیر نہر جمن۔ منشی شنکر دیال صاحب فرحت لکھنوی۔ منشی دلوکی نندن صاحب ہنر باشندہ الہ آباد۔ منشی لچھمی نراین صاحب آذر سکنہ ٹونک۔ پنڈت بشیشر ناتھ صاحب بصیر دہلوی۔ پنڈت جانکی ناتھ صاحب ناظم محکمہ اپیل ریاست جودہ پور۔

آثم	تخلص لالہ رگھبر دیال باشندہ متھرا اوں حال معلوم نہین یہہ شعر اونکا ہے۔

اگر تیری طرح گلشن مین گر صبا ہوتا	گلو نہ پھرتے ہاتھ اوسکو تو ڈھونڈتے ہاتھ گلچین کا

آذر - تخلص لالہ لچھمی نراین خلف لالہ ہرسکھہ راے قوم کایتھہ سکینہ سکنہ ٹونک راقم تذکرہ کے رشتہ دارون سے ہین اونہون نے اصلاح مولوی سعید احمد اسعد تخلص سے لی ہی اور کبھی کبھی بندہ کو بھی اپنا کلام دکھلایا ہی

شور و غوغا بھی ہے عشق نہ نشیمن ...
زلف پیچ کھاتا ہوا ہے مجھے سودا جب سے
محبت مین عشق ہند و مسلمان کا خیال
کیا کرون کچھ اگر ہی غنچہ لب تصویر

ہای طاقت دل پر نالہ و شیون نہین
ایک ہی تار گریبان مین گردن نہین
عشق مین رہتا نہین ہے دین کا خیال
مین ہون مشتاق تیری خندۂ گفتار کا ... نظر نہین آتی

چارہ گر کر ہے زخمون کو رفو خنجر سے
تیری تیغ ابرو کی اپنا ہی ظالم
نامۂ شوق ایک وقت ہے
کہین بیٹھہ جاتی بنیاد گردون
کچھ عدم کی خبر نہین آتی

جو مجھے چاہیے لذت ستم ... نہین
موہنی ہیجان نوجوان کیسے کیسے
ہوش اوڑ جائے گا کبوتر کا
کر اشکون سے طوفان اوٹھا جاتا ہے

آذر - تخلص پنڈت جوالا پرشاد برجاشی ولد منشی پنڈت کشن چند ابن کشنچند بن چنتا من خلف آتما رام قوم برہمن کشمیری سمت ۱۹۲۰ مین بکلیھہ اتشی ہوے عرصہ تک متھرا کے کوتوال اور تحصیلدار رہے تھی اور پھر دنیا کو چھوڑ کر خطۂ اک برج مین گوشہ پکڑ بیٹھے تھی - کہتے ہین کہ اونکو حبس نفس اور مشاغل تصفیۂ قلب سے روشن ضمیری حاصل ہوگئی تھی چنانچہ اونہون نے اپنے مرنیکی ساعت اور تاریخ پہلے سے بتادی تھی وہ شاعر بھی تھے اور اردو فارسی مین شعر کہتے تھی فارسی کلام تو اونکا تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین درج ہوچکا ہی اور اردو یہہ ہے

رباعی

دنیا مین غم عبودیت سے چھوٹے ۔ عقبی مین بت صحبت سے چھوٹے
ہم عشق مین فکر شش جہت سے چھوٹے ۔ ہر چار طرف کی شکلے وہم و خیال

آرام - تخلص کھن لال قوم کایتھہ باشندۂ دہلی ایک مرد زندہ دل ہین اور یہہ شعر اونکی افکار نادرہ سے ہی -

ہمدم مجھسے کہتے ہو نہ تو یار سے مل ۔ اوسکو سمجھاؤ ذرا یہہ کہ نہ اغیار سے مل

آرام - تخلص پریم ناتھہ راے کھتری باشندۂ دہلی تیر اندازی و خوشنویسی مین اچھا دخل رکھتے تھی اور صاحب دیوان گزرے ہین یہہ شعر اونکا ہی

خون آنکھون سے نکلتا ہی رہا ۔ دل کا فوارہ اوچھلتا ہی رہا

آزاد - تخلص رام سنگہ باشندۂ دہلی جو بعد تحصیل علم اندھے ہوگئے تھی مگر فن شعر مین بڑی بصیرت رکھتے تھے چنانچہ یہہ شعر اونکا اونکی روشن سوادی علم شعر پر دال ہے -

اندازن پیارے تیری طرز تکلم اور ہے ۔ لطف جینیکا اور ہے وضع تبسم اور ہے

آزاد - تخلص لالہ جوالا پرشاد فرخ آبادی حال ساکن متھرا -

منفعل کسلیے بیٹھے ہو کیا کدورت ہے ۔ ابھی تک جام مے صاف مرے جام مین ہی

آسان - تخلص لالہ بیچ رام باشندۂ الہ آباد دو ہی تعداد شاعر دان تھی لیکن سواے اس شعر کے اور کوئی کلام اونکا نہین ملتا

مجلس تو کچھ خبر نہین کسکا یہ انتظار تھا ۔ مرنیکے بعد بھی جستجو کہین حور کی

آشفتہ - تخلص گلاب سنگہ کھتری شاہجہان آبادی عین عالم شباب اور ایام نو خاستگی مین خنجر عشق کے شہید تھے آخر اسی مرض لا علاج مین اپنا سر کاٹ کر مر گئے مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی اپنی کتاب گلستان سخن مین لکھتی ہین کہ اونکی مرگ کو پچیس برس گزرے مگر ابتک لوگون پر وہ صدمہ تازہ ہے یہہ چند شعر

اونکی جو ہمکو پہونچے تہی درج تذکرہ کیے گئی جن سے اونکی عاشق مزاجی اور نازک خیالی عیان ہے —

پوچھتی کیا ہو کہ کل شب شفتہ کیونکر مر گیا
اوسمین باقی رہا تھا بندہ پرور مر گیا

جان ہی عاشق کی تیرے شب کو اک ناک کیا
آدمی تھا آخرش صدمہ اوٹھا کر مر گیا

ہو جدائی مین بسر شفتہ جلینے سے تنگ
سن ہی ہو گی اک اک دن ہو کر تم سر گیا

بچتا نہین ہے جو کہ ہی بیمار عشق کا
یارب نہ ہو کسیکو یہ آزار عشق کا

تیرا شکوہ کبھو لب پر نہ آیا
یہ تجکو ہم سے کافر نہ آیا

گو دعا کی ہی لیئے ہو خدا کا تو خیال
کیا بنی گی گر کبھی وہ بدگمان ہو جائیگا

ہانسنے سے یہ کہا اسکا کہ سر کرکے اب
تجکو مت چھیڑو کہین شفتہ یہان آجا بیجا

بالکل ہی او سنکے کہدیا سب زار عشق
کم ظرف اپنے دیدہ گریان کو کیا کہون

زلفون سے کبھی یا وہ رخ نے دلیپہ
کا وہ جو تہی سو تہی یہ مسکراتا تو گیا کہو

ایک آنسو کی دیکھنے نے کر دیا عالم کو قتل
یہ تیرا ابرو ہے یا عید الضحی کا چاند ہے

رکھا سر پانون پر اوسکے تو بولا
کہ تو بھی بے سر و پا کسقدر ہے

دم کا مہمان ہے اوزار شفتہ
بیخبر تجکو کچھ خبر بھی ہے

شفتہ — تخلص پنڈت امرناتھ کشمیری شاگرد تنویر ایک مرد نوجوان وجیہہ خوش فکر ہین غدر سے پہلی تو دہلی مین رہتے تھے مگر اب لاہور مین کسی علاقہ پر ممتاز ہین کلام انکا بہت پاکیزہ اور پر مضمون ہے اور سنا گیا کہ انہون نے بہت کچھ کہا ہے مگر ہمکو جتنے اشعار اونکے ایک تذکرہ سے ملے وہ سب یہان لکھے جاتے ہین —

غیر ممکن ہے کہ پہونچے وادی آشفتہ دل
حلقہ دام بلا حلقہ ہے زلف یار کا

زنج مین پیدا رہا تا انکا بیتر ہو گیا
اپنا مرنا مجکو جینے کے بار ہو گیا

کونسی روز رلایا نہ غم یار نے ہای
کون ہے روز مری چشم پہ دامان ہوا

تن جب یہ بیچ وحشت نے پچھاڑا ایک بار
تو دیا وحشت جنون نے مجھے دامان اٹھا

اندنون تم جو ہو شفتہ پریشان خاطر
کسی ہوش آنکھے کہو کہیں دل ہارا

بجلی ہین ہی اوسکی ہنسی کی ہی شرارت
اور ابر ہو نہ ہے مرے دیدہ تر کا

شفتہ بزم یار مین ساقی شاہد عنبرین
کیونکر نہ چیدون کر کی گڑی جگر شراب

کی ہو گی اوسنکے بادہ کشی نم عنبرین
تلخی ہی ہی جو مری زبان تمام رات

یاد آگئی وہ جنبش ابرو تو کیا کہون
رکھلی گلی پر ہت کو بے اختیار تیغ

ہے یہ جو خاک پر شہیدون کے
پھنکتی کیون ہو فرش خواب کے اپا

وہ ان ہین نہین نبض محبت کا طبیب
نہ چھٹی حشر تک کبھی ہو سودا سے ہم

میر آبہی دل نے لف کو ہتہ کہوگی
زلفونکی طرح دل بھی بچاہے نہ بچھہین

خجلی باعث جنکی نظرون گریہ ہے
دل کہ بچہ بھی ہم ناحق مر جاتی ہین

دیکھ لیکن ہو نگا اپنی آفت جانکو کیا جانا
ہیکہ ہے جو کبھی ہی شتاب ہوا جاتا ہو

لگا چٹہا جا وہ عدو کی شب جاناں کف پا پر
جلاتی آتش غم کی مردہ دل کی تمنا کو

دلین شفتہ ہے تو تمنا خیال
لب پہ باتین ہین پارسائی کی

آگہ — پنڈت جوالا ناتھ خلف دیا تارام برہمن فارسی بھی کہتے ہین اور کلکتہ مین رہتے ہین —

جان جاتی ہے ترے تیرا سون پڑا
دیکھتی کیا ہو تماشا کیا ہے

تیرا دیدار میسر ہووے
اس سوا اور تمنا کیا ہے

اثر — پنڈت نرنجن ناتھ لکھنوی اور حال معلوم نہوا یہ شعر اونکے ہاتھ آئے تھے سو درج کیے گئے —

گر رقم وصف قد موزون دلبر ہو گیا
لطف اشعار مین آیا صنوبر ہو گیا

ہم اثر محروم قسمت کے سبب سے رہ گئے
اوس پری کا وصل غیرونکو میسر ہو گیا

احسن — تخلص منشی شیام سندر متوطن لکھنؤ شاگرد منشی دوا کرشن صاحب ریحان —

عنبر شامہ ہر وقت فضا کہلتی ہے
کالی ناگن سی نہین یار کے گیسو

یار کی زلف کی تعریف لکھی کیا احسن
سنبل باغ جنان سے بھی ہی بہتر گیسو

اخگر — تخلص منشی سیتل پرشاد نامی شعرای لکھنؤ سے تھے اونہون نے سریمد بھاگوت کی بارہوین اسکند کا اردو منظوم ترجمہ کیا ہے

اول سے آخر تک ایک ہی قافیہ مین کتاب ختم ہے اور پھر لطف یہہ ہے کہ لطف شاعری ہاتھہ سے نہین جانے پایا یہہ چند شعر اوسکے دیباچہ سے منتخب ہین۔

اوس ذات کی کیا کوئی کرے سیج ثنائی کرتی ہیں مقاماتین ہی طرح مقالات	جیسا کہ نہین وہم و تصور کی رسائی منکر ہی کوئی کوئی مقر ہے بجدائی گر دونی جھوٹو دبی نکلیگا بات	سر ایکنے نام اسکا رکھا اپنی زبانمین ہے ٹھیک ہی منفرد ذات ہی اوسکی جب قدر کاکی قلم خرچ مین آئی	تیسرین ہی صورتمین تفریق لگائی پر اسکی صفت جز کل ہیدی نگائی

احقر۔ تخلص بلدیو پرشاد ولد مہا سکھہ راے فرخ آبادی اور حال معلوم نہوا یہہ شعر اونکا ہے۔

فراق یار مین اس رحم صعف و ناتوانی ہے	کہ ایدل بحث مشکل ہے بدلنا ہمکو کروٹ کا	اگر باتین وہ کرتا تو دہن کا بھی پتا ملتا	کیا ثابت کمر کو اوس صنم یا ندکہ ٹیکا

اسد۔ تخلص گردہاری لعل ابن رام دیال کایتھہ کہری سری باستب ساکن ہر ہٹہ ضلع آگرہ نام اہلمد محکمۂ کلکٹری لکھنؤ اُنہونے سداماں چرتر کا سمت ۱۹۴۱ مین نظم ترجمہ کیا ہے اور منظومہ فرخ نام رکھا ہے یہہ چند شعر اون کے اوس سے منتخب کئی جاتی ہین جسے اونکی نازک خیالی و شیرین بیانی ثابت ہے۔

کہ رہتا تہا سداماں ایک بہمن زبس تہا بے سروبرگی کا ساماں	برنگ گل جہان ہے پاکدامن غبار آسا تھا خالی ہاتھہ ہر آن یہانتک پیرہن سے تھا سبکبار	گلستان قناعت کا تہا وہ گل سراپا شکل سوزن تہا وہ عریان کہ رکھتا تھا فقط ایک تار زنار	بہار گلشن صبر و توکل تعلق سے جہان کے پاکداماں

اشعار در صفت چشمہ

گوارا مثل آب زندگانی	کہ شکر شرم سے ہو جسکے پانی	غبار راہ سے دہویا بدن کو	اوتارا تن سے خاکی پیرہن کو

ارمان۔ تخلص راجہ جنمی جی مترنبیرۂ راجہ شیمبر متر شاگرد حافظ اکرام احمد ضیغم حوالی شہر کلکتہ مین بمقام سونتری رہتے ہین اونہون نے ایک تذکرہ بھی اردو کے شاعرون کا بنایا ہے یہہ دو شعر اونکے ہین۔

کام اپنا نہ ہوا یجھی میری جان نکلا	تن سے جان نکلی مگر دل کا نہ ارمان نکلا	رات بہر اک کیا کرتا ہون گریہ دن کو	جو ہتی کیا مین حقیقت مری اوقات کی ہے

اظہر۔ منشی جگناتھہ خلف منشی گردہاری لعل شاگرد منشی جواہر سنگہ صاحب جوہر تخلص پہلے چہاونی چکروتہ مین بعہدہ سب اورسیر ملازم تھے بعد سررشتہ تعلیم چرچ مشن اسکول لکھنؤ مین ملازم ہوکر وہین امتحان منشی لاہور یونیورسٹی کالج کا پاس کیا اور اب بھی لاہور مین ہی مقیم ہین اور شعر خوب کہتے ہین۔

میرے سینہ مین ہے ہوا امیدواران کیطرح نطق سے سیری طبع بیمار معشوق طرح جا بجا کب دلدار کی کیونکر ہو قلم	سر سے بلبلائے سر زلف حسینان کیطرح شوخیان مضمون مین نازنینان کیطرح اور مضمون سے اوڑا جاتا ہے اظہر کاغذ	ورس حسن شخلاق و دنیا کیا ہے دیدۂ عشق دلربا کہتا ہے نامہ کبوتر لائے تیان مین سنگ ترسیب خیابان تنخ	شاہدان طبع کو تعلیم النسوان کیطرح جذبۂ شوق سے پیدا کری خود کاغذ ور باغ حسن کی گرد نگسن مرغی یا

افق۔ تخلص منشی دوارکا پرشاد لکھنوی خلف منشی لہرن چند الک مطبع واخبار نمائی نوجوان خوش فکر

اور عالی طبیعت ہین علم انگریزی و فارسی مین طاق اور طرز سخن مین شیخ ناسخ اور خواجہ وزیر کے پیرو شاگرد منشی شنکر دیال فرحت ۔

بہار نشاۃ صد جا کہ ہے لطف پیشانی مین	عجب ہے جا بجا گل ہو سی کنگھی عشق پیچان مین	نہین ہے خضر گردش تیلیو نکو چشم جانان مین	لگا کی ہین گھڑی ہی اطفال ہند آتے جب آئین
ہے آنسو چشم تر مین عکس چشم تر ہی آنسو مین	در غلطان صدف مین ہے صدف ہے در غلطان مین	یہ ہم اشک رو نہین کرتا ہی مردم دیدہ	مد یا خضر دور و نوح کی کشتی ہی طوفان مین
وصل جاناں حاصل ہوا ہے سوسن ان باقی	دفتر عشق بتا تا ہی ہے یہ واصل باقی	لگی ہے جلی ہے بجا ہے جو وصف جانان مین	نظر آتی فرق مین صاف نہی صاف نہی دل [illegible]
کچھ غم نہ سینہ بند کی خبر یا کوتھا مگر	پھولو نکا ہار او بجھ گیا گلدام ہو گیا	نہین معیوب تیرا نظر وہی تشبیہ زبانہ	نہ بنا ہو حرف ساکن مطلع ابرو جانانکا
جب زبان چاہا ہے مین زخم کے منہ پھر	تیغ سے مانگ لیا کرتے ہین	واہی قسمت ہمنے صد کھایا بیتابی یہ ہم	خط و مٹا لیکن یہ آیا تیغ سے تقدیر کا
اپنے حلقہ کو چھوڑا ہے زیر گردش نہ ملا	خال مرکز دور ہے پرکار آنکھین ہو گئین	نہ لیا بوسہ تیغ ابرو	ہم کہین قدم پہ چڑھا کرتی ہین
چشم احول ہے وہ جدا ان کی لطف نظارہ	او جاتا آنکھین ہو گئین جب آنکھیں ہو گئین	باغ کی آب و ہوا ہو سی ہے صحت بخش اگر	کسلئے نرگس کی پھر ہمارا آنکھین ہو گئین
منزل اول ہے چلنے سے تھکا ہین ناتوان	قبر بیٹھی ہے وحشت لیے دبانیکی لیے	خاک زاہد سے اگر تسبیح کے دانہ بنین	ال سو لیں ہم زندا و نگلی پر بجانیکے لیے
ہے فرق سر ضرور آئے لطف	کر کو دیکھی اگر چشم نافہ جانان سے	جو ہو تجی شانہ کو تکلیف زلف پیچان سے	سنائی آہ صداے شکست دندان سے
		دو مین بت کافر کی گر ہو جا کر شکی ہم ہو	پھولی [illegible] و ڈھال سے پہل خنجر فولاد سے

افگار ۔ تخلص منشی اندر سیپ سنگھ جلبہ رائے پر دومن کشن آنریری مجسٹریٹ مرادآباد ان کا قطع تاریخ دیوان وقار مطبوعہ سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین درج ہے ۔

اکبر ۔ تخلص رام دین قوم گجراتی ابن بھگوان دین آدمی ذی لیاقت ہین مگر مولد اور مسکن اونکا معلوم نہوا مندرجہ ذیل تاریخ ہاے جنگ روم و روس اونکی تصنیفات سے ہین ۔

ترکون اب ہے وقت تنگ روس سے	شدید سیاہی ہے جانو دل پر جمادیا	اٹھی صدا غیب سے اکبر برا حال	ہی انتقام قہر کا قوم جہادیہ ۱۲۹۴

ایضاً صفحہ ۴ انجمن اخبار ۵ ستمبر اور مفرح القلوب ۲۱ دسمبر ۱۸۷۷ع سے

دیکھتے ہیں آج ہی اخبار مین	روسیون نے روم کو غارت کیا	قتل کیئے مرد مسلمان تمام	عورتوں سے کر گئے ہین اونکی زنا
لکھتے ہوئے حال کرتی ہی شرم	ظلم ہے اسلام پہ بھیہ بربلا	ترک ہی نے یہ کیا بھر سال	خاتمہ روم بروسے ہوگا ۱۲۹۴

ایضاً

لوگ کانگرس سے صلح کے مطلب عیان ہوگئے	سب بادشاہ روے زمین شادمان ہوگئے	اقلیم روم ٹکڑی ہوی حصہ ہوگئے	سلطان ہند سے سوا کام ان ہوگئے
باقی تمام آیا ہے انتظام ہند	اچھا بتاؤ ہند مسکنان ہوگئے	لیے جو خوشی سے اہل جہان واہ واہ	سلطان عظیم قیصر ہندوستان ہوگئے

جنگ شبکا تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۷۷ء عیسوی

جنہوں کی جہاد ہی مین مہکری جنگ	ظفر روم کو آیا ہر ذرہ سیاہ
فلک کہے ہجری مین سال فتحت	کہا ہو گیا کار ترک اب تباہ ۱۲۹۴

تاریخ گریخت غازی احمد مختار پاشا

جو بھاگا احمد مختار پاشا غازی رومی
ملایک نے کہا بس احمد غازی لقب بھاگا

الفت - تخلص منگل سین قوم کایتھ ساکن عظیم آباد جنہون نے دہلی مین آکر جرأت سے اصلاح لی تھی اور اونکے اس شعر سے مترشح ہوتا ہے کہ اچھی طبیعت رکہتے تھے -

ہر قدم پیہا تلک آتے ہین سو بار نہین
کیونکہ گہر جانے لگے شام و سحر دو چار کے

الفتی - راجہ پیارے لال عظیم آبادی ولد راجہ سکہن جی عظیم آباد کے مشہور صوبہ دار راجہ رام نراین موزون تخلص کے وارث ہین اور رئیس اعظم اوس ناحیہ کے ہین فارسی بھی کہتے ہین اور اردو مین بھی داد سخن دیتے ہین چنانچہ یہہ شعر اونکا اونکی کلام کی صفائی کا عمدہ نمونہ ہے -

خاکساری سے مثال نقش پا
جسجگہ بیٹھے وہین کے ہو رہے

امانت تخلص رائے امانت رائے جو محلہ دریبہ واقع دہلی مین رہتے تہے اور حال اونکا معلوم نہوا شاید یہہ وہی امانت رائے ہون کہ جنہون نے راماین اور بھاگوت کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ہے -

تشریف یہان نہ لاؤ پر نامہ تو بھیجو
مت کچھ خبر ہماری اپنی خبر تو بھیجو

امیر - تخلص جوالا شنکر ولد گنگادت قوم کایتھ سکسینہ باشندہ بریلی ایک ذی استعداد اور نیک نفس آدمی ہین انکی تصنیفات سے پنچ کتھا ست نراین مسمی بہ واقع عذاب دیکھی ہے جو ۱۸۸۱ء مین چھپی ہے کتھا واقعی دلچسپ اور قابل دیکھنے کے ہے اوسکی نظم بہت سلیس اور شیرین ہے چنانچہ یہہ چند شعر بطور نمونہ اسمین سے یہان درج کیے جاتے ہین

زبان پر ست نراین کا ہی نام
کہ جس سے جان کو تن مین ہے آرام
جمال اوسکا تماشا روبرو ہے
چمن مین گل ہی گل مین رنگ و بو ہے
بیان کیا کر سکے یہہ مشت خاک
بجز اسکے کہ ہے وہ ایزد پاک
اوسی کی ہر طرف جلوہ گری ہے
کہین زہرہ کہین وہ مشتری ہے
جدا ہے سب سے لیکن ہے ہر اک جا
دوئی سی دور ہے یکتا ہے یکتا

اندرمن - تخلص باسم خود زبدۂ محققان نو و کہن قدوۂ موحدان فخر زمن منشی اندرمن جو آج علم و فضل مین اپنے وقت کی یکتا ہین اور جنکی علمیت و فضیلت کا شہرہ تمام ہندوستان مین پہیلا ہوا ہے یہہ قوم سے مہاجن ہین اور مراد آباد کو اونکی سکونت سے شرف حاصل ہے اونکو جسقدر عبور مذہبی علوم اور کتب شاستر مین ہے اوسیقدر مسلمانون اور انگریزون کے علم دین مین بھی ہے اونہون نے مباحثہ مذہبی مین بڑی شہرت اور ناموری پائی ہے اور ابتک مندرجہ ذیل کتب اردو اور فارسی مین تصنیف کر چکے ہین - ۱- تحفۃ الاسلام - بجواب کتاب تحفۃ الہند مولوی عبید اللہ صاحب

۲- ابطال التناسخین - بجواب تنبیہ الاصنام و اعجاز محمدی - ۳- حملہ ہند - ۴- صولت ہند -
۵- صمصام ہند - ۶- حماد ہند - ۷- صوارم ہند - ۸- پاداش اسلام بجواب خلعت الہنود
۹- اصول دین احمد - بجواب اصول دین ہنود - ۱۰- اندر بجر - بجواب سوط الجبار مولوی محمد علی صاحب

ان کتابون کی عبارت بہت صاف شیرین عام فہم اور دلنشین ہے اونکی مطالعے سے ہر ایک ہندو اپنے اور مسلمانون کی مذہب کی حقیقت اور ماہیت سی واقف ہونیکا فائدہ اوٹہا سکتا ہے علاوہ اسکی بہت کچہ عمدہ ذکر اونکے خوارق عادات کا بہی سننے مین آیا ہے اور اونکا دم فی زماننا ہندوستان مین مغتنمات سی ہے اونکی تصنیفات نے بہت سی کم علم اور مذہب سے ناواقف ہندوونکو مسلمان اور کرسٹان ہونے سی محفوظ رکہا ہے سوائے کتب مباحثہ مذہب کے اور کوئی تصنیف اونکی ہمارے دیکہنے مین نہین آئی اور نہ کوئی کلام نظم قسم غزل و شعر وغیرہ سے معاینہ اور مسموع ہوا لہذا یہہ چند شعر اونکے جو خاکساری کی صفت مین مین کتاب اصول دین احمد سے بضرورت یادگار منتخب ہوکر یہان درج کیے گئے۔

جو ہشت خاک رہ پڑا تہا مین	سمجھتے خاک ہی کو کیمیا ہین	جو ہین وہ خاکسا حضرت پاک	ہوئی اسواسطی آلودہ خاک
جو ہووے خاک بنیر کوی ولدار	او ہی ہے خاک سے ہر دم سرکار	جسی زر خاک سی حاصل ہوا ہے	ہی خاک اوسکے حقمین کیمیا ہین
تو خاکر نیاز یون ہے پوچہہ خود سر	کہ ہی خاک اوسکو سونے کے برابر	نہ ہرگز خاکسارون سے ہو بد ظن	کہ ہووے خاک سی آئینہ روشن
نہ اصلا خاک پر کر طعن بیباک	کہ دنیا اول و آخر مین ہی خاک	بباعث خاک کے ہی باغ و بستان	بدولت خاک کے ہی کاخ و ایوان
عیان ہو خاک سی لعل بدخشان	ہوا ظاہر خاک سے یاقوت و مرجان	زر گل خاک سی آتا ہے بیرون	دیا ہی خاک ہی مین گنج قارون
ہے زیر خاک ہووے مین خزاین	اسے مین مدفن رہتی ہین دفاین	ہوا ہے قد سبو لکا خاک کے افسر	رکہا ہی جسنے اپنا خاک بر سر
بظاہر دیکہ لے اے حق فراموش	کہ دریا ای کیا ہی خاک سی جوش	طفیل خاک ہے ہر روئیدگی سب	بدولت اسکی ہین چشمی لبالب
تو خود بہی خاک ہے اے خاک ہسر	غرور اتنا نہ مشت خاک پر کر	غرض ہے خاک ہی سے سب جز و کل	سمجھ ہشیار اسی سے بی تامل

انور — تخلص پنڈت شمبہو ناتھہ لکھنوی ولد کیشو ناتھہ شاگرد آغا حسین مرزا عشق و معصوم طوطی —

مجہہ پر جو گزرتی ہی روش ہے یارکی	خود حال آئینہ ہے کوئی کیا خبر کری	کیون شام سی گہبرا گئے ہو ٹہرو صبا	شوق ہے گہر چلے جایئو کچہہ رات رہے ہے
زلفونکی یاد یہہ کیا ناتوان مجہے	تا نفس بہی ہاتہ ہے بر گران مجہے	نسبت ازل سی عاشق و معشوق کی	وہ بیٹہین ہوکے تو کیا بیزبان مجہے
مر جائے غمگسار ہین ہمدم ہین قدر مین	کب بہولتی ہین نالہ و آہ و فغان مجہے	یار و تکے قافلہ سی کہلی چشم دور مین	ستر ہوئی ہی گرد ہیں کاروان مجہے

ادباش — تخلص منشی چہنو لال ریختی گو ساکنہ دہلی کچہہ کلام انکا منشی درگا پرشاد صاحب نادر نے بہیجا تہا از انجملہ یہہ چند شعر اس تذکرہ کے لئے منتخب ہوئے —

ادباش تیری چال کو پہچان گئے ہین	مجہہ میر لیطر فسی ہوا ہے سوکن نے کہا	غصہ مین بہرا بیٹہا تہا اوچہین بیچہی
	تو رات گہر مین نہین آیا تو مین تہا	

اہل — تخلص جانکی بی بی صاحبہ پردہ نشینان شہر آگرہ آباد سے ہین اور شاید کہ قوم کی کایتہہ ہون اور بشرط صحت اس خبر کے ہم اسبات کا بہی فخر کر سکتے ہین کہ شاعرہ عورتین ہماری قوم مین بہی موجود ہین — دو دو غزلین انکی ہمکو ایک عنایت فرما کی معرفت پہنچی ہین اور طرز کلام سے واضح ہے کہ بی بی صاحبہ ممدوحہ بڑی خوش فکر اور صاحب ذہن سلیم ہین اون کو اس فن مین خوب مشق ہے —

تو کنی تو رہا کری دیا زلف رسا کی قید سے ہم	ہم جان سے جائین بہی تو

ملتا ہے وہ مضمون ہمیں دیس سے
کعبہ کیطرف لستہ میں کسطرح سے جاؤن
لایا جو سب بحر میں اہل زبان
سنا جب او بچتا ہی تیری زلف دوتا
لیکن کہیں جہلے کو کری محکو ندام

رہتا ہے جو بندش فکر شعرا سے
دستوار سنبھلنا ہے مجھے لغزش پا سے
تاثیر ہم آخوش ہوئی آہ کی دعا سے
ڈر ہاہے ہمارا دل صد چاک بلا سے
اتنا ہے فقط خوف ترے دزد حنا سے
سچ پوچھئے تو خاک در یار ہے ہمکو

اوس گل کا نہ لائے کبھی پیغام نسیم یا سحر
آتا ہے نظر ہاتھہ مین اوس شوخ کی حسن
مارا ہی جہیں آینے آنکھونکی حیا سے
نا حسرت جدا ہوتے ہیں اوس حور لقا سے
باقی میں ہی جاتی ہے بادہ کشونکو
آرام ہے بڑھکر کہیں نقش کف پا سے

شرمندہ کبھی ہین ہوا باد صبا سے
ہوتا ہی نہو چاک مرا رنگ حنا سے
اپنا کو جلاؤ لب اعجاز نما سے
خواہش ہے اگر دلمین تو نہی ہی خدا سے
بیہوش کچہ ایسے ہوئے ساقی کے صلا سے

بالغ - تخلص - لالہ ہرے ہربنس رائے قوم کایتہہ بہٹ ناگر ساکن گلاوٹھی ضلع بلندشہر وکیل عدالت منصفی فارسی
مین اچھی استعداد رکھتے تھے دو برس ہوئے کہ گزر گئے یہہ شعر اون کا ہے اگر کلام شنکے مشتاق ہیجا ہیا ہوا ہیان ہی جرم
نام بالغ کا مری فہرست مین داخل نہین ۔ کیون نہین کرتی ہو خارج غیر سے بولا وہ شوخ ۔

برج لال - تخلص باسم خود - وکیل کانپور کوئی صاحب ہین جنکا ایک قصیدہ منشی الیسری پرشاد سررشتہ دار
عدالت ضلع کانپور کی مدح مین دیکھا گیا اوس سے یہہ دو شعر منتخب ہوئے -

نوا علم و ہنر کا ہے ادا سکے لبکہ بلند ۔ نہین ہے طائر فہم و خرد کا جسپہ گزار
ہزار شکر بدرگاہ حقتعالی ہے ۔ کہ فضل آپ سے اوسکو کیا سررشتہ دار

برق - تخلص - لالہ شیو سہای ساکن میرٹھہ وکیل عدالت منصفی شاگرد غلام محی الدین عشق و مبتلا - اب
عمر اون کی ساٹھہ سے زیادہ ہے -
اوسکی چوٹی پہ ہاتھہ کیون ڈالا ۔ برق نادان کو مار کہانے دو

بسمل - تخلص - پنڈت موتی لال - اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی نواب لفٹننٹ گورنر بہادر ملک پنجاب
باشندہ دہلی - رونق افروز لاہور ہین - قوم کشمیری انگریزی زبان کی فاضل اور فارسی مین بہی اچھی
ماہر ہین اور شعر بہی موزونی طبع سے خوب موزون کرتے ہین - چنانچہ یہ شعر اون کا ہے - اور یہہ صاحب
اس زمانہ کے نامبرآوردہ اور لایق فائق شخص ہین
گہر برائے تہی تیرے پاس مرجایا ہو ۔ بس ادہر آتا ہو نہین اودہر جاتا ہو

بسمل تخلص - پنڈت سندر لال آنجہانی سررشتہ دار پرمٹ کانپور ولد بخشی ٹیکا رام برہمن کشمیری باشندہ
لکہنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ -

پنجہ مرجان ہین دست حنائی کی نہ کچھ حقیقت ۔ لیے نشتر کی انگلیان ہین یہ وہ سحر کی انگلیان
یہ نہین ناخون ہی طفل برہمن ہاتہہ مین ۔ دابتونکی ہیجی دبائین انگلیان عیار نے
گرد ہامر غ دل اپنا یہ شیون ہی بہر ۔ مین جو جہپکا نہ لگا اوس سیمبر کی انگلیان

برہمن تخلص - نام نامعلوم - یہ دو شعر ان حضرت کے گل و صنوبر کے اردو ترجمہ مصنفہ ہم سے بیانکے -
یہہ نہ جانو کہ مرا آنکہہ سے آنسو ٹپکا ۔ نشتر عشق لگا جس سے کہ لوہو ٹپکا
برہمن عشق بتان کی ہو لذت معلوم ۔ ٹپکے پہوڑے کی طرح جب دل پر خون

بریان - تخلص - پنڈت گنیشی لعل اور حال معلوم نہوا اور یہہ دو شعر اون کے ہین -
غیر کی ہو صنم آنکہو سے جو نشہ گہر ۔ ہا قسمت یہ ستم آنکہو سے جو نشہ گہر
شاد و خندان ہیں ہمن سب عدو ۔ مین ہی ہون جسم نم آنکہون سے جو نشہ گہر

بشاش - تخلص - اضعف العباد دیبی پرشاد مولف تذکرہ ہذا - ہر چند کہ شاعر نہین مگر شاعرون کا نام لیوا
ہے اور کبھی کبھی اردو فارسی کی بہی تک بندی کرلیتا ہے اس لئے دوستون کے اصرار سے لاچار ہو کر کچہہ حال
اور کلام اپنا بہی یادگاری کے واسطے لکہتا ہے - یہ مسکین قوم سے کایتہہ سکسینہ ہے وطن بزرگون کا بہوپال
ہے مگر دو پشت سے اجمیر مین آب و دانہ کے تقاضے سے قیام ہے بندیکے دادا کے پردادا منشی نرسنگہہ داس
ریاست بہوپال کے معزز ملازم تہے اون کے صاحبزادے منشی عالم چند بہت لائق اور عالم ہوئے اونکے
صاحبزادے منشی گہاسی رام علمیت اور خوشنویسی مین اپنا جواب نہین رکھتے تہے چند کتابین اون کی لکہی ہوئی
بخط نستعلیق و شفیعہ و شکستہ وغیرہ بندہ کے پاس موجود ہیں اور اون سے اون کا کمال فن خطاطی
مین ظاہر اوسوقت چہاپہ نہین تہا اور قلمی کتابون کی بہت قدر تہی اس سبب سے آپکی خوشنویسی سے
بخوبی آمدنی ہو جاتی تہی اور آپ بلا کسیکی نوکری چاکری کے خوش گزران تہے مگر بعد وفات آپ کے جولال
کشن چند دادا راقم کے خورد سال رہ گئے اور ریاست والون نے رشتہ دارون کی چغلخوری سے کئی بار
گھر لوٹ لیا اس سبب سے دادا صاحب اور اون کے والدہ ماجدہ کی اوقات تنگی اور تکلیف سے
بسر ہونے لگی نواب امیر خان جو بعد کو رئیس ٹونک اور بڑے نامی شخص ہندوستان مین ہوئے اوسوقت
مالوہ مین بخت آزمائی کرتے پہرتے تہے اور اوس عرصہ مین وہ بہوپال مین تہے چونکہ دادا صاحب کی
شادی اون کے بخشی دولت رائے کے صاحبزادی سے ہوگئی تہی اس لئے اسد فعہ وہ دادا صاحب کو
واسطے تعلیم و تربیت کے اپنے ساتہہ لے گئے اور جنابہ دادی صاحبہ خورد و کلان بہوپال مین ہی رہین -
کچہہ عرصہ بعد ناگپور کے راجہ نے بہت سی فوج لاکر بہوپال کو گہیر لیا اور یہہ گہیرہ بہت دنون تک سختی کے
ساتہہ لگا رہا جس سے شہر مین غلہ کی قلت یہان تک ہوئی کہ سیر بہر چانول پانچ روپیہ کو آتے تہے اور
غریب لوگ بہوکون کے مارے مرتے تہے اور جنکو موقع ملتا تہا وہ شہر سے نکل ہی بہاگتے تہے آخر
اسیطرح ایکدن ہماری دادی صاحبون کو بہی بے سرو سامان جان لیکر نکل جانا پڑا اوسوقت جو گہر اور جو مال
اس مین تہا اپنے رشتہ دارون کو سونپ آئی تہین سو وہ اون کے ہی قبضہ مین رہا مگر افسوس یہ ہے کہ
اون حضرات نے کتب دستخطی جناب دادا صاحب گہاسی رام جی جو دو صندوقون مین بند تہین بیچ کر
زیور بنوا لیا دادا صاحب کے پاس جو دو چار کتابین رہین وہ یہی ہین جو اونکے خسر اونکے پڑہانے
کے لئے لے آئے تہے خیر دو نو دادی صاحب بہوپال چہوڑ کر شہر سرونج علاقہ مالوہ مین جو آپ شامل ریاست
ٹونک ہے آرہین اور وہان اٹہارہ برس تک اتفاق سکونت کا رہا اور دادا صاحب کشن چند جی نواب
کے چلتے پہرتے لشکرون مین بفراغت اپنا اور اپنے متعلقون کا گزارہ کرتے رہے مگر بعد جنگ پنڈ

سرکار انگریزی بہادر نے تمام غارت گرون اور مرہٹہ سردارون کو ایک جگہہ بٹہا دیا اور ملک مین ہرجگہہ امن امان ہوگیا اب جناب ممدوح کو البتہ ایک گونہ عسرت لاحق ہوئی کیونکہ وہ زیادہ تر پڑہے لکہے ہیں تہے اور اون کا شوق اور رجحان طبیعت اوس زمانے کے تقاضے اور منشا کے بموجب زیادہ تر سپاہگری کی طرف تہا اور اوسی عہد یعنے جنگ پنداڑہ کے قریب سمت ۱۸۶۶ مین میرے والد بزرگوار منشی نتہن لال صاحب کی ولادت شہر سرونج مین ہوئی اور چند سال بعد اسکے جناب دادا صاحب اپنے قبائل کو لیکر ٹونک مین کہ جہان نواب امیر خان مرحوم نے سکونت اختیار کی تہی اپنے خسر بخشی دولت راے کے پاس چلے آئے اور وہان جناب والد ماجد نے بظل تربیت اپنے نانا صاحب کے علم کی تحصیل اور کسب کمال کیا اور بعد وفات نواب صاحب مغفور اور بخشی صاحب ممدوح کے جو سنہ ۱۲۵۰ ہجری مین واقع ہوئی صاحبزادۂ عبد الکریم خان صاحب خلف اصغر نواب صاحب مرحوم کی سرکار مین عہدہ منشی گری و پیشکاری کامداران مین نوکر ہوگئے اور عرصہ چند سال تک جناب صاحبزادۂ ممدوح کے ہمراہ واسطے پیروی مقدمہ تقسیم ریاست کے جو جناب ممدوح نے اپنے بہائے نواب وزیر الدولہ بہادر مبرور کے اوپر سرکار انگریزی مین دائر کر رکہا تہا بہوپال گوالیار دہلی آگرہ متہرا اور اجمیر وغیرہ پہرتے رہے اور آخر بعد انفصال مقدمہ جب صاحبزادہ صاحب بہادر مغفور نے اجمیر مین رہنا اختیار کیا تو والد موصوف نے بہی وہیں مکان بنا کر تمام متعلقان خانہ کو سمت ۱۹۱۷ مین ٹونک سے وہان بلوا لیا سمت ۱۹۲۰ کی ماہ سودی ۵ اکو راقم آثم کی ولادت مقام جے پور مین اپنے نانا حکیم شنکر لال جی کے گہر ہوئی جو ایک بڑے نیک دل اور فقیر دوست آدمی تہے دادا صاحب کشن چند سمت ۱۹۲۵ کے بیساکہ مین راقم آثم کو اجمیر مین لے آئے اور سب سے پہلے اونہون نے ہی راقم کی تعلیم تربیت مین بدل توجہ فرمائی چنانچہ الف بی تے پڑہانے کے بعد دادا صاحب کہاسی رام جی کے ہاتہہ کا لکہا کریما پڑہایا بعدہ جناب والد بزرگوار نے اپنی اوقات گرامی کو راقم کے نوشتخواند مین صرف کیا سمت ۱۹۳۱ مین راقم کے نانا صاحب نے راقم کو اپنے پاس جے پور مین بلایا اوسوقت راقم گلستان پڑہتا تہا جناب ممدوح گو بخوبی پڑہا لکہا سکتے تہے لیکن بنظر تبرک اپنے اُستادزادون کے پاس لیگئے اور سپرد کر آئے چنانچہ راقم نے عرصہ قریب ڈیڑہ سال تک وہان مولوی امان اللہ و حفیظ اللہ وغیرہ سے جو بڑے مہربان و ذی علم اشخاص تہے تحصیل علم کیا اس عرصہ مین جناب نانا صاحب کا انتقال ماہ کاتک سمت ۱۹۳۲ مین ہوگیا اور ماہ بیساکہ سمت ۱۹۳۵ مین جناب قبلہ گاہ صاحب جے پور تشریف لیجاکر راقم کو اپنی ہمراہ اجمیر مین لے آئے اوسوقت جناب دادا صاحب بیمار تہے اور اون کی بیماری طول پکڑتی جاتی تہی یہانتک کہ کوئی دوا کارگر نہ ہوئی آخر ماہ کاتک مین وہ بہی جان بحق ہوئے عمر آپکی ساٹہہ برس سے کچہہ اوپر تہی

اور عجیب متین اور بزرگوار شخص تھے راقم کو اون کے الطاف و مکارم بہدگا نہ اب تک بخوبی یاد ہین اور
یہ جو کچھہ خندہ بدہ راقم کو حاصل ہے اونہین کی برکت سے ہے الحاصل راقم پندرہ سولہ برس کی عمر تک گہر ہی
جناب والد بزرگوار سے لکھنا پڑھنا سیکھا اور بعد اسکے کچھہ صورت ناحن بندی کی صاحبزادہ عبدالکریم خان
صاحب مغفور کی سرکار مین ہوگئی اور سمت ۱۹۲۱ مین کسیقدر اضافہ بہی ہوا اور سرکار ممدوح مثل
والد ماجد کے راقم سے بہی خوشنود اور رضامند رہتے تھے اور اون کے صاحبزادے محمد خان صاحب
اور حامد خان صاحب اور محمد سعید خان صاحب بہی بچپن سے راقم کا لحاظ اور خیال رکھتے تھے اور
ان تینون لایق صاحبزادون کو نواب وزیرالدولہ بہادر رئیس ٹونک بہت پسند کرتے تھے اور مثل اپنے
حقیقی صاحبزادون کے اپنے پاس رکھتے تھے اور کوئی ٹونک میں نہین کہہ سکتا تھا کہ یہہ حضور کے بہتیجے
ہین اور بعد انتقال نواب صاحب ممدوح کے جو سمت ۱۹۲۱ مین ہوا اون کے جانشین نواب محمد علی خان بہادر
بہی ان صاحبزادون کی بہت خاطر کرتے تھے سمت ۱۹۲۲ مین صاحبزادہ محمد خان صاحب ٹونک سے اجمیر مین
آئے اور راقم کو اپنے ساتہہ لیگئے۔ شعر کی طرف راقم کو شوق تو پہلے بہی تہا لیکن یہان آکر بسبب فرمایش
آقاے نامدار کی طرح پر غزلین کہنا اور مشاعرون مین جانا پڑا چنانچہ یہ اتفاق پہلے پہل صاحبزادہ احمد علیخان
صاحب رونق تخلص کے مشاعرہ مین ہوا طرح یہہ تہی | کبہی بن آتی نہین کیا کیجے | اسپر جو غزل راقم نے
صاحبزادہ ممدوح کے اصرار سے لکھی تہی اوسکے چند شعر حاضرین جلسہ کو بہت پسند آئے اور یہ باعث
حوصلہ کا آئندہ کے لئے ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے تو تخلص حریق تجویز کیا تہا مگر والد ماجد نے بشاش رکہا
راقم نے تبرک سمجھکر دونون تخلص بحال رہنے دئے۔ سمت ۱۹۲۶ مین صاحبزادے عبدالکریم خان صاحب تین برس
بعد حسب الطلب نواب ابراہیم علی خان صاحب بہادر رئیس حال ٹونک کی جو سمت ۱۹۲۶ مین بعد معزولی اپنے
والد نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے مسند نشین ہوئے تھے اپنے خاندان سے ملنے کے لئے ٹونک
مین تشریف لائے اور ڈیڑہ مہینے بعد قضاء الہی سے ہیضہ مین مبتلا ہوکر جان بحق ہوئے اس واقعہ سے
چند عرصہ بعد جو اونکے صاحبزادون مین تقسیم ترکہ وغیرہ سے باہم صفائی ہوئی تو والد ماجد کو تو انگلشو
دیدی اور راقم کو صاحبزادہ حامد خان صاحب نے اپنی طرف لے لیا چنانچہ سمت ۱۹۳۴ تک راقم اونکے
سرکار مین رہا مگر چونکہ وہان ریاست کیطرف سے بنظر تعصب مذہب جو لوازم دین اسلام سے ہے ہندوونکے
واسطے سخت قیدین لگی ہوئی تہین جیسے مندر نہ بنانے پائین اور پرانے مندرون کی مرمت نکرسکین
وغیرہ وغیرہ اور اسکے سوا مسلمان لوگ بزعم حکومت عموماً ہندوون سے سختی کے ساتہہ پیش آیا کرتے
تھے اس لئے راقم کو ہمیشہ وہان کے رہنے سے دل مین کراہیت رہا کرتی تہی کیونکہ اس آزادی اور

روست ضمیری کے زمانہ مین کوئی سخود کیسی غلامی مین رہنا چاہتا ہے اور نہ اپنی قوم کا رہنا گوارا کرتا ہے
اور اسی خیال سے بعض اوقات مجبوراً اون قیدون کے اوٹھا دینے کی کوشش بھی در پردہ زبانی گفتگو
اور دربار میں عرض معروض کرانے وغیرہ سے کیجاتی تھی اور یہہ ہی امر باعث بدظنی رئیس کا ہوا جسکے کہ سمت ۱۹۲۵
کے شروع مین دفعتاً راقم کی نسبت حکم ہوا کہ یہاں سے چلے جاؤ راقم کو بھی یہہ ہی منظور تھا اسلئے بلا عذر وہ مل
وہان کار روزگار چھوڑکر اور اپنے آقا صاحبزادہ حامد خان صاحب سے نیکنامی کی چٹھی لیکر اجمیر مین چلا آیا
بعد آنے راقم کے راقم کی تمام کوششین مشکور ہوگئین اور رئیس نے حالات زمانہ سے اندیشہ ناک
ہوکر ہندوؤن کو شرعی قیدون سے آزاد کردیا - دیکھو اودہ اخبار مطبوعہ ۵ مارچ ۱۸۶۹ء - یہان
صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے فرزند ارجمند صاحبزادہ عبد العلیم خان
جو نواسے صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب مرحوم کے ہین میو کالج مین بضرورت تعلیم انگریزی رہتے
تھے اور انکے اتالیق منشی رام چندر کو ایک محرر حساب دان کی ضرورت تھی اسوجہہ سے بوجہ تعارف
سابقہ کے وہان میرا روزگار ہوگیا لیکن سال بہر کے اندر ہی تنخواہ بقدر ثلث تخفیف ہوکر بہت سا
وعدہ وعید آئندہ ترقی و پرورش کے لئے ہوا وہان تنخواہ گو پہلے ہی قلیل تھی مگر راقم اس خیال سے
کہ ایک مدت تک جناب والدین کی خدمت سے مہجور رہا اور اب جو یہ سعادت حاصل ہے تو اسیقدر
قلیل پر قناعت کرنا چاہئے تاکہ تلافی مافات ہو بجفا و کفا گزر اوقات کرتا رہا پر اب جو یہانتک نوبت
پہونچی تو ناچار باہر جانے اور روزگار تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی لیکن اوسی عرصہ مین میرے چھوٹے
بھائی بابو بہاری لال کے ذریعہ سے بتعارف پنڈت نراین سہائے جی و مادہو پرشاد جی کہ یہ دونو
بڑے بامروت اور باوضع آدمی ہین ریاست جودھپور مین صورت روزگار کی ہوگئی چنانچہ
ابتک کہ چار برس ہوئے راقم یہان محکمہ اپیل مین نائب سررشتہ دار ہے اور سب لوگ بفضل الٰہی
راقم سے خوش ہیں - اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات راقم سے مطبع و مشتہر ہوچکی ہین

۱- لطائف ہندی - پٹیالہ مین چھپی -

۲- افسانہ خرد افروز یعنے قصۂ بہرام و بہروز - مطبع مفید عام آگرہ مین چھپی اور کئی سو جلدین اوسکی
سرکاری اسکولون اور کتب خانہ جات مین لی گئی ہین -

۳- تاریخ میواڑ ترجمہ راج پرسستی - مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپی -

۴- رسالہ چہل جواب تاریخی　　ایضاً　　ایضاً

۵- کارنامہ نوآئین یعنے تقویم موید المورخین　　"　　مکرر

۶۔ گلدستۂ ادب۔ اسکی صلۂ تالیف مین سو روپے گورنمنٹ ممالک مغربی سے انعام ملا اور مطبع نولکشور لکھنؤ مین چھپی ہوئی ہے۔
۷۔ خواب راجستان۔ مطبع نول کشور مین چھپی۔
۸۔ سوانح عمری نوشیروان بادشاہ۔ مطبع خیر خواہ عالم دہلی مین چھپا۔
۹۔ جواہر التعبیر ترجمہ سنسکرت سپن چنتا منی " " " "
۱۰۔ نفائس التواریخ۔ حالات حکماء سلف مین۔ " " "
۱۱۔ تاریخ تزک ہند " " " "
۱۲۔ تعلیم النساء۔ اسکے صلۂ تالیف مین بہی گورنمنٹ ممالک مغربی سے سو روپیہ ملا تہا۔ مطبع مذکورہ بالا مین چھپی ہے

مندرجہ ذیل کتابین تیار ہین مگر ابھی چھپی نہین

۱۔ تواریخ مارواڑ۔ اسکے صلۂ تالیف مین تین سو روپیہ گورنمنٹ ممالک مغربی سے عطا ہوا ہے
۲۔ عجائب التواریخ۔ واقعات عالم بقید سنین ہبوط آدم۔
۳۔ احکام نوشیروانی۔ ترجمہ توقیعات کسریٰ۔
۴۔ معیار الشعرائے ہنود۔ ہندو شاعرون کی فارسی کلام کا تذکرہ۔
۵۔ ناری نورتن۔ عورتون کے پڑہانے کی ہندی کتاب۔
۶۔ مضامین دلنشین۔ متعلق ترقی و بہبود قوم کایتھ۔
۷۔ مصائب زندگی۔ سوانح عمری راجہ کرن باگھیلا والی گجرات ہمعصر علاء الدین خلجی۔
۸۔ حل لغات حقائق الموجودات۔

مندرجہ ذیل کتب ناتمام ہین

۱۔ خلاصہ مہابہارت ۲۔ ترجمہ مہابہارت ۳۔ سنین ہجری۔ تاریخ عام اہل اسلام بقید سنہ ہجری سنہ ہجری سے اسوقت تک ۴۔ سنین عیسوی۔ یورپ و چین کی تواریخ سنہ ۱ع سے اسوقت تک۔ ۵۔ سنین ہند ہندوستان کی تواریخ سمت آبکرم سے اسوقت تک۔ ۶۔ تواریخ جے پور ۷۔ تواریخ ریاست سروہی ۸۔ تواریخ ٹونک۔ ۹۔ تواریخ ریاست اودے پور۔ ۱۰۔ تواریخ ریاست الور۔ ۱۱۔ تواریخ ریاست ایڈر ۱۲۔ تواریخ ریاست بوندی ۱۳۔ تواریخ ریاست کوٹہ ۱۴۔ تواریخ جہالاواڑ ۱۵۔ تواریخ بہرتپور۔ ۱۶۔ تواریخ بیکانیر ۱۷۔ تواریخ جیسلمیر ۱۸۔ تواریخ مفصل مارواڑ۔ ۱۹۔ تواریخ ریاست بانسواڑہ۔ ۲۰۔ تواریخ ڈونگرپور۔ ۲۱۔ تواریخ دیولیہ پرتاب گڈہ ۲۲۔ تواریخ اجمیر ۲۳۔ تواریخ ریاست کشن گڈہ ۲۴۔ تواریخ راجپوتان متفرق جوائنٹ ... ہین۔

۲۵- ترجمہ نظم راج نیت یعنی کلیلہ دمنہ ۲۶- لطائف الظرفا منتخب از کتب تواریخ ۲۷- ہدایت الشعرا منتخب از کتب تواریخ ۲۸- حکایت عدل و انصاف منتخب از کتب تواریخ- ۲۹- تاریخہاے عجیبہ انتخاب از کتب تواریخ ۳۰- تذکرۃ الصنائع- منتخب از کتب تواریخ ۳۱- بعضے از اشعار اساتذہ- منتخب از کتب تواریخ-

دیوان ساقم کا مرتب نہین ویسے ہی مسودات متفرق پڑے ہین اور انہین مین سے یہہ چند اشعار منتخب کرکے درج کرتا ہون ناظرین سے امید ہے کہ سہو و خطا کو معاف فرماوین-

عید کو بھی ہوا ماہ سے ہمبر نہین ہون
اُنکے دل سے نکلا آہ کدورت کا غبار
ہے صنم شان خدا شان ہے تیری پیدا
دل پہ رہین ہے سواد ہنر و علم و کمال
حال دل کہتا ہون رو رو کے نہ سنتے وہ ادا
قتل عام اب ترے کوچہ مین ہوا کرتا ہے
ہم کو معلوم ہے جاتا ہے جہان چھپ چھپ کر
میرے مانند نہین کوئی جہان مین بیکس
جوش وحشت مین جو جاتا ہون مین صحرا کی طرف
کون ہے ایسا تیرے جان نثار و ہمین نہین
نہ تھا باغ مین نرگس ترے آنکھونکا حیران ہے
تمہارے دید کو ہر یک کی چشم ہے حیران
ترے زلف و عارض جو ظالم ہے یہ خندان ہے
زمین عرش قلب ہے اور حرم مین ہے گنبد کی
کہا نسبت ہے کیا ہندو نے سے مصر کنعان کو
جیسے کہتے ہین روز حشر و مہر حشر عالم مین
جو دیکھو چشم سے تو ہے عیان مرآت البیان
پھرین کیسے کبک تماشا کو دیکھا چال کو بھولے
دریا کا مدعا جو اس کی تشنگی پہنچی آگ لگی

بخت اتنا بھی چمکا وہ بدر
مر گیا اور ملا خاک مین ہیکر نمین ہون
سجدہ اٹھو ہو گرا سمین فرمین تو کہا ہون
خاک غربت مین چھپا صورت اخگر
ہو گئی ہے اپنی ہستی اعتبار ہی اندنون
حال تو اب تو قیامت کے چلا کرتا ہے
پر تو کیون ہم سے ہے یہ زیر ادا اور اکرتا ہے
دہن زخم بھی میرا نہ ہنسا کرتا ہے
ہم کو اپنے تعظیم او ٹہا کرتا ہے
بات جو تجھہ مین ہے انکی وہ ہزار و نہین
ترے زلف پریشان کا تو سنبل پریشان ہے
فلک انجم سے گرانی ہے زمین سنبلستان ہے
تماشا بلبل گل کا ہے سیر برد و باران ہے
ترے اشک و انکا بھی کوئی طوفان ساطوفان ہے
کہ یہان ہر سر گلے مین جلوہ یوسف نمایان ہے
وہ سیر سحر کی سب ادا و لکا داغ سودان ہے
مردان ہجا پہ ہر سر وقت پہ ہر تو آن ہے
انہونکی حسرت دیکھا یا مجنون نے حیران ہے
مر گیا ہوت پہ سنگ عالم تخت سلیمان ہے

پھرتا ہون در بدر تجھے ڈہونڈہتا گہر گہر
کس خطا آپکی ابرو کو جو خنجر لکہا
مین نہین دیکہون ہون آئینہ جو وہ ہین
تحوار الیس ہے کیون یاد تمہارے اندنون
شمع سان آنسو ہی کیون عشقبازی مین
مین وفا کرتا ہون گر یار جفا کرتا ہے
سجدہ کیجئے ن سر پردہ کہ یک پردہ نشین
فتنہ و شر ہے جو ادا شوخ کو ہی ربط تمام
کیا نہین دیتا عمر پڑی کی جگہہ
اُٹھا کر آشنا نہ صحبت یاران دانا ہے
جو ترے مصحف رخ پہ لکہا خط ریحان ہے
چمن ہے بہار ساقی ہے مے اور غزلخوان ہے
دہن غنچہ ہی نرگس چشم رخ ہی گل خط ریحان
خیال لف و خال سے یہ عجب عالم کو ہوا ہے
زمین شعر مین بھول رہتا ہے خوا اگر نخل کا
ترے گیسوے پیچان کا جو سنبل مقابل ہے سو جا
سامنے تیرے دانتو نکی قلم ہو گئے او گلتا ہے
چلین نہ تو انگ سے ہی اب بہر غم عالم عشق
کسک و مینا پہ ہے یہ خانہ عنبر سے پرکیا

کہیلتا عشق مین ایسا کام کی جو سر
قتل جا ہو تو کرو قابل خنجر مین ہون
اونکی حیرانی جو کہہ اور بھی شدہ مین ہون
آ گئی کیا باغ مین انکی سواری اندنون
سر نہ کٹوائے کہین یہ خامہ کار اندنون
جسکا جو کام ہے وہ اپنا کیا کرتا ہے
حاضر دل مین ترے ابتو لیسا کرتا ہے
اس لیے عطر ہی فتنہ کا ملا کرتا ہے
جا کبھی اس غرفہ و منظر مین کیجیے
سدا لہجہ ترے خضر تو ولا ہے
پڑہا جاتا نہین اک حرف یہ کیسا قران ہے
جو آجا لیسے مین تو سب عشق کا سامان ہے
ترا انداز کیا کم آج ہی شکستان ہے
لبس مین یہ حق جون گل یہی گو ہے پید ان
قمر رقاص کا مضمون جیسے ہے یجان ہے
تو انعو مرگ سہلا قبر یہ عشق ہی جان ہے
یہ کاغذ عنبرین ہے تصور ابرسا ہے
نکتی سر و قمتہ ہا نکی تاریستان ہے
شب میں جو یہہ حسرت ہے وہ ویران ہے

پہر آئی وہی جوش خوں اور بیابان ہے
جو کوئی واں گیا وہ آج تک پہر نہیں آیا
ہوئے ختم اس معما سے دماغ بہت سخندان کے
وہ سمجھے مدعا مقصود کو طالب جو ہو سچا
خدا توفیق دے عشق حقیقی کی حریص ہمکو

چشم جام شراب ہین دونون
گو نہیں ہیں تری سوا ہی ہیں
تجھے تو کر ہمکو قتل کریا خوش
آتش ہجر سے حریق اب تو ہا

دل حجاب سخت ہین ویسے پہتر چہپاتیان
تیرے ملک حسن میں ہے آمد شاہ شباب
کیسے ہو سکے او قد موزون کے ہمسر سرو روان
وہ چراغ حسن ہین فانوس محرم میں نہان
دفن کر نازیر نخل نالان رو بار و مجھے
دیکھکر اوس قد موزون کے اندر چہپا تیان
کسو پر حسن جوانی کی ہین یہ دو دنا جو
کیا خوشی ہے اپنے انکو یا خدا چوگل
غیرت ماہ ہے آئینکا نہیں کچھ بیچ حریف

ترے قد بالا کا باندھا جو مضمون
فرنگی کا ہے عشق اب دلمین اپنے
مسیحا سے کب دل دوا چاہتا ہے
کسی کی دل ہے رہتی ہے جو بیکلی سی
شفق پہولی یار کس غضب کی سرخ جپنی
نہیں ہے نام کو بھی خون کا اشک سب بہا ہو
سپرا در جو ہین پیہ نزاکت جو حسن دیکھے

وہی جنت وہی دا تلک چاک گریبان ہے
رہیں کیونکر یہان جان بھی کوئی کیا تاب ضبط ان سے
وہاں یار بہی کوئی مگر اسرار پہان ہے
بھلا آپ ان کا کون رہبر تا بہ عیان ہے
کہ عشق ظاہر ہین تو زبان میں وہ اپنے ہے

انسے عالم خراب ہین دونون
جان و دل ہمرکاب ہین دونون
یہ تو کار ثواب ہین دونون
جگر و دل کباب ہیں دونون

کیا کہ سکی خبر جفا پہ ہمسر چہاتیان
اوٹھتی پہر تعظیم کو اوسکی مقرر چہاتیان
ایسے موقع کی نہیں ہین اوسکے دلیر چہاتیان
کب ہین یہ آسمعر انگیا کے اندر چہاتیان
او مار ہا ہے مجھے اپنی دکھا کر چہاتیان
مانگتے ہین چھپے اب ہم وصنوبر چہاتیان
آج پہر کیسے رکھیں اپنے سر پر چہاتیان
پہولکر کیون ہو گئیں جامہ با ہر چہاتیان
کیا ہوا اگر تمنے لکہیں ہے بہتر چہاتیان

ہمارا بول بالا ہوا چاہتا ہے
یہ کعبہ کلیسا ہوا چاہتا ہے
ترے لب سے قاتل شفا چاہتا ہے
نہ معلوم کیا گل کہلا چاہتا ہے
کہ جس سے چمن گیا رنگ خزان اب کے ہمکو
کرے گی قتل تو تجکو تو کیا تیر ہی گردن
گلہ ان سے سایہ گل او حسن کی نازنین تیغ

ہجوم آہ و اعدا صور کا بہرتا ہے دم آئے
نہیں ہے پہر وہی سے سوا خواہان کسی کی ہم
سبب غنچہ کی توڑا اور گل کی جام لہو کا
کہیں نہ کیون جنت میں بنت مرحبا ہے

یہ جو چشم پر آب ہین دونون
ہم نے دیکہا جو انکی آنکھونکو
وصل میں فکر ہے جدائی کا
دیر میں برہمن حرم میں شیخ

کہو ہے کیسے ہین تیرے دلکے اندر چہاتیان
ہے ہونے سے کمر کی ترے سینہ کا ابہار
یہ نزاکت یہ لطافت یہ بہار اور کہان
ہے شکم تیرا جو بحر حسن تو گرداب ناف
قبہ الماس ہے یاقوت کی ہین یہ کلس
سرا وہاتی ہین کہو وقت ہین ہمکو کر کر
حبب ابہی جاچتا تیری جوش حسن ہم
رنگ میلا او نکا ہوتا ہی جاتا ہے گہوے نسیم
ہے غرور حسن سے آج عرش پر دماغ انکا

لکہا ہے جو ترے کمر کی صفت میں
دل سوختہ کو ہے اب تیری لو
ہوس شاعری کی کہی عاشقی نے
مگر آسمان بھی ہے اس کا عاشق
مسی الود لب تیرا ہنسی ہے برگ سوسن
جو پہر فاتحہ کے نہ آنیکی خبر ہو مجھے
جلایا سنگ نمکین آنکھوں نے مثل شمع ہمکو
کیا ہمر گل کو جا کر گلشن ہمیں سارا

نہیں ہنگامہ محشر سے کم پہر ہجران ہے
صفت تو میرے آگے ایج خوان ماہ کنعان ہے
ترے جانے سے اے گلرو پہ بستر بزم ستان ہے
کہاں اوس شکل پر یکو آجکل تو ہم گلستان ہے

بحر غم کے حباب ہین دونون
نرگس نیم خواب ہین دونون
وصل و فرقت عذاب ہین دونون
تیرے پیچھے خراب ہین دونون

راتدن پہرتے ہین آنکہونمین سما چہاتیان
وہان ہی عنقا کہیان آئی نظر چہاتیان
نارسے کرتی ہین کیوں تشابہ آکر چہاتیان
اور ہین ہمسر حباب او ہمیشہ ہمسر چہاتیان
ٹہنیان رکھتی ہین کب یہ او پہا چہاتیان
کیا اوٹھا انگیا زمین کو اپنے سر پر چہاتیان
ہو گیا انگیا اندر وہ اوبہر کر چہاتیان
جو رکی ہی میں نہیں یہ زیر چادر چہاتیان
پاؤن رکھیں پہر بہلا کیونکر زمین پر چہاتیان

وہ مضمون عنقا ہوا چاہتا ہے
یہ انگشت شعلہ ہوا چاہتا ہے
حریق ابو کیا کیا ہوا چاہتا ہے
نہین تو مرا کیون مرا چاہتا ہے
نگاہ شوخ چنک ہے یہ برق شعلہ افگن ہے
تو پہر کیا کیا او دیکہی اپنی شمع مدفن ہے
ہمیں گر خون کا دعوے ہے تو موسی کے گردن ہے
یہ عرق حجاب ٹپکے ہے اوس گلشن سے

ہمیں وہ زجر اہی یا بس ہے انصاف سے اپنے — کہ لا کہون ہی ہین جو ہن ہگیہ قاتل گردن
بس مر دن ہو اہی عشق سے پہر دل میرا — نہیں آتا کوئی پروانہ میری شمع مدفن
علاج ہجر بتاؤ تو خدا کے لئے — ہمیں تو موت ہی ملی نہیں دوا کے لئے
تیری حیا مزہ کیا کہون کہ دل میں میرے — دہان زخم سے بوسے تیری ثنا کے لئے
تیری رعنائی کا جسکا یہ پڑا تہا سایہ — ای گل اوس جا گل رعنائی خیابان اوگے
عشق میں کہاں تہے جو گل تو بس مر دن ہی — خاک مدفن سے میری سر چراغان اوگے
دیکھیے سادتسب جو سراپے یار کے — نقشے بگڑ بگڑ گئے صبر و قرار کے

دیگر

دیگر

یار ساقی جو نا بگڑے بس یا لا دون کے — نت میں نبکے مرے خوب ہی چھٹے ہمنے
تم بگڑنے میں میری تقدیر ہو — اور سنبہلنے میں میری تدبیر ہو
کون کہتا ہے کہ ہے تقدیر شرط — شرط ہے تقدیر گر تدبیر ہو

دیگر

اوسکے بے دیکھے نہیں ہتی طبیعت میری — ابتو خوبون کی محبت ہوی عادت میری
بے اثر اشک کیئے آہ نے تاثیر نہ کی — مفت برباد ہوئی ہائی یہ دولت میری
زلف گرہی جو ہوا سے تو گئے اپنے حواس — اتنے ہی پہ ہوی برباد جمعیت میری
ایک دامن ہی کو کیا رکہے ہو بیٹھے ناش ش — آگے کیا کیا نہ دکہائیگی یہ وحشت میری
بزرانہ جانے تو تقوی کا آب کیا جانے — نہ پی ہو جسنے وہ قدر شراب کیا جانے
دکہائیں آپنے تن کے چہاتیاں اوسکو — وگرنہ آئینہ او بہرنا حباب کیا جانے
نہ آیا خواب میں تو جسکے اوسکا خواب ہی کیا — نہ سو یا سایہ تو جسکے وہ خواب کیا جانے
حریق سوز جگر ہمزہ ہے عشق بغیر — جلا نہ جسکا ہو دل وہ کباب کیا جانے
ماہ کو دیکھ کے وہ ماہ لقا یاد آیا — چاند کیا آیا کہ خنجر لئے جلاد آیا

دیگر

دیگر

کبہی نہ سجدہ کیا بدگمانی مرے ساتہ — قیام اوسنے کیا بلکہ جب رکوع کیا

نہاں کیوں دانہ ہای سبحہ میں زنار کہتی ہیں — مگر در پردہ عشق میں بت بنج جی طفل برہمن ہی

دیگر

دیکھکر اوس ترک کو کلمہ رکا پڑہنے حریف — ایک ہی دہیا یہان وہ بہی مسلمان ہوگیا

دیگر

جسنے خاک میں خونون کو ملایا ہے بہت — کیا عجب خاک سے گر سنبل و ریحان اوگے

دیگر

مر رہے ہیں ہجر میں دلدار کے — تشنہ لب ہیں شربت دیدار کے
لیکے بوسہ جو جہکے پستاں پر — پہول توڑا تو پہل ہی ہاتہ آیا
رات جو سکہے مزے خوب ہے لوٹے ہمنے — تارہ گلشن کے مزے خوب ہے لوٹے ہمنے

دیگر

بے اثر عاشق کی ہے مستی خراب — عشق ہو تو آہ میں تاثیر ہو
کعبہ میں عشاق کی زیارت کو شیخ — بت نہو تو یار کے تصویر ہو
مر گئے مر پہ ہو کیوں نہ ہو حسرت میری — ہائے کس ناز سے ٹہکراتے ہیں تربت میری
جیتے مہجور رہا مر کے ترے در سے دور — جینے مرنے میں برابر رہی قسمت میری
ایک ہی بات کا پورا ہمیں ملتا ہے جواب — اوسکی لکنت سے بڑہی اور بہی وقعت میری
آدمی کیا کہ فرشتوں کو بہی شک آتا ہے — جب وہ یک ناز سے ٹہکراتے ہیں تربت میری

دیگر

بغل میں جسکے نہو ایک چاند سا معشوق — وہ لطف سیر شب ماہتاب کیا جانے
جسے نصیب نہو لذت وصال صنم — بہلا وہ لذت عہد شباب کیا جانے
صنم سے آنکہوں میں ہوتا ہے حال کا بیان — زبان کے سوال و جواب کیا جانے

دیگر

شب کو محفل میں جو وہ شوخ پری زاد آیا — خواب سے فتنہ اوٹہا حشر کا دن یاد آیا
سیر ہو کر دیکہنے پائے نہ روئے یار ہم — جہلکے لائے نہ تاب گرمی دیدار ہم
حجاب بوسہ نہ آیا کبہی درست اوس سے — ادہر وہ ہوا ادہر میں نے پہر شروع کیا

دیگر

دانستہ چھیڑ کرتے ہین لف دوتا سے ہم
آفت کو مول لیتے ہین کالی بلا سے ہم

پکڑا گیا تو ہاتھہ ہی ہین اوس نگار کے
یہہ ہتکھنڈے ہی سیکھین گے درد خدا سے ہم

نسخہ مین گر لکھے گا نہ تو شربت وصال
مرجائینگے طبیب تو تیری دوا سے ہم

کگرا یہہ تپ کو وہ کہ میری جان پہ آبنی
ہارے مسامنا کے مت ہی وفا سے ہم

کیون امتحان کرتے ہین دل تنگی حریف
یہہ ہٹ جو کہتے تہے ہیں ڈرتے خدا سے ہم

ہر بزم میں ہے ذکر تیری جلوہ گری کا
لیتا ہیں اب نام کوئی حور پری کا

لکھتا ہون جو مین وصف تیری جلوہ گری کا
ہے خامہ کی رفتار مین انداز پری کا

رہتا ہے شب و روز حسینون کا تصور
پہلو مین میرے دل ہے کہ شیشہ ہے پری کا

کیا ہو گی صبا نامہ بری تجھسے ہماری
جب خوف نہین گل کی تجھے پردہ دری کا

یک ذرہ کہتے ہو پہنچا در یار تک صبا
تونے ادا کیے کیون میری مشت غبار کی

تیرے چہرے پہ یہہ دو صاد اونکہون کے
تجھکو خوبی مین جو خالق نے دو جند دیکھا

دیگر

جسنے دیکہا ہے زخم بسمل کا
ہاتھہ دہو بیٹہتا ہے قاتل کا

خط کہان ہے یہہ دو فرد تفسیر
آیت ابروان قاتل کا

خاکساری ہے بسکہ اپنا شعار
عطر بھی گر ملین تو ہو گل کا

دیگر

کب ہین موتی زلف مین دلدار کے
مار زلفین ہین یہہ دندان مار کے

قتل کرتے ہو جہان جاتے ہو تم
کیا چلن سیکہے ہو یہہ تلوار کے

بو ہی گل ہے تازگی سے اونکو یار
خار گل پہنچیں نہ کیون وہ خار کے

کب گل لالہ زمین مین یہ داغ دل
زخم ہین بلبل تیری منقار کے

اجابت آپ دو نیکی اگر ہمکو عطا کر دے
تو جا دیکھتے انکھون سے جہان جی ریا ہیا کر کے

جسنے دیکہا آپری پیکر تجھے مفتون ہوا
جب تو مجنون ایک بیتاب بر بستر مجنون ہوا

سو نور روش شب جو ہم اوسکا مان دیکھکر
ماہ پنہان ہو گیا مہر درخشان دیکھکر

باغ مین غنچون نے تجھے خندان دیکھکر
ہوش بلبل کے اوڑے تجھکو غزلخوان دیکھکر

ہوکے سینے مین خیال لعل ایسے طرح ہم
جیسے رہتا ہے کوئی خواب پریشان دیکھکر

نکہت سے گل کے ناک مین ہے تجھ بغیر دم
اور دلمین ہو رہی ہین خفا ہی صبا سے ہم

آفت ہی تجھہ پہ ڈہائیگی یہہ بے نیازیان
جب دو ادا نہ چاہین گے اس بت خدا سے ہم

لاتی نہین ہے اب جو تیری لف کی شمیم
لڑتے ہین بات بات پہ باد صبا سے ہم

آوارہ دل ہٹر کنے کی کیا کم ہے دستی
عادی جو ہو گئے ہین سگ در سے ہم

دیگر

چلنے کا سلیقہ تہا کہان کبک دری کا
یہہ طرز اوڑایا ہے اوسی کبک دری کا

خوبون نے ستایا ہے یہہ کچھ نامہ برونکو
لیتا نہین اب نام کوئی نامہ بری کا

بازار کی مانند زمانہ ہے او دنیا سمین
انسان کی عمر جیسے تماشا گدری کا

دیگر

میرے ہر درد نے عیسے کو پریشان دیکھا
میرے ہر خواب نے یوسف کو پریشان دیکھا

اسکے تعبیر یہی تہی کہ ہوئے صبحکو قتل
رات کو خواب مین جو خنجر بران دیکھا

ہے جو روشن سواد منزل کا
پردہ اوٹہتا ہے اوسکے محمل کا

کیا جلایا ہے مجکو ہجر کی شب
شمع تہی یا کہ داغ تہا دل کا

سامنے اوس پری کے آئے جو ور
پردہ کہل جائے حق و باطل کا

شمع روتی تہی لوٹتی تہے ہم
تیرے بن تہا یہہ حال محفل کا

مر رہے ہین ہجر مین دلدار کے
تشنہ لب ہین شربت دیدار کے

مار لکھا جسنے زلف یار کو
قیس نکالا اوسنے اوسکو مار کے

بلبلون لطف مین گلزار کے
پہول جہڑتے ہین بالینے یار کے

بعد مدت اوسنے بلوایا تو ہائے
پاؤن ہونے طاقت رفتار کے

اوسکی کسا ہی تجھکو آج مردان مین یارب
مری جینے سے زبان اودہکی بین جہو ہو

سوز سے اپنا نالہ موزون ہوا
کیا قیامت آہ پر تاثیر کا مضمون ہوا

بخت سکندر ہوا اور وہ [illegible]
وہ ہی سکندر ہوا اور وہ [illegible]

دیکھے ہو کر ہی تیغ اوسکی عریان دیکھکر
ہے عجب صد رنگ پہولا برق خرمن

باغبان اوجھی ہی کیون [illegible] جائینگے
مثل رنگ ہو چلے جائنگے بستان

خط و خال [illegible] کا کل [illegible]
نامرد ہوا فہمی مین [illegible]

جان رخصت ہوگئی جب آپ محفل سے اوٹھے / گل ہوی یہہ شمع پھر صبح ہجران دیکھکر
قبا ہے جو تو جھکر گریبان آستین اس / تو میرے حق میں عین خنجر گریبان آستین

دیگر

دیگر

گر نہ ہے میرے آتش غیرت بہی بجہادے / جلتے ہیں اغیار بہی دمے کے اثر سے
وہ دن ہو کہ پہر قاتل بیرحم کو دیکہون / پہر تیغ کا بوسہ لون لب زخم جگر سے
ہے وصل سے محرومی جاوید کا پیغام / خط اوسنے جو لکہہ بہیجا ہے سیمرغ پر کے
ہزارون مرگئے اس آرزو میں / مگر تجہسا کوئی قاتل نہ پایا
خانہ زیور ہے اپنا بہی گہر / جب ہوا آباد غارت ہوگیا
پیر عنقا جو ملے تو لکہون مضمون کمر / چشم عنقا جو ملے تو دہن اوسکا سوجہے
بوسے مانگے تو کہا اوسنے دہن کے بدلے / ہای کس بیدرد قرار میں انکار کیا
یا جب بن میں ترے آنکہون کی پہچان آہی ہے / تنبکہ صیاد وحشت دل مجہکو کہا جاتا ہے
شب وصل آتی ہی رخصت لگی تم مانگنے ہمسے / نہ جانا تہا یہ شر ہوگا تمہارے خیر مقدم سے
دلمین ہی لو نہ شمع رخ کے وصال کی / کعبہ میں روشنی ہے بتون کے جمال کی
تشبیہ اسسے دیتے ہیں ابروے یار کو / اتنو کمان خم بہی ہے ہلال کی
سچ ہے تمہارا بدر کا بجلی کی ہے کمر / اور مانگ کہکشان کے بہی ابرو ہلال کی
تیری کمر میں وہم وگمان کو ہیں دخل / وصف ہے بنا جائز یہہ کہیہ قیل قال کی

دیگر

پہر کسی صورت بہی یوسف کو نہ کہتی وہ عزیز / اگر زلیخا کو دکہا دین یار کی تصویر ہم
عشق میں جو آن کو بہی غم چاہیے حاصل کمال / عشق کی دولت ہوی شیوا زبان عندلیب
عاشقون پر خار کہا کریگا کیا کوئی پہل / باغبان میں ان کر تو شبان عندلیب

دیگر

تمہارے قد کو ہوئی سرو دیکہکر سجدے / تمہارے رخ کو جو دیکہا تو آہی ہوش میں گل
پسند جب ہے اوسکو نہ ہار پہولون کا / ہوسے میں اسکے غلامان شفقت گونہ گل

دیگر

دیگر

ہے جوں زخم دل سی اپنا سارا پیرہن گلگون / اور اشکون سے ہیں پر گوہر گریبان آستین دامن
گل رنگ سرخ سی تیری پسینہ میں عرق بہی / شبنم کہان ہے یہہ عرق انفعال ہے
یہ بہی ہے غنیمت کہ سر محفل اغیار / وہ دیکہہ مجہے لیتے ہیں دزدیدہ نظر سے
بیجرم کیا تو نے ہمیں کشتہ شمشیر / آخر یہہ ملا پہل تیری ابرو کے ثمر سے
چور رنگ نے کیا مشق ستم نے تیرے ہمکو / غمزہ سے اشارہ سے تغافل سے نظر سے

دیگر

گل اوسیدم میں ہوا مثل چراغ سحری / ہای جب زخم جگر سے میری سر کی ہتی

دیگر

پر سرخاب سے لکہتا ہے جواب خط وصل / اسکے یہہ معنے ہیں کہ شب کو نہ ملنا ہوگا
ناصحا منع نہ کر عشق بتان سے مجہکو / میرے سینہ پہ ہی یہہ بس تیر سینہ پہ نہین
جب کمر کا یار کے مضمون رقم ہوچکا ہے / خط مسطر شعر کو راہ عدم دکہلاتی ہے

دیگر

کب ہے شفق یہ وقت سحر آسمان پر / آتش لگی ہوئی ہی تمہارے جلال کی
موہی میان یار کا عقدہ نہین کہلا / ہر چند ہمنے کہال نکالی ہے بال کی
زلف سیہ کو چہونے ہی اندہیر ہوگیا / ثابت ہوئی ہے مجہہ پہ خطا بال بال کی
سنتا نہین ہے کوئی بہی طوطی کی ایک بہی / عالم میں ناخن ہم نے تیری بول چال کی
ہوگی اعمالون کی جب ہمکو سزا اور جزا / تب کرینگے پیش اپنا نامہ تقدیر ہم

دیگر

باغبان بگڑی ہے کیون ہمنی بگاڑا اوسکا کیا / آئی ہیں کچہہ دیر سننے کو بیان عندلیب
قدر ہے جنکو سخن کی جانتے ہیں وجہ یوق / رو دی گل سی ہی ہے رنگین بیان عندلیب
عجب عالم مستی ہے آج گلشن میں / کہیں ہے جوش میں بلبل کہیں ہے جوش میں گل
کس شباب میں وہ شوخ لعد شوخ ہوا / کہ جیسے فصل میں ہوتا ہے اور جوش میں گل
وطن میں پاتی ہے عزت کہیں بہی پہل کمال / عزیز ہوتا ہے دو دکان گلفروش میں گل
تیری ابرو کا جو دلمین ہے میان بستا بہت / اسکی کمان سے سمجہنا تیغ سو مد بہت

تم بہی دکہلا دو جہرہ گر اپنے ابرو کمان / سہم جائے ماہ نو یہ دور کہینچا ہے بہت

شمع پروانہ سے پہر محفل میں تمکو جہانکتے / دیکہہ ان آنکہوں نے تیرا سر کٹایا ہے بہت

پہہ چند شعر ایک قصیدہ تشبیب سے ہیں

دم مسیح کی باد صبا میں ہے تاثیر / کہ تندرست ہوی آج نرگس بیمار

بسائی ہی گل ستبو نے عطر میں بہشت / جو آج سر پہ ہزار کے زرد ہے دستار

کہاں ہے غنچہ سربستہ شاخ میں صبا / فشار دے کے نکالی ہی گل سی عطر بہار

ہزار وضع کی شوخی اور ایک گل کی / ہزار پیچ میں سنبل کے زلف کا اک تار

مطلع دیگر

میں وہ فصیح ہوں شیوا زبان کہ بلبل نے / اوڑایا ہے میرا طرز سخن ہزاروں بار

شگفتگی ہے طبیعت میں اسقدر میری / شگفتہ نکلے ہیں مضمون شگفتہ تر از شاخ

ہلال عید کو لکہدوں جو میں کلید اوس / تو کہولے قفل در رزق مرد روزہ دار

میری غزل سے دل پر الم کا غم ہو دور / میری قصیدہ سے دست کرم ہو گوہر بار

کاش دو اپنا رخ روشن دکہا کر اوسکی آب / شمع کو جلوہ گری پر اپنے دعوا ہے بہت

تیرے چشم مست کا عالم میں چرچا ہے بہت / اور دہان تنگ کا ہر جا یہ چرچا ہے بہت

جہان میں نام خدا آج ہے یہ جوش بہار / یقین ہے بلبل تصویر کہولدے منقار

شمیم گل سی بہری ہے زمین کہ جہوے / رنگا ہے رنگ سے لالہ کی دامن کہسار

کرے ہے نکہت گل عطر بیز کیا کیا / نسیم صبح نے کہولا ہے طبلہ عطار

ہزار رنگ کی حسرت اور ایک غنچہ گل / ہزار طرح کی حسرت اور ایک گل حجاب

گل چمن پہ تصدق ہے عالم ہستی / سپیدہ صبح کا شبو کے پہول پر نثار

سجا ہے جیسے ہزار ابدال لیے گرد دستار / کہ شاخ خار سے جہڑتے ہیں میر پہول انار

جہان میں سحر بیانی کی داد دون جسے / تو داد اپنی کو لب کہولی صورت دیوار

لکہوں جو سلسلہ زلف شکبو کا شعر / مجال ہے کہ نہ دے پہر وہ بوی مشک تتار

زمین طبع میری ایک باغ ہے گل خیز / ہے چرخ فکر میرا ایک ابر گوہر بار

سمند طبع کو اپنی کروں میں جب جولان / جلو میں دوڑتے ہیں فارس کے فارسی مضمار

بلدیو لال مرحوم بن منشی کستوری لال مغفور بن منشی خوب چند ذکا صاحب تذکرہ عیار الشعرا زبان فارسی اور عربی میں مہارت رکہتے تہے اور طب سے واقف تہے قوم کایتہ ماتہر باشندہ دہلی مگر افسوس کہ جہادنی نیمچہ میں عذر کے بعد بعمر جوان انتقال کر گئے شعر بہی کہتے تہے مگر ہمکو تخلص معلوم ہوا اور نہ کوی شعر ملا صرف اسقدر حال منشی درگا پرشاد صاحب نادر نے لکہا تہا سو بطور یادگار درج کیا

بلیغ تخلص منشی جوالا پرشاد شاگرد نسیم دہلوی۔

کہتے ہیں تقوی کسکو استغفار کہتے ہیں / اوٹہ دیلومی ہو ساغر کہ تغیر رخصت ہے

میرا بکہرا ہے ظلمت شب ہای تنہائی / فروغ زندگانی پہ عیش انسان کو تحفہ ہے

لکہو کلیم کے ذکر پہ گل سے سر گرانی ہے / یہہ اودی اوس پہ خسار کا طرہ کہتے ہیں

بصیر تخلص پنڈت بشیشر ناتہہ ولد بشمبر ناتہہ قوم کشمیری ساکنہ دہلی جو اب سانبہر علاقہ مارواڑ میں بتقریب نوکری وارد ہیں شاگرد مرزا یوسف علی خان عزیز تلمیذ مرزا اسد اللہ خان غالب۔

نہیں کاکل کشادہ پر سے تیرے عارض پر / پریستان کو نہ اوڑہا کہ اوسنے پر بکہا ہیں

سمٹے ہیں ہاتھ جیت دیکہلوں کے ہاتہ سے / سو بنا قد سے نہیں بہی ناز و ادا کے ہاتہ

کیونکر دہان تلک ہو رسائی نگاہ کی / کچہہ دن سے ملک حسن پہ ہوا انتظام ٹہیک

قیامت کیا کری برپا خدا جانے جوانی میں / ابہی سے ڈہنگ اوس بت کے زمانہ سے نرالے ہیں

ابرو کو جان کعبہ مسلمان پڑہیں نماز / کالی کی ڈہیان میں ہے جبین ہند نام زلف

کامل نہیں ہے مصحف رخسار پر بصیر / طغرا کا یہہ لکہا بقدرت نے لام زلف

کیوں ہو عاشق جی نوش کو پہنچے طلب / ساغر جی پہ ذوق اور گر کدان عارضم

بندرابن تخلص باسم خود عرف سرکار بہادر قوم کہتری دیوالی آگرہ انسپکٹر ڈاکخانجات اور یہ شعر و شاعری کے علاوہ فقیری کا مذاق بہی رکہتے تہے اور بلکہ ایک طریقہ اپنے طور پر چلایا جو بندرابنی پنتہہ کہلاتا ہے میری اونسے ملاقات نہین تہی مگر خط و کتابت تہی

سبڑی بہائی راد ہا سوامی اصل نام منشی شیو دیال سنگہ صاحب ہے تو اگرہ مین ملاہون یہہ بہی بڑے مرتاض تہے اور ایک پنتہ انہون نے بہی چلایا ہے۔ انکی والد منشی دلوالی سنگہ اور دادا دیوان ملوکچند اپنے بہار کے معتبر لوگون سے تہے۔ کتاب بہار سندر ان انکی تصنیف ہے اور اوسمیں انکا ہندی فارسے اردو کلام بہت کچہہ درج ہے ازانجملہ یہہ چند شعر منتخب ہوئے —

کیجیو صبر بہین بات یہ گہبرانی کی — اب ضرورت ہی بڑی تلک کو سمجہانیکی
تلخی صبر کو زہار یہ کڑوا سمجہو — حب کہ امید تجہے شیرین پہل کہانیکی

بنسی دہر ولد لہیری پرشاد قوم کایتہ بہٹناگر سکنہ اجمیر برادر منشی شنکر لعل عنایت تخلص تگر تخلص انکا یاد نہیں رہا صرف ایک شعر یاد تہا سو یہان لکہا گیا —

قلم ہو سوکہکر کانٹا سیاہی کو یہ جلکر — اگر لکہو نہین کچہہ احوال اپنے سوز ہجر انکا

بہادر تخلص راجہ بنی بہادر قوم کایتہ باشندہ لکہنو مختار اور مدار المہام سرکار نواب وزیر شجاع الدولہ بہادر صوبہ دار اودہ کے تہے تواریخ سیر المتاخرین مین لکہا ہے — راجہ بنی بہادر مرجع جمیع ملازمان وزیر و مختار حل و عقد معاملات او بود و جراتے داشت کہ مثل او دران وقت در رفیق پروری و شرفا نوازی کسے نبود و در معاملہ رسی و سیاق فہمی و سرانجام امور و شمار و تعدادات مالی و ملکی ید طولی داشت ۱۱۷۵ہجری مین نواب وزیر شاہ عالم بادشاہ کو لیکر بندیل کہنڈ سر کرنے کو گیا راجہ بنی بہادر کو اوسنے پیشتر سے ہی بہیجدیا تہا راجہ نے بنارس کے رئیس بلونت سنگہ کو بہی اپنے کفالت سے ساتہہ لیا تہا جو بڑا عیار جرار اور نہایت مالدار راجہ تہا اور کبہی شجاع الدولہ اور اوسکے باپ صفدر جنگ کی پاس حاضر نہوا تہا اسعرصہ مین بنگالہ کا صوبہ دار میر محمد قاسم انگریزون سے لڑائی ہار کر بندیلکہنڈ مین بادشاہ اور وزیر کے پاس لطلب مدد آیا اور بعد اختتام مہم بندیلکہنڈ کے بادشاہ اور وزیر محمد قاسم کے ساتہہ روانہ ہوئی بکسر مین انگریزون اور مغلون کی لڑائی ہوی مقابلہ کے وقت راجہ بلونت سنگہ اور راجہ بنی بہادر اوزنگ کو رہا یون نے بہت کوشش اور بہادری کی لیکن انگریزی سپاہیون کے بارہ سے کچہہ پیش نہ چلی چنانچہ بادشاہ اور وزیر شکست کہاکر واپس آئے مگر وزیر نے دوبارہ سامان کرکے انگریزی فوج سے لڑائی کی اور پہر شکست کہائی اور بہاگ کر روہیلون کے ملک مین چلا گیا اس لڑائی مین راجہ بنی سنگہ بہادر کے بہت سے رفیق کام آئی اور اونہون نے اپنے ملک مین رہکر چپ لکہا کہ بادشاہ وزیر کو چہوڑ کر انگریزون سے ملگیا اور راجہ بلونت سنگہ اپنے ملک مین جا بیٹہا تو ناچار انگریزونکی موافقت مصلحت سمجہی اور بروقت ملاقات اپنے آقا کی سفارش کی اونہون نے کہا کہ بشرط حوالہ کرانے سمرو فرنگی اور میر محمد قاسم کے وزیر سے صلح کرنا منظور ہے راجہ نے جواب دیا کہ شمرو کی پاس تو ایک جرار فوج اور جنگی توپ خانہ ہے اوسکے پکڑنے مین بہت کشت و خون ہوگا لیکن محمد قاسم کو حوالہ کردونگا محمد قاسم یہ سنکر فورا راجہ کے قبضہ سے نکلگیا اور راجہ نے سارا حال وزیر کو لکہا مگر وزیر نے جواب دیا کہ ہم تو یہان لڑائی کی تیاری کر رہے ہین اور تم وہان رہکر انگریزون سے سازش کہو تاکہ دونو صوبہ اپنے قبضہ مین رہین تب راجہ نے راجہ شتاب رای کو لکہا کہ وزیر نے وہ شرطین جو انگریزون نے صفدر کی تہین منظور نہین کین اور لڑائی کا ارادہ کیا ہے مگر مین اس لڑائی کا نتیجہ بہتر نہین دیکہتا ہون اور چاہتا ہون کہ انگریزون کے سایہ مین رہون سو آپ اسبارہ مین سعی فرماوین — راجہ شتاب رای جو اوسوقت انگریزون کے رفیق تہے ممنون اور نمک پروردہ راجہ بنی بہادر کے تہے اونہون نے راجہ موصوف کا کام کرنا عین سعادت سمجہہ کر افواج انگریزی کے جرنل برگیڈیر سیجر گرنگ سے کہ جسکے ساتہہ وہ بہی خوب سعی تحریک کرتے کو

جسپر صاحب ممدوح نے اوہین کی صلاح سے ایک خط لکھکر راجہ بنی بہادر کو بڑی عزت اور بزرگی کے ساتھہ بلایا اور ملاقات کے بعد صوبہ اودہ کا کل اختیار اونکو دیدیا اور اوہنون نے بہی اپنے رسائی اور حسن خدمت سے طرفین کو راضی رکہا مگر صاحب نے کہا تہا کہ تم اپنے قبایل کو بلاکر صوبہ عظیم آباد مین رکہو تو ہم تمکو کل نیابت صوبہ اودہ اور الہ آباد کی دیدین مگر وہ عذرات واہیہ سے قبایل کے بلوانے مین تامل کرتے تہے اسعرصہ مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ نواب وزیر مہاراجہ ہلکر کو اپنے مددگار لاکر انگریزون سے لڑنے آتا ہے راجہ کو پاس نمک اوسکے پاس جانیکا ارادہ ہوا اور وہ جیسے ہو سکا لکہنؤ جاکر معہ اپنے فوج اور قبایل کے نواب سے جاملے تب انگریزون نے دونو صوبہ کی نیابت راجہ شتاب رای کو دیدے —

کوڑہ کی نواح مین پہر انگریزون اور شجاع الدولہ کے درمیان جنگ ہوئی اور پہر انگریز غالب ہوئے مرہٹون کے سوار انگریزی قواعددان پلٹنون کی بندوقون سے ہار کر بہاگ گئی وزیر پہر روہیلون کے ملک میں آیا اور اوسنے احمد خان بنگش کی صلاح سے راجہ شتاب رای کی معرفت انگریزون کے ساتھہ صلح کی اور راجہ شتاب رای نے اس موقع پر راجہ بنی بہادر کی رفاقت کا لحاظ کرکے نواب کے عزت کا پورا خیال رکہا اور اوسکا ملک واپس اوسکو انگریزون سے دلادیا راجہ بنی بہادر کی بی بی بہی بہت نیکبخت اور فیاض ہتین چنانچہ اونکی فیض سے اکثر غریب غربا پرورش پاتے تہے اور جو محتاج اونکی پاس اپنے حاجت لیکر آتا تہا وہ ہرگز محروم اور نامراد نہین جاتا تہا راجہ جسونت سنگہ جو کاکاجی پروانہ کے نام سے بہی مشہور تہے راجہ بنی بہادر کے بیٹے تہے — راجہ بنی بہادر شاعر بہی تہے اور اونکا کلام بہت صاف اور شیرین ہے مگر ہمکو سوای ایک شعر کے اور دو نہین ملا اور وہ یہہ ہے اور اسسے اونکی خوش فکری اور شیرین زبانی ظاہر ہے

ساقی کی گلی دلکی آرزو نہ گئی
ہمارے جامہ کہنہ سی میکدے بو نہ گئی

بہادر تخلص بابو درگ بہادر سنگہ خلف بابو فتح بہادر سنگہ شاگرد مرزا حاتم علی مہر مقیم اکبر آباد ایک خوش فکر شاعر ہین اور یہہ شعر اون کے اونکی لیاقت سخن پر گواہ ہین —

ہم تڑپتے ہین مرغ بسمل سے
پہل یہ پایا ہے تیغ قاتل سے
ای بہادر نچہوڑیو میدان

ایکدم بہی جدا نہین ہوتا
نہ اوہٹی لاش کوئی قاتل سے
کیا محبت ہے درد کو دل سے

بہادر تخلص لالہ سراج بہادر مدرس اردو اسکول بلرام پور اودہ شاگرد منشی آغا حسن تخلص نامی انکا ایک تاریخی قطعہ رسالہ گلشن فیض مصنفہ نندکشور لال قنوج مین درج ہے —

بہادر تخلص لال بہادر خلف ناتکچند مرحوم انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ مثنوی مخزن بہجت مصنفہ منشی جگو پال ثاقب مطبوعہ ۱۲۸۰ھ مین درج ہے اور کلام دیکہنے مین نہین آیا —

بہار تخلص منشی ٹیک چند قوم کہتری شاہجہان آبادی مصنف لغات بہار عجم معاصر اور ہم شاعرہ خان آرزو کے تہے ہندون مین کیا مسلمانون بہی کوئی شخص انکی محقق اور زبان دان فارسی کا نہین ہوا ہے آجتک بڑے بڑے عالم اور فاضل اونکی تصنیفات کو دیکہکر کان پکڑتے ہین کتاب بہار عجم جو فارسی اصطلاحات کے علم مین لاجواب واقع ہوئی ہے اور رسالہ جواہر الحروف اور ابطال ضرورت نوادر المصادر بہار بوستان اونکی تصنیفات سے ہین بہار عجم جواب معارف اور متداول ہے اونکا ساتوان سودہ ہی کہ جسکے تمام اگلے سودات منسوخ ہوگئے یہ کتاب سنہ ۱۱۵۲ھ مین اختتام کو پہونچا ہے اور اسمین تمام ایک شخص نسیم اوسکا حفظ لکہا ہے

جسکے بعد ایک مختصر سا دیباچہ مصنف کیطرف سے ہے یہہ کتاب اس علم مین بہت مستند شمار کیجاتی ہے اوسمین الفاظ کے معنے ہی نہین لکھے ہین بلکہ اونکی استعمال کا طریق بہی بتایا ہے اور ہر موقع اور محل پر وہ وہ نادر اور لطیف اشعار استادون کے لکھے ہیں کہ اگر کوئی صرف اون شعرون کو ہی یاد کرلے تو بلبل ہزار دستان اور عندلیب شیوا زبان ہوجائے یہہ بزرگوار علاوہ فارسی کے اردو زبان میں بہی شاعر تہے چنانچہ یہ شعر اونکی اوس وقت کی شیرین کلامی کے بہت اچہا نمونہ ہین —

وہی ایک ریسمان ہے جسکو ہم تم تار کہتے ہیں	کہیں تسبیح کا رشتہ کہیں زنار کہتے ہیں	اگر جلوہ نہیں ہے کفر کا اسلام میں ظاہر	سلیمانی کے خط کو دیکھ کیون زنار کہتے ہیں

بہار تخلص لالہ کارکا پرشاد ولد بہاری لال فرخ آبادے شاگرد صفدر — یہہ شعر اون کا ہے —

وہ میرے گہر آئین تو کہوں حال دل اپنا	تقدیر سے نکلے کوئی صورت اگر ایسے	رکہدیگا قلم ہاتہہ سے جیسے مانی	ہرگز نہ کہیچی گی کبہی تیلی کمر ایسے

بہجت تخلص منشی نتہن لال قوم کایتہہ سکسینہ والد ماجد راقم تذکرہ ہذا — ولادت آپ کی شہر سرونج ضلع مالوہ علاقہ ریاست ٹونک مین متی بہادون بدی ۹ سمت ۱۸۷۶ کو واقع ہوئی اور تحصیل علم اور کسب کمال شہر ٹونک مین بظل تربیت اپنے نانا بخشی دولت رائے کیا اور ۱۲۵۰ ہجری یعنے سمت ۱۸۹۰ کے بعد نواب محمد امیر خان والی ریاست کے صاحبزادہ حافظ عبد الکریم خانصاحب کے سرکار مین بعہدہ متصدی گری و پیشکاری کار پردازان سرکار ممدوح ملازم ہوئے اور ۱۲۶۲ ہجری مطابق سمت ۱۹۲۶ تک کاروبار متعلقہ اپنا اس دیانت و امانت اور خوش سلیقگی سے انجام دیتے رہے کہ علاوہ آقائے نامدار ایک ایک آدمی اوس سرکار کا خوشنود اور رضامند تہا مگر سنہ مذکور مین بعد وفات صاحبزادہ صاحب ممدوح کے جو فرزندان جناب معزالیہ نے پنشن مقرر کردی تو درگاہ خواجہ معین الدین چشتی کے متولیون میر حفیظ علی اور میر وزیر علی نے بنظر شہرہ حسن لیاقت کارگذاری و دیانتداری آپکے آپکو درگاہ خواجہ موصوف مین بعہدہ نائب متولی رکہلیا چنانچہ اتبک کہ عرصہ قریب چودہ پندرہ سال کے ہوتا ہے آپ درگاہ موصوفہ مین اپنے تعلق کا کام کرتے ہین اور وہان کے تمام چہوٹے بڑے آدمی بہی آپکے اخلاق و خوارق عادات سے خوش ہیں اور مزید بران تمام شہر اجمیر مین کہ جہان عرصہ قریب چالیس برس سے قیام ہے آپ کی بہت کچھ نیکنامی حسن معاشرت وغیرہ کی ہے اور آپکے علم و ہنر سے وہان کے اکثر لوگون کو فیض پہونچا ہے اور پہونچتا ہے کیونکہ آپنے اپنے وقت کا بہت سا حصہ طالبعلمون کی افادت کے لئے وقف کر رکہا ہے اوس وقت جو شخص چاہے وہ کتاب لیکر آجائے اور سبق پڑہ جائے امیر غریب کوئی ہو کسی سے انکار نہین ہے میری یاد مین بہت لوگ آپسے لکہہ پڑہ کر اپنے مدعا کو پہونچ گئے ہین کسی نے علم پڑہا ہے کسی نے خط کی اصلاح لی ہے کسی نے حساب سیکہا ہے کسی نے مسودے لکہے ہین کسی نے شعر دکہلانے مین کوئی ہندی پڑہتا ہے کوئی میزان منشعب کا سبق لیگیا ہے کسی نے عروض و قافیہ دیکہا ہے اور یہہ چشمہ فیض فضل الہی سے آجتک بہی جاری ہے اسیطرح سے خطوط و عرضے وغیرہ جو لکہانے کو آوے اوسکو مفت لکہدیتے ہین اور پڑہانے لکہانے مین کبہی کسی سے کچھ نہین لیتے پہلے تو تمسک اور بیعنامہ و رہن نامے وغیرہ بہی مفت لوگون کو لکہدیا کرتے تہے مگر جب سے دو ایک دفعہ اس عرصہ مین گواہی کے لئے عدالتون مین جانا پڑا تو اس قسم کے کاغذون کا لکہنا چہوڑ دیا ہے مزاج مین حد سے زیادہ مسکنت اور خارف مذہبی سے بالکل استغنا اور بے پرواہی ہے حیثیت قوت حلال کے کوشش ہی ہے کبہی ناجائز طور پر کچھ کسی سے لیا اور نہ اوسکا خیال کیا صاحبزادہ عبد الکریم خانصاحب

کی سرکار مین تیس برس سے زیادہ عرصہ تک کارپردازی کی اور وہ سرکار ہمیشہ قرضدار اور زیر بار رہا کرتے تہے جس سے اکثر
لوگون نے فایدہ اوٹہایا اور قرضخواہون سے مل ملکر خیانت کی لیکن آپنے اپنی دیانت اور ایمانداری سے کبہی ایک کوڑی ادہر سے
اودہر نہین کی حالانکہ خود بہی ہمیشہ قرضدار رہے اور سرکار سے بہی قرار واقعی قدر و منزلت اوس دیانت داری کی نہین ہوئی اور
جو تہوڑی سے پنشن عمر بہر کی محنت خیرخواہی اور جانفشانی کے صلہ مین ہوئی تہی اب وہ بہی نہین ہے یہ حال ہندوستانی سرکارون
کا ہے جو کسی زمانہ مین پشتون تک اپنے رفیقون کی پرورش کرنے والی مشہور تہین علاوہ دیانت کے آپ کی راست گوئی بہی مشہور
ہے چنانچہ ایکدفعہ صاحبزادہ عبد الکریم خانصاحب بہادر کے اوپر قرضداری زیادہ ہوگئی تہی اور قرضدارون کو کامدارون کی
قول و فعل کا کچہ اعتبار نہین رہا تہا بات یہہ ٹہری کہ انکو سرکار کے روبرو لیچلین اور وہان تسلی کرا دین صاحبزادہ محمد خانصاحب کہتے تہے
کہ جب یہہ لوگ سرکار کے روبرو آئے تو سرکار نے فرمایا کہ کامدار کہتے ہین عنقریب تمہاری قرضہ کے سبیل ہوجائیگی سو تم خاطر
جمع رکہو اونہون نے عرض کی کہ سرکار کامدار تو بہت دنون سے یون ہی کہتے ہین ہان جو لالہ نہتہن لال جی کہدین کہ اتنے دنون
مین تمہارے روپیہ کی سبیل ہوجائیگی تو پہر ہمکو کچہہ عذر نہین ہے تب سرکار نے کہا اچہا تم جاو ہم لالہ جی سے تمہاری تسلی کرادینگے اور
پہر لالہ جی کو بلاکر کہا کہ تم مہاجنون سے کہدو کہ اتنے عرصہ مین تمہاری ادایگی کی صورت ہوجائیگی اسپر لالہ جی نے کچہہ دیر تامل کرکے
کہا کہ یہ بات کسی اور سے کہلا دیجئے اور مجہے معاف کیجئے کیونکہ اتنے مدت مین انکی سبیل ہوجانا مجہے ممکن معلوم نہین ہوتی ہے فقط
ایسی ہی ایک برہمن مسمی گنیش رام کے تین ہزار روپیہ صاحبزادہ صاحب ممدوح کے خسر میان محمد منور خان کے اوپر قرض آتے تہے اور کہین
صاحبزادہ صاحب نے کسیوقت اوس کے دینے کا اقرار کرلیا تہا وہ اجمیر مین آیا اور برسون تک اوس سے اقرار سبیل قرضہ کا ہوتا رہا آخر
اوسنے کامدارون سے کہا کہ اگر ابہی روپیہ کی صورت نہین ہے تو مجہکو تمسک کا ہی کاغذ اشٹام پر لکہدیجئے کامداران نے سرکار سے عرض کی
تو فرمایا کہ جب اوسکے روپیہ دینے کرلئے مین تو تمسک لکہدینے مین کیا حرج ہے لکہدو چنانچہ اونہون نے اگلے ساری تمسک میان محمد منور خان
کے لیکر ایک نیا تمسک تین ہزار روپیہ کا کاغذ اشٹام پر لکہدیا چندروز بعد وہ شخص بہی مرگیا اور ادہر سرکار مین محمد مستجاب خان نام کے
ایک صاحب کامدار ہوی یہہ بڑی قانونی تہے انہون نے اوس تمسک پر اعتراض کیا اور کہا کہ وہ خارج المیعاد قرضہ کا ہے اور برہمن مذکور
کے وارثون کو اوسمین کچہہ وصول ندیا اور تین برس کے قریب تک لیت و لعل کرتے رہی جب میعاد گزرنے لگی تو برہمن مذکور کے داماد
بہت چاہا کہ تہوڑا بہت جو واسطے حفظ میعاد کے ملجاہی اوسیکو کافی سمجہے مگر جب کچہہ ملتا نہ دیکہا تو ناچار محکمہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر مین بصیغہ
دیوانی نالش کردی کامدار صاحب اسکو عین اپنے منشا کے موافق سمجہکر قانونی دلایل سے جواب دینے کو مستعد ہوئے اور تمادی ایام کے
عذرون کو بڑی طمطراق سے لکہوایا اوسوقت سرکار سے کہا کہ اگر آپ تک بات آئے تو آپ بہی کہدینا کہ پیدا نا قرضہ ہے اور تمسک بلا مرضی
ہماری کامدارون نے ناجایز طور پر لکہدیا ہے اوسوقت سرکار نے فرمایا کہ پہلے نہتہن لال سے بہی تو پوچہو کہ وہ بہی ایسا کہدینگے یا نہین
کیونکہ تمسک اونکی ہاتہہ کا لکہا ہوا ہے اسپر جب آپ سے گفتگو ہوی تو آپنے صاف کہدیا کہ ہم جہوٹ نہین بولینگے تمسک ہمنے سرکار کے
کہنے سے لکہا ہے اور قرضہ البتہ پورانا اور میان محمد منور خان کے ذمہ کا ہے لیکن سرکار نے اوسکا دینا خود قبول کرلیا تہا اور انکا کوئی عذر

عدالت مین پیش نہ جای گا بہتر ہے جو آپ مدعی کو راضی کر لین مگر کامدار صاحب تو جواب دینے کو گئے۔ مگر جب صاحب بہادر نے
تمسک دکھلا کر پوچھا کہ مہر اور دستخط نواب صاحب کے ہین یا نہین تو کچھہ جواب نہین بن آیا اور معہ خرچہ ڈگری کرا کر واپس آئی اور یہ
نواب صاحب کو بدنام سوائی مین کرایا کیونکہ بروقت حکم اخیر صاحب بہادر نے کہا کہ یہہ نواب صاحب کو زیبا نہین تہا کہ اسطرح تمسک لکھکر مکر جاتے
اوسوقت آپ کی سچائی کی سرکار سے لیکر ادنی نوکر تک ہر ایک نے تعریف کی۔ اسیطرح حسین بخش نام ایک شخص اوسی سرکار مین ملازم تہا
بعد موقوفی وہ جب کہین روزگار کی تلاش کو جانے لگا تو آپسے کہہ گیا کہ ایک مہاجن مین میری تین سو روپیہ امانت ہین وہ آپ لے لینا اوس
مہاجن سے وہ روپیہ تہوڑے تہوڑے کرکے دو تین برس مین دئے اور آپ کی صرف مین آگئے پانچ سات برس بعد جب وہ شخص آیا تو اوسکو تین
سو روپیہ کا سودی تمسک اوسکے رضامندی سے بعد ادائے منافع واجب کے لکھدیا وہ پہر چلا گیا اور اسطرح اوس سے کئی دفعہ تبادلہ تمسکات اور تجدید
قرضہ کا اتفاق پڑا اخیر میں ایکدفعہ اوس شخص نے اپنے کل تمسکات ایک شخص کو دکھلائے اونین آپکے ایک تمسک کے قانونی میعاد گذر چکی تہے
شخص مذکور نے اوسکو دیکہکر کہا کہ یہ روپیہ تمہارے ڈوب گئے کیونکہ تین برس سے زیادہ عرصہ اسکے تحریر کو ہو گیا اور پہر کچہہ وصول بہی نہین ہوا ہے
اب اسکی کہین سماعت نہوگی مگر حسین بخش نے اسکی کچھہ پروانہ کی کہا جس شخص کا یہ تمسک ہے اوس سے مجھکو ایسی امید ہرگز نہین ہے اسپر اوس شخص
کو بڑا تعجب ہوا اور اوسنی اوسکی بات کا یقین نکیا لیکن کچھہ عرصہ بعد جب اوسنی تمسک جدید اوسکو لیجا کر دکھایا اور کہا کہ اسقدر مجھکو وصول
بہی ہو چکا ہے تو اوسوقت اوس شخص کے تعجب کی کچھہ انتہا نہ تہی کیونکہ آپنے بلا لحاظ تمادی ایام تمسک بدل دیا تہا اور اوسکا سود بہی چکا
دیا تہا۔ اور بعد عدہ جب کہ سرکار انگریزی نے اپنی رعایا پر انکم ٹیکس جاری کیا تہا اور اوس شخص کو کہ جسکے آمدنی دو سو روپیہ سالانہ
سے کم تہی مستثنی کرکے واسطے تخمینہ آمدنی اور انتفاع سالانہ ہر شخص کے پنچ مقرر کردئے تہے اور وہ پنچ روزگار پیشہ لوگون پر باعتبار تنخواہ
کی اور اہل حرفہ پر اونکی آمدنی کی تخمینہ پر ٹیکس لگاتے تہے تب آپنے باوصف اسکی کہ تنخواہ مقررہ سال بہر مین دو سو روپیہ سے کم تہی حق التحریر
کی رقم شل دستوری وغیرہ کو جو کبہی کبہی ملتی تہی تنخواہ کے ساتہہ جمع کرکے اوسکا تخمینہ کیا تو اوسکو قابل ادای محصول سرکار کے دیکہکر
فورا اپنا نام نقشہ مین لکہوا دیا اکثر لوگون نے کہا کہ حق التحریر کے آمدنی اول تو چندان ظاہر نہین اور دوسرے ایسی تہی کہ کبہی آئے
اور کبہی نہین آئی اوسکو ماہانہ ایک قسم فرض کرکے تنخواہ مین جوڑ دینا اور اوسپر محصول دینا نقصان سے خالی نہین اور لوگون نے تو اپنے
ظاہرہ آمدنی کو بہی حتی الامکان چہپایا ہے اور آپ ایسی آمدنی خود ظاہر کرتے ہو۔ مگر آپنے بنظر دیانت داری کچہہ خیال نہ کیا اور
چند سال تک بخوشی خاطر ٹیکس دیتے رہے۔ علاوہ اسکے آپ کا چال چلن ایسا عام پسند اور مرنج و مرنجان ہے کہ تمام ہندو مسلمان
آپسے خوش ہین اور سب آپکا لحاظ اور ادب کرتے ہین حرص طمع یا کسی قسم کی بے اطمینانی آپکے نفس مین نہین ہے صبر توکل قناعت
اور شادمانی آپکا وطیرہ ہے آپ کی کسی بات مین کذب اور ریا کا اثر تک نہین ہے ظاہر و باطن صفای کا جلوہ نظر آتا ہے
کبہی کوئی بات ایسے نہین کرتے کہ جس سے کسیکا دل دکہے اور کوئی جو کچہہ سوال کرتا ہے تو حتی الوسع اوسکو مایوس نہین جانے دیتے
صلاح ہر ایک کو ہمیشہ نیک دیتے ہین اور شر کسیکو نہین کہتے آپ کی ان عمدہ عادتون کا اثر مسلمانون تک پر پڑا ہوا ہے چنانچہ صاحبزادہ
محمد خان صاحب خلف صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم کہا کرتے ہین کہ لالہ جی مین تمام اوصاف نیک موجود ہین۔ ایک یہہ ہی نہین ہے

کہ وہ مسلمان نہین اگر مسلمان ہوتے میں اونہیں کا مرید ہوتا۔ آپ کو ابتدا عمر سے ہر چند کہ مسلمانون کی صحبت رہی اور مسلمانون کے مذہب سے زیادہ تر واقفیت پیدا کرنے کا کام پڑا مگر عقاید مین ذرا فرق نہین آیا بڑے پکے ہندو اور پورے بیشنون ہین آپکا روزمرہ اکثر یہ ہے کہ صبح سے دس گیارہ بجے تک تو طالبعلمون کو پڑہایا کرتے ہین اور پھر اشنان کرکے پوجا مین بیٹہہ جاتے ہین جب دشنو بہگوان کی پوجا اور دشنو سہسر نام کے پاٹ سے فارغ ہوتے ہین تو درگاہ کی کچہری مین اپنے نوکری پر چلے جاتے ہین اور شام کے قریب وہان سے آکر کہانا کہاتے ہین شام کے بعد مندر مین درشن کرنے کو تشریف لیجاتے ہین اگر کہین کتہا ہوتی ہے بعد درشن جاکر کتہا سنتے ہین گیارس کا برت رکہتے ہین گوشت شراب اور دوسری ممنوعات سے مطلق پرہیز ہے مزاج مین بالکل سادگی ہے دنیا کی طرف بہت کم خیال لیکن امور عاقبت کا زیادہ تر دہیان رکہتے ہین اور ہمیشہ خوش بشاش بشاش رہتے ہین نہ کسی بات کا افسوس ہے اور نہ کسی چیز کی ہوس سرگن اوپاشنا کا عقیدہ ہے سری کرشن بہگوان کا اشنٹ ہے ہر وقت اونہین کی یاد دل مین اور اونہین کا نام زبان پر ہے بلکہ ایک کتاب بہی اونہین کی حمد و ثنا مین بطور مناجات کے تصنیف کی ہے جو بنام قصاید پر فواید مطبع منشی نولکشور صاحب مین چہپ کر مشتہر ہوگئی ہے اور اسی مذہبی ترقی اور تزکیہ باطنے سے آپکے زبان مین بہی کچہہ اثر ہے کہ جس سے جو بات کہتے ہین وہ اکثر ہو جاتی ہے گو تہوڑا بہت کچہہ نجوم مین بہی دخل ہے لیکن عمر بہر کے راست گوئی راستبازی اور پرہیزگاری بہی تو اپنا کچہہ اثر رکہتے ہے اجمیر مین چند شخص ایسے موجود ہین کہ وہ اس بات کی تصدیق کرسکتے ہین ازانجملہ ایک محمود سلاوٹ ہے وہ کہتا ہے کہ جب مجکو کوئی تکلیف ہوئی ہے اور مین نے لالہ ننہق لال جی سے پوچہا ہے اور اونہون نے کوئی مدت بتادی ہے تو اوسکے بعد ضرور مجکو فلاحیت ہوگئی ہے یہ تو میرے سامنے کا ذکر ہے کہ ایکدن ١٨٩٩ع مین سلاوٹ مذکور نے آپ کی پاس آکر کہا کہ بہت دنون سے بیکار ہون اور اب قرضہ بہی نہین ملتا تو آپ نے گرہ گوچر کا حساب کرکے کہا کہ ستائیسوین دن تم کہین نوکر ہو جاوگے سو ایسا ہی ہوا کہ عرصہ قریب ایک مہینے کے بعد مین ایکدن میو کالج کو جاتا تہا راستہ مین ایک کوٹہی بنتی ہوئی دیکہی اوسمین سے محمود نے پکار کر کہا کہ کنور صاحب سلام اور جب اوس سے پوچہا تو کہا جیسا کہ لالہ جی نے فرمایا تہا ستائیسوین روز مرا یہان پندرہ روپیہ مہینا ہوگیا ہے اور اب مین خوش ہون مجہے اوسکی خوش اعتقادی اور اوسکے بموجب اوسکے عین وقت پر متمتع ہونے سے بڑا تعجب ہوا۔ آپکے مزاج مین زندہ دلی اور حاضر جوابی بہی موجود ہے ایکدفعہ صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب نے اپنے اول کا مدار کو تو دوم اور دوم کو اول کردیا تہا جب یہ ذکر حکیم نظام علی نے جو اجمیر کے نامی رئیسون مین سے ہتے سنا اور آپ سے بوقت ملاقات پوچہا کہ کیا اونکے یہان کا مدار تغیر و تبدل ہوگئے تو آپنے فرمایا نہین مقدم موخر ہوگئے ہین۔

صاحبزادہ عبدالکریم خانصاحب مرحوم کے پاس میان اسد علی جو اجمیر کے بیرزادون مین سے ہین اکثر رات کے وقت آکر ستار بجایا کرتے ہتے ایک رات کہین سرکار ممدوح کی طبیعت حاضر نہین ہتی یا در ایتہم مین میان اسد علی نے بہی خراب طور پر ستار بجایا غرض اوسوقت مزاج مقدس ایسا بیمزہ ہوا کہ صبح تک اوسکا اثر باقی تہا اور دوسری دن جب دربار ہوا تو والد ماجد بہی حاضر ہتے سرکار نے وہی رات کی ستار کا ذکر چہیڑا اور فرمایا کہ کل رات تو میان اسد علی نے

عجب طور سے ستار بجایا کہ نہ تو سمجھ مین آتی تھی اور تان اور سم کا کچھ پتہ تھا اور پردے ایسی خراب بنائے تھے کہ اونکے لگنے نہ سرون کی کچھ سوجھ پڑتی تھی اور نہ راگنی کی گت معلوم ہوتی تھی غرض دیر تک اوس ستار کے ماجرا کو اس ادا سے بیان فرماتے رہے کہ جس سے طبیعت کی گھبراہٹ اور بیمزگی عیان تھی تب والد ماجد نے عرض کیا کہ صاحب ستار کیا تھا بستر تھا سرکار بہت ہنسی اونکی طبیعت خوش ہوگئی اور فرمایا کہ ہان ٹھیک بستر ہی تھا۔

آپ کو شعر کا شوق قدیم سے رہا ہے اور جبسے جب کبھی کوئی طرح لاکر دی اوسپر غزل کہدی ہے اکثر مشاعرون مین جانیکا اتفاق ہوا آپ کے صاف اور بامزے شعر ہر مشاعرہ مین پسند ہوئے ہین ایک مشاعرہ مین جو سرکار مرحوم کے کوٹھی پر ہوا تھا مین بھی تھا اور اجمیر کے تمام شاعر اور ذی شعور آدمی اسمین موجود تھے اور طرح یہ تھی ترا بیمار نہ سنبھلا جو سنبھالا لیکر اس مین سب مشاعرون نے اچھے اچھے شعر نکالے تھے لیکن آپ کا ایک شعر سب سے بڑھکر رہا اور وہ اوس مشاعرہ کے تمام شعرون مین چوٹی کا شعر تھا اوسکے نقل مولوی الٰہی بخش نازش تک نے لی اور جو عاشق مزاج تھے وہ تو ایک ہی دفعہ کے سننے سے لوٹ پوٹ ہوگئے دیر تک اس شعر پر وجد ہوتا رہا اور خوب خوب نعرے خوشی اور آفرین کے بلند ہوئے کہ جنسے تمام کمرہ گونج گیا اور وہ کیفیت حاضرین کو یقینا کچھ نہ کچھ آجتک یاد ہوگی اور شعر مذکور یہہ ہے۔

کیا کہین شیفتہ ہین دیدۂ تشنہ کے ہم | کون دولت مین ترے نام کا پیالا لیکر

سرکار مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ لالہ بہتن لال کو کیسی ہی مشکل طرح کیون نہ دو مگر وہ بے تامل غزل لکھ لاتے ہین۔

سیف الدین خان سیف تخلص اور فیض محمد خان فیض اور شیخ حیات اللہ ساکنان اجمیر و لالہ مولچند وغیرہ نے آپ سے اصلاح سخن کی لی ہے اور ستار نوازی بھی سیکھی ہے۔ ایکدفعہ کشنگڈھ سے ایک پیرزادہ آپکے صرف اس قطعہ کے سننے سے مشتاق ملاقات ہوکر اجمیر مین ملنے کو آئے تھے

ایک صورت بھی نہین دیکھتی ہین سبحہ شمار | شیخ جی وعظ تمہارا نہ پسند آتا ہے
ہم ازل ہی سے ہین بتون کے طالب | سجدہ اسلئے بتخانہ پسند آتا ہے

صاحبزادہ احمد خان آمی تخلص جو سرکار مرحوم کے بھائی تھے آپ کے اشعار کو بہت پسند کرتے تھے اور نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک جب آپ کی تحریر دیکھتے تعریف فرماتے کہ بھائی صاحب کو منشی خوب خوشخط اور خوش تحریر ملا ہے اور شرح اس فقرہ کی یہ ہے کہ نواب وزیر الدولہ بہادر اور صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب بھائی بھائی تھے مگر صاحبزادہ صاحب بسبب ایک نزاع باہمی کے اجمیر مین رہتے تھے اور اونکو اکثر اوقات نواب صاحب ممدوح کو عرضیان بھیجنے کا اتفاق ہوتا تھا اور وہ آپ لکھتے تھے اسیطرح اجمیر کے سپرنٹنڈنٹ کرنیل چارلس ڈکسن صاحب بہادر بھی آپ کی خوشخطی اور تحریر کو بہت پسند کرتے تھے۔ اجمیر مین آپ کی خوش نویسی اور خوشخطی اور علمی لیاقت مشہور ہے دیوان آپ کا بسبب عدم توجہی کے ابتک مرتب نہین ہوا مگر شیدہ نے کچھہ کچھہ جمع کیا ہے اور اوسی مین سے یہہ چند شعر یہان بعد اجازت درج کئے جاتے ہین—

اوٹھہ گیا وہ جو بار خاطر تھا | بے ہوا اب تو دل ترا ہلکا
کٹ گیا سر اپنا ستمگر کے ہاتھ سے | کہ بار تھا میری تن پہ بگر چکا ہلکا

چل دئی ہوش و حواس اور طاقت و صبر و قرار
ساتھہ دل کی کیا کہون یک قافلہ جاتا رہا

دیکھیے چلنے مین اپجان تجہ فی ہی سے کیا کرون
قافلہ اسکو نکا دل سا راہبر جاتا رہا

آہ کیا امید غیرون سے ہو مجھکو جھوٹ کر
جبکہ طفل اشک سا لخت جگر جاتا رہا

دیگر

گھیرے رہی ہین شب مجھے خواہش سے آہ کا
سودا ہے جب سے زلف سیاہ نگار کا

معکوس پڑا جام تھا گریان تھی صراحی
محفل مین جو شیشگو وہ دلارام آیا

چشم تر تو نے مجھے تو خوب ہی سوا کیا
عشق مین کہتا تھا ایک پردہ نشین کا گیا

دیگر

برق لطف سی تیری کوچہ مین جس رستا تہا
کوئی تو مر گیا تہا کوئی تڑپ رہا تہا

حیف یہہ جوش جنون وحشت کا خواہان ہے
ہاتھہ مین اپنی سدا صحرا کا دامان ہے رہا

کب یہی تقصیر بہت پر ثبوت اپنی گمان
واقعی ادیسر قفیونکا تو بہتان رہا

تیری بیمار کا بنتیک سے ستارا اولٹا
دیکھکر جسکو پہر آیا وہ مسیحا اولٹا

ہمنے دیکھا یہ کبھی اپنا نصیبا سیدہا
نرد بازی مین سے پڑتا رہا پاسا اولٹا

کیا نقطۂ موہوم ہے یار اوسکا دہان ہے
افسوس کہ حل ہمسے یہ عقدہ نہین ہوتا

ساتھ ہے دست جنون سے گریبان میرا
چاک کے پانو سی پامال ہے دامان میرا

ایک لحظہ خاک او ہاتے ہین نہین کہتی ہین
طفل اسکو نکی پراپنی تو چہلتی ہین سدا

اوسکی دانتونکا جو پہتا ہے تصور بہت
ہم گہر شکل صدف منہ سی نکلتی ہین سدا

گریبان ہا ہین اور دل پر ابھک گیا
برسات مین ہمارا تو گہر بار بہک گیا

وصف کسکی قد رعنا کا یہ انشا ہوا
اپنا جو عالی تلاش مضمون سخن بالا ہوا

طرہ پیچان کا کسکے ہی تصور رات دن
جو سخن لب سے نکلتا ہے تیرا الجھا ہوا

ایک آہو چشم کا جو ہمکو سودا ہو گیا
جب سے یہہ زنجیر پا دامان صحرا ہو گیا

گر چشم مست نے تیری کیا تہا مجکو قتل
خندۂ لب سکن اعجاز مسیحا ہو گیا

دیکھکر تیری ترقی حسن کے ای سیمبر
گہٹتے گہٹتے ماہ کامل اپنا آدہا ہو گیا

دیگر

کوئی دشت جنون کی بعد میرے
خاک اوڑاتا نظر نہین آتا

کوئی قاتل ہین جو بہت بیخطر جاتا رہا
آخرش مثل قلم ہان اوسکا سر جاتا رہا

آج کل ہی کسقدر یار و جہان بن رعونت
گلگل مع بہار اپیرہن جو مثت زر جاتا رہا

سر جدا میرا جو قاتل نے کیا اچہا ہوا
بار تہا تن پہ میرے بہت اگر جاتا رہا

توبہ شکن ہے ابکی تو موسم بہار کا
شیشہ لئے ہے سر و لب جوئبار کا

حصیل اہل گلشن ہند مین پیدا ہوئی چلے
خدا جانے تجہے کیون قصد ہے مجھسے لڑائی کا

دیگر

کون سا سرخوا غان اس چمن سے اوٹھ گیا
غم مین جسکی ہر گل اپنا پیرہن پہاڑ گیا

زیر فلک جو شکوہ کل ابرسا اوٹھا تہا
دود سیاہ بار وا پنی ہی آہ کا تہا

شعلہ خون نے بہت پہا تک مجھے جلایا
آخر کو بعد مردن بہی آگ مین کہا تہا

بزم مین پری تنی آئی سی کہون کیا شمع و
ہچکیان لیلی کی ہین رات گریبان سے رہا

دیگر

نشا پیدا آیا ہی لب بام وہ رشک یوسف
دیکھنے کو جسے سارا ہے زمانا اولٹا

یہہ دیدہ تیرا اپنا جو ہتا نہین ہوتا
ہان راز محبت کبہی افشا نہین ہوتا

دیگر

یہہ شرار میری سینہ سے نکلتے ہین سدا
ہیں ہپر طایر افلاک کے جلتے ہین سدا

عشق کا بادیہ جانگاہ ہے رہرو کے
سر کے بل شکل قلم اسجگہہ چلتی ہین سدا

دیگر

خط کی آنی سی رخ اسکا اور ہے زیبا ہوا
یعنی گرد ماہ کے اک خوشنما ہالا ہوا

ہو گیا سنبل پریشان چاک کی گل نی قبا
باغ مین آتی ہے اسکی حشر کیا برپا ہوا

غمزہ و ناز وادا پر یکجا انا لگی ہے آہ
ایک دل تہا دیدیا کیا دردسر پیدا ہوا

دیکھہ شوخی چشم کے اور کج ادائے قد کے شوخ
کہل گئین نرگس کے آنکہیں سرو شیدا ہو گیا

کیا کہون صف دہان کہ نقطۂ موہوم سے
ہمسے یہ عقدہ نہین کہلتا معما ہو گیا

نرد بازی مین سدا ہم جیتنے داوں عیار سے
اسجگہہ بہت مخالف اپنا پاسا ہو گیا

شوخ آتا نظر نہین آتا
غم یہہ جاتا نظر نہین آتا

نقش پا کی طرح کوئی مجکو
اب اوٹھاتا نظر نہین آتا

لا کہہ آوین تو مجھے کچھ نہین حاصل واللہ
اہی بہ سیدہ ہے کفایت فقط اما سیر

گیا اوٹھہ کے جو بزم سے رات صنم
گرا شیشہ بہی جام گرا شرابا

سگروں کے گلیمن گیا سو پہر نہ پہرا
عدم کو جو کہ روانہ ہوا سو پہر پہرا

گیا فلک سے بہے اوپر یقین ہے ہوتا ہے
دہوان جو آہ کا میرے اوٹہا سو پہر پہرا

مین نے اوس شوخ کو بیہم کیا کہے بولکے خوب
گالیان دینی لگا مجھکو وہ دل کہو لگی خوب

وجد مین چرخ لگی کہانی سب اہل مجلس
شب جو مطرب نے ترانہ کہی ہندو لکے خوب

ستہر خاموشانکو جاتا ہی جو آخر کار جب
رہتا ہون اسواسطے مین صبح رات دیوار جب

حق کہا منصور نے تو بہی چڑہا یا دار پہ
اسلئے رہتے ہین ہم واقف اسرار جب

خامشی مین جو مزا ہی وہ نہین ملکت مین
ہے بجا رہتے ہین بہت دم بخود بیمار جب

گر ملا دے کوئی اوس کان ملاحت سے مجھے
بخشدون لاہور کا ملک اوسکو مین با سمیت

گل جو کہا کہا کے مر گیا ہون مین
گر دمدمن مین خار دار درخت

دیگر

جاگی نہین ہنوز آنکو جاکر سیان کہیں
سوتے ہو پہر دیکھی کیون تاب تاب آج

صحبت تو بت پرست ہی مدت سے شیخ جی
سنتا ہی کب تمہاری نصیحت جناب آج

خجل تھے گرچہ گہر لعل سے تو کہرا ان
چباکی پان کئے اوسنے جب دندان سرخ

جو سرخ پوشون نے مجلس کری ہی آئی بہجت
تو سرخ ردی کو کر یہہ تمام سامان سرخ

دیگر

ستم ہے دیکھو تو کیا کیا ہی ہمکو حرص و ہوا
جہان مین پست ہے بہت حجاب کچہ نہ بند

پالنا سانپ کا نہین اچھا
دلمین اوس زلف کا مقام نکر

حشر برپا ہو احترام نکر
ڈر خدا سے تو قتل عام نکر

سبز رنگونکا حسن ہے مرغوب
ترک دل سی خیال شام نکر

ماہ ہو تہوڑا ہو کر گہٹ گیا غیرت سے آہ
اوس پری پیکر کا وہ دیکھ رخشان دیکھکر

تیر سینہ سے گزرتا تھا دل غمناک نے
پیر بخود اوسکا دامن تازہ مہمان دیکھکر

دیگر

نظارہ کے حسرت نہی داغون سے مجکو
ہے کون بہلا میرے سوا تا ہمت چشم

لگی رونے صراحی ہوا ایسہ ستم
سم سی مارنا اور لب سے جلانا تیرا
وہ سمان ترا وہ مزا شرابا

مقابل اوسکی نہین شہسوار دنیا میر
سواری اوسکی مین گہوڑا پہرا سو پہر پہرا

عزیز کہتے ہین مہمان کو قدیم سے ہم
جو تیر سینہ میں میرے گیا سو پہر نہ پہرا

کب مقابل در دندان سے تیری ہو وہ نگے
گرچہ دریا نے نکالی ہین گہر ولکے خوب

کیا کیا مین کجادائیان اوسکی بیان کرون
دیتا ہے میری بات کا سیدہا نہیں جواب

یہہ شب ہجران نہین ہے روز محشر سے بہی
جیب موذن جیکس مرغ سحر گفتار جب

بت پرستی مذہب اپنا ہی خدا کیو اسطے
واعظا ہمسے عبث کرتا ہی تو تکرار جب

دیگر

کیا کر بہانہ عادت وخو ہے
مسکو دیتی مین برگ و بار درخت

مدت سی ہو گیا ہے وہ پامال لبران
صحبت تو دلکا ڈہونڈ ہے نام و نشان عجب

پہر پہر اوگیا مجھے کوہ بیابانون میز
میری پانون کا یہہ تلوانہ کہجاتا ہے عبث

کرتا ہون مین تو بزم شراب کباب آج
مطلب یہہ کہ اوسکو کرون بیحجاب آج

روان ہین اشک جو اپنی برنگ مرجان سرخ
عجب نہین ہے کہ اوس کی جامین جو فغان سرخ

فلک ہے ڈالی انکہون سی اشک گلگون آج
ہوئے ہے خون سے کسکی یہہ جا بجان سرخ

مکان سرخ ہوا سرخ فرش قالین ہے
پیالہ سرخ ہو گئی سرخ نقل ہین پان سرخ

بنا ہے جب سے قفس اپنا آشیان صیاد
ہوئی ہے ایک سے فصل گل و خزان صیاد

دیگر

طرف کاکل جو جاہے ہی اے دل
دور ہے عزم ملک شام نکر

ہوگا اندہیر خلق مین واللہ
زلف مت کہول رخ پہ شام نکر

ہو گیا سنبل پریشان زلف پیچان دیکھکر
رہ گیا نرگس ہی حیران چشم فتان دیکھکر

میکدہ مین جلتا تھا جام جی ہی ہوکے
محتسب ل ہی گیا شب بزم رندان دیکھکر

اوٹھہ گیا آخر کو نا امید کر کے مسیح
لا دو بہجت ملا درد نہان دیکھکر

گل کہا کے ہوا مین گل خندان ہے تن چشم
حبط کر ہکو سر وچراغان ہے تن چشم

رہتے ہین تنگ شوخ کی فکر دہن سے ہم
ہوتی نہین ہین عہدہ برا اس سخن سے ہم

عشق بتان مین صایع ہوی طفلی اپنی
اہلہو سے [illegible]

زہر سے ہے اگرچہ مثل نبات
تیری ہر بات ناصحا شیرین

ملازم عشق کی موقوف بالکل
کہلا اوس شخص کی خط سے یہہ مضمون

لخت دل اشک کے دریا مین تیرے
مثل سرخاب بہا کرتے ہین

دختر تاک کو مشتاق بہت
اس ہی سو فتنہ اوٹہا کرتے ہین

نہال ہ کی کیونکر نہ غم گہٹا ہی مجہے
ہمیشہ ہم تری بد نظر کو دیکہتے ہین

حلقہ در گوش جان و تاری ہین
دلربا کیا ہے گوشوارے ہین

ہم تو اس گور زیست ہی اپنے
یک مصیبت مین آہ بیاری ہین

ایک یہ دہ تین کا ہون طالب
دل ہی مین اضطراب کرتا ہون

پہیلے دو پہول جو نرگس سے مینظر اوشے
ایسا ہوا ہین گویا اندہی پائین انکہین

دیگر

مانند ہی ہی ہی ظلم پیہ وہ تند خو کمر
ہے یہ غلط کہین ہین کہ اوسکی کمر نہین

کیا کہین شفتہ ہین پردہ نشینوں کی ہم
کون دولت مین بیچے نام کسیکا لیکر

دل تو مت جانیو ہرگز صف مژگان تک لیکر
لیے ہر دم لئے رہتا ہے یہ کر تلوار

ستمگرون سے پڑا ہے معاملہ اپنو
یقین ہمکو ہے اوسکی کرے جفای تیغ

رات نہ آئی سی تیرے بزم کا حال کیا کہون
اوندنے پڑی ہتی صبح تک جام و سبو الگ

ہے رنگ شد دلبت ہے فریاد و چشم تر
پردہ نشین کے عشق کو کیونکر چہپائی دل

ہم ازل سے طالب دیدار بہجت مین ہیلا
کسطرح ہو دنیا دیکہی بت گو کل کے کل

مار ہی الا ہا کو چشم فسونگر نے ہین
پر اوسوقت جلا یا لب احمر نے ہین

آتا ہے جسگہری وہ شنگ فرحمن مین
ڈالی ہی چاک ہر گل عشرت سے پیرہن ہین

چشم لب کے شیشہ جیسے سوی ہم ہین
پڑی ہین یک جا بی ہین جیتے ہین [illegible]

ہرگز اس دختر رز کو منہ نہ لگا
تجہکو رسوا کری گی ڈرتا ہون

رکہون پس انکہون مین ای سنگ آبرو سے
صنم کے دل کے کدورت اگر بہا دی تو

مین ہون بیمار اوس شکر لب کا
دیکہو ہان مجہے دو اشیرین

کر ہی خراب لگا دی جو کوئی نشہ اوسکو
کہہری ہی دختر رز بی حجاب بل بین

ہم بتون سے ہی ملا کرتے ہین
سیر دیدار خدا کرتے ہین

اشک تہمتی نہین یارو لڑکے
ہٹ اسیطرح کیا کرتے ہین

کام ہے نند لیسر سے بہجت
اور مخلوق کو کیا کرتے ہین

تجہے ہی خوابمین دیکہین ہین آنکہ تشنہ
گلون کا چاک گریبان سحر کو دیکہتے ہین

ہے یہ طفلانہ بازی لب و چشم
دس جلائی تو بس مار ہی ہین

آج بزم شراب کرتا ہون
شوخ کو بیحجاب کرتا ہون

شوخ چشمو نے جو نرگس نے ملائین آنکہین
عمر بہر شیت قدم سی آ اوٹہائین آنکہین

یہہ ستارے نہین وتس ہین ازدن بہجت
دیدکو اوسکی فلک نے ہین بنائین آنکہین

ہے قتل عام کوچہ مین اوس فتنہ گر کے آج
کوئی تڑپ رہا ہے کسی تن پہ سر نہین

بندہ ہین بت کی پیر مغانکے مرید ہم
مذہب ہمارا عشق ہی اور کچہہ خبر نہین

دوش پر رکہکر چلا کرتا ہی اکثر تلوار
یہ کو دل پر میری کہین نکر ہی گہر تلوار

کیا خوشنما ہی بالون مین سر کی ہر ایک ...
دیکہا نہ ہمنے ایسا کوئی ملک زنگ سبز

کسنے کیا ہی بدگمان تجہکو میری طرف سے آج
مجہسے رہی ہی آجکل شوخ جو تو الگ الگ

اس موسم گل مین کیا مین کہون ناچ ہی دل
دست جنون سے چاک ہے سارے قبائ دل

دیکہہ گلشن مین عشق پیچ و پیچ اوسکا گل کے کل
صبا سے نکلے ایکدم مین طرہ سنبل کے بل

دیگر

صنم کے گال سے جو ہم لپٹ بیٹہے
آگی ہا یا ل کیا بس دہی شکر نے ہین

ہتی ہنر نگوں اوس جب اوٹہہ گیا پر [illegible]
رد تا تہا ہچکیان لیے شیشہ ہی انجمن مین

بہلا کیونکر کبوتر آئی اپنا کوئی جانان سے
بہ رنگ نامہ ہر جانب سے پر اوسکی کترتے ہین

اوس لب چشم کے تصور مین
آہ جیتا ہون مین نہ مرتا ہون

کسی بے لطف کسکو صنم ستادی تو
ہنسا دی درد کو یعنی مجہے سولا دی تو

چہپاؤن کیونکر اوس پردہ نشین کی عشق پنہان کو
غضب مین ہون ہین اس سے دراسے ایک کسکو دون جانکو

فغان کو سوز دل کو رنگ رخ کو چشم گریان کو
نگہہ کو ناز کو ابرو کو لب کو رخ کو مژگان کو

تیرا ثانی نہین کوئی جہان مین تجہسے کیا نسبت
پریکو حورکو غلمانکو مہ کو مہر تابان کو
جو ویسے پہر مرا الٹا کہتا ہی یہ مژدہ ہو
خسک کو خار کو اور کوہ کو دشت بیابانکو
ہوا ہون اپنے تئین عاشق تہوکا چہوڑ کر صحبت
پیمبر کو خدا کو دین کو ایمان کو قرآنکو

اوٹھایا عشق سا بار گران کو
عجب ہمت ہی جسم ناتوان کو
تلاش دلمین جاتا ہے یہ ای چشم
نزدک اس قاصد اشک روانکو

کوئی خدا لگتی ہنس کہتا ان کو اندر آنی دو
لو کر عشق کے دور ہوئی سب آتے ہین پروانے دو
وہ مست ازل سے تہا پہر اوسکو بہی میخانے دو
پوچہو جاکر مہر اور مہ سے ہین یہ شخص پرانے دو
کب چہوٹے ہے صحبت یہہ نادان ہے وہ ہین مستانے دو

حیثیت تر لب پر فغان آئے دل گر کوئی ہو
عشق ہے پردہ نشینوں کا خبر کوئی نہو
ہے مجازی عشق مین جان و دل و دین کا خطر
صحبت ایسے اہل چمن خطر کوئی نہو
نام پوچہا میرا غیروں سے جو ادسنے نہ سنا
ناتوانی سی مری شکل نہ پہچانی ہو
ماہر و عرش بین پر نہ سمجہہ یارونکو
ہمہ تن چشم ہے گرد ان کے نظارونکو
دیکہی کیسی کری اشک مژگان شبخون
رات دن رہتا ہی پابند ہوئی بیمارونکو
نام اوسکا گہہ آمرزنا ہی صحبت
کیون نہو چشم کرم ہمسے گنہگارونکو
دیکہے وہ شوخ اگر بادہ احمر ہمکو
پر نہو آزردہ ساغر کو تر ہمکو
تیغ قاتل نے کیا دم مین سبکدوش ہمین
ورنہ یک بار گران تن تہا پیر ہمکو
خون رگ رگ سے روان ہے جو غم مژگان نہ
اوسکی ہر نوک ہوئی گویا کہین نشتر ہمکو
ہجر مین شعلہ رخون کے کہون کیا مین تجہے
گل و مل دونو ہوئی صورت اخگر ہمکو

دیگر

پہیلا ہے یا نو مین میری اشک روانی اب
رکہیو نہ دوستو میری کس چشم تر پہ ہاتہہ
اوسکی کوچہ مین سر پڑا ہے یہ
عقبا ہے کا نان فرا ہے یہہ
ہو گیا تصویر سا حیران نگر نہ ہوا ہے
ماہ رو کی کہینچ کر تصویر لینے ہاتہہ ہے
جان آئی ہے لبون پر شاید
اب جو یہ دیدہ تر ٹہیرا ہے

جو لوا وصل کی شب اکی پہر چلتا چہوڑ کر
موذن کو جرس زنکو اور مرغ سحر خوانکو
ہی ہم عشقباز ایکی بدولت لیجلی آخر
قلق کو یاس کو افسوس کو حسرت کو ارمان کو

دیگر

جو دیکہا زلف سی گلشن معطر
نکہولا گل نے اپنے عطر دان کو

بیٹہی ہین ہان در پہ تو کبے ہم اور دل دیوانے دو

رخ پر اوسکی دونون طرف سے خط جو آیا کہتے ہین
آنکہون کی جانب جو گیا دل اب کہا اولٹا پہرتا ہے
مجنون تہا پہلے اب مین ہون نامی اس جنگل مین یارو
کاکل کے تسکین پہندون سے اور پیچون سے گیسو کے

دیگر

کسب کر علم و ہنر کا تاکہ ہو عزت تیری
خوار رہتا ہے سدا جسمین ہنر کوئی نہو
ایک طوفان بپا ہوئی جہان مین بیشک
بحر اشک اپنا یہہ جب سر طغیانی ہو
علم ہو خلق و مروت ہو حیا اور کرم
اوسکو نہان نکہین جسمین کہ نفانی ہو
دلربائی مین نظر سوچ کی کیا عاقل ہے
دیتے ہین کام ہی نے الواقع مین ہنسنا یارونکو
اور ہین مصحف رویون کے خریدار نہین
کوئی یار دل عشاق کے بیمارونکو

دیگر

کہولدے نقطہ موہوم دہان کا مضمون
کوئی ملتا نہین ایسا تو سخنور ہمکو
اوسکے کوچہ مین پڑے رہتے ہین دن رات مدام
کبہی دیکہے ہو سے لگا جاوے وہ ٹہوکر ہمکو
ہم کہان دام کہان اور کہان کنج قفس
کہینچ اس قید مین لایا ہے مقدر ہمکو
اسقدر ضعف سے لاغر ہین ہم انون صحبت
پہر بات آبلہ پا لئے سر پر ہمکو
آیا نہ تہا کچہ میری نادم ہوا بہت
ڈالا جو شب کو مین نے کیسی ہی پر یہ تہہ
یک گہٹا دلپہ چہا گئے غم کے
تیری بدلی ہوئی نظر کو دیکہہ
شاید اوڑیگا دل ہی پیچہے سے
قافلہ اشک کا چلا ہے یہہ
دل سے کہدو کہ جو چلتا ہے تو چل
ساتہ اشکون کے سفر ٹہرا ہے
محبت مین تو نکی ضا ہی جانکا خطر پہلے
رکہین ہین پا سے اس جمین علم کہیچ سر پہلے

نہیں معلوم کسنے بدگمان مجھسے کیا اوسکو | بلاتا تہا مجھی آتا تہا اکثر میری گہر پہلے
کر دیا برہم خیال زلف نے نقشہ میرا | یار واپس بہیجیی اوسکو جانا چاہیے

اگر یہین یون تجھے بزم مین جا ہی ساقی تو | مثال غنچہ دہانون کو دی یہان شبنم زر پہلے
خاک ڈالون ہون مین بہجت شاہی پر | مجھکو طفل نند کا ہان آستانہ چاہی

دیگر

ای تو زیب نہیں دیتا ہی یہ بول بڑا | دی خدا نے ہے زبان منھ کے تو اندر چھوٹے

بہجت تخلص لکہمن لال اونکا حال معلوم نہیں اور نہ کوی کلام اونکا ملا۔

بہرت تخلص لالہ بہرت لال ساکن متہرا۔

اگر یاد خدا میں صرف اپنی وقت کو کرتا | زمانہ مین بہرت لال اپنا حاصل عمر کرتا

بیتاب تخلص لالہ شنکر لعل ولد لہری پرشاد قوم کایتہ بہٹناگر ساکنہ سکندرآباد ضلع بلندشہر جو ایک معقول خوش فکر اور باوضع شخص شاعران اجمیر سے ہین اور مدت سے شعر کہتے ہین پہلے محکمہ منصفی اجمیر کے سرشتہ دار تہی بعدہ پولس مین کچہ عرصہ تک ملازم رہے اب وکالت کرتے ہین اور اونکی چہوٹے بہائی منشی اجودہیا پرشاد جو نامی تعلیم یافتگان اسکول اجمیر سے ہین عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے مشرف

اپنا شیدا تو ہی خود خوبرو کامل ہوگا | آئینہ جب تیری چہرہ کے مقابل ہوگا
نشتر نوک مژہ سی ابہی کہنا مخفوظ | ایک جسکو سمجہتے ہو میرا دل ہوگا
بند محرم کی جو دن رات کسی ہین ہین | بند ہین کیسے عاشق کا مگر دل ہوگا

جو نظر تجہسے جدا ای حور شمایل ہوگا | دو قدم اوسکو اوٹھانا کٹی منزل ہوگا
حسرتین دلمین بہر ہین یہ بیمار بہا ہے | سنگدل تختہ تابوت مرا سل ہوگا
ہم کہے دیتے ہین بیتاب تو رکہہ یاد اسے | عشق کرکے بجز افسوس حاصل ہوگا

خمسہ غزل خواجہ وزیر

گرکبہی ہے تعشق تہا ہمارا اشتعال دلکا | تماشا دلکو بہاتا تہا ہمیشہ مرغ بسمل کا
مژہ کا عشق جیتے جی تہا ایک تیر پیکان شکار کا | نشان بعد مردن بھی رہا مین تیر قاتل کا
نیا یا کرتے مین ناوک فگن تودہ یہی دل کا

محبت ہیہ جو پوچہو تو اوسی جا لیمین نہ کہ | ملے باہم رہی ظرفین کہ ہم بات مین اوٹہ کر
کسے نے ہیہ کہا بچتے ہی دونو ہاتہ اوٹہا ہے | ایدہر مین بیٹھے تو اوٹھ کی ادہر تعظیم دینے کی
جہکائی ہین جبکے دن تو اوٹہا ہاتہ قاتل کا

بیتاب تخلص سیوک رام باقی حال معلوم نہیں یہ دو شعر اونکی دستیاب ہوئے ہتے سو لکہے گئے۔

محبت کی بہی تجہسے ہو مین ابہی نہین پایا اثر | کہ خواب مین یکایک دیکہہ ہم اوسکو جیسے ایکبار
ادہر لے گیا ادہر وہ مضطرب ہو کر چلا آیا | عجب دن تہے کہ جن دنون کہہی یہین اثر آیا

بیتاب تخلص کشن نراین قوم کہتری ساکنہ بنارس جو راجہ نیپال کے کسی عزیز کی سرکار مین ملازم صاحب اعتبار تہے۔

بکہری بال نہین ہے یون تہی ہتہ یہان چہلکے | جیسے کہ ہی مین ہو نقشہ کرنگ شب تاب کا
پتلیان انکہونکی کہ جا لیف مین بجا اتنا | مردم آبی کو کچہ خطرہ نہیں سیلاب کا

بیجان تخلص شیو سنگہ دہلی مین ایک رسال ہتے اور شعرگوی کا ذریعہ ہی ڈالتے تہے یہہ شعر اون کا ہے

آسمان گر پرینگے ٹوٹ کی کڑی ہوکر | جب کہین آہ ہمارے مین اثر ہو وے گا

بیخود تخلص نراین داس تلامذہ میر درد سے ایک صاحب سخن پرداز تہے اور یہ شعر اون کا ہے۔

می گلگون کو چشم کم سے تو مت دیکہہ ای زاہد | بنایا ہے یہ اعجاز مغان نے آب آتش کا

بیخود منشی جگت رای خلف لالہ مٹھن لال قوم کایتھ بھٹناگر باشندہ سکندرآباد ضلع بلندشہر حال سررشتہ دار محکمہ ڈپٹی کمشنری اجمیر کہ آدمی ذکی اور دمین ہین اور کبھی کبھی ایک آدہ شعر بھی موزون کر لیتے ہین

شب مہتاب مین گر ہو مہیا بادہ و ساغر	بغل مین یار ہو ہو تو یہی دلدار ہوئے	مگر انکی سوا بوسہ بجای نقل اگر ہووے	جلین اس رشک سے اعیان سب اے یار ہوئے

بیصبر تخلص منشی بالمکند ولد رای کاہن سنگہ کایتہ بھٹناگر سکندرآباد ضلع بلندشہر اب عمر قریب ستر برس کے ہے پندرہ برس کی سن سے ابتک شعر کہتے ہین فارسی اور اردو مین مرزا غالب کے شاگرد ہین صاحب دیوان اور تصنیفات متعددہ جسکی تفصیل تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین کہ جہان فارسی کلام انکا درج ہوا ہے قلم بند ہوچکے ہے ۱۷ برس کی عمر سے ۷۳ برس تک مناصب داروغگی و منشی گری وغیرہ سرکار انگریزی پر مامور رہکر اب پنشندار ہین اور لڑکے نوکر چاکر سوای علم رسمی فارسی عربی اور کچھ سنسکرت کے جملہ فن شاعری و علم الہی و تاریخ و جغرافیہ و نجوم و منطق و مذاہب سے خیلے واقف ہین و مذہب خدا پرستی موحدانہ رکھتے ہین اور ذوق مومن غالب تفتہ اور شیفتہ وغیرہ شعرای نامی کے ہمعصر اور ہم مشاعرہ ہین راقم تذکرہ سے بہی خط و کتابت ہے اور مندرجہ ذیل کلام خود اونکا اس تذکرہ کے لئے بہیجا ہوا ہے اور حق یہہ ہے کہ ہماری قوم مین غنیمت ہین اور قابل افتخار — دیوان عام سے

جبکہ بسم اللہ وصف عارض جانان ہوا　　مطلع خورشید اپنا مطلع دیوان ہوا
بیہوشی کبیر نہ آیا تو ہوا بن آہی مین　　تجھکو آسان تھی کل اور مشکل مجھی آسان ہوا
ننگ سے مین اپنی وحشت سی کہ صحبت میں بہی　　ننگ بیابان تک گیا صحرا کہ خود زندان ہوا
مارنے پتھر سے اپنی سر کو صندل ہی گا　　آہ اپنا درد سر درد سر زبان ہوا
گھر ہوا ویران جب اپنا گھر ہوا ویرانہ نیز　　مین تو صحرا مین صحرا اسیر گھر مہمان ہوا
شعر شکر جسکو دیوانہ کہا کرتے تھی آپ　　اب وہی تھی صبر دیکھو صاحب دیوان ہوا

دیگر

رشتہ رگ گل ہو نہ جبتلک سوزن ہنر　　زخم سینہ بلبل کا کبھی رفو ہوگا
اتنی ہین کب یہ گا حسن جا کیونکا سا　　محل مین شمع کی کیونکر گل کا رنگ و بو ہوگا
چشم یار مین جو شخص اہل آبرو ہوگا　　مثل مردم دیدہ سرمہ در گلو ہوگا
گردہ تشنہ خون کا ہی پیاسا پائیگا　　ایکدن تیرا خنجر اور میرا گلو ہوگا
سو رہیگا کوئی بیصبر آج قتل وہان تک شب　　تو ہو مین ہونگا مین ہنسیگا تو ہوگا

دیگر

بنایا سرو چراغان بفرط دو بے اسی عشق　　بس اب تو مجھکو سراپا نہال تو نی کیا
قدم کو ہاتھ لگایا تھا بہر عفو گناہ　　کچھ اور دلمین عبث احتمال تو نی کیا
کسیلئے کرکے حلاوت صفا لب کا اب دعوی　　زبان کو میری جو شمع لعل تو نی کیا
نہ آیا وہ تو نہ آئی تو مرگیا بیصبر　　نہو کسی سی جو کار محال تو نی کیا
عیان جب اپنا فروغ جمال تو نی کیا　　تمام کردیا مہ کو کمال تو نی کیا
نقاب دیکھکے مجکو لیا دقت تک کھینچ　　گھٹا کی بدر کو کافر ہلال تو نی کیا
سوا خوشی ہی مین تیری سبب تصویر یار　　شب فراق کو بعد وصال تو نی کیا
جو وعدہ خواب مین انکا ہی تھی خواب گمان　　مگر رقیب مجھے بھی خیال تو نی کیا

مرتبہ افتادگی سی اپنا برتر ہوگیا　　ابر نیسان سی گرا جو قطرہ گوہر ہوگیا
خاک سی مین زیر خاک لگر برابر ہوگیا　　میرا بستر تھی جو اب مین سکا بستر ہوگیا
اوسکو خط اپنا ہوائے شوق مین پر ہوگیا　　رفتہ رفتہ نامہ بر اپنا کبوتر ہوگیا

دیگر

خال رخ اوسکا سیہ بختو نکا اختر ہوگیا　　نقطہ واحد ہوا کثرت سی کافر ہوگیا
بیٹھا نمناک بیٹھ عشق لاغر ہوگیا　　اپنا تن بستر پہ عکس تار بستر ہوگیا
سیکڑی پیکان جگر ہی کا ہی بہ دونکی تقام　　داغ خون اپنا تری خنجر کا جوہر ہوگیا

مرگئی ہی ہتی ہین تشنہ خون کیے جو جوان / خنجر قاتل گیا جب ٹوٹ نشتر ہوگیا
کرسکا ہرگز نہ محرومی جگر کی ہیچ دل / لگنی ہی دیر بیری دو ٹکڑی خنجر ہوگیا
کہینچ بلا تا سینہ سے میری دل دشمن کو تنک / یہ تو لڑکا ہون ہار پیا دلاور ہوگیا

اشعار متفرقات

جا بٹھایا مجھی دروازہ پر اوسکے صبر / فتنہ ٹہلانا قیامت سے اوٹھا یا
بہار آئی عنادل نے مل خروش کیا / بدن مین خون نے صراحی مین مے نی جوش کیا
کہانا پڑا جو غم رخ ولب کے فراق کا / الفت کے درد سند کو گلقند ہوگیا
ملا نہ مین اوسے کام آئی ناتوانی خواب / پکڑنے میری تربت کی خاک جہانی خوب
مانگتے ہین خدا سے آپ کو سب / میری الفت مین دعا مین آپ
سر مارا خاک در اوس مجمع عالم کا / پا تو رکہی ہی ہماری اک جہان بالا نے
کہاتے ہین اور دیتی ہین اونکو دعا / روز اک دشنام کے نوکر ہین ہم
گر ہوئی سر سے سبکدوشی تو آب / زیر بار منت خنجر ہین ہم
خود اوسکی چشم جادو گر ہے بیمار / پڑا ہے اونکا اولٹا اوسپہ جادو
بحر خون جاری ہی کوچین دل سے لیکر / عمر کی کشتی روان ہے دہار شمشیر کے
گر ہے گہنہ قتل کا کرنا سوال / قتل گہنہ گار کیا چاہیے

اشعار دیوان خاص سے

جب اپنی سینہ مین وقت خروش مین ادا / نظر مین چشم زخم دلکے ناخن ماہ عید آیا
دلہن باین کو کھلتا ہے بچکا صفحہ / سینۂ سوزان مین آتے جلتا ہی تیر کا
کہی کی چل آئی نہ اعتاب / پیدا اثیر اہین سبب دید ہوگیا
خودی کی وجہ علت ہے خودی نگئی ہے / جیسے ہم ڈہونڈہتے ہی ہوگئی گم جگہ ہم پایا
زمین ہی حضر کی قدر اوسکے علم موتی سے ظاہر / ہوئی جب سر و شادی آہ ہمنے لطف غم پایا
مرتبہ یوسف و زلیخا کیا / وہ کنیز اوسکی وہ غلام اوسکا
دل اپنا قابو میں زلف دو تا مین ڈالدیا / الہی تونے مجھے کس بلا مین ڈالدیا
صبا نے کیا یہ خطا کی کہ زلف اوسکی ہلا / غش مین لرزہ لرزہ خطا مین ڈالدیا
بنایا یوسف جانکو عزیز مصر بدن / بقا کی ہاتھ قند کو جیب فنا مین ڈالدیا

کرتے رہے ذکر اوسکے مصحف رخسار کا / خود بخود مجھکو کلام الله ازبر ہوگیا
میرا خون کرنیکو جب لے ہاتھ مین قاتل نے تیغ / طایر رنگ حنا کو تیر شہپر ہوگیا
کیا عداوت کو ہی تصویر بستر سی مری / گر بچھایا شب سحر تک خاک جلکر ہوگیا
نہ گیا مرکے بہی سطر و نمین ہمارا اپنا / گور نے مردم دیدہ مجہی جانا اپنا
ممنون مجہی کیجیو اک زخم ستم کا / یا حضرت خنجر ہے یہ دو سالہ تیرے دم کا
زخم جگر نمک سے شکر خند ہوگیا / ہے جائی خندہ ہمکو نمک قند ہوگیا
زندگی تہی یک مرض نا مسیحا ہوگیا / مرگیا تیرا مریض عشق اچہا ہوگیا
ٹپکا رہا ہی ہر ایک مو ہی تن شراب / ہمارا عنصر جام ہی جا آب شراب
گر عسر نظر سے منہ پہرین ترے آگے / گری ہی گنجفے کی جسطرح سے فرد بہ فرد
گر تیری وصف رخ کے دل سنی دو چار حرف / تیر پر بہیجے تیر اوسنان پر چار حرف
سر اہی قد بدین اگر فرمائیں آپ / اسیہ مرتے ہین کہ فرمانبر ہین ہم
بیٹیں ابرو سجدہ جائز ہوگیا آفاق مین / رکہدیا محراب کو سب نے اوٹھا کر طاق مین
دل ہی جو لکوراہی عکس ایک کا ہوا یک مین / دیکھ تو آئینہ رکہکر روبرو آئینہ
تیر اور اپنی کبہی دیکھے جو مکر رو برو / بیچ سے دو ٹکڑی اوسنی کر دی تصویر کے
چاہین سیاد خدا کے کس سے ہم تقصیر داد / جو خدا اپنا ہی وہ ان کا فرونکا رام ہے
سر دیوان پر گر حرف توحید آیا / تو سبحانہ سخن تفسیر قرآن مجید آیا
قصہ قتل اوسکو ہوا جب ایک نے تقصیر / خشک نم اور خون پانی ہوگیا شمشیر کا
آدمی کی کشتی ہی بسپر کس سخن سے / پیر ہونا طفل کا آتا ہی جوہی تیر کا
گئی چلتی ہی چلی عمر بیری عمر قاتل / نہ تو نے ایکدم آرام اہی تیغ دو دم پایا
ہوا بالا سر خورشید داغ عشق جب تابان / تو مثل سایہ ہمنے آپکو زیر قدم پایا
ناسور کیون نہو کلام اوسکا / کہ دہن ہی سراپا نام اوسکا
فتور بیری نے اکر قوی مین ڈالدیا / سحر نے تفرقہ یہان نامین ڈالدیا
دوا ای بلا گر اونسے سنی خفا ہو کر / مرے طبیب نے بیمار دوا مین ڈالدیا
ستم طلب مجھے دیکھا تو فرط سے رحم / خدا نے اوسکی دل پر جفا مین ڈالدیا
نہ گرا مجکو چشم بلبل سے / گل کو سر پر نہ گلعذار چڑہایا

جب سے وہ جانی کی گری تی اسکو آنکھون مین ہے
فیض صحبتی جی پہنچا تھا کسیکو مجھسے
ہوگیا دیوانہ دیکھہ آئینہ مین اپنی وہ آنکھیں
جان ہی روتے روتے کہو بیٹھا
خط نہ سوچہ میرا اوسنے جلایا ہوگا
تجھسے کیا اوسکا گلہ کیا ترا احسان مجھپر
رگ اپنی جوش خون سے دیکھکر فصاد کو ٹوٹے
آج پہر مجھسے پہر جاکے ملاقات کی بات
اوس صنم کی جلوہ گر کعبہ مین گر تصویر ہو
تم نہ بولی تو نہ بولا کوئی تبسے بصیر
محو ایسے اوسکی یاد مین ہین لگی کی آنکھہ
اوس لب پہ وصف چشم ہو کسطرح کہ ہے
بصیر روتے ہو تو پہر دا ایک آہ بھی
تیرا دیوانہ جب کہنچے ہوئے زنجیر پہرے
تن تنہا جدائی مین ہوا ہون بصیر
یاد جب مجھکو یاد آتا ہے
لئے شاید خط قتل دل دیوانہ آتا ہے
قدر کچھ اوس نے نہ جانی میرے
آگیا سنتے ہی دشنام عرق
اشک تر کی درفشانی ہوگئی
کھیلتا ہون جان پر لڑکونکی ساتھ
خضر مجھکو راہ پاس مرگ مین
مے نے بخشے مجکو عمر جاودان
ہنس کے بصیر کاش دم مرگ
سر اڑتہ مین انکی پکی ہم رازنہان ہو گئے

روتے روتے آنکھہ مین عاشق کی جالا پڑ گیا
بعد مردن گور کے موہنہ مین نوالہ آگیا
اسکی خود آنکھونکا جادو شیشہ اولٹا پڑ گیا
جان کو مین پرونکی رو بیٹھا
حندہ کا غذ آتش سے وہ بہایا ہوگا
غیر پر تیر چلایا تھا میرے آن لگا
نکالا اوسنے یہی ہی تیر خون سے تر نکلا
ورنہ کہدونگا سبھون سے مین کل رات کی بات
تم تو کیا ہو سنتیح جی کا فر تمہارا پیر ہو
اب کہا چاہتے ہو کچہ تو سنا چاہتے ہو
گر آئی خود ہی تو نہ دیکھین اوٹھا کے آنکھہ
اعجاز اوسکی نرگس سحر آفرین کے ساتھ
خاک آسمان کو کر گی ہا دو زمین کے ساتھ
تو زمین کیون تہ بہ تنگ فلک پیر پہرے
قبر پر میرے سفید دم تعمیر پہرے
گریہ بے اختیار آتا ہے
الہی خیر مجھو بیک بے تابانہ آتا ہے
حیف مین اوس بہ داتی میرے
آبرو ہو گئی پانے میرے
آبروئے ابر پانی ہوگئے
بعد طفلی نوجوانے ہوگئے
میرے عمر جاودانی ہوگئے
آتش آب زندگانی ہوگئے
یار اوسکے بدگمانی ہوگئے
گو یہان ہی پہچان سکنا نہین ہم ملنے بہو گئے

اسکے رخ پر عرق نے دید یا خار اوسکو جو
سدگئی ایسی نہ محشر تک کہلے چشم لحد
بیکسی تربت جو نہ آئے تو شہید ناز کے
چلو بیٹھی رہو رقیب کی پاس
زندگی تلخ یہان تک ہے کہ بعد از مردن
نہ کچہ کام اوس سے اپنا وصل کی شب تا سحر نکلا
جب کہا مین نے اوہو نکلا مین در سے تو کہا
کر کے مجھکو قتل وہ مغرور بولا غیر سے
کچہ مین کہتا ہون تو کہتے ہین کیا کہا تم نے
غیر کو دیکھنا بچشم عتاب
یہان تو ال سبہ ہی یہان نہین کے ساتھ
کیفا اپنی سرنوشت ہی کٹتی نہ تیغ
تیغ ابرو شہرہ آفاق ہے
قیس کے بعد ہوا پہر دل نالان پیدا
رخصت وہ ہوا اشک ہمارے نکل آئے
سو غنچہ لیے لالہ نئے پیمانہ آتا ہے
ابھی تو گذری ہین دن ایکدو ابھی کیا ہے
اپنا ذلت سی ہون بار خاطر
بہیجے غالب کو وہ بصیر پیام
دہوپ مین محشر کی سایہ مین رکہا
مست ہین ہم ہی ہی ہی نو جوان
شب کے مے پینے سے کیون آیا ہو دم
میرے بر مین آیا جب وہ جان لیل
زمین سے آسمان اور آسمان سے لامکان پہونچے
وہ گھر میرے آئے سحر ہنستے ہنستے

دانہ شبنم سی برگ گل پہ چہالا پڑ گیا
جسم لاغر کا جو میرا اوسمین تنکا پڑ گیا
اس پہ ہی کا جو رکیا تجہ سے ہی سایا پڑ گیا
مین نے دیکھا ہے آپ کو بیٹھا
خاک نے بہی تری کشتہ کو نہ کہا یا ہوگا
بصد منت ادہر موہنہ اوسنے کہولا ان اودہر نکلا
اسقدر ہی مجھکو اپنی ناتوانی پر گھمنڈ
تہا بہت اسکو ہی اپنی سخت جانی پر گھمنڈ
چپکے بیٹھے نہین رہتی ہو اوٹھا چاہتے ہو
دیکھنے کا بہانہ تو دیکھو
سو سو خیال ہین نگہہ سرمگین کے ساتھ
پیدا ہوا ہے قشقہ ہماری جبین کے ساتھ
چشم بد دور اپنی فن مین طاق ہے
مدتون مین تیرے دن یار لہ شکر پہرے
خورشید کے چہپتے ہی ستارے نکل آئے
چمن مین موسم گل کس شغل سے مستانہ آتا ہے
دل لاتو بیٹھا کوئی دن مے رو ابھی کیا ہے
کچھ سے ہے گرانی میرے
اور پہر وہ بہی زبانی میرے
دو دل کی مہربانی ہوگئی
نوجوانی می پرانے ہوگئے
بات جو ہوتے تھے جانی ہوگئے
جان فدای جسم فانی ہوگئے
تلاش یار میں کہو گئے ہم کہان پہونچے
بس ایسی ہی جاتی ہین گہر ہنستے ہنستے

صبا نے جو اونکو سحر گدگدایا
گیے لوٹ گلہای تر ہنستے ہنستے

سوز جگر یہ اپنا نہیں خود بخود ضرور
یہ آگ تو کسیکے لگائی ہوئی سی ہے

دست جنون سے باقی ہی اک آستین سو وہ
تر آب اشک کی جلائی ہوئی سی ہے

چہوڑے جفا سمجہکے جفا جو مجہے اوسے
یہ بات تو کسیکی جتائی ہوئی سی ہے

تو پاسا قد جہریرا سا تن جیسی سا رنگ
پہولے سے صورت انکہہ بچائی ہوئی سی ہے

شب دخت رز سے ہم جو ہم آغوش ہوگئے
ایسے بزمین آئی کہ بیہوش ہوگئے

کمر نہیں ہے تو ذکر اوسکا مو بمو کیا ہے
دہن نہین ہے تو پہر اسمین گفتگو کیا ہے

گر افتخار ہے معشوق کا تو عاشق ہے
نہین جو مین تیری دیکہے تو تو کیا ہے

طبیعت آئی مزہ پر جو بات پیکی نہ آب
تو ہنسکے بولے کہ اب تیری آرزو کیا ہے

نہین ہے صبر تو بسیصیر ہے تلاش عبث
جو چیز کہوئی گئی اسکی جستجو کیا ہے

کبہی ہے کسیکے ستائی ہوئی سی ہے
اپنی طبیعت اب کہیں لگے ہوئی سی ہے

قاصد جو کہہ رہا ہے کہ بن آئے تیری بات
کچہہ یہ تو بات اوسکی بنائی ہوئی سی ہے

کس فتنہ کی شب آگئی تم بن مین سمجہو
انگیا تو عطر مین بسائی ہوئی سی ہے

رہنے لگا جو مجہسے غبار اوسکی دلمین اب
یہ خاک تو صبا کی اوڑائی ہوئی سی ہے

بسیصیر وقت ہی مین پر نکلتی نہین ذرا
رقت کچہہ ایسی دلمین سمائی ہوئی سی ہے

تم کسیکو بوسہ دو تہمت یہ تمکو کب لگے
منہ کسیکو لگنے دو تم کسیکے منہ صاحب لگے

وہ جوش خون نہین محتاج ہو جو نشتر کا
نہ نکلے توڑ کے جو رگ کو وہ لہو کیا ہے

رکا جو گالی سی مین اونکی تو کہا ہنسکے
جو دے تو شوق سی دی تیری آبرو کیا ہے

دکہانہ دو لب شیرین جو اسکی رسوائی ہو
ہماری زخم کو یہ حاجت رفو کیا ہے

بسیصیر کے اشعار متفرق تذکروں سی

سنکے ذکر چشم دیوانہ ہوا
حیف افسون مجہکو فسانہ ہوا

مشکل شکست آبہی ممکن ہو کسطرح
تار سرشک دیدہ گریان کا ٹوٹنا

آہ نے دل سی جب تپاک کیا
لاکہ کا گہر جلا کے خاک کیا

در کنشت پہ کعبہ سہی آکے بیٹہے ہین
اوٹہین گے کیسے کہ قرآن اوٹہا کے بیٹہے ہین

مریض غم کو تیری کہ پہر نہ سونکہ دکہلایا

تاک مین اپنی لگا ہے محتسب
دخت رز سے جب یارانہ ہوا

ہو گئے مین ناپدید ستاری صبح
پیری مین کچہہ عجب نہین دندان کا ٹوٹنا

کعبہ دلمین ہے وہ نما مین آپ
سجدہ اب نہین خدا مین اب

اوٹہانہ پہر خدا انکو ای سنگ در یار
ہزار منت دربان اوٹہا کے بیٹہے ہین

مسیح چرخ چہارم پہ جا کے بیٹہے ہین

مخمس بزبان بہاکہا بطور ہشت پدی مسمی بہ رام بان بر غزل فارسی امیر خسرو دہلوی رحمہ اللہ

سورت چہبیلی من لبہی سندر سلونی سانوری
ماتہے تلک کا بند ہے لٹ جمنا کے تٹ نکہہ بانسری
لوچن بشال اور کہور بہال اہرن کے مال تا رس بہری
ای چہرہ زیبای تو رشک بتان آذری
ہر چند وصف میکنم در حسن از ان بالا تری

سانول ہرن مانو مدن کومل چرن بن بن چری
نینون مین چپل سینون مین بل چنچل چپل چہب جبتی
نکہہ پہ ثنگ نگن کی تک نکہہ سکہہ سے جہکرت اشری
تو از پری چابکتری وز برگ گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

ڈہونڈہ ساتون دیپ مین بہرت بہراسلے جنم
ترچہے سنہٹن دیکہے کنور یا نکے سنہٹن دس کم سے کم
ڈہونڈہا اودے سے است لون ہر جگہ مین کراو تم گر
آفاق را گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

چنچل چتر بیلی کمر کیون کر نہ من بس جاے تو ۔ چتون چپل پہرکئی کشل کیونکر نہ جیکو بہاے تو
انجر کہے گہیرے رہے گاری سبہے دوبہ کہاے تو ۔ عالم ہمہ یغماے تو خلق جہان شیدائے تو
وان نرگس رعناے تو آورد رسم دلبری

ہونٹہون پہ لالی ات ادہک کیسر کا ماتہے پہ تلک ۔ ہنسنے مین دانتون کی چمک کانون مین کنڈل کی دمک
صورت سلونی سانوری بکہری کیون پہ الک ۔ تا نقش می بندد فلک کس را نہ دادہ این نمک
حوری ندانم یا ملک فرزند آدم یا پری

بالک ہی دیکہے اور ترن اچپل برن چنچل چیتر ۔ موہن منوہر من ہرن من موہ ستواری کنور
دیکہے اونکہے سر اسر دہر دہر سرت کر دہیان بر ۔ ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوب تر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

صورت وہ تیری دہیان سی ہو جبکے من مین گڑ گڑی ۔ جس دن سی ہی گہٹ گہٹ بسن جی مین ہے تیری ہی اڑی
رہتی ہی لسندن جیت چڑہی ہوتی نہین چہن پل جُڑی ۔ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگرے

ہے کرشن ہی جیو دہا ندن ہے نندشت اب کر دیا ۔ جب تون ہی ہیری دم مین دم چر تون ہے مجہکو ستا رہا
ہون ایک تو برسانے مین بیصبر مین اور دوسرا ۔ خسرو غریب ست و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوئے غریبان نگرے

بیفکر تخلص لالہ من موہن سردپ چند رشتہ دار اور شاگرد لالہ ہری ہرنس رای بانع کے تہے

کیون بیٹہے ہو بیفکر ستاکے ہمین آج ۔ تدبیر مین ہی وہ بت بے پیر ہمارے

بیغم تخلص منشی مہتاب رای برادرزادہ منشی رام ادہین اسسٹنٹ بال متوطن محال شولکا پرگنہ و ضلع پرتاب گڈہ اودہ

خاک مین عاشق کے کیا تاثیر دی اللہ نے ۔ گور کا ہر نخل ہی عشق پیچان کی طرح
بال سنبل چشم نرگس سرو قد لب شکل گل ۔ گلشن حسن صنم ہی باغ رضوان کی طرح

بینی پرشاد اور حال معلوم نہین یہہ دو شعر اونکی حضرت ناد نے کتاب مجموعۂ سخن کے جلد اول سے لکہکر بہیجے تہے

سکندر آیا جہان نا پیتا جو آب گوہر ۔ صدا یہ کان مین پہنچی وہ تاتن ہے
کہ اب تلک نہ بجہے گا مدرسے پیاس ۔ پیا تکی ہو گئی مساحت جرس فاقت

بیہوش تخلص منشی گوبردیال باشندہ لکہنو مختار عدالت فوجداری اور حال معلوم نہین ہوا۔

دردہجر یار مین از بسکہ لاغر ہو گئی
روتے روتے دیدۂ عاشق مین نم باقی نہین
یا الہی راہ کوئی یار کس سے پوچہیے

دست و پا عاشق کے آخر تمد لبستر ہو گئے
استقدر سوکہی ہین پہ ہیلی کی کنگر ہو گئے
خضر جا ایک راہ بر تہا آپ ہی گمراہ ہو گئے

لطف حیل اونکی غضب ہین ہو احال
اوس سلیمان کے سوال بعجب کرتا ہو نہیں
خاموش اہل بزم ہو گئے شکل دیکہکر

دیکہکر مجکو جو وہ جامہ سے باہر ہو گئے
ہنس کے فرماتا ہے وہ جو نیکے ہی ہی یہ ہو گئے
سب صنم تو نکو تمنے ہیولا بنادیا

قدر بتان کچھ لکھی صفت ہمنے نظم میں
قلادہ آسمان کا زمین سی ملادیا
ہر مہ جبین کا حسن ہے اشک جمال حور
یکدن وہ دن کہا ہیگا بجتِ جوان مجھے
فردوس سے لطیف ہے ہندوستان مجھے
ہوگی نصیب خدمت پیر مغان مجھے

پروانہ تخلص راجہ جسونت سنگہ عرف کاکاجی ابن راجہ بینی بہادر قوم کایتہ اعاظم اراکین نواب شجاع الدولہ بہادر والی اودہ سی ایک جوان خورم و شگفتہ خوش تمثال وپری جمال تہے اور وہ اردو زبان مین صاحب دیوان گزری ہین اکثر محقق لوگ اونکو سرب سنگہ دیوانہ کے شاگردون مین سے خیال کرتے ہین اور جو بعض میر حسن اور مصحفی کا شاگرد لکہتے ہین اوسپر اعتبار نہین اردو کی شاعری کو حضرت پروانہ نے اپنے عہد مین خوب ترقی دی وہ ہی اپنے استاد سرب سنگہ دیوانہ کے بڑے حامی اور مربی اس زبان کے تہے اور فارسی کی شعرگوئی مین بہی بڑا ملکہ رکہتے تہے چنانچہ ایک دفعہ شیخ علی حزین اصفہانی کی ملاقات کو گئے شیخ نے نازک دماغی سے کہلا بہیجا کہ مصرع — درین بزم رہ نیست بیگانہ را — کاکاجی نے فوراً جواب دیا مصرع — کہ پروانگی داد پروانہ را — حزین اس لطیفہ فی البدیہہ کے سننے سے بہت محظوظ اور مسرور ہوا اور بلاکر نہایت تعظیم و تکریم کی مندرجہ ذیل اشعار پروانہ کے روشن بیانی سے ہین۔

نسیم آہ نے شاید کسیکے کی تاثیر
سدا ہے جام می شرمندہ چشم مست تیرے
آئینہ سان ہے صاف جو ہر کو زنگ غم
صادق نہ سمجہہ اوسکو محبت ہے جسکا ذب
شگفتگی سے ہے تیری غنچہ دہان ہے
صراحی بہی خجل ہے اس تیری تصویر گردن سے
اس دور مین کہ عیب ہنر دونوا ایک ہین
جو صبح منہ چاک گریبان نہین ہے
جو گزری عاشق جرا کی وہ نخبر گردن سے
کیا جانئے ہمدم کیا دیکہکے ہم تو
کہتے ہی عندلیب چمن مین ہزار کے
مین ہین وہ محبوب سے مجبور کیکا ہوئے
نہ نکلے خون راجون ہیکر تصویر گردن سے
ہر چند سیہا رہی پر دل کو غش آیا
اپنی بہی ن بہرن جو بہرن وہ بہار کے
وہ دیکہے ہی تو وہ تنگ غم کرکا ہو ہوئے

سرور لالہ انگد رای تخلص پر بیشری داس متوطن فرخ آباد۔

شمشاد منفعل ہے تو بیتاب ہی باغ
وہ قد کشی جو آکے لب آب جو کرین

پری تخلص چہمن ستجنی گو باشندہ دہلی شاگرد مرزا رحیم الدین حیا۔ یہ دو شعر اوسکے ہین۔

انکی جو مرد کیے مین دغا باز و بیوفا
انگلے تماش ہین خدا جانے کیا ہوئے
دلنکو ہی آنا تہا تجہے ماہ صیام مین
دلدگور مرد کے میری بندہ قضا ہو

پریشان تخلص منولال شاگرد شاہ نصیر اور حال معلوم نہین۔

جو ہونگی ادا کوی کب یادسی جاتی ہے
ہر بات پہ جہڑکی ہر جنبش کا کاتی ہے
ہم ہین تو اوہہ جاو غیر اہین تو اہہو
یہ ضعف فی جانان کیا تم نے لگائی ہے

پریشان تخلص پنڈت ولد پنڈت جوالا پرشاد کشمیری نام نہین معلوم ہوا۔

مین وہ نہین ہون کہ مجکو اثر مے کچہ ہم
ہون شمع مین لیکن یہی کہتا ہو مین
پیمان ہے رات دن سر شار فیض عالم ہے
سنا کے ساری نصیحت سنائیگا ہر کیا
اسی وضع پہر جاخبر آتی ہی یکی
کبہی ہیں ہی کرجان ساقی ایک جلوہ کا
کیا تہا مدرسہ عشق مین سبق پڑہنے
یہہ ہمنی نا و ہائی ہین یہان میخانہ
زاہد تعشق ہی انکو ایک گل دستہ کا
زمانہ خود بخود مفتون ہے ہر عضو صفا
نہین ہین کہتا ہا بوتل کتاب کے بدلے
بہشت مین بہی اگر شیخ جائیگا پہر کیا
بہت ہے غصہ باز و مدد تو ہمیں بہی خون ہوگا
بہید جسم کا پتلا اگر پیلا ہی جادو کا

پورن تخلص پورن سنگہ قوم کایتہ ساکن قدیم شہر دہلی شاگرد سعادت یار خان رنگین علم سنسکرت اور طبابت ہندی مین مہارت کامل رکہتے تہے مگر بسبب بدمزاجی کے بیمار آدمیون کی طرف کم التفات کرتے تہے اور ہدیہ و تحفہ کسیکا کبہی نہین لیتے تہے شراب کی صحبت سے بالکل اجتناب تہا حالانکہ کایتہ تہے فارسی مین بہی کسیقدر انکو ضروری دستگاہ تہی مگر شعر زبان ریختہ مین کہتے تہے اور گو انکی زبان بہت شستہ و صاف نہ تہی مگر بعض شعر سے طرز معنے بندی عیان ہے اور یہ شعر انکی تذکرہ گلستان سخن سے یہان لکہے جاتے ہین۔

ہم نام رہا ہی سی بیزار ہین ای ہمدم
اس راہ مین و اروی لازم ہے سدا پورن

دل چاہ زنخدان مین ہے جب سے اسیر اپنا
سامان سفر کبہی تیار فقیر اپنا

شمشیر تو دہ ابرو اس پہ چلا بہی
ہیہہ زخم کا کل ہے مت جا بیو دل تشکو

چہوڑا ہی نگہ ظالم تو بہی کبہی تیر اپنا
اس راہ مین تو چلکر ہو وے نہ خجل تشکو

پہیر تخلص مہاراج سنگہ برہمن سکنہ قدیم متہرا اوایل مین جوان تخلص کرتے تہے اور باوجودیکہ ذات کے چوبے تہے جو پرخوری مین مشہور ہین مگر رات دن مین ایک دفعہ سے زیادہ کہانا نہین کہاتے تہے اور وہ بہی لقمہ چند کے سواے طبیعت کو گوارا نہ تہے اور نمکین کہانون کے علاوہ اور سب قسم کے اطعمہ سے احتراز تہا شکستہ خط بہت درست لکہتے تہے اور جلد لکہنے مین بہت تیز تہے وطن مین کبہی کبہی اور دہلی مین اکثر رہا کرتے تہے مندرجہ ذیل شعر انکی صاحب تذکرہ گلستان سخن نے لکہے ہین وہ یہان نقل ہوتے ہین

رات کاٹی ہی تیرے شعلہ آتش نفس
قبر پر فریاد یون اپنی تو ہرگز نہ جا

اس سے کیا تجہکو کہ ہے حال تشویش میرا
مین وہ خاکستر افسردہ ہون جون صبح

تیرا کب سمجہا چہٹا اس خاک دامن گیر سے
داغ خورشید ہے یک اخگر سوزان میرا

پیاری تخلص لالہ راد ہے لال سکنہ متہرا۔

لگا جب دہیان پیاری کا تو ہاتف غیب کہتا ہے
بجز آہ رسا کے کون اپنا رہ نما ہوتا

پہوٹر تربینی لال قوم کایتہ پانی پتی کبہی کبہی متسخر کے شعر موزون کرتے ہین اور جب اچہی شعر کہتے ہین تو صغیر تخلص لاتے ہین۔ یہہ ایک شعر ان حضرت کا نادر صاحب نے لکہا تہا سو یہان درج ہوا۔

کتنے کی کہال مین کچہ چوری نکہ ہو
پہر ہاہی لٹہہ لئی بت کنجر تمام رات

تاب تخلص شتاب رای برہمن کشمیری باشندہ دہلی ایک شاعر شیرین سخن تہی اور علم شعر مین بالغ فن چنانچہ اشعار ذیل سی ظاہر ہے

خوش ہوتے ہمیشہ سی تمہارے اگر ایسی
تو کاسیکو بنتی مری اہی فتنہ گر ایسے

یا تنگ نگہ ناصح نادان مجہے ایسا
یا چل کے دکہا دے دہن ایسا کمر ایسے

تابان تخلص پنڈت مہتاب رای بارہ برس کے عمر تہی کہ انہون نے میر درد کے مشاعرہ مین اکر غزل پڑہی جسکا مطلع یہ ہے

شعلہ بہرک اوٹہا ہے میرے اس دل کے داغ سے
آخر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے

اوسوقت وہ گلے مین ہنسلی پہنے ہوئے تہے ایک شاعر نے طنز کی راہ سے کہا کہ پنڈت صاحب کوئی شعر آپ نے اپنی طوق گلو کی شان مین بہی کہا ہے جواب دیا کہ نہین مگر اب کہتا ہون اور دو تین لمحہ کی بعد یہ مطلع پڑہا اہل شاعر

سنکر بول اوٹھے کہ خدا تمہارا حافظ رہے

اسیری عشق کو منظور ہے میرے اگر ہنر
پہنانا طوق منت کے بہانے میرے گردن

تپش تخلص لالہ کنہیا لال ولد کیول کشن باشندہ فرخ آباد شاگرد رشید اسمعیل حسین منیر۔

تیری گلی میں پہونچ نہ سکے ایکبار ہاتھ
کہجلائے اوسکی پیٹہہ میری

شاخ خزان رسیدہ ہیں ایسے گلعذار ہاتھ
اللہ خشک ہو صفت پشت خار ہاتھ

خنجر سی دل لگی سیکڑون ٹکڑے ہو کر دے
ہا تونکو ناچ میں جو کہ کر اوٹھاتے

میرا کلیجہ پڑگیا اے گلعذار ہاتھ
دریا ہے حسن آپ کا پڑ جا ہے چار ہاتھ

تجلی تخلص للی جی شاگرد منشی ہنیڈو لال زار۔

مختار ہی وہ چاہے مجھے دیکھے نہ دیکھے
جان بخشی نہیں ہیں وہ بلا کے کالی

آنکھہ اپنی تو ادس سے تو مقابل سے لگی ہے
چہوا مشاطہ ذرا خوب سمجھ کر گیسو

نرگس اوس غیرت گل کے تو نظر کر گیسو
بے تمک اوسکی ہنونی ہی ہے اسود مہتاب

سنبل باغ جہان سبھی ہی ہیں بہتر گیسو
سیہ اگر کھلے تو میں حسن کے زیور گیسو

تحسین تخلص لالہ بلدیو سہاے ساکن متہرا۔

تڑپتی ہجر میں کیون یا دل صد ختم خوردہ کے
جو آغوش تصور میں میرے دلربا ہوتا

تسلی لالہ ٹیکارام ولد بخشی گوپال رای برادر خورد بخشی بہولا ناتہہ جو نواب وزیر الملک آصف الدولہ کے بخشی تہی اور اردو میں غلام ہمدانی مصحفی کے اور فارسی میں مرزا فاخر مکین کے شاگرد تہے وطن اونکا اٹاوہ تہا اور یہ خود لکھنو میں پیدا ہوئے تہے

دیکھی سمان جو اس دیدہ اشکبار کا
گو دل میں خفا ہی تہی پر اسیاب کو نہ لانا

ہو جاے شق جگر رگ ابر بہار کا
کہتہ ہیں ہوتا ہے عاشق دلگیر کے مونہہ پر
کیا منہ جو چڑہ کوئی تیر تیر کے منہ پر

آنکھیں سحر تلک میری در سے لگی رہیں
اب بہی اس نیم جان میں کچہ ہے
یہ ہم ہی تہی گلا کہدیا شمشیر کے منہ پر

کیا پوچھتی ہو حال شب انتظار کا
فایدہ امتحان میں کچہ ہے

تسلیم تخلص دیبی پرشاد بن سادہو رام شاگرد اسمعیل حسین منیر

بیمار محبت کو شفا ہو نہیں سکتی

اچھا یہ مرض ہی کہ دوا ہو نہیں سکتے
بیر کہہ باری کیون دلکو بچاے

فریادسی کیا فایدہ ہنگام مصیبت
تسلیم سے ہرگز یہ خطا ہو نہیں سکتی

کچہ آہ ضعیفی میں عصا ہو نہیں سکتی

تسکین تخلص پنڈت گنگا داس کشمیری۔

عقل و خرد و دل تہی اور صبر و شکیبائی
جب سامنے وہ آیا ہم سب یہ گیا بیٹہے

تمنا تخلص منشی کیول پرشاد ساکن لکھنو۔

ابہین سا کوئی باغ و بہار نہ ملے باغبان اپنا

چمن اپنا نہ گل اپنا نہ سرو بوستان اپنا
کہے دیتا ہی چلا کے تمنا تیر سا ہو بچی

رسائی مرغ دلکی ہو گئی گو دام گیسو تک
ہوا لا جگہ کی گوشہ میں مرغ اب کہان اپنا

نہ پہونچا پر دہن تک طایر وہم و گمان اپنا

تمنا تخلص منشی رام سہاے ساکن لکھنو محلہ نوبستہ قوم کایتہ سکسینہ خلف منشی پورن چند مالک مطبع و اخبار تمنای علم فارسی و انگریزی میں صاحب استعداد ہیں اور ۱۸۶۸ء سے سررشتہ تعلیم اودھ کے صدر دفتر میں ملازم اور کئی سال سے اخبار سررشتہ تعلیم کے مہتمم و منتظم ہیں آدمی بہت با اخلاق اور صاحب جوہر معلوم ہوتے ہیں اونکی تحریر سے جو میرے نام آئے تہے طرز خوشخوی و

ونا لجوی عیان ہے اونکی ہامی ہنشی دوارکا پرشاد افق اور منشی ماتا پرشاد نیسان بہی بڑے ذی شعور شاعر اور طبیعت دار آدمی ہین
گویا این خانہ تمام آفتاب کے مثل اس خاندان پر صادق آتی ہے یہہ حضرت تمنا اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیف و تشہیر کر چکے ہین
اور دیوان مرتب ہو رہا ہے - ۱- رام رہس پنچ ادہیائی ۲ گیتا ماہاتم ۳ رسوم المتعلمات ۴ تقدیری کرشمہ (۵)
مثنوی سنبلستان حیرت - اسمین مہاراجہ جنگ بہادر وزیر نیپال کی وفات اور اونکی رانیون کے ستی ہونے کا احوال
درج ہے اور اس کتاب کے حسن تالیف کا صلہ سرکار نیپال سے مل بہی چکا ہے - ۶ - گلگشت باغ لکہنو - حضور پرنس
آف ویلز ولیعہد جناب ملکہ معظمہ کے حال مین -

۷ نظم دلپذیر اردو اسکا صلہ مہاراجہ صاحب بلرام پور نے دیا تہا ۸ مثنوی گلزار فرنگ قصہ عاشقانہ ۹ نافع صحبت
۱۰ یادگار ریاست الور - ۱۱ یادگار ریاست بہوپال ۱۲ گلدستہ کشمیر ۱۳ چمنستان میسور ۱۴ گلدستہ تمنا
۱۵ احسن التواریخ نثر اردو اسمین اودہ کے تاریخ ہے ۱۶ اشتہار نامہ اسد جنگ ۱۷ گلدستہ باغ نشاط ۱۸ - افضل التواریخ
اودہ کے حالات مین ۱۹ - اشرف التواریخ ۲۰ رام لیلا نظم اردو ۲۱ گلزار فرنگ ۲۲ رام لیلا ۲۳ جشن لیلا در
اشعار تمنا یہ ہین -

بتون سے ہم دل لگا چکے ہین سب اونکی سختی اوٹھا چکے ہین	ہم آپ خود کو مٹا چکے ہین کہ سلک رشتہ گرا چکے ہین
خمار دیرینہ جوش پر ہے پلا دے مے جی ساقیا کدھر ہے	ہمارے بہی کچھہ تجھے خبر ہے کہ ہم بہی محفل مین آ چکے ہین
وہ جان جان ہین تو ہم ہین بیجان وہ شاہ خوبان ہم اونپہ قربان	اگر لئے ہین وہ تیغ بران تو ہم بہی گردن جھکا چکے ہین
عجیب دنیا کا حال دیکھا کمال ہے کو زوال دیکھا	اونہین کو اب پر ملال دیکھا جو لطف راحت اوٹھا چکے ہین
جو عشقبازی مین ہم ہین یکتا وہ حسن مین فرد ہین تمنا	اونہون نے ہمکو بہی آزمایا ہم اونکو بہی آزما چکے ہین

خلوت صبح نے سب کا مکانہ کردیا ابتر سر پہ چشمہ شانہ نہ گریہو بھی بکھر گیسو سیاہ نیت تو بہاگ گیا بیٹھتی ہین کہ لگکر ہی عیان تاثیر خاک و آتش و آب و ہوا	فروغ شمع کا پروانہ کا ارباب محفل کا پانون چہونے چلے اب سر بہی آ تیر گیسو خوب پوشیدہ کئے تونے دکہا کر گیسو سیکڑون مطلب نکلتے ہین جو ہین یہ جا گیسو غیر پیشانی ہی اب داورہ بنی صاف	فنا کے بعد رہتا ہے تمنا ذکر اکثر کہو لکر دیکھے جو وہ میری لحد پر گیسو صبح جلد سی ہی قدر شب افتادہ ملی سمجھ ہی کیونکر ہو سکے مسرور ہر امیدوار عوض کے سایہ مین ہین طاق ابرو منزل	سخندان کا سخن کا شعر کا استاد کامل چادر گل کی عوض سنگ لی چادر گیسو لگے ہین شب معراج پیمبر گیسو طالب بیعت سی آپ کی سرکار ایک

تمیز منشی کالے راے ولد دیبی پرشاد عزیز باشندہ فتح گڑہ -

ایسے وہ ہین جو مگر تیری خاک راہ ہوئے	شیخ برہمن طالب گور و کفن کی ہے	اونگلی ہی جب اشارہ کیا ابرو نے تمہاری	ابھی ہمارے ہاتھ مین نقل دہن کی

تمکین تخلص پنڈت بخت مل کشمیری شاگرد پنڈت لچھمی رام خدا -

	مشتاق قدم ہو کے بچھا بیابان	لاتی ہی لا پہ تیری شوریدہ گلگ	

ثابت تخلص منشی رادہکا پرشاد شاگرد نواب عاشور علیخان متوطن قدیم شہر لکہنو۔

پہانسی ہین دام مین پہندے مین نگر گیسو
عنبر تر کی نہ کیون سحر سی پیدا شام
خاک اڑاتی ہی کہو کسکی عزادار ہین

جان لینی کو بلا ہین ترے کافر گیسو
تمنے دہوے ہین دم غسل معنبر گیسو
گرد آلودہ ہین ای میری پری گیسو
شاہ خوبی کی ہی سرتاج تری صورت وشکل

دیکہین کب یوسف دل چاہ ذقن سی نکلے
اوڑ چلا یار حسینون مین پری کی صورت
کسکو سودا نے بنا دے بتا دو تو سہی
اوسیہ طرہ ہی میری یار برابر گیسو

رستو نہی تو کلی ہاتہہ مین شب گیسو
طایر حسن کو گویا ہوا شو گیسو
ای صنم آج سنوارتے ہین کیسے گیسو

ثاقب تخلص لالہ جانکی پرشاد۔

آبرو چاہیے تو کیجیے قناعت حاصل
لب جو ہو بند صدف کا تو گہر پیدا ہو

جام تخلص کنور سین سکنہ بڑہولی علاقہ دہلی انکو شرف الدین سرور نے اپنے شاگردون سے لکہا ہے۔

جو ہی یاد کے گہوڑی پہ گو موج ہوا
نہ دعوا کرسکے گلگون ہے تری ہمعنانیکا

جگناتہہ تخلص باسم خود قوم کایتہ کرن ولد کشن پرشاد وکیل عدالت ہزاری باغ متوطن قصبہ ٹکاری ضلع گیا ایک لایق شخص ہین اور اتیک مندرجہ ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین۔ کرشن ساگر بال لیلا چتر گوپت بہناوی۔ کبجیند رمونش اراد و۔ کتہا ست نراین نظم اردو۔ دو علیحدہ علیحدہ یہ دو نو پیری دیکہنے مین آئین جو ست نراین بہگوان کا اشت رکہتے ہین اونکو اسکا پڑہنا بہت ضروری ہے اور یہ چند شعر اونسے نقل ہوئے ہین

ہمرسے ست نراین کو اول
فلک ہے ارض ہے شمس و قمر ہے

مراد دل ہو جس سے سبکے حاصل
پری ہی دیو ہے جن و بشر ہے

بظاہر گر نہان لیکن ہی ہر جا
ہم و سبزہ شجر رونق دہندہ

اوسی سی یہ موجودات پیدا
پرندہ ہین چرندہ ہین درندہ

جنون تخلص چندا پرشاد ولد کالکا پرشاد باشندہ لکہنو شاگرد نواب عاشور علی خان۔

سایہ سے بہی سعی اکرتے ہین جدا وہ زلفین
سرسی انکی خدایہ دل ناشاد بچائیے

جان پر کہیل گئے دیکہکے ہندو زلفین
افعی و عقرب خونخوار ہین ابرو زلفین

وصف مین صورت شانہ جو ادہر جا اوہی
ای جنون قتل کو تیری ہی لئے مقتل ہین

خود بتا دیتی ہین مضمونکا پہلو زلفین
بن گئی ہین سن و تیغ و ابرو زلفین

جنون تخلص بانیدیال خلف منشی نوندہ رای نایب سر رشتہ دار کلکٹری میرٹہہ شاگرد شیخ محمد عبد الصمد فوق۔

ہین جو شاکی ہوا مقدر کا

بہر گیا جیسے دل ستمگر کا
کس صفائی سے ذبح کرتا ہے

بوسہ لب خیال مین جو لیا
دیکہین جوہر تمہارے خنجر کا

اوڑ گیا رنگ وہی دلبر کا

جنون تخلص منشی کشن سہای باشندہ سکندرہ راو شاگرد نسیم سکنہ علیگڈہ۔

سو رہا کیا جو کہہ تہی یہ دلبر تمام رات
لب و دندان سی مالیدہ ہے تیری ظاہر ہے

لوٹا کیا مزے منہ انور تمام رات
گہر کا لعل کا نیلم کا بس یکجا یہ مرجان ہے

پہلو مین بیٹہکے دی جام پی گئے
او ہٹا شیشہ می کیا ہوا کیا ہو تری ہے

کیا چاندنی کہلی ہے ہوا ہی بہار کی
گہٹا اوٹہی ہے ساقی ابر سیاہ چمن ہے

گلون کا سر اوٹہا ہی سرو ہی تکتے کہیلے ہین
چل ای سرو روان تیرے ہے شاید انتظار ہی

جوہر تخلص جواہر سنگہ شاگرد میان جرأت یہ حضرت اوجاگر طوائف پر عاشق تہے۔

جلوے سے تیرے ہی یہ سب اجہان اوجاگر | خورشید ہی ہو جیسے سب آسمان اوجاگر

جودت تخلص ہری رام مرشدآبادی شاہ عالم بادشاہ کی عہد مین نواب علاء الدولہ کے سرکار مین توسل رکہتے تہے اور وطن اونکا کٹک صوبہ اوڑیسہ تہا۔

واعظ کی بات دل ہی مین رہنے کا نہین | پتہر کی چوٹ شیشۂ دل سہنے کا نہین

جودت تخلص لالہ نیالال تلمیذ سید احمد نکہت۔

جب طلب کرتا ہون بوسہ کہے زر دیجئے | تمکو سودا آج ای جودت [illegible] ہو گیا

جوش تخلص لالہ سری رام خلف لالہ شیو سہائے برق مختار عدالت فوجداری میرٹہ یہ شعر اونکی حضرت مشتاق کی ذریعہ سے پہونچے ہین

اوسکے کوچہ مین مجھکو جانے دو | طپش دل ذرا بجھانے دو | جوش یا رنگی کا تہہ لاکہون مین | زلف ناگن کو کاٹ کہانے دو

جوش تخلص بابو کلیان سنگہ قوم کایتہ بہٹناگر خلف لالہ دیوان سنگہ نبیرہ لالہ نوندہ رای باشندہ سکندرآباد ضلع بلندشہر ایک نوجوان علم انگریزی اور فارسی سے ماہر مولد منشا شہر اجمیر اور حال میونسپل کلرک شہر بیاور عرف نیا نگر مین اہنون نے فارسی میری والد سے پڑہی ہے اور اب سنا ہے کہ شعر بہی کہتے ہین مگر میری دیکہنے مین ابتک نہین آئے

جوگل کشور خلف دیوان تربہون لال متوطن بلدہ بہوپال منشی رنگین نویس اور شاعر نازک خیال ہین اور خوشنویسی مین صاحب کمال یہ دو شعر اونکی تذکرہ فرح بخش شعرای بہوپال سے لکہے گئے اور ایک فارسی شعر بہی اونکا بطور نمونہ کے یہان لکہا جاتا ہے جو اول جلد مین لکہنے سے رہگیا تہا اور ان شعرون سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب دونون زبانون مین خوب گویا ہین۔

اشعار اردو

وہ دل جو بہشتی مرا غمخانہ ہوا ہے | فردوس برین آج یہ کاشانہ ہوا ہے

کچہ ہمین نام خدا پرواے سیم و زر نہین | خاک کوی یار کیا اکسیر سے بہتر نہین

شعر فارسی

او بکاکل کشید شانۂ عاج | یا درخشید برق در شب داج

جوہر تخلص جوہر لعل شاگرد غلام عباس

جب کہ خنجر میان سے قاتل کا باہر ہو گیا | سنکر دل نکلا سی تن سے جدا سر ہو گیا

جوہر تخلص پنڈت دینا ناتہہ ولد پنڈت دیبی پرشاد عرف سالیای باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد آغا حسن امانت

قتل کرتا وہ قاتل ہے پیر اپنے ہاتہہ سے | غیر کو دیتا ہے کیون شمشیر اپنے ہاتہہ سے
جبتلک ہوتی نہین تقدیر سے جوہر ہم | زلف ہو کر اوس بت بیباک کی ہم قید ہوئے
بن نہین پڑتی کوئی تدبیر بہی ہاتہہ سے | پانو دلمین پڑگئی زنجیر اپنی ہاتہہ سے

جوہر تخلص بابو رام ساہوکار ولد جواہر مل فرخ آبادی شاگرد منیر۔

نیند آنکہون مین پہر ہی کہان رات بہر ہے | اسکے نصیب جسنے جگائی کمر ہے | ہر دم جدائی تہی محبت شب وصال | جب نگاہ آپ کی وقت سحر ہے

باہر نہین ہین حکم سی اوسی جان آپکے	دل سی نثار جان ہی قربان آپکے	

جوہر تخلص سیوا رام قوم کایتہ سکنہ بریلی بڑے فصیح اور بلیغ شاعر ہو گزرے ہین اور علم نحو مین اونہون نے ایک نہایت
عمدہ قصیدہ جوہر الترکیب نام لکھا ہے کہ مثل اوسکے آجتک دیکھنے مین نہین آیا ہے اور اوسکو طالبان علم صرف نحو بڑی
رغبت سی حفظ کرتے ہین سیتہ دو شعر فارسی اونکی اوسی کتاب کے ہین جو یہان بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہین اول جلد مین
سہو سی رہ گئی تھے ۔

بعد حمد و نعت و مدح ظل سبحانی ہمام	خوان نے جوہر این قصیدہ جوہر الترکیب نام	با ہمہ تحقیق بہر مبتدی و منتہی	منتظم کردم اصول نحو در فارسی کلام

جوہر تخلص رای جواہر سنگہ ہندو نہین نامی شاعر اور کایتہون مین فخر خاندان ہین اور آج مثل اونکی شاعر مشتی اور نکتہ پرداز
اشخاص بہت کم ہندوستان مین ہین اونکی کہنہ مشقی روز بروز نئے نئے مضمون ایجاد کرتے ہی اور اونکی شاگردون سی وقتاً فوقتاً
علم سخن اور فن شعر کو ترقی ہوتی جاتی ہے اگرچہ ہم مختصر ذکر اون کا تذکرہ معیار الشعراء ہنود مین لکھہ چکے ہین مگر مزید حالات
اونکی سوانح عمری کے جو بعد کو معلوم ہوی بخوشی یہان درج کرتے ہین اور وہ یہہ ہین کہ جوہر لکھنوی قوم کایتہ سکسینہ
دہلوی الاصل ہین جد اعلی انکے راجہ پورنچند ہمراہ اجداد سلاطین اودہ سلطنت دہلی کی طرف سی ملک اودہ کی تسخیر
اور انتظام کو آئی رای بہاری لعل صاحب دادا انکی اور رای بختاور سنگہ صاحب انکی والد ماجد کا مولد بیت السلطنت
لکہنو ہے راجہ صاحب رام دہلوی انکی دادا کے بڑے بہائی اور راجا بہادر سنگہ انکے چچا مختار و منتظم املاک و ریاست شاہ
اودہ واقع دہلی کے رہے اور املاک کثیر انکے نامی بزرگون کی لکہنو مین محلہ پورن ٹولہ کے نام سے مشہور تہے جو بعد غدر
۱۸۵۷ء مین حکام انگریزنے اس اندیشہ سے گروادی کہ پہر باغی کہین اسمین متحصن ہون انکے دادا کے ایک مجہلے
بہائی رائے منولال صاحب صفا تخلص بڑی عالم و فاضل عربی و فارسی کے اور شاعر اردو و فارسی کے منجملہ اساتذہ تہے
یہہ شعر مشہور عام ہے - چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین - کوئی معشوق ہی اس پردۂ زنگاری مین - اور یہ رای صاحب مہاراجہ جہاو
لال بہادر جنرل افواج و وزیر جنگ نواب آصف الدولہ بہادر والی اودہ کے داماد تہے حضرت جوہر ابتدائی سن شعور سے اپنے دادا
اور اپنے حقیقی ماموں راجہ بعلجی بہادر جنرل و بخشی الممالک فوج شاہی کے ساتہہ حکام اودہ کے دربار مین جاتے
اور جرنیلی و بخشی گری مین ملازم شاہی ہو کر بعزو امتیاز کام کرتے رہتے اوسی زمانہ سے اونکو شاعری کا
شوق پیدا ہوا اور اپنے والد ماجد اور چچاؤن سی کہ سب عالم علم عربی فارسی اور ترکی وغیرہ کے تہے ہر زبان
کی تحقیق کا بہی ذوق بہم پہونچا ابتدا مشق شعر اردو کی ناسخ سے کی دو ایک غزل دکہانے کی نوبت آئی تہے
لیکن ناسخ نے قضا کی جو ملک الشعراے متاخرین اردو لکہنو مین گذرے ہین اونکی بعد چندی صحبت مشق غزل
اردو کی خواجہ وزیر وزیر تخلص سی رہی جو عمدہ اور افضل شاگرد ناسخ کے شاگردون سی تہے اور اول دیوان
فارسی کا ملا ناطق مکرانی کے مشورہ سے کہ جو بہترین شعراے زبان ایران سی وارد لکہنو ہوئے تہے مرتب کیا

ہمیشہ منجملہ شعرای اعظم تمام شاعرہای اساتذہ زبان فارسی و اردو مین شریک شامل و ہم سخن رہے بعد انتقال اوسکے
راجہ لعلجی بہادر جرنل و بخشی الممالک اودہ کے جب کہ راجہ الفت رای بہادر الفت تخلص بجای پدر جرنل و بخشی
ہوئے جوہر سے مساہمت برادرانہ ان برادر بزرگ سی جدا ہوکر دفتر دیوانی شاہی مین کہ انکے جدی بزرگون کا موروثی
دفتر تہا اور اوسوقت بسلسلہ رشتہ داری انکے بزرگون سے مشیر الدولہ موید الملک مہاراج ادہراج بالکرشن بہادر
جسارت جنگ کے یا نیام تہا بجای والد بزرگوار اپنے کے مقرر ہوئے فخر الدولہ منشی الملوک راجہ رتن سنگہ بہادر ہشیار
جنگ زخمی تخلص نامی فاضل متبحر میر منشی سلطنت اودہ جنکا دیوان زخمی چہپا ہوا موجود اور شرح گل کشتی فارسی اور
بہت رسالی ریاضی وغیرہ مین مشہور مین وہ بہی ان جوہر صاحب کی ماموں تہے اور رای بالک رام جنکا توپ خانہ
بالک گنج مشہور ہے ماموں انکی والدہ کے تہے اور راجہ بہگوان داس صوبہ دار کشمیر یعنے ملک و بلکہنڈ نانا
انکی والدہ کے تہے اور نواب افتخار الدولہ افضل الملک مہاراجہ میوارام بہادر صلابت جنگ دیوان اودہ ہم نسبہ
وزیر اعظم ہی انکے عزیز قریب اور راج راج راج ادہراج پیشوا بردبان راجہ مراد سنگہ بہادر منشی و مہتمم بیت الضرب
سکہ شاہی انکے خالہ زاد بہائی تہے غرض یہ مختصر ذکر انکے جدی اور مادری بزرگون کا ہوا اور اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ یہ حضرت کسقدر عالیخاندان اور حسب و نسب مین والا دودمان ہین بسبب ۱۸۵۶ء مین انقلاب سلطنت
لکہنو کا بعہد واجد علیشاہ بادشاہ ہوا جوہر نے بہ حکم شاہی بہ ترتیب کاغذات مال انتظام سرکار انگریزی کا
کرایا اور مہاراجہ بالکرشن نے انکا موروثی دفتر انکے سپرد کر دیا ۱۸۵۷ء مین غدر ہوا ۱۸۵۸ء مین پہر از سر نو
کاغذات مال درست کئے اور محکمہ اسپشل کمشنری سے انتظام سرکار انگریزی کا کرایا بعدہ بمحکمہ چیف کمشنری ملک
اودہ منتظم دفتر و اہلکار پیشی و صاحب دستخط رہے بعد تخفیف دفتر فارسی صدر تحصیلدار موہن لعل گنج و ملیح
آباد و صدر لکہنو چند سال تک رہے اور بعدہ اسسٹنٹ کمشنرون کے امتحان مین بہی کامیاب ہوکر اختیارات جود
حاصل کئی اب کمال عنایت و جوہر شناسی ہزہائی نس ومی انریبل سر مہاراجہ دگ بجے سنگہ صاحب بہادر کے سی
ایس آئی والی بلرام پور و تلسی پور وخردہ وغیرہ راجہ تخلص صاحب دیوان سی اونکے منشی اور مصاحب ہین اور منشی
رای تارا چند صاحب خلف اکبر جوہر مصاحب و منشی انگریزی سر مہاراجہ صاحب بہادر موصوف کے شرف
و امتیاز تمام ہین اور اونکی مجہلے بیٹے منشی البیلے پرشاد کے واسطے بہی کہ بہت اچہی خط اور طبیعت دار ہین
رعایتی عنایت ہین اور اونکی علاوہ اور فرزندون پر بہی رعایت کامل ہے اور منشی لالچند صاحب آتش کہ دیوان
اور انشا انکی بہی چہپی ہوئی مشہور ہے انکے بہائی کے خسر تہے اور منشی دولت رای شوق مخاطب بہ راجہ بہندا پرشاد بہو
راجہ کندن لال اور بنسیلال بہی شاہ اودہ کے میر منشی تہے اور واجد علیشاہ کے ہمراہ کلکتہ کو گئے اور منشی
طوطا رام شاعر صاحب دیوان مشہور و معروف انکے سمدہی ہین کہ انکی خلف اکبر رای تارا چند جی کے شادی انکی

خاندان مین ہوئی ہے اور منشی رام سہائی رونق و منشی منیڈولال زار جو نامی شعرائے حال سے ہین اور حضرت میان دلگیر مرثیہ گویون کے پیر خود جوہر صاحب کے خسرائی رشتہ دارون سے ہین خطاب انکا آبائی ہے اور پہر مجدداً بادشاہ سے بہی پایا تہا اور ابتک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات حضرت جوہر سے چہپ کر مشتہر ہو چکی ہین دیوان اول اردو موسوم تاریخی مخزن فصاحت چہاپہ لکہنو مطبع منشی نولکشور صاحب مالک اودہ اخبار دیوان فارسی موسوم تاریخی مطلع خورشید چہاپہ لکہنو مطبع منشی نولکشور صاحب مالک اودہ اخبار دیوان سیوم اردو و فارسی موسوم تاریخی ارمغان ہندوستان چہاپہ پنجاب مطبع رفاہ عام سیالکوٹ دیوان چہارم اردو موسوم تاریخی نخلستان دلچسپ چہاپہ پنجاب مطبع رفاہ عام سیالکوٹ دیوان پنجم اردو موسوم تاریخی تہذیب الاخلاق و تہذیب مطلق چہاپہ بلرام پور مثنوی ہاے قیافہ و نجوم و جوہر افلاک و جوہر ادراک وغیرہ حجم کثیر چہاپہ مطبع انجمن اودہ وغیرہ مثنوی ہائے شاہنامہ و شکارنامہ مہاراجہ صاحب و شاہزادہ ایڈنبرا و سرجنگ بہادر نیپال و شکار فیلان چہاپہ بلرام پور دستور المکتوبات شرح آداب و القاب و تعلیم تصایح کارآمد دستور الملاقات بجند جلد ادر جلد بکصد ملاقات چہاپہ مطبع علوی اور تاریخ ولادت جوہر سنہ ۱۲۴۶ ہجری مطابق سمت ۱۸۸۷ ہی اور یہ شعر اسبارہ مین خود انہون نے بطور معما نظم کیا ہے

وجود جوہر آمد ای نکو فال ز پیغمبر نخستین چاردہ سال اعداد حروف پیغمبر ۱۲۶۰ اس سی چودہ سال پیشتر سنہ ۱۲۴۶ ہجری

اشعار جوہر

مین ہی ہے رکہتا ہون یون ہی نہار جانان کو
کون آیا نعم ہی جو دیتی ہین آتے مژدہ وصل
دیکہی پہر وہ لڑی اوس دُر دندان پہ نگاہ
آپ سے اپنا مداوا بہی نہین ہو سکتا
یک بیک ہی ہی جب ہیند و بن جار آنکہین ہو گئین
حیف ابرو ہی تمہارے طرح ہے شمشیر قاتل
جام مے جب دور مے چرتا ہے ہو جہنیے دو گہڑی
آیہ ابرو کہی رہتی ہی بلا دیت آن
افضال بتنجار میں کب ہوا ہے افسر
فرمایا سر فراز تو ہو جاو بیجاب
دنبالہ دار سرمہ لگا کر غضب کیا
تیری ہاتہون شہادت مین گئی کی تمنا ہے

جسطرح رکہتے ہین مصحف کو مسلمان آنکہین
ہین سخن گو تو کرین شوق سے گفتار آنکہین
کیا عجب انکی برس پہر ہون گہربار آنکہین
کیسی عیسیٰ ہو کہ جب دیکہو نہین ہوتا آنکہین
آٹہ آٹہ آنسو رونے کو تیار آنکہین ہو گئین
تم ہوئی عیار تو عیار آنکہین ہو گئین
رندی شام کی اب چار آنکہین ہو گئین
اب تو ای جوہر تری بیدار آنکہین ہو گئین
سودا نہ سے کہے ہین کرے کیا تمام رہتا تہہ
جسکو نہ سینہ پر سے میرا بار رہتا تہہ
بستون کو کوہی دیتا ہے شمشیر ہاتہہ مین
دہرکتا میری سینہ کا پہرکتا تیری بازو کا

آمدار او نکہر کر ہو گئے گیسوی سیاہ
روبرو انکی کیا یوسف مصر کی بساط
شرم سے گہر مین بہہ گئے زمین دیکہنے
نکلی بیجہ تصور مین ہے آئی جو نظر
نشہ کے دور دن ہے کیفیت دکہا ای کہہ
دیدہ کہرکی ہی محتاج کب روشن ضمیر
نشہ کے عالم مین کیفیت کا دیکہا انقلاب
ہو رز تو کہ وہ مین تو وہ ہی گر بہجے جہار ہاتہہ
کیا کاسہ حباب سے ہاتہہ آیا ہیچ کو
یارب ہوا سکی زلف گرہ گیر ہاتہہ مین
رنگ حنا کی گرمی سی تیری ہین آبلے
جب جانین کیون نہ ہیں تیری تہیلیان

ہو گئے سر بال پنی ہین رگ نیسان سر پر
سر بازار بکتی ہین خریدار آنکہین
نہین پیدا کرین دشمن نو دیدار آنکہین
محو نظارہ کی کر دو نہین ای یار آنکہین
تم ہوئی ہوش تو ہشیار آنکہین ہو گئین
چشم دل جب کہل گئین بیکار آنکہین ہو گئین
جام خالی ہو گئی سرشار آنکہین ہو گئین
رکہتا تہی ہی کو میر اخالق ہزار ہاتہہ
پہیلا کسیکی آگے نہ تو بار بار ہاتہہ
تیری نہ پاون مین ہو نہ زنجیر ہاتہہ مین
ملتا ہی جب حنا یت لی بیر ہاتہہ مین
چہریان مین انگلیان تمہاری ہیں پہلیان

سایہ ہی انکا سرخ ہی مانند برگ گل / گلرنگ اسقدر ہین تمہاری ہتیلیان
جو ہر کا دل ہتیہ ہو پروانہ کسطرح / شمعین ہین ہاتہ شعلہ تمہاری ہتیلیان

وقف مین شعلہ خیز ہی ایسا اباغ دل / ہوی سیاہ سر یہ ہین دود چراغ دل
جمکا ہی الفت رخ رنگین مین داغ دل / روشن ہوا ہی روغن گل سی چراغ دل

کہولا ہہاک کے ہمنے نہ مستی مین ایاغ دل / کہتے ہین ضبط اسکو نہ چہلکا ایاغ دل
فصل گل آئی داغ کہین ہہر ہری ہوی / لایا بہار تازہ ہمارا یہ باغ دل

تو روہ جسم ہی گیسوی عنبر سایہ / اگیا جسم کا سر پہ سمٹ کر سایہ
تن یہ شعلہ ہی کہ ہی نور کا پیکر سایہ / شکل شمس و قمر اونکا ہی منور سایہ

فیض پہلا ہے اوسطرح جہانمین اونکا / گہر مین جس رنگ شجر اور ہوا پر سایہ
ہی سیہ ابرو ہے خوبان نصارا اکا ج / چلتے ہین خاک سی اپنا وہ اوٹہا کر سایہ

بزم ہمسایہ لگے کرنے وہ روشن اتنا / گہر سی آتا نہ تہا جنکا کبہی باہر سایہ
ہی قلم اپنی خط شوق مین جز وقت دل / ڈہونڈہتا پہرتا ہی گرمی سی تہ سر سایہ

گرمیان اوسکی ہین جو ہر ہے یہ تو کیا ہی عجب / برق کیطرح سی اوڑ جائیگا پکڑ سایہ
کرن کرتی یہ پتا کو شملہ خورشید روشن کے / ستارہ چرخ اطلس کی دہنک گرن دوکی انکلے

ہوی خونریز عالم جابجا بینی ناوک افگن کے / نہین ہی دستہ سوفار سی کم پس چکن کے

نظارہ جہان کا کر اہی نظر باز دو کا کرتے / نہی ہو چشم بد دور آج تیلی چشم رو رنکے
یہ جا ہین ہی آجکی شب کہن آیا ہے / سمجھے ہی چاندنی عکس رخسار روشن کے

صف مژگان ہین ہے گر چشم اوس شوخ چنچل کی / قواعد کو ہی سکہین جو ہی فوج لندن کے
مجذوب حسن کہین ہی اجی نہین / تہندے نہین یہ پان نہین یہ سیتی نہین

مین ہو گیا ہے تر یہ کہین او کب نصیب / یہ نیشکر یہ آم نہین کیلہ ہی نہین
نی زعفران نہ جوز و فلفل نہ قاقلہ / کیوڑا یہ ہو گیا نہین یہ پتنگی نہین

تر کہین یہ مزہ کی نہ یہ نعمت و تمیز / زیور نہین یہ فصح نہین بازی نہین
شکر نمک یہ ترشی ابنہ یہ مرچ تیز / کہانیکا کیا مزا ہی جہان یہ کوئی نہین

جنتمی بہشت کی یہی ہی سرزمین ہین / ہندوستان سی جا کبہی بہتر کوئی نہین
جو ہری جا ہی فخر کہ ہند نژاد ہون / اس سرزمین سے چرخ کو بہی ہمسری نہین

دانت ہین ہند کے حسین یہ ہان زخم کو / خندہ دندان نما ہے زخم دہان داہن تیز
سجہ پر موقوف ہی یاد الہی دیکہہ لو / یاد آتی ہی خدا کی جب گرہ ہو دین کا تیز

اپنی کوچہ سی جو تم نکلے تو یہ حیرت ہوی / آفتاب آیا ہے کیونکر سایہ دیوار مین
ہندوون کی کر جو ہکو کہتا ہے قاتل جا یہ عجب / موتیونکی بیل ہی کیا زخم دامن اندار تیز

مرد جری بحکم خدا الازوال ہے / شہباز ہے حرام کبوتر حلال ہے
بیچہ تو ہی نہین تو عبث قتل و قال ہے / از روی شرع خون کبوتر حلال ہے

کس گل اندام کی پائی ہے یہ معطر گیسو / سنبل باغ جہان ہے یہی ہین پیچ گیسو
ہر یکی مین سنبل و ریحان ہے سراسر گیسو / رشتہ ہین وہ ہین پابان تو سر گیسو

باندہکر لام ہوی صاحب ہر سنگ گیسو / کیون نہ ملک دل عاشق کو کرین تنگ گیسو
چاندنی صاف ہے بدلی کہین گہر آئی / سیر کو نکلے ہو چہوڑے ہوی منہ پر گیسو

خضر کیطرح مین چشمہ ظلمت نظر آئے / یاد آئین جو تمہارے لب کوثر گیسو
تمکو کہتے ہین پری تو سر مو فرق نہین / دونون شانونپہ عجب شان سی ہین بکہرے گیسو

رخ کی آئینہ پہ لہراتی ہین ای مخزن حسن / ہین مگر مار طلسمات سکندر گیسو
سر حزین ہے تمہارے یہ بنی دام بلا / بل جو کرتے ہین بہت کسکے ہین بل پر گیسو

اہل اسی بہی جنت کا مزا دیتے ہین / ہو تجو یہ نیزاکی مین مج لٹ کوثر گیسو
دل شکنجی مین جو کہنچے ہی یہ تعزیر ہوی / خوب ہو باف باندہے گئی کسکر گیسو

دیکہکر آئینہ وہ پوچہتی ہین مجسے ہی / سیج تیار دکہنی کیئے ہین جو سحر گیسو
خدا نے لذتین دنیا مین دین تم مدح سمجہتے ہو / نتیجہ زاہد جاہل نہین کفران نعمت کا

چاہی لب تہ نگین ہو ٹہہ رنگین مین گلو ہانسے / اوٹہایا ہیتے ہیرہ پر بلا خون شہیدان کا
نکالے پر جنت سی گر ہے نسل آدم کے / گزر جلکن نہین ای شیخ پہ جنت مین انسان کا

بنگئی اسکی حقیقت جو ہوا وصل تجی / جزو ہی کل ہو گیا قطرہ سے دریا ہو گیا
مرتی ہین ہر عاشق بیکس خبر نہین / سر چاند پہ گمان ہے ہارہ وفات کا

حضور اوٹہائی خوب کلوا و شہر لو لطف / ہی قسم کا یہون کہ مزا کائنات کا
خدا وہی زبان افصح ہندستان مجلی / عیان ہے سب یہ جو ہر جو ہر [illegible] کا

دریا کا شور قطرہ کو ہرگز روا نہیں	منصور کی شکست تھا دعوی یہ دار کا	فرقت میں جانتا ہوں کبوتر کو جبرئیل	پیغام کو بشر تو کہاں جانور نہ تھا
چشم حبشی میں تیری خال نظر آتا ہے	تیرے آہو نے کیا نافہ آہو پیدا	رہ نہ جائیں گے کبھی جال میں اوس سرو کے	تیری حبشی ہی کہ نکلے رم آہو پیدا
بوسہ چشم پہ ابرو کو دکھا کر یہ کہا	شمع ہی صید جو کعبہ میں ہوا ہو پیدا	وہ جوانی کی مری ہی بر کم سن میں کہاں	غنچہ جبتک کہ ہو گل ہو خوشبو پیدا

جوہری تخلص جوالا پرشاد قوم کایتہ باشندہ شہر اسود علاقہ بریلی

بس قضا میری کیا کہا سگ کا سنگ خارا ن	نہ بدنام ہے ... جان ار آتش ...

جہمن تخلص جہمن ناتہ قوم کایتہ ستوطن دہلی شاگرد میر عمدا ایک شخص تارہ فکر کہن مشق تہے اور حال معلوم نہیں۔

دل جو سینہ عشق کی آتش سے جلگیا	ایک آہ کہینچتے ہی میرا دم نکلگیا

جنمل قوم کایتہ سکنہ الہ آباد محافظ دفتر کلکٹری بنارس خلف منشی ہتی لال میر منشی ز ریذیڈنٹی بدہیل کہنڈ انکا ایک قصیدہ انکے بیٹے دیوکی نندن ہنر تخلص نے بہیجا تہا اوسمین سی یہ شعر منتخب ہوا۔

ہوئی کیسے کیسے جوالمرد پیدا	بنا ہی زمین پر مکان کیسے کیسے

چمن تخلص بہاری لال ولد گنگا پرشاد شاگرد مقصود عالم سررشتہ دار عدالت سیتاپور۔

رہی بعد فنا برباد مٹی جسم لاغر کے	نشان آرام کا ہمنے نہ زیر آسمان پایا

چمن تخلص شادی لال کایتہ سکنہ لکہنوی برادر زادہ حقیقی منشی رام سہای رونق اوستاد فارسی اردو کے ہین اونکا یہ مطلع عشق اہلے جان طوائف میں مشتہر و زبان زد عام ہے۔

سر نامہ صنم نام خدا ہے	الہی جان کا رتبہ بڑا ہے

قصہ الف لیلہ کی دو ہائی سو راتین انہونے بہی نظم کی ہین اور یہ نظم بنام جلد چہارم الف لیلہ نو منظوم ۱۲۶۵ھ مین چہپی ہے یہ چند شعر ساقی نامہ کے اوس سی لکہے جاتے ہین کلام انکا بہی بہت صاف سلیس اور شیرین ہے۔

کدہر ہی ساقی میکش کدہر ہے	طبیعت کچہ ہمارے ہوش پر ہی	بہت جلدی صراحی بہر کے لا	کرتا ہو نظم تیرا الف لیلا
خوشی سی تیرے ساقی ہی ہین کام	نہ تہا دوسرا ہی ایک ہی جام	ہوس نے ہیطرح مجکو ہی گہیرا	پہرا ہی ساقی ہو مین مشتاق تیرا
ہزار و ہمکو ملائے سینکڑوں جام	رکہے ایسے دور مین ہمکو نہ ناکام	جہلک ساغر کا دکہلاتا ہی ساقی	ہمین پہر ہوش مین لاتا ہے ساقی
	الہی لطف کی رکہتا نہین گر	طبیعت کیون ہی ہاں پہر ہنسی ہے	

حامد تخلص گہنڈی لال باشندہ منگیر ضلع بہار شاگرد حافظ ضیغم۔

نامۂ شوق رقم کرتا ہون اوسکو حامد	کیون نہ دو دو دل مشتاق کبوتر پیدا

حاضر تخلص رادہا کشن خلف منشی برج لعل مرحوم قوم کایتہ سری باستب کانپور کے پرگنہ نواب گنج مین رہتے ہین اور مختاری عدالتہائے فوجداری ضلع مذکور کی کرتے ہین ایک غزل انہون نے اپنی منشی راج بہادر زخمی کے خط مین بہیجی تہی اوسمین سے یہ چند شعر درج کیجاتے ہین

عیش کرتے ہین شب غیر کے گہر مین لیلیا	فرقت آیا میری دل اپنی اثر مین کیا کیا	نام کو ہی نہ کبہی اوسکا نشان ہاتہ آیا	جستجو ہم نے کی تیری کمر مین کیا کیا

حریف تخلص متمنی لال باشندہ لکھنو برادر بینی پرشاد ظریف آنجہانی ۔

حسن تخلص لالہ پورنچند کایتہ سکسینہ ساکن لکھنو محلہ نوبستہ شاگرد منشی خیراتی لال شگفتہ اردو کے اچھے شاعر ہیں

حشمتی لالہ ماتا دین عظیم آبادی منصف مظفرپور شاگرد وزیر علی عبرتی بیشتر شعر فارسی کہتے ہیں ۔

	دیکہیں گے حسن حور تو بیلسگا دل	جنت مین بیٹھے یقین ہے نہ آرام پائیگا	

حضور تخلص لالہ بالمکند قوم کہتری دہلوی میر درد کے شاگرد تھے اور علم عربی مین خوب بہرہ رکھتے تھے ۔

نہ پاؤن کو جنبش نہ ہاتونکو طاقت	جو اوٹہہ کہینچو عنان اوس دلربا کا	سر راہ بیٹھے صدا ہی یہ اپنی	کہ اللہ یار ہی بیدست و پا کا
یہان مجھمین نہین ہی آن باقی	وہ آن اب یہی ہی امتحان باقی	جفا کو ہم وفا سمجھے ستم کو ہم کرم سمجھے	اور ہر کچھ دلمین تم سمجھے اوسی کچھ دلمین ہم سمجھے
ہی پردہ دار مہر قیامت سحاب زلف	مستا ہی پہر اپنی تو نہ سے ابہی تو نقاب زلف	آفت بلا و فتنہ و مار سیاہ دار	دیکہا ہی عاشق اسکے ہی کیا خطاب زلف
جو تانگیں ملا مین پہنا یا حضور آہ	دل چاک چشم خشک ہی ہی خراب زلف	ٹہری ہی نبض دلکی سر انگشت کی تلے	سیماب رہی ٹہر انگشت کی تلے
انگلی کہی لعوبن تو دیتا ہی کچہ حضور	ہے آب خضر جسکے سر انگشت کے تلے	اعجاز ہی کہ نگڑی شمارہ مین کریدہ	آیا نہین ذرا سا قمر انگشت کی تلے
	مژگان تمہارے سے ہل نہ خط یار اے حضور	مٹ جائیگی حروف سر انگشت کے تلے	

حضور تخلص اہی نند لال ولد منشی گوبند داس ڈپٹی کلکٹر بندوبست ضلع میرٹہہ شاگرد بنواری لال شعلہ

کب فرق ہی دلمین ہمارا دشمن کے لاف سے	ہم کاٹ لین زبان تو قلم کی نگاہ سے	پہر بیت بے دیکھئے یہ مرگ دیکھئے	اوٹہو کرسی چلی دیکھی تو انشا لیسے مرگئے

حضور تخلص پنڈت سری کرشن لکھنوی ۔	سنتے ہی حال اسیر اتم جو سو گئے / کیا آپنے بنایا کوئی قصہ خوان مجھے

بعد فنا پڑی رہین کوچہ آسمان کو	تہوڑی سی دی زمین اگر آسمان مجھے	ڈہونڈہا کہان کہان نملا یار کا پتہ	چلتا ہون لیجلی جو کوئی لامکان مجھے
گانی دیکی پاس سے اپنی اوٹہا دی	اتنا سبک نہ کہئے کہ گندی گران مجھے	دنیا کو ہی نہ جاؤنگا ڈہانہی کہین فلک	رہنی دی ہی ایک دن تیغ لی میہمان مجھے

حوشتم تخلص منشی دیپ چند قوم کہتری ولد منشی بیج لال سکنہ دہلی اپنے عہد مین علامہ ہو گزری ہین مرزا آغا درخشن مآب تخلص شاہزادہ دہلی اپنے تذکرہ گلستان سخن مین لکھتے ہین کہ دیپ چند مرد معمر اور سنجیدہ تھے خط نستعلیق اور شکستہ خوب لکھتے تھی فارسی مین استعداد کامل تھی نثر طرازی کا طرز نہایت دلچسپ تہا ۔ امیر خسرو کی طرز کے پیرو تھی محسنات بدیعی خصوصاً اشتقاق اور مراعات النظیر کی طرف التفات اس مرتبہ تہا کہ ب اوقات سلسلہ معنے کا ہاتہہ سے جاتا رہتا تہا خزاین الفتوح کو جو امیر خسرو کا سکہ سخنوری اور متانت عبارت مین دست آویز منشیان جابک رقم ہے خلاصہ کرکے اونکے معانی کو نثر متین مین لکہا حق یہ ہی کہ خوب لکہا کہین کہین مراعات لفظی کے تیدنے اس نثر کو بہی حلیہ معانی سے معرا کردیا لیکن باایں ہمہ خوبی اوس نثر کے دلیرہ بیان سے خارج ہی مگر مذاق شعر سے بہرہ کم رکہتے تہی اسواسطے زمین شعر مین کبہی گذر نہ کیا عمر اخیر مین خرافت اور کبر سن کے تقاضا سے یہ فکر بہی دامنگیر ہوا ازبسکہ نظم مین مہارت نہ تہی اسلیے جبکہ انشاپردازی کی قدرت سے آگاہ نہ تہی وہ اشعار سنکر نا معتقد ہو جاتے تہے اور زبان طنز کو دراز کرتے غالباً

شعر گوئی کی طرف توجہ کرنا اختلال حواس کا نتیجہ تہا اور رس تخلص کا اختیار کرنا بہی اسی پر دال ہے بیس برس کے قریب ہوی کہ قضا کی۔ ایک دوسری تذکرہ مین لکہا ہے کہ وہ ابن مقلہ کے لگانے ہوئی چہون خط کو خوب لکہتے تہے اور علم انشا پردازی مین اوستادی کا علم رکہتے تہے خزینۃ الفتوح اور بنیا بازار انکی تصنیفات سے ہے فقط میری دلی دوست منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے دہلی ہی جو بہت سے ہندو شاعرون کا احوال اور کلام تلاش کر کے مجکو بہیجا ہے اوسمین ان حضرت کی نسبت یہ فقرات درج مین یہ شعر گوئی اونکا بڑہاپے کا خبط تہا اور رس ہی اونہون نے اپنے نام کو بٹہ لگا لیا ورنہ نا ثر بے بدل اور ایسے زبردست تہے کہ آج کل مثل اونکی کوئی نہین ہے ٹیک چند صاحب بہار عجم کے شاگرد جو اندرمن تہے وہ انکی اوستاد تہے ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نواب جہجر کے سرکار مین نوکر ہوئے اور نواب کی طرف سے صاحب رزیڈنٹ کو خط لکہا یہان منشی سلطان سنگہ قوم کہتری ہتی جنکے بیٹے اور نواسی منشی وزیر سنگہ فیاضی مین دور دور نام کر کے ابہی سات آٹہہ برس پہلے مرے ہین وہ اس خط کا ایک فقرہ بہی نہین سمجہہ سکے گو لیاقت منشی گری کی اونکو بہی اچہی تہی صاحب نے فرمایا کہ منشی اسکو کیون نہین سناتے یہ کاغذ کس منشی کا لکہا ہوا ہے سلطان سنگہ نے ہاتہہ جوڑ کر عرض کی کہ حضور جس منشی نے اسکو لکہا ہے مین اوسکے آگے طفل مکتب ہون اور اوسکی مدقق عبارت کو نہین سمجہہ سکتا حکم ہوا کہ نواب کو لکہو کہ آیندہ ایسے منشی سے خط لکہایا کرو کہ جسکی عبارت عام فہم ہو اسپر یہ منشی صاحب معزول ہو کر گہر آبیٹہے اور اونکے یہ بہی روایت مشہور ہے کہ جب دہلی مین فارسی دفتر تہا تو کسی تہانہ پر محرر مقرر ہو کر گئے وہان ایک خفیف سے خانہ جنگی ہوی جسکے رپوٹ لکہنے مین اونہون نے جو نئے ندیان بہا مین مگر جب صاحب نے زخمی کو دیکہا تو وہان سوای ایک چہوٹ لکڑی کے اور کیا دہرا تہا اسپر یہ وہان سے بہی موقوف کئے گئے وہی مثل ہوئی کہ ای روشنی طبع تو برمن بلا شدی انکی بیٹے دہرم چند نامی تہے۔ اور انکو انتقال کئے ہوئی اتبک قریب پچاس برس کے گذری ہین یہ دو شعر اونکی جو تذکرون مین درج تہے یہان لکہے گئے۔

جبکہ آئینگی خبر ہمنی سنی دلدار کی	پہر گئی کانونمین تو اوس لف عنبر بار کی
ای طبیب مرد تو دوا سو جا کیا	چہٹ گئین نبضین یہان اہل سخن کی

حیرت تخلص پنڈت اجودہیا پرشاد کشمیری لکہنوی قلندر بخش جرات کی شاگردونمین سے تہے اونکی تصنیفات سی ایک مختصر سا دیوان اور کئی مثنویات ہین فن موسیقی مین مسلم اور نثر اندازی مین قلم تہے اونہون نے بیشتر لکہنو مین اور کسیقدر دہلی مین گذران کی ۱۲۳۸ ہجری ہی کہ اوسوقت صرف ۳۵ برس کی عمر تہی عالم فانی کو چہوڑا یہ شعر اون کا تذکرہ گلستان سخن سے لکہا جاتا ہے

بتنگ قفس یا اوسکی گلی سی اوٹہہ نہین سکتا	ہوا ممنون جہان خوب اپنی ناتوانی کا

حیرت تخلص فتو لعل رام باشندہ دہلی خوشباش فرخ آباد	بتنگ آیا ہی ای یہ کیا زندگانی ہے	کہ جسکی پاؤنپر یا سر ہو اوسکو سرگرانی ہے
حیف تخلص موتی لال عرف لدہیشنگہ شاگرد میر سوز لکہنو مین تہے	گلشن دہر مین کچہکو وہ بہلا شاد رہے	رات دن جسکی لئے گہات مین صیاد رہے

خبیر تخلص پنڈت رتن لال خلف الصدق پنڈت نراین داس ضمیر ملک الشعراے دہلی اردو فارسی دونو کلام انکے اچھے ہین۔

دل مضطرب ہے اوسکی جدائی ہین بے خبر
طفل دل گر نہ پڑی اسکو دہر لاتم

شاید کہ غم غلط ہو غزلخوان پہر اگر
جا نکلتا ہی پہ اچاہ زنخدان کیسا

وہ گل جو ہو سو ساتہہ چمن مین تو بلبلا
دشت وحشت مین مجہے جیب نہ پایا گیا
خود سائے مین اپنے سایہ بید کا مجہسے

ہاتہہ اوسکا لیکے ہاتہین جلد اہین اگر
دیکہو پہر ہاتہہ ہان کوی دم مین عمر ہاین کیا
ورنہ تم دیکہتے ہوتا ہین غم لحوان کیسا

خرد تخلص بالا پرشاد قوم کہتری ساکن دہلی مرد خوش اخلاق نیک مزاج استعداد فارسی مین اقران و اماثل سے ممتاز خط نستعلیق نہایت درست اور عمدہ لکہتے ہین ہر چند طبیعت موزون ہے لیکن جب آراستہ مزاجی سے فرحت ہوتی ہے تو شعر کیطرف توجہ کرتے ہین اور جو شعر کہتے ہین لکہتے ہین اور کبہی نہین لکہتے یہ احوال اونکا تذکرہ گلستان سخن مین لکہا تہا وہی ہمنے یہان نقل کر دیا اور اوسکے سوا کچہ ہمکو معلوم نہین اور یہ شعر بہی اونکا اوسی تذکرہ سے لکہا گیا ہے۔

یہ بہی بہار اور وہ ہی گلبرگ تر اسی جو ہے
کیا ہی نسبت لعل کو اوسکی لب خوشرنگ سے

خرد تخلص رام نراین پنڈت کشمیری شاگرد حافظ غلام دستگیر ہین۔

تم ایسے نہین جاتے یہان سے گہبرا کر
یہ چپکے جذبۂ دل کا اثر ہے کیا ہی

خفی تخلص راجہ بابو عظیم آبادی بہت نامی اور مشہور شخص ہو گزرے ہین۔

ہے خاک از بس مجہے ابرم ساجلد آ
گرم صحبت ہو گی زیب انجمن ہو جائیگا
دلکہہ سنبل کو چمن مین یاد آئی اسکی زلف
حاصل ہن گلگشت سے آخر پریشانی ہوئے

خلق راے جادو راے حیدر آبادی شاگرد فیض
غم نشینون کے کشور انشیر کا
ہے بعینہ کہو یہی فرباد کے

خورشید تخلص پنڈت سورج پرشاد خلف پنڈت سیتا رام اور حال تو آپکا معلوم نہین ہوا مگر تخلص مقرر کرنے مین نیت اون کے بڑی طباعی معلوم ہوتی ہے۔

پہولو نہ بلبلو چمن بے ثبات پر
غنچون کی جو چٹک ہے وہ کوس سفر ہے

خوش تخلص دیوان گنیش راے باشندہ لکہنو انکی ایک تاریخ نظم فارسی مین راماین فرحت مطبوعہ ۱۲۶۷ء کے خاتمہ پر درج ہے اور اوس سے اونکی خوش کلامی ظاہر ہے مگر ہمکو کوئی اردو کلام اونکا نہین ملا

خورم تخلص منشی ہرگوبند سنگہہ متہرا۔

خوشتر تخلص بشمبر دیال باشندہ لکہنو قوم کایتہ بڑے بہائی جگناتہہ اجہر کے شاگرد منشی جواہر سنگہ جوہر بڑے با مذاق آدمی ہین اور صیغہ انجنیری سرکار مین بعہدہ اورسیر ملازم ہے یہ دو شعر اونکی خدمت جوہر سے پہنچے ہین

کم سعادت ڈہونڈہتی ہی اوس قوم بنیاد پر
ہائے جو شیطانکو شامل حال ہین لا ادری
پاک کہو نفس نیت صفائے دلکو جانکو
ہر غلط ہے مانتا ہے فرقہ جو شیطانکو

خوشتر تخلص منشی جگناتہہ ولد بنالال قوم کایتہ سری باستب باشندہ لکہنو سے شاعر شیوا زبان اور شیرین بیان تہے راماین بہاگوت اور مثنوی جیتر گپت اونکی تصنیفات سے اس زمانہ مین بہت کچہہ مشہور اور معروف ہین اور انہون نے یہ تینون کتابین اردو نظم مین قابل تعریف لکہے ہین افسوس ہے کہ اب یہ صاحب زندہ نہین ہین ۱۲۸۷ ہجری مین انتقال کر گئے یہ تینون

کتابیں مینے دیکھی ہین اور ان مین سے کچھ کچھ اشعار بطور انتخاب لکھے جاتے ہین —

اشعار دیباچہ رامائن سے جو سنہ ۱۲۷۲ ہجری مین بعہد واجد علی شاہ بادشاہ لکھنو تصنیف ہوئے —

خدایا نامہ کو نام آوری دے — قلم کو جلوہ بال پری دے
ریاض حمد مین تا حسب انداز — عنادل کی طرح ہو نغمہ پرداز
مضامین ثنا مین تر زبان ہو — برنگ ابر نیسان درفشان ہو
دہن غنچہ زبان گلبرگ تر ہے — یہ آب شکر کا تیرے ثمر ہے
گہر افشان جو یون میرا قلم ہے — سحاب لطف کا تیری کرم ہے
زبان بخشی ہے تو نی عنبر افشان — رہے تا شکر مین تیرے غزلخوان
عطا کی چشم مانند ستارہ — کرے تا خود قدرت کا نظارہ
دی گوش از رہ لطف و کرامت — سنے تا نغمہ عشق و محبت
رہی مانند سوسن وہ زبان لال — کرے بی شکر حق جو اور کچھ قال
رہی نرگس صفت وہ چشم بیمار — جو دیکھے غیر اوسکے سیر گلزار
رہی وہ گوش شل گوش گل کر — سنے جو نغمہ ہائی لغو پر زور
فزون ہو شکر سی ہر گونہ نعمت — عبادت سے تری حاصل ہی قربت

اشعار مناجات

خدایا بادشاہا بے نیازا — خلایق پرورا عاجز نوازا
تو ہی ہے بادشاہ جن و آدم — تو ہی فرمانروائی جملہ عالم
تری خوان کرم سی پیل تا مور — ہر یک آسودہ ہے بے محنت و زور
صفا کیشان عارف چہرہ پر نور — سیہ کاران کافر سینہ پر زور
سخن سنجان عاقل صاحب حلم — جہالت پیشگان نادان بی علم
یکجا صومعہ پیران ہشیار — میان میکدہ مستان سرشار
جوانمردان ظالم مردم آزار — کمین پیران لاغر سخت ناچار
سبہونکو تو عطا کرتا ہی روزی — بصد لطف و سخاوت دلفروزی

اشعار حمد کتاب بہاگوت منظوم خوشتر مصنفہ [illegible] سے

گل افشان حمد باری مین قلم ہے — بیاض صفحہ گلزار ارم ہے
بہار نامہ شکر فیض حق ہے — برنگ لالہ رنگین ہر ورق ہے
بیان شکر مین تر ہی نے خشک — سواد صفحہ مین ہی نکہت مشک
شکر کا شکر یزدان مین اثر ہے — نے خامہ برنگ نیشکر ہے
عجب ہے دولت شکر الٰہی — کہ جسکے فیض سے ہو بادشاہی
بزرگی شکر سے پاتی ہی ملک نے — جگہہ دی فرق پہ اپنی فلک نے
کیا شکر خدا جو دل سی منظور — ملا خورشید و مہ کو حلہ نور
بشر کو طاعت خالق روا ہے — کہ خالق خالق ارض و سما ہے

مثنوی چترگیت سی جسکا بدم بوہی نام ہے

تبی خوش صوت صبح دل افروز — دکھایا نور مہ نے جلوہ روز
رہے گلشن مین کلیاں معنبر — روان ہر سو نسیم روح پرور
عنادل نغمہ پرور ہر چمن مین — بہار تازہ ہر سرو و سمن مین
جو دیکھا جت گوپت نیک انجام — مے گلرنگ سے مملو کیا جام
جو بیٹھے دو نو محبوب پریوش — دل افگن دلبر و دلدار و دلکش
خوشی سی عین وقت بادہ خواری — لیا دونون کو بر مین باری باری
ہوئی عشرت سی دونون کو بیکبار — کیا اوس ساقی مہوش نے سرشار
گرائے جرعہ مے عزت در — کیا شیشہ تھے ساغر کئے پر
رہا عشرت سی شب بھر حجلہ آرا — سحر کی شغل مے مین آشکارا
ہوئین دو نو حاملہ وہ گوہر تاب — برنگ نخلہای تازہ پر بار
غرض گذری حمل کے جب میعاد — خوشی سی پائی ان دو نو ہی اولاد
دی بارہ خدا نے اونکو فرزند — ہمایون طالع و اقبال مند

حسین و نازک اندام و خوش اطوار ۔ برنگ لالہ و گل تازہ رخسار
ہوئے ان سے جو چار فرزند ۔ کہ تھے دخت سنو کے وہ دلبند
کہوں انکی زروی شاعر نام ۔ کہ ماتھر دویم سکینہ ہی عام
سوم مشہور ہے تاجین و تاتار ۔ سری ہالیست فرزند خوش اطوار
چہارم نام بہٹ ناگر ہے مشہور ۔ ہوا جیت گو بہت کی لکو جو منظور
سوسر ما کی جو تھی دخت دلارام ۔ ہوئی تا تہہ اوس سے فرزند نکو نام
سبھو مین پہلے سورج دہج کلان ہے ۔ کہ جسکا نام عالم مین عیان ہے
اشٹ و گوڑ مین بعد اوسکے مشہور ۔ چہارم مین کرن با چہرہ پر نور
دگر ہے بالمت ایتھانہ ظاہر ۔ خردمند عقیل و پاک و طاہر
دگر ہے کلرشٹ عالم آرا ۔ پسر ہشتم انکا ہے آشکارا
ہوئی جب بار سوین فرزند ہشیار ۔ دیا جیت گو بہت نے تب انکو زنار
جو دیکھا با سعادت حسب دلخواہ ۔ سنر دو دو قصص ہی سب کا کیا بیاہ
ہوئی جب وہ جوان و لائق کار ۔ لگے بر مہا کا کرنے رفد دربار
پسر جیت گو بہت کے بر مہا نے خوشتر ۔ جو دیکھے صاحب عقل و ہنرور
کیا تجویز بارائے گرامی ۔ کہ ہے سب مین ہر مین بے انتظامی
انہین بھیجون ہوئی بیچ سکون ۔ لکھین تا بیہ سبایہ روز افزون
لکھین سب خلق کی خوبی درشتے ۔ بائین خوش و نیکو سرشتی
یہ کر کے دلین وہ تجویز احسن ۔ کیا چار و طرف انکو معین
کیا مغرب مین ماتھر کو مقرر ۔ کئے ہمراہ دو چھوٹے برادر
اشٹ اول ہر عرج دیج ہی تانے ۔ کہ تھے دو نو سعادت کے نشانی
جنوب غور کے ماہین کا کام ۔ دیا سکینہ کو مشہور ہی عام
کرن اور گوڑ ذی فہم و خرد ور ۔ ہوئی ساتھ انکی یہ دو نو برادر
سری ہالیست کو بھیجا سو شرق ۔ کرے تا نظم ملک شرق کی نذق
نگم کلشت کو با ہوشیاری ۔ کیا ہمراہ پھر بیس کاری
جو فہم و عقل بہٹ ناگر ہی عامے ۔ اسی بھیجا سو ملک شمالی
برادر بالمت ایتھانہ خوشتر ۔ ہوئی وہ ہندوستی مین مقرر
غرض یون بار ہون فرزند دانا ۔ ہوئی اقصائے عالم مین روانہ
کیا احوال عالم سب قلمبند ۔ ہوئی بال و فرزند حشمت سے خورسند
کیا وہ نظم دلکش خلق و عالم ۔ ہوئی خوش دہر کے شاہان اعظم
زمین و کوہ قاف و دشت و دریا ۔ سبھون کا عمق و عرض و طول پایا

خیالی تخلص منشی خیالی رام لکھنوی بڑے شاعر ہین گو مین قوم کایتہ سری باستب۔

دامن صحرا کو بھی دست جنون تا بہ گریبان ۔ طائر وحشی ہے اثر صحبت کا آجاتا ہے
چاک کرنا چاہیے میری گریبان کیطرح ۔ باتین کرتے دیکھ کر طوطی کو آئینہ کیطرح
ناخن پا بھی ہی ہم تیشہ دیکھتی ہین ۔ مشکبار زلف عالم مین کہا ہے لالہ گا
کب ہلال عید ابرو جانا کیطرح ۔ بل عیب کرتا ہی سنبل زلف جانا کیطرح

داس تخلص شنکر داس مدرس مدرسہ بیڈی بھیان ضلع گوجرانوالہ ملک پنجاب ایک ذی استعداد شخص مین بندہ سے تحریری ملاقات ہی اونہون نے چند کتابین بھی تصنیف کی ہین از انجملہ ایک چھوٹی سی مثنوی نقشہ زندگی اور دوسری گلزار مغربی یعنے تاریخ جنگ روم و روس مین نے بھی دیکھے ہین اور چند غزلین بھی اونہون نے میرے پاس بھیجی تھین از انجملہ یہ چند شعر لکھے گئے ہین۔

چہرہ ہے ماہ تابان کف فیض مین کالی لٹ ۔ آہو کیطرح آنکھین ہین ہونٹھ ہین لبالب
ساقی پلا دی جام می لعل ہاتھ سے ۔ مضطر ہے کیوں گا ہی بجا وہ بیان

دانا تخلص روشن لال ولد مہتاب رای ولد کیا نو رائے لال ہی قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علی خان۔

ای ہمنشین جو بعد گرہ گیر ہاتہ مین ۔ سودا ہے تو لیٹ لو زنجیر ہاتہ مین
کسد جو رستی ہے یہ ہی صیاد کا مزاج ۔ کھینچے اگر کمان تو ہو تیر ہاتہ مین

دانا تخلص سوبہا رام علاقہ دار کمپرٹ انگریزی بہتیرو فارسی کہتے ہین باشندہ کلکتہ۔

رات دن کی سیر جسنے کی فریاد ہی یاد
آج لیتا ہے وہ اطلس مین شام تہی

دانش منشی گنگا لال برادر زادہ رای پورنچند عاجز تخلص کا یہ سکسینہ لکہنو

لعل نوشی ہیسی جب جانی شمع جو
جب گئی ظلمات مین آب حیوان کیطرح
خم سر آتش ہے قاتل تیغ زبان کیطرح
تیرا ارمان وہ نہ جائے میری زبان کیطرح

دایم تخلص قیام الدولہ بخشی الملک رای بشیر چند بہادر کایہ سکسینہ کہتری خلف منشی مجلس رای جو اپنے عہد کے بڑے نامی گرامی اور چشمہ فیض شخص تہے انکا انتقال سنہ ۱۹۱۱ مین بمقام کاشی جی بیلنہ نامی ہوئی انکا کسیقدر ذکر منشی دیوی دیال عابد تخلص کے ذکر مین بہی لکہا گیا ہے جو انکی پوتے ہوتے ہین مگر کوئی کلام انکا ہمکو نہین ملا۔

دریا تخلص پنڈت رتن ناتہہ خلف پنڈت امرناتہہ شعلہ وہ اہ باپ بیٹون نے کیا دو عنصر آبی اور آتشی سنحر کرلیے ہین قوم برہمن کشمیری باشندہ لکہنو دیوان سبحان علیخان کنبوہ شاگرد میر اوسط علی اشک اور بعضی مولانا ناطق بلگرامی کے شاگرد لکہتے ہین

نا بیدی مین تیب کیا کرو نہین
دو دو الفت حم یانی خبر آ ہین کی عیب
کہینچ جو آہ دل تو ہے شمع مین خورشید
گل جگی ہین ہمت شمع ہمت کہ پیچہیر
نظر آ کہین نہ جامی یہ شمع لگی
کم ہوگی یہ آتش داغ جگر کی لو
دریا کی آگے پانی ہے نار سقر کی لو
لیجے جہلکے دراغیر گلستان کی
دریا دلو نکے ڈرتے ہین شد و نظیر
ہے روشنی شمع مگر شعلہ زہین
آرزو دل مین ہی کہ یہی چاہون کیجے
ای پیر عہد کیا عہد شباب کیجے
ٹہرا ہی کیونکہ پانی مین شمع قمر کی
اندہا ہی وہ جو یا بند کوئی چشم تر کی
تیری گلی مین مگر خاک سے سیجا تو نکلے
نا رضا مین گر ہین گریان رانو نکلے

دریا تخلص نندلال محافظ دفتر محکمہ حساب راج کوٹہ

ساتہہ وہ سم انجازہ مجہے میری تا مدفن
ای اجل ہم سے آنے کو بہی اچہا مجہے

دل تخلص بہی جی پرشاد باشندہ مرشد آباد اور حال معلوم نہوا۔

امید وصل ہمین عبث تو کہی ہے ل
جب سے کہ رسم نامہ و پیغام ہی ہے

دل تخلص منشی دوارکا پرشاد برادر منشی رام سہای تمنا خلف رای جو پہیک کایتہ سکسینہ لکہنو یہی آپ صاحبزادی ہی مین لایق ہین مگر ماشاء اللہ لیاقت اچہی ہے

عاشق مے پیاز و سامان سے نہ تم اہی ہی گا
رشتہ الفت کو توڑ دو عہد پیمان کیطرح
ساتہہ غیر کی لگی جایا جگہہر کی جہجر
بہت گیا دریا کا دل عاشق کی دل کیطرح

دلخوش تخلص بہادر سنگہ کہتری بنیرہ راجہ خوشحال سنگہ عرف خوشحال رای جو محمد شاہ بادشاہ کی عہد مین بڑے امیر اور صاحب مرتبہ تہے

ہون تیری ہجر مین جون دیدہ نرگس حیران
چشم روشنی مگر آئیے کہنہ گار سی ل

دلسوز تخلص لچہمی نراین خلف آتما رام باشندہ فرخ آباد

دیکہا اگر جو شاطر خال کا میری آنکہو مین آ
آ ہنسے کشتی کی لئے گرداب ہے لنگر نا لگتا

دلگیر تخلص چہنو لال کایتہ لکہنو شاگرد نوازش حسین خان نوازش اپنا مذہب چہوڑکر مسلمان ہوئے بیشتر مرثیہ کہتے تہے چنانچہ مرثیہ گویون کے پیر تصور کئے جاتے ہین اور غزل مین طرب تخلص کرتے تہے چونکہ اونکا تخلص دلگیر مشہور ہے اسلئے یہ اشعار اونکی دلگیر تخلص کے تحت مین ہی لکہے گئے ۔

معطر اوسکی نہانے سے لبسکہ آب ہوا
حباب بحر مین ہر ایک شیشہ گلاب ہوا
باتین تیری سنا کرین اور دیکہین ترے لبون کو
وہ عاشقی نہین ہے یہ بدعاے چشم
ای طرب آیا وہ جو خوش چشم باغ مین
نرگس کے جتنے دیکہیو تو ہہی پہول ہی چشم

دیوانہ تخلص رای سروپ سنگہ ہمشیرہ زادہ مہاراجہ مہانراین موزون شاہیر شعرای اردو اور فارسی سی ہین فن شعر سے خوب ماہر تہے اکثر میل اونکی طبیعت کا فارسی کیطرف تہا چنانچہ چار دیوان فارسی اونسے یادگار ہین ریختہ کے شعر بہی کبہی کبہی موزون کرتے تہے پورب کے اکثر شاعرون نے شعر کہنا اونسے سیکہا ہے جعفر علی حسرت اور میر حیدر علی حیران اونکی عمدہ شاگردون مین سے تہے ۔

جان پر آبنی ہمدم میری جان سوختہ ہے
بات کچھ بن نہین آتی ہی الہی اب خیر
دل ہی کیا تیری تیغ کی آگ تہی جلے
زخم کا لگے جگر ہی جو زہر نہ نگل جائے
دل سے اتری ہی مرا مرغ بسمل کیطرح
یا کہ سیکہی مرغ بسمل نے ترے دل کیطرح

ذرہ تخلص مرزا راجہ رام ناتہہ بہادر نظارت بادشاہی دہلی کے پیشکار تہے

تیری کوچہ مین روز و شب پڑا پہرتا ہی یہ ذرہ
بجا ہے ایسی دیوانہ کے مطلب کو روا کرنا

ذرہ تخلص لالہ شنکر لال قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد میر علی اوسط رشک

مہندی سی رنگ لائی ہین تنا حین کے ہاتہ
اس سبز خط نے تیری غریب الوطن کیا
پہونچی ہین یاسمن کے گل تا رو کے ہاتہ
یہ خط مین لکہکے بہیجین ہین اہل چمن کے ہاتہ
زہرہ و مصطفےٰ و علی و حسن حسین
قامت ہے سرو لالہ ہے رخ نرگس آنکہین ہین
کیونکر نہ شوخی کی ہو جہانگیر یونہی ہو ق
ای ذرہ مغفرت ہی نہین پنجتن کے ہاتہ
نسرین کے ساعد اور گل یاسمن کے ہاتہ
آتے ہین ترے دامن عشق کے ہاتہ

ذرہ تخلص منشی الوتاری لال باشندہ کلکتہ ۔

دلدار کی خاطر سے دل زار ہی چہوڑا
الفت مین ہم ایسی ہوئے گلزار ہی چہوڑا

ذرہ تخلص لالہ جوالا پرشاد خلف لالہ رام نراین وکیل ضلع فرخ آباد

یہ عالم ہو گیا سوز جگر سے
نکلتی آگ ہے دیوار و در سے

ذکا تخلص خوب چند قوم کایتہ ساکن دہلی شاگرد شاہ نصیر کے تہے اور انہون نے ایک تذکرہ ریختہ کے شاعرون کا بہی لکہا ہے جسکا نام عیار الشعرا ہے اور یہہ صاحب اس فن مین بڑی استاد اور شاعر شیرین سخن تہے اور اب انکے پوتے مہاراج سبہا ہے ریاست بیکانیر کی طرف سے اجنٹی راجوارہ مین وکیل پنچایت ہین اونکی شعر تحت مین لکہے گئے ہین ۔

آیا مبکہ جلی سر پہ ذکا نیند کہان
نقش پا خالق گیتی نے بنایا ہمکو

ہا ہے جو خلق مین ہونا ہی تھا آرام کہان
جسکی قدمون سے لگی دستی مٹایا ہمکو

ہل ہی ہی بروی لدار دیکھئے کیا ہو
شرم سے ہوگئی پانی تری تیرے جو ہین

کہان کہان جلی تلوار دیکھئے کیا ہو
موج دریا ہی تیر پاؤنکی زنجیر کو دیکھ

ہمارے خاک سی گذرا جو باندھکر دامن
کچھ اپنی جی مین وہ شاید غبار رکھتا ہے

ذکا تخلص پنڈت سری کرشن خلف پنڈت دیارام کشمیری امین عدالت دیوانی فرخ آباد ــ

نہایت سخت جان ہون نہایت سخت جان ہون مین
نہ ٹوٹے خنجر بران کہین یہ مجکو خطرہ ہے

ذکی تخلص منشی گنگا پرشاد رئیس مہابن ضلع متھرا ایک شاعر رنگین بیان ہین مگر کوئی غزل یا شعر اونکا دستیاب ہوا

ذوقی تخلص ذوقی رام عطر فروش مراد آباد مین تھے کہتے ہین کہ ایام ہولی مین بہنواؤن کی مانند کوچہ و بازار مین شعر پڑھتے تھے اور یہ شعر اونکا ہے

گرد ہا ہوا اوسکی تصویر کھینچے اور مین ہوا
ملنے سی تصور مین کچھہ کم نہ رہا

راجہ تخلص مہاراجہ بلوان سنگہ بہادر خلف مہاراجہ چیت سنگہ بہادر والی بنارس جو آگرہ مین رہتے تھے اور ہندی و اردو زبان مین شعر کہتے تھے یہ قوم سے ترکر برہمن تھے انکی مورث اعلی راجہ منسارام گنگاپور کے زمیندار تھے اونکو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے بر وقت اختلال سلطنت دہلی اور بدانتظامی صوبہ بنارس واسطے بندوبست امن و امان ملک و مال اوس ضلع کے منتخب کرکے شاہی سند مین سرکار دن بنارس جونپور اور غازی پور کی اس شرط سے بخشی تھی کہ تیرہ لاکھہ روپیہ بطور مالگذاری خزانہ دہلی مین داخل کیا کرین راجہ منسارام نے اس عطیہ شاہی سے بطور حاکم با استقلال بنارس مین بیٹھکر بڑی شان و شوکت کے ساتھہ آٹھہ برس تک حکمرانی کی اونکی مرنے پر اونکی بیٹے راجہ بلونت سنگہ بادشاہ کی منظوری سے ۱۷۳۹ع مین اپنے باپ کے جانشین ہوئی اونہون نے اپنے اولوالعزمی سے باپ کی مالکانہ حکومت کی نسبت اتنا اور بھی زیادہ کیا کہ اپنے نام کا سکہ چلایا جس سے اوس علاقہ مین اونکا اقتدار بخوبی جم گیا لیکن بادشاہ نے وہ سکہ بند کردیا تب بجائے اوسکے ایک دوسرا سکہ بادشاہ کے نام کا بنارس کے لیئے جاری ہوا اور اوسکی ٹکسال کی نگرانی انہین کے اختیار مین رہی چونکہ انکی زمانہ مین سلطنت دہلی روز بروز ضعیف ہوتی گئی تھی اسلیئے اونکو اپنی ریاست بڑہانے کا موقع ملتا گیا مگر جو خراج مقررہ تھا وہ سال بسال محمد شاہ بادشاہ کی زندگی تک جسکا خاتمہ ۱۷۴۸ع مین ہوا خزانہ شاہی مین داخل کرتے رہی بعد انتقال بادشاہ موصوف کے جو خرابیان پڑین اور اودہ و الہ آباد کے صوبے نواب سعادت خان کے تعلق ہوگئے تب بنارس کا علاقہ بھی جو شامل صوبہ الہ آباد کا تھا اوسکے متعلق ہوگیا اور راجہ بلونت سنگہ ایک عرصہ تک اوس سے علیحدہ رہی بعدہ جب اونکی اور اونکی باپ راجہ بنی بہادر نے اونکا اطمینان کردیا تو اوسکے شامل رہی اور بعد انتقال نواب مذکور کے ۱۷۶۴ع مین جب شاہ عالم اور شجاع الدولہ نے بنگالہ پر حملہ کیا تو یہ بھی اونکی ہمراہ گئے بعد جنگ بکسر ہمراہ شاہ عالم بادشاہ کے انگریزی فوج مین آئی اور اونکی زمینداری ۱۷۶۵ع مین اودہ سی گورنمنٹ انگریزی کو منتقل ہوئی لیکن یہ کارروائی پارلیمنٹ ولایت نے منظور نہ کی اور ۱۷۷۵ع مین اونکا علاقہ پھر اودہ کو واپس کیا گیا اور نواب شجاع الدولہ سے شرطین کی گئی

کہ راجہ بنارس کو بصورت ادای مالگذاری اوسکے علاقہ پر قابض رکہی ۱۸۱۲ع مین راجہ بلونت سنگہ نے وفات پائے نواب نے چاہا کہ علاقہ ضبط کرنے مگر سرکار انگریزی نے مداخلت کرکے زبردستی راجہ چیت سنگہ ولد راجہ بلونت سنگہ کو مسند نشین کرایا ۱۸۷۵ع مین یہ زمینداری ہمیشہ کی واسطے بنام گورمنٹ انگریزی مستقل ہوی اور ۱۸۷۶ع مین راجہ کو از روی سند اختیار ملکی مالی اور جاری کرنے ٹکسال کا بشرط ادا کرنے ۲۲ لاکہہ ۴۶ ہزار ایکسواسی روپیہ مالگذاری کی دیا گیا ۱۸۷۸ع مین لارڈ ہیسٹنگ صاحب گورنر جنرل نے راجہ کے اوپر بہت سا بار ڈالا کہ اول تو پانچ لاکہہ سالانہ تین برس تک واسطے خرچ تین پلٹن کے جبراً راجہ سی لئے گئے اور پہر یہ بہی حکم ہوا کہ راجہ اپنی سوار سرکاری کام کے واسطے دیا کری ان باتون سے راجہ چیت سنگہ ناراض ہوکر ادای مالگذاری مین تساہل کرنے لگے اور یہ بہی ظاہر ہوا کہ وہ دشمنان سرکار انگریزی سی ملگئے ہین تب ۱۸۸۱ع مین اونکو محل مین نظربند کردیا گیا اسپر فساد ہوکر سرکاری گارد قتل ہوا اور راجہ نے بہاگ کر فوج جمع کی اور کئی دفعہ سرکار سی مقابلہ کیا مگر ہر بار شکست کہای اور آخر سندیہ کے پاس جاکر پناہ لی سرکار نے اونکا علاقہ ضبط کرکے اونکی بہتیجے مہیپ نارائن کو بشرط ادای چالیس لاکہہ روپیہ مالگذاری بلا اختیار دیوانی فوجداری او ٹکسال کے دیدیا وہ ۱۷۹۵ع مین فوت ہوئی اور اونکی فرزند ادت نراین اونکی جگہہ بیٹہے ۱۸۳۵ع مین اونکا بہی انتقال اور ریاست اونکی بہتیجے اور متبنی مہاراجہ ایسری پرشاد نراین کو ملی چنانچہ وہ رئیس نیکنام بنارس ہین۔

اور راجہ چیت سنگہ جو سندیہ کے پاس پناہ گزین ہوئے تہے وہ ۱۸۱۰ع مین وہین مرگئے اونکی بیٹے مہاراجہ بلوان سنگہ سرکار انگریزی کی منظوری سے اگرہ مین آبسے اور اونکی لئے ایک معقول پنشن بنارس سے مقرر ہوگئی اور وہ بطور ایک رئیس اعظم کے اگرہ مین رہتے تہے اور وہان کے لوگون کو اونسے بڑا فیض پہونچتا تہا اور شاعری کا شوق بہی اونکو اگرہ مین وہانکے منتخب اور نامی شاعرون مثل میر گلزار علی اسیر اور مرزا حاتم علی بیگ وغیرہ سے پیدا ہوا اور اونہین سے اونہون نے مشورہ شعر کا لیا ہے دیوان اونکا چہپ گیا ہے اور چند ہندی کتابین مثل چتر چندرکا وغیرہ بہی اونکی تصنیف سی مشہور اور مقبول عام ہوگئے ہین افسوس ہے کہ اب یہ راجہ صاحب زندہ نہین اور اونکی انتقال کو عرصہ قریب دس سال کے ہوا اونکی صاحبزادی اگرہ مین اونکی جانشین ہین ہمنے یہ چند شعر اونکی اپنے تذکرہ کے لئے منتخب کئے ہین۔

تو ہی وہ گل ہے نام ترا باغ دہر مین	دو دو پہر وظیفہ مرغ سحر ہوا	مرنے کا تو کچہ غم نہین غم ہے یہ آج	یہان ہے درد جگری اور کوئی دم
اقلیم کہی رنگین رہتے تہے راجہ	اے سیف بہی غالب ہے نگین زیر زمین ہے	کچہہ مزا دیگی جو بوسے کے حلاوت لب	جان دم مرگ ہے لگی سا عت لب
ہائے کس ہنسی کرین بیچ پہ کا سوال	رہتی ہے آہ پہر پہر قناعت لب	اوسکی عیسی سے اشارہ کیا ہے خونکا	تار سی کہتے جو انگشت شہادت لب
غمزہ و عشوہ اس انداز کا دیکہا یہ سنا	شوخی لکہو نہین ہے ظاہر ہے شرارت لب	رنگ مہدی کا نہین شام وسحر ہاتہہ مین ہے	پنجہ مہر ہے رنگ حنا ہاتہہ مین ہے
حلقہ چشم ہی حلقہ زرہ ہاتہہ مین ہے	تارکا چہلا ہے یا تار نظر ہاتہہ مین ہے	پنجہ مہر مین ہے صورت مہتاب کلف	غنچہ کا ہاتہہ ہے نہ تنگ ہاتہہ مین ہے
آب حیوان ہی مری آب خنجر	لب عیسی کی طرح سیر اثر ہاتہہ مین ہے	دست قاتل نی لہو لگا بنایا ہے	ہلال پیدا لکہ ہوئی کا اثر ہاتہہ مین ہے

[illegible]

راجہ کم عقل بخوبی ہو جو کہلاؤں میں ‖ ہیں حظ دست کہ وہ بہی کم راہنہ میں ہے
کیا جانئے کہان قافلہ ہمسفران ہے ‖ یاران عدم کی نہیں آتی خبر کچھ
مٹ گئی شکل نقش پا کیسی ‖ پس گئے چال پہ حنا کیسی
رہ دا ر روی لیلی جانکر دو بہا مجنون ‖ بہلا کب چاند مہتاب اجہ نا تہہ آئی ہے

قبر میں بہی دوستون کو دشمنی مجہسے رہی ‖ پہر اکہڑ ڈہانے کو نقش بوریا آتی رہی

راجہ تخلص راجہ بہادر خلف مہاراجہ شتاب رای ناظم صوبہ عظیم آباد۔

ہے زخم دل ہمارا وہم تک نہ پہونچے ‖ ہم اون تلک نہ پہونچے وہم نہ پہونچے

راجہ تخلص مہاراجہ دگبجی سنگہ بہادر والی ریاست بلرام پور و تلسی پور وغیرہ علاقہ ملک اودہ جود اد دہش اور قدر دانی علم وہنر میں مغتنمات روزگار سے تہے بعد تباہی سلطنت اودہ کے لکہنؤ کے اکثر عمائد اور ذی لیاقت اشخاص اونکی سرکار سے پرورش پاتے تہی اور سرکار دولتمدار انگریزی کیطرف سے بہی خاطر خواہ قدر اور منزلت اونکی خیرخواہی زمانہ غدر وغیرہ کی ہوئی تہی خطاب سی ایس آئی) بہی عنایت ہوا تہا اور دربار شاہنشاہی دہلی میں بہی اعزاز خاص اضافہ انواب سلامی وغیرہ سے بخشا گیا تہا آپ انجمن تعلقداران اودہ کے میر مجلس تہے اور امورات زمینداری اور حالات ملکی مین حکام سرکاری کو آپ سے عمدہ اور مفید مشورہ ملا کرتا تہا آپ کو شکار کا از حد شوق تہا ہمیشہ اپنے علاقہ کے جنگلات مین جو سرحد نیپال سے ملحق ہین شکار کو جایا کرتے تہے اور اپنے مہمان انگریزون کو بہی ساتہہ لیجا کر شکار کہلایا کرتے تہے آپ کی بحیطات شہ بازی اور قدر اندازی کی تعریف بڑے بڑے شکار دوست اور گل چلے انگریزون نے کی ہے آخر صدمہ جو آپ کو پہونچا اور جس سے تندرستی مین خلل آکر باعث مرض موت ہوا وہ شکار ہی کا طفیل تہا آپ قوم سے راجپوت تہے آپ کا خاندان جنوار کے نام سے مشہور ہے پہلے علاقہ چانپانیر ضلع گجرات مین آپکے بزرگون کی ریاست تہی وہان سے راجہ برباشاہی جو مہاراجہ اننگپال دہلی کے ساتہ سے جہوٹے بیٹے تہے نقل مکان کرکے دلی مین چلے آئے تہے تاج الدین غوری نے سمت ۱۳۲۲ مین اونکو اوتر علاقہ اودہ مین ایک قطعہ ارض جو جنگل اور مفسدون سے بہرا پڑا تہا آباد کرنے کے لئے عطا فرمایا جہان اونہون نے بعد قلع وقمع جنگل اور باغیون کے بکونہ نام ایک شہر آباد کیا اور ایک با لگذار ریاست کی بنیاد ڈالی اوسوقت سے لیکر اتبک اتنے رئیس اونکی خاندان مین ہوئے ہین (۱) راجہ بریار سمت ۱۳۳۵ (۲) راجہ اچلدیو سمت ۱۳۶۲
(۳) راجہ دہیر سای سمت ۱۳۷۶ (۴) راجہ رام سای سمت ۱۳۴۴ (۵) راجہ بشن سہای سمت ۱۳۴۵
(۶) راجہ گنگا سنگہ سمت ۱۴۶۱ (۷) راجہ مادہو سنگہ سمت ۱۴۹۶ (۸) راجہ کلیان سنگہ۔
(۹) راجہ بلرام سای بہادر راجہ کلیان سنگہ بانی بلرام پور (۱۰) راجہ پران چند ولد راجہ بلرام سای سمت ۱۵۰۰
(۱۱) راجہ تیج سہای سمت ۱۶۰۳ (۱۲) راجہ ہربنس سنگہ سمت ۱۶۷۵ (۱۳) راجہ چہتر سنگہ سمت ۱۷۰۰ بکرم
(۱۴) راجہ نراین سنگہ سمت ۱۷۵۲ (۱۵) راجہ پہتی پال سنگہ سمت ۱۷۹۲ (۱۶) راجہ نول سنگہ متبنی سمت ۱۸۳۸
راجہ پہتی پال سنگہ (۱۷) راجہ ارجن سنگہ سمت ۱۸۵۸ (۱۸) راجہ جی نراین سنگہ سمت ۱۸۸۱ (۱۹) مہاراجہ دگبجی سنگہ سمت ۱۸۹۲

- برادر راجہ جی نراین سنگہ — مسندنشینی کے وقت مہاراجہ کے عمر اٹہارہ برس کے تہی
دوسرے برس یعنے سمت ۱۹۰۱ مین اونہون نے سنا کہ اوترولہ کا تعلقدار راجہ محمد خان بلرام پور کے اوپر لشکر کشی کی فکر مین ہے یہہ پہلی ہی
اوسکی اوپر جا چڑہے اور اوترولہ فتح کرکے چند جلد قرآن شریف وکتب مقدسہ اہل اسلام بطور لوٹ کے لے آئے سمت ۱۸۹۵
مین لشکر شاہی ناظم نے باوجود ادای مالگذاری مہاراجہ سے ناحق لڑائی ٹہانی اور شکست کہائی سمت ۱۸۹۷ مین راجہ
درشن سنگہ شاہ اودہ کیطرف سے ناظم ہوئی اونکو مہاراجہ سے عداوت تہی چنانچہ کچہ عرصہ بعد مہاراجہ تو شادی کرنے
کو ماہلسے کیطرف گئے اور راجہ درشن سنگہ نے اونکی نائب گجادر سنگہ سے کہ جبکو وہ ناظم کی اطاعت اور فرمان بہیجنے
کا حکم دیگئے تہے خواہ مخواہ بلرام پور خالی کرالیا مہاراج یہہ خبر سنکر ماہلسے سے نیپال کو چلے گئے کمانڈر یم بہادر جرنل
کنور رانا جی برادر حقیقی مہاراجہ جنگ بہادر نے بہت خاطر کی اور بسبب ناموافقت آب وہوا نیپال کے مہاراجہ کو سرحد
بلرام پور پر موضع اوترموا مین رہنے کی اجازت دی اور بحالی علاقہ مین سعی کرنے کا وعدہ کیا راجہ درشن سنگہ
نے جو مہاراجہ کا سرحد پر آنا سنا تو اونکو جا گہیرا اگر مہاراجہ نے اوسوقت ایسی بہادری خود داری مین کہلائی کہ
راجہ کو ناکام بہاگنا پڑا نیپال کے رزیڈنٹ نے یہہ ماجرا شاہ اودہ کو لکہہ بہیجا شاہ نے راجہ درشن سنگہ کو معزول
کرکے قید کردیا اور مہاراجہ پہر اپنے علاقہ پر قابض ہو گئے سمت ۱۹۰۵ مین تلسی پور کے راجہ دگراج سنگہ کو اوسکی بیٹے
دگ نراین سنگہ نے نکال دیا وہ لکہنو مین حاضر ہوا واجد علی شاہ بادشاہ اودہ اور صاحب رزیڈنٹ کا حکم مہاراجہ کو
اوسکی مدد کا پہونچا اور اونہون نے اپنی فوج لیجاکر دگ نراین سنگہ کو نکالا اور دگراج سنگہ کو بیٹہاکر اپنا حق مقررہ
سابقہ معہ ایک گانو کے اوس سے لی لیا سنہ ۱۲۶۳ فصلی مین امداد علی خان راجہ اوترولہ نے راجہ دیبی بخش سنگہ تعلقدار
گونڈہ کے بہکانے سے علاقہ بلرام پور مین فساد کرکے مہاراجہ سے شکست کہائی اسی سنہ کی ماگہہ مہینے مین ملک
اودہ خالصہ سرکار ہوا استر جارلس جان وینگفلڈ صاحب بہرایچ کے کمشنر ہوکر آئی مہاراجہ نے اونکی خدمت مین حاضر
ہوکر علاقہ بلرام پور کی مقبولیت داخل کی صاحب نے اونکی حسن خدمت سی خوش ہوکی ایک توپ ہمراہ کردی جو دن مین
تین وقت سر ہوا کرے سنہ ۱۲۶۴ فصلی کی جیٹہہ مین غدر ہوا مہاراجہ حسب الطلب پانسو آدمی لیکر صاحب کمشنر بہادر کے پاس پہونچے
بعدہ صاحب توپ فوج لانے کے لئے کلکتہ کو گئے اور مہاراجہ قلعہ ٹوہان مین رہی بدمعاش مفسد وہان آئے کئی دفعہ اوس قلعہ
کو گہیرا لیکن مہاراجہ کا کچہ نکر سکے سنہ ۱۲۶۵ مین غدر دور ہوا سنہ ۱۲۶۶ مین سرکاری فوج گونڈہ مین آئی مہاراجہ افسرون کے
پاس گئے علاقہ تلسی پور جو بسبب بغاوت راجہ دگ نراین سنگہ وعدم حاضری رانی راجہ مذکور باوجود اجرای اشتہار سرکاری
ضبط تہا معہ علاقہ بانکی سرکار سی انعام مین ملا اور ۱۸۵۹ء کے دربار گورنری مین بمقام لکہنو مہاراجہ کو اول نمبر کی کرسی
پشت در پشت ملی سات ہزار کا خلعت او مہاراجہ بہادر کا خطاب معہ سند مانگی وتلسی پور کے اور عہدہ اختیارات دیوانی
کلکٹری فوجداری کے عطا ہوا اوسوقت سے مہاراجہ کی نیکنامی تمام ہندوستان مین پہیلی اور جو جو کارنمایان

اون سے انتظام ملک و مال مین ہوی اخبارون مین لکہے گئے زیادہ کہانتک لکہون کہ اس مختصر مین گنجایش نہین
مہاراجہ کو باوجود کثرت اشغال ملک و مال کے شعرگوی کا بہی شغل رہتا تہا اور اس فن کے بہت شایق و قدردان تہے
۱۸۸۱ع مین جو مین نے اس تذکرہ کا اشتہار دیا تہا وہ نظر انور سے بہی گذرا اوسیدم منشی جواہر سنگہ صاحب جوہر کو
حکم ہوا کہ دہو انجے آپ کا دیوان معہ چند دیگر نسخجات کی جو آپکے سرپرستی اور مربی گری سے مطبع خاص مین طبع
ہوئے تہے میرے پاس بہیجدی اونکی شکرانہ مین مین نے بہی اپنے چند کتابین نذر کین ازانجملہ رسالہ خواب جستان
بہت پسند آیا اور اوسکی تقریظ بہی تحریر فرمای جسکا مسودہ منشی صاحب ممدوح کی وساطت سے معہ زرنقد بطور صلہ
کے پہونچا اسقدر عنایت اور کرم بخشی جو مجبہ دورافتادہ کے حال پر ہوی یہ محض خالص فیاضی اور سچی سخاوت تہی در نہ
مین کیا استحقاق رکہتا تہا اگر بیکسی کی سبب سے وجہ قرار دیجای تو مین نے بہت رئیسون کو اسطرح سے کتابین بہیجدین تہین مگر
جواب تک نملا صلہ تو درکنار و حاصل فی الجملہ مہاراجہ صاحب کا دم اس زمانہ مین بہت غنیمت تہا مگر افسوس کہ ہم لوگونکی
بدقسمتی سے سال گذشتہ مین اونکا انتقال ہوگیا جسکا افسوس اب تک بہت سی انگریزون اور ہندوستانیون کو ہے
ہٹیا کوئی نہ تہا اس سبب سے بتبابہ مہارانی صاحبہ مالک ریاست ہوئین وہ بہی فضل الہی سے بہت سخی اور فیاض ہین
چنانچہ اخبارون مین اکثر اونکی سخاوت اور نیکنامی کی خبرین چہپا کرتی ہین مہاراجہ مرحوم کا دیوان ہمنے اول سے
آخر تک دیکہا ہے غایت درجہ بہت اچہا دلکش اور دلکشا کلام ہے زبان کیا شیرین پائی تہی کہ قند و نبات مین بہی
وہ مزا نہین جو اونکی ادنی ادنی روزمرہ کی باتون مین ہے چنانچہ یہہ چند شعر جو تذکرہ کے لئے منتخب ہو کر یہان
درج کئے گئے ہمارے دعوی کے گواہ ہو سکتے ہین

اشعار متفرقات

نام تیرا جبکہ طغرای سر عنوان ہے
تیری صورت دیکہکے لیلی کو آئیگا حجاب
مدام اپنے بغل مین وہ آفتاب رہا
گئے وہ دن جو حسینونکو پیار کرتے تہے
اوسے بیکد دکہا کر خندہ دندان نما
شکوہ کرون ہے یار نامرد و حجاب اپنے
حم کہلے شیشے کہلے ہر کید یکا دکہلا
مگر الفت جان کو ہی تجب
عجب کیا جو چہپا الکہ ہم نظارہ دیکہے
کبہی قیمتین جنکو ہے پیار انہی رفیق

مرتبہ ہے عرش سے عالی مرے دیوان کا
میری صورت دیکہکے مجنون بہت شرمائیگا
ہماری دوہی مین دو شراب کباب رہا
نہ دیکہو رہے اپنے نہ وہ شباب رہا
دامن نظارہ کو تونے موتیون سے بہر دیا
اٹہتے وہ نام خدا رشک مسیحا ہوگیا
منجہ پر نہ مضمون خط سا نو کہلا
بہت ڈہونڈا بہت ڈہونڈا نہ پایا
شعلہ مہر اوسی سے نقشہ تیری چلمن کا
سیہ ہی وہ ڈہونڈا اگر ہی پاس جلوہ کا

تیری یکتائی کا ہی جانتا ہے اوس کی یہان ہے
وہ ہم بغل ہے شغل مے و کباب رہا
ہم جا نہین کہین پہل مین بیٹہے رہت
خواب مخمل جو گل اوٹہا تو نکو خوش تہا
تو نہ آنکہ کیا جو ہی اوس بن ہے
تو مبارک ہو عاشق ہم بہی ہین گلے لگے
گیا صحبت مین جیسے مفسد نکلے
کیا کیف ہی جہے ایکبار گیسوئی شبیز
دہان تنگ کا ... مانگا جہانے ہی
پیدا کہین ان ... شیرین نیا

چار عنصر سے مرکب قالب انسان ہوا
رہا جہان مین جب تک بہ کامیاب رہا
ہمین لحاظ رہا یار کو حجاب رہا
مونے تربت مین اونکو خاک بستر کر دیا
اللہ رے دماغ عروس بہار کا
ہمصفیران چمن کہنا ہمارا نگویا
مزاج اصلاح پہ آیا نہ اوسکا
درد سر پیدا ہوا درد کم ہونے لگا
گو کیا کیا نہ پایا یہ تقاضا ترکین کا
... کو رشک ... قند کر دیا

ترے فروغ حسن نے اہی رشک آفتاب
اہی صبا ہی کسی عارض کا نہیں ہے سودا
بات دشمن نے کوئی اجاڑ تہا کبہی نہیں
قصہ امق فرہاد تو راجہ نے سنا
اللہ غنی حسن یہ کس قدر ہی مغرور
راجہ بہلا ہے درخشاں کا کیا قصور
آنکہ اوس شوخ کی گلا کا تہا
کبہی عشق ہوتی ہیں عاشق کبہی یہ ناچار
بات کرنیکا غرور حسن کچہ مانع نہ تہا
ایک مصرع سی نہ یاد دوسرا مصرعہ لے لطف
ہو نہ گریبان پارہ گر کہینچے ہے شبیہ
اہی مصور خود نمائی سی فخر ہی مجہے
ہوا نہ قامت جانان سا ایک ہے موزون
کیا نہ صد لین بنگو نگا عشق اہی اجل
حسن سے عشق ہو جسکو وہ انسان کیا
نہ کہینچے اہی بہزاد و سہ قدر حسن جیسا ہی
آپ آئینہ سے نہ پیاس بجہے
عشق میں تیرے ہوا ہی اہی صنم
عاشقو نپر جو اوس جفا منظور
اگر ترا رخ رنگین عرق سا جبین دیکہیں
کیا اللہ میں بلانگے جو وقت چہلکے شب
ہم جو اوسکی گہر لگے جاتی شب تار بیابان میں
منجم دلکو میری نہیں یہ تو سمجہو
انکو معلوم ہو کہ ادق جام شراب
نام مشہور ہوا رشک مسیحا جسکا

نکہری گالکا تو چاند سے دہ چند کردیا
باغ میں ہوئے ہیں گل چاک گریبان پیدا
حقیقت کا مگر ہمپر تفضل ہو گیا
تمکو اہی حضرت دل عشق میں دیکہا
وہ اپنا پانو زمین پر نہیں رکہتا
دل اپنا اپنی ہاتہ سے رخ دہنے کہو دیا
جو ہوا یار کے حضور ہوا
کچہ نرالا ہی چلن سب سے طرحدار نکا
ہان ہان نشانک اوسکا مانع گفتار تہا
عجب کبہی حال فراق یار کچہ موزون ہوا
کاغذ ابری بنی کاغذ ہی تصویر کا
ہو ورق ہی پشت آئینہ پہ تصویر کا
ہزاران لاکہون کرورون ہوئی تجہ سے پیدا
کسی صانع کری یہ جو در و دیوار پیدا
شکر قدرت حق صاحب ایمان کیا
نہیں ہتا ہی ہوش دیدہ عالم ناہ کا
نام ہے شرف لو اہل جوہر کا
ایک ہے بیت کا فرد دنیدار کا
ناز معشوق کری ہی جیسے تمکو پیدا
خوش آئی ہے جو بن شاہد گل جو انیکا
میں بیحجاب ہونگا وہ بے نقاب ہوگا
شعلہ الٰہی لگی آگ سے شش مشغول ہو گیا
ہم نے کس ناز و نعم سے اپالا ہوگا
جیسے رسوں حم کو ہی عبث جام شراب
پرائی نہیں مگر علاج دل جاں بلب

لبطن مادر سے کبہی ہوتی ہیں عجب پیدا
مکتب عشق میں مجنونکو ہی آئے نگے
عشق کے فن میں ہے صحبت تو دیوانونکو
جم کس طرح سے دیکہے گا کیفیت عدم
اہل دول پہ دولت کم مایہ کو ہی فخر ہے
دکہاتی ہی میں خورشید وہ یہ پلہ ترازو کے
مجہی گہر نکی بند مزاجی عشق نہیں آتے
وقت کوہ تاتہ سے کہو نے میں جو ہیں عاقل
دشت گردی میں کیا کرتا تہا پیر ہری
خاک کے ذرون سے ہوتا ہی یہ ثابت ابی فلک
ہر نہ کے تحریر ہے مارا نگہ پد سوا ہوئی
ہی بہت دشوار مضمون دہن کا باندہنا
لگا کے نخل محبت نکو نہی پا سکا پہل
ابہی نظر ہی اگر ان انکو لگی ہے
چہلکا مانگتے ہو مجہسے گر بیتابی دل کا
پیر جوب او طفل میں محو جمال دوست
مانگے منہ ہی کیا جہان کا دن
للہ آتش میں سرم او نکو دکہا نہ او گل
سیا کنا اپنا نکا جرم ہی ہی سکتا نہیں
بہار آئی چمن ہے ہر ہو گئے سانحوں
جیسے کہو گئے ہمسے دیکہی ہو گئی ہمسے
دیکہی لیلا کو مجنون نے خون میں ہو کی کہا
فصل گل ہے نہ ہو کیونکر طلب جام شراب
محتسب تو میں نے سا تہہ اسکے کہہ کا کام
ابہی چلتا ہی یہ کہ ہو سب کہہ ہی عین

جامہ زیبی کے یہان ہوتی ہیں شانان پیدا
ہمنے دیکہا تو ہیں یک طفل دبستان دیکہا
معتقد قیس کے فرہاد کو قایل دیکہا
جام اپنا لیکیا ہے درون ار کیا
رتبہ کو آب بحر کے زمزم نے کہو دیا
یہ کیس محبوب کو مد نظر ہی شیشہ ساغر کا
کہو نگا میں جو پہر کچہ طبع نازک کو گران ہوگا
حق تو یہ بات ہی کیا کہتا ہی ہشیار نکا
قیس طفلی سے سعادتمند برخوردار تہا
سیکڑون خورشید روز زمین فون ہوا
سیر شل ہی مارا کاٹنے نام نیشتر کا
جیب ہو راجہ شرف ابتو جیع نہیں تقدیر کا
شال سرد یہ تو باہی ہے ثمر پیدا
آئینہ میں دیکہو منہ بار بار اپنا
خط جبین جبین کو حکم ہو اب خط باطل کا
عالم قدیب حسن ہے اوس نوجوان کا
اہی تیری واسطے ہاتہ آیا کیا
تہوکیگی خون بلبل گلکی نجار ہو گا
تہرے آتش مزاجی میں تیلا خاک کا
اگر آجاوے ساقی مزا ہی زندگانی کا
لب جب رہی گا عمہ جو جام جوانی کا
وہ گہڑی جام بہی تیرے جنگل میں مشکل ہو گیا
چلو بی قی تو لگا لب سے اب جام شراب
منہ بجے دو منہ بہت کچہ ہی جو جام شراب
دو چار شخص قابل گفتار ہے عجب

سبزہ چلین تجھسے گو ہزار درخت
بیٹھ تو سونکی دس نا بتاؤن گا
آجکل اوسکو بھی اہی ستیو تیر ناز ہے
بندہ گئے اشک مسلسل کی لڑی ای مجنون
ان اپنے چلے وہ چال کہ جو ہو جہان پسند
تیرا دماغ عرش پہ وہ جو تھی حرم خیر
خاک ہی سمجھے تجھے ہم او بت پرفن کا عدو
دل عاشقون نے پایا ہی جو ذرہ دیکھا یار
کا اگر ایسے منہ پہ چھپا ہین کیا نظر ہی بستم
عاشق مزاج آپکی معشوق طبع ہین
ہے نمود سبزہ خط عارض جانان کے پاس
آپ ہی آپ کچھ اغیار چلی مرتی ہین
ایک تو ہے سکے خط بنے ہیں یار کے شرط
دیکھنے کو فال وصل مصحف رخسار یار
سانپ سا چھاتی پہ لہراتا ہے یاد آتی ہین جب
وصل مین بھی وہ شرم کرتا ہے
کھینچے ہے علاقہ حسن بیان سبزہ رنگ
یاد آئی جو اوسکی جنت مین
بال کھولے مین کسینی چوٹی کے
یار کے پاس اوڑ کے چلا جائیگا نامہ
جگر مین تیر نالون سے ہے نوبت آسمان پہ ہے

پہچین کہتے ہی قد کو یار درخت
تجھسے لیتے ہو تم حساب عبث
جا کے نرگسکو دکہا او نرگس مستانہ آج
شل نا سور ہے کیا دیدہ تر مین سوراخ
مہمان ہے ہو وہ کام جو ہو ہر زمان پسند
ای یار آفتاب ہے تجھسے کہان بلند
کاغذ باد بنا دیجی ہین دشمن کا غذ
نالون نے اپنے مفت ہوا تر سا یار
تیر جانبازونے کہائی ہین بہشتی
ہر دم ہین وقت نزع عروس قضا نازسے
آئی خضر تشنہ لب یا چشمہ حیوان کے پاس
خود بخود اب جی ہوا آپکو ہمسے اصلاح
کیا ضرر ہی گر گئی جاذین عارض شرط
تا سحر بیٹھ نظر آتے رہا قرآن شمع
چھاتیان اوپر وہ اوسکی پیٹ کے سانا دے صاف
ہے ادہر آنکھ حجاب فراق
جرم کلف سی ایک ہین جو رشتہ شان بیرنگ
عور کو دیہان مین لا ہین ہم
کیا پرے ان دن گذرتے ہین
اب تو خود سیکھ گیا کار ہیمبر نامہ
کانونین انگلیان دیے کر دیا ہے
جو کہے گوشہ نشین میں جو آتے بعد

رہیگی جو اہش دنیا ہی دو جہانی تک
حسن نے معذور اوسکو کر دیا
کیا تلون ہی مزاج یار مین
ہین دئے سکو آپ کے چالاکیان پسند
لیلے عرب مین قیس مبارک رہی تجھے
ہمدم آبرو قاتل ہی جو یہ ای جیہ
قلب ماہیت کیونکر ظالم سرکش کی ہو
دل ہی ہی کہری مین سر گہر کی راہ پر
ہی عاشقونکی خون سے اسکو مناسبت
یارب کبھی خط رخ رنگین نہ ہو سفید
کس طرح ہم نہون اوس ابروی خمدار سے تنگ
حد ادب سے ہم نہ بڑھی ہین کبھی یہ کہا
مین دیکھ نہیں ہین تلوار کا لحاظ
روشنی ہی عاشقونکی دم سے باغ دہر مین
دیکھلو جم سلاطین سلف کے سرگند
ابر چشم لب لف خم جان وانگ
پامال آج وہ ہین جو گل تک نہال تھے
ناگہ طبیعت آئی تھی جو تلخی مرگ کی
صنع سن مین ہو ہو کے نہ یار
دیوانہ القرآن جی جو زمانے مین نظامی ہوتا
بیٹیار کیا بیان ہو تقریر خواب کے
تیرے سے کیون سحر ہلا باغ مین دم رہے

ستانیگی مجھے یہ پیر زال ساری رات
رہتی ہی گردن کلاہ یار کج
شام کو اقرار تو انکار صبح
لیکن نہیں ہے تو سن عمر روان پسند
دلکو ہمارے ہین بت ستم دان پسند
کھینچے ہے مانند کمان کرتے ہی تلوار گھمنڈ
دیکھلو سبز کی رہتی ہی زبان بالا ہی
ارزان ہے مول جو اہے ایک نگاہ پر
فرما ہی ہین اسلیے رنگ حنا سی ناز
یون ہی ہمیشہ یہ گلشن کے خار سبز
جو دلا وین سدا ہی تمین تلوار خونی سبز
نامحرمونکو ہی میرے محرم سی کیا غرض
تان یا ہی کی بری حمدار کا لحاظ
بلبلونکو ای گلو سمجھو گلستان مین چراغ
لکھ گیا وہ صفا مین کیا جب وہ صفا صاف
سکر ہے میں ملکی پیٹ دیکہ ستم جان و ایک
کہلتا ہے نیا ہی رنگ تیرے انجمن مین گل
کیا سمجھکے آئی تمام عالم ایجاد مین
تم ابھی طفل ہو جان من خود دل ہو
ساری آئینہ پہ لکھتا سکندر نامہ
یوسف سے چلکے پوچھیے تعبیر خواب کی

خمسہ غزل مرزا محمد رضا برق

صوت فصل بہار آیا نہ وہ گلزار مین
سیر کو نکلا نہ گہر سے کہ وہ سیار مین
اور گلشن کہ صلکے ہو بجھی جو سے پیرا آرا
کیا ہی یہ اہین نکالین ہم بچہ بادہ
سیر کو نکلا ہے حسن بن کے وہ دیوار مین

دل جو ہی دم حیا اک شعلہ رخسار ہین | برق کے خاصیتین ہین آہ آتشبار ہین | صفا ہوتے ہنین سلک در شہوار ہین | شعبدہ دکھلا دیا رو کے فراق یار ہین
آنکھ نے موتی پرو دے آنسوؤن کے تار مین

ابر نیسان ہے یہان ہر گان گوہر بار ہین | فرق کیونکر مجہمین اور موتیونکے ہار مین | یہ ہے یا رشتہ نیا سلک در شہوار ہین | ہین جو اہر پوش یان ہجر و فراق یار مین
آنکھ نے موتی پرو دے تار جسم زار مین

خمسہ غزل میر وزیر علی صبا

کوئی نہ دنیا مین چلا اس ملک کے | کہدے جاکے یاس اس سفاک کے | معرکے دیکھے ہین اس غمناک کے | ہو رہے ہین ظلم ہفت افلاک کے
امتحان ہین ایک مشت خاک کے

پہنچے نہ تا ... جب گریبان چاک کے | راستے طے کرکے ہفت افلاک کے | کیا بیان ہون وصف حسن پاک کے | جابجا جلوے ہین حسن پاک کے
نور کے پتلے ہین پتلے خاک کے

جلوہ اک نور ہے رخسار کا | رخ کا ہمسر مطلع انوار کا | ہو مقابل منہ ہے کیا گلزار کا | پھوٹ نکلا رنگ جسم یار کا
پہول بوٹی بنگئے پوشاک کے

پوچھیو راجہ سے ساری اے صبا | جو کہ ہے حالت ہماری اے صبا | شب گئی ہے آہ و زاری اے صبا | ہین رگ ابر بہاری اے صبا
ڈورے اپنے دیدہ نمناک کے

راجہ تخلص راجہ راج کشن خلف راجہ نبکشن رئیس کلکتہ صاحب دیوان شاگرد مرزا جان طپش —

گر شب کو نہ تم پاس میرے آؤگے صاحب | تو مجکو سحر تک نہ یہان پاؤگے صاحب

راجہ تخلص ایک شخص کا ہے جسکا حال معلوم نہین ہوا —

مہر و مہ کے شب کو آئینکے یہان دھوم دھام ہے | بہتر مزار صبح ہی سے اپنی شام ہے

راحت تخلص بھگونت رای ولد دینیال باشندہ کاکوری ضلع لکہنو شاگرد امانت مثنوی زہرہ بہرام اور نلدمن انکی تصنیفات سے ہین —

جام تو چشمہ ہو دریا ہو تو اسکو روکے | زور چشم تر سے بہتا سمندر دریا

راحت تخلص پنڈت کشن لال باشندہ مہترا تحصیل ... ضلع فرخ آباد —

دل کو سامان ہے اسیر پلو مانگتے | خوش گذرنے لگی اب جامہ عریانی سے

راحت تخلص رام دیال کایتھ سری باستب شاگرد جوہر رای جواہر سنگھ لکہنوی فارسی اکثر کہتے ہین اور اردو کم مگر کوئی شعر انکا نہین ملا —

راضی تخلص دیوان جانکی بہاری لال قوم ناگر برہمن باشندہ شہر آگرہ جو ایک نامی گرامی شخص اس زمانہ مین ہین انہون نے علم عربی فارسی انگریزی اور سنسکرت مین مہارت حاصل ہونے کے بعد عرصہ تک سرکار انگریزی

قواعد کی اور پہر ریاست بہرت پور مین نایب وکیل ہوئی اور اب وکیل حاضر باش محکمہ رزیڈنٹی راجپوتانہ ایک عرصہ سے ہین اور اسعرصہ مین ایکدفعہ دیوان ریاست کچہ واقع کاٹہیاواڑ اور ایکدفعہ مہاراجہ صاحب سجن سنگہ جی والی میواڑ کے اتالیق ہو چکے ہین محکمہ رزیڈنٹی مین اونکا بہت بڑا اثر بسبب قدامت اور لیاقت کی ہے اور اکثر انگریزون نے اونسے ہندی اور فارسی پڑہی ہی وہ شعر بہی کہتے ہین چنانچہ گلستان کا نظم ترجمہ اردو زبان مین بنام نگارستان کیا ہے اور اسیطرح انوار سہیلی کو بہی نظم مین لکہا ہے آپ سے میری بہی ملاقات اونسے ہوئی تہی آدمی بہت بزرگ منش اور با علم ہین اور شادی اتبک باوجود گزر جانی سن شباب کے نہین کی ہے اور اپنے مذہب کے بہت پابند ہین مگر افسوس ہے کہ اسوقت اونکا کوئی شعر ہمارے پاس اس تذکرہ مین درج کرنیکو نہین ہے۔

راقم تخلص بندرابن صاحب دیوان گذرے ہین مگر اونکی سکونت مین اختلاف ہے کہ کوئی تو اونکو دہلی کا باشندہ بتاتے ہین اور کوئی متہرا کا سمجہتے ہین اور اسیطرح اونکی شاگردی مین بہی فرق ہے کہ کوئی تو سودا کا شاگرد کہتے ہین اور کوئی مرزا مظہر کا مگر اسمین شک نہین کہ عمدہ شاعر تہے اور اونکی کلام سے سو برس پہلے ہونا اون کا ظاہر ہے

میر بد شیرا ہیوین سے گرین نہ پہنکیا ہے نہ ہیے عشق مین بلبل کو نہ پائیدار دیکہا	ہے وہ عمل کہ ہوے سب کباب ایماں چاک ہے گل کا گلستان مین گریبان دیکہا سنتے تہے ہم جہان مین اہل کرم کی بات	یہان تک قبول خاطر کیجیے ستم جفا کو ہے کیا دل بلبل گلون سے آنکہو دیدہ مین تو کم از آستین نہین	تا سب کہین کہ راقم رحمت ہے ہو وفا کو اوڑا دیتے ہین اوسکی بات ہنسکر

رام پرشاد منشی رام پرشاد قوم کایتہ سکنہ لکہنو مدار المہام نواب محسن الدولہ بہادر رئیس اعظم لکہنو کے آدمی بہت طباع ذہین شعور اور سلیقہ شعار تہے اور ہمیشہ اونکی حسن انتظام امام بارہ حسین آباد کی تعریف اخبار مین دیکہی جاتی تہی تہوڑا عرصہ ہوا کہ دنیا سے عالم آخرت مین چل بسے اور اپنی خوبیون کا ذکر دنیا مین چہوڑ گئے گاہ گاہ فکر سخن بہی کرتے تہے چنانچہ یہہ شعر اونکی نتیجہ طبع روشن سے ہین۔

نا ہی مین مہا اسرا لیے نہ جاگے ہم چلے غور کرکے خوب دیکہا کو بہی اپنا نہین	بار عصیان مفت ہمتو اپنے سر پر دہر چلے خواب غفلت مین عیش ہم عمر ضایع کر چلے	گو کہ ہوتا ہی وہی لکہا ہی جو تقدیر مین رام پرشاد اونکو جنت مین ملا جام طہور	ہر بشر کو چاہیے کچہ کام اچہے کر چلے تشنہ لب جو یہان سے بہر ساقی کوثر چلے

رام چندر پروفیسر علم ریاضی یہ صاحب قوم کی کایتہ تہے اپنے بہائیون کے بحالت کمال مفلسی خورد سالی مین وارد دہلی ہوئی اونہین دنون مین انگریزون نے انگریزی کا مدرسہ جاری کیا تہا جو رفتہ رفتہ دہلی کالج کہلایا یہ مسٹر ٹیلر صاحب کلان کلکٹر پرنسپل مہتمم مدرسہ کے خدمت مین حاضر ہوئی اونہون نے کچہ وظیفہ انکا مقرر کر دیا انہون نے تحصیل علم شروع کی خصوص علم ریاضی مین زیادہ محنت کی اور فارسی مدرسہ مین مدرس بہی اسی علم کے مقرر ہوئے اور جبر و مقابلہ و علم مثلث وغیرہ کے کتابین ریاضی کی اردو مین ترجمہ کرکے چہپوائین

جنکے ذریعہ سے عربی فارسی وسنسکرت کے طلبا کو ریاضی پڑہنا نصیب ہوا بعد اسکے انہون نے ایک کتاب انگریزی زبان مین درباب مسائل علم ریاضی ایسے تصنیف فرمائی کہ جسکو لندن کے فاضلون نے بہی تسلیم کیا اور اُسکا صلہ جسقدر ملکہ معظمہ کے پیشگاہ سے اکرسر دربار اونکو دہلی مین ملا - پہر آپنے تذکرۃ الکاملین اور عجائبات روزگار وغیرہ کئی کتابین لکہین جنسے بہی اونکی معلومات اور تاریخی تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے مگر غدر سے پہلے ۱۸۵۲ء مین مذہب آبائی کو چہوڑکر عیسائی ہوگئے اور بعد غدر جب دہلی کالج کا ڈہنگ جما تو ریاضی کے پروفیسر یعنے مدرس اعلے مقرر ہوئے بعد عیسائی ہونے کے اونہون نے کئی کتابین مسلمانی مذہب کے تردید مین مثل اعجاز قرآن وغیرہ تصنیف کین آخر عمر مین مہاراجہ پٹیالہ کے اتالیق ہوئے اور پہر راج مذکور کے سررشتہ تعلیم کی ڈائرکٹری کا عہدہ جسکی تنخواہ دو ہزار روپیہ تہی اونکو ملا اور آخر اسی حیص وبیص مین قریب ۱۸۸۰ء کے اونکا انتقال ہوگیا یہ اپنے وقت کے بڑے نامی گرامی معلم اور فاضل علم ریاضی کے تہے نظم سے شوق بالکل نہین تہا چند شعر تذکرہ الکاملین کے دیباچہ مین لکہے ہین جنمین سے یہ منتخب ہوئے —

بلندی وہ خسروان ہی وہی	تہی بخش شاہنشہان ہے وہی	گدا کو وہ چاہی تو دیوے سروری	ضعیفونکو کردیوے دم مین قوی

رائی تخلص شیوسہای قوم بہاٹ باشندہ لکہنو دلد رای شیوسنگہ شوق جو فارسی اور اردو مین مہارت رکہتے تہے اور عاشقانہ زیست کرتے تہے اونکی شعر لطافت اور ظرافت سے خالی نہین ہوتے چنانچہ یہ ایک شعر اونکا ہے

دیکہیے شوخی کہ بزم غیر مین کہنے لگا	رائی جب آبیٹہے نہ ڈگا کا گہر یہی تو ہے

ربط تخلص منشی دیبی پرشاد خلف منشی موہن لال ستوفی قوم کایتہ بہٹناگر شاگرد مہدی علی ذکی متوطن مراد آباد جواب عدالت دیوانی ضلع مراد آباد مین پیشکار ہین کلام انکا بہی مثل انکے بہائی منشی کنہیا لال ضبط کے سنجیدہ اور بالطافت ہے یہ چند شعر اونہون نے منشی اندرمن صاحب کی وساطت سے درج تذکرہ کے لئے بہیجے تہے سو یہان لکہے جاتے ہین —

اجل ہے تو نہین آتا ہے ہو سخت جانکا	الم کبتک اوٹہائین ہجر نامہربانکا
دکہاتا ہے یہ نیرنگی کسیکی چین ابرو کا	لباس سادہ پر ہو کاہی رخت زعفرانکا
نہین دل دیکی شکل ہے چہپائے کسطرح کوئی	کہ چرچا جابجا ہے انکی طرز دلستانی کا
نہ توجہ ہی لطف حال دل غصہ بیجا ہے	برا ہو عشق کا یارب بہلا ہو نوجوانیکا
جو مصرع ایک ہے عشوہ تو غمزہ ایک مصرع ہے	تمہاری شان مین بہی عجب دلچسپ مطلع ہے
جہان ہے وہ قصیدہ یہ مضامین جگہ ہاری کا	ازل مطلع ہے جسکا اور ابد جسکا کہ مقطع ہے
ستارے ہین کہین تو کہین ابر نو ہیرسن	فلک ہے پاک رخ پر داغ کالی جانیکا مرقع ہے

یہ ہی ہین لذتین تو ہی نقش کیا یہ ہونگے	اگر یاد آئیگا یہ بہی عالم تو جوانیکا
نہین وہ شرم نگہین ہے عضو کہ ذرہ کیتی ہے	ہوا ہے عشق انکو آپ ہی نوجوانیکا
اوٹہا کر آئینہ جو دیکہی ہی جنت نہین دیکہے	رہا دلبر کا جو ایسا ہی کسی کی گمانی کا

ایضاً

مقرر آپکی تقریر کیا نظم مرصع ہے	جو چہرا ہمارا آسمان نور کا مصرع ہے
تفاوت ہو زمین آسمان کا حق و باطل مین	کہا جاتا ہے فلک ہے اور کتابت مقطع ہے
مشابہ ہی کسی آدمی کہان ہے یہ دلاویزی	ثریا کیا ہے جو کچہ آپکا جہوم مرصع ہے

ادا و عشوہ و ناز و غمزہ ہین چار رکن اسکے — قد موزون جانان ہے عجب برجستہ مصرع ہے
اوسکی ہین یہ بیت نقش و نگار ابروئے کہول انکہین — مصور وہ ہے ممدوح زبان عالم مرقع ہے

رباعی

یہہ قول ظہور بیشتر کرتا ہے — اسرار بدر عیان بسبر کرتا ہے
سمجھو تو سخن ہی کیا بسبر سے کم — شاعر کی لیاقت سی خبر کرتا ہے

ایضا

ہر طرح سی آپ تو ستاتے ہین کیا خوب — ہم شکوہ زبان پر نہ لائین کیا خوب
دین گالیان آپ ہم ہنسی مین ٹالین — اور آپ ہنسی ہین ہمہ چاہین کیا خوب

شعر

دربدر پہرتے ہین اب چرخ کے ہاتون سے تباہ — گہر سے رکہتے تہے نہ باہر جو کسی کام مین پانو۔

ربط تخلص راے بالا پرشاد سکنہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض۔

بیمار چشم ہون لب جان بخش کے سوا — عیسے کی مجکو چارہ گری سے نہین شفا

رحمت تخلص پنڈت گنگا پرشاد کشمیری ولد موتی لال باشندہ لکہنو شاگرد سید آغا حسن امانت۔

ہم رند کسطرح نہ دعا دین اٹہا کے ہاتہہ — ملتا ہون غم سے مین کف افسوس اے ہنر
دیتا ہے جام بہی کو ساقی بڑہا کے ہاتہہ — چلتے ہین ساتہہ غیر کے جب وہ ملا کے ہاتہہ
آنکہون سے اپنے پنجہ خورشید گر گیا — رحمت شفق سے پانو نہ پہیلاؤ کسطرح
جس وقت آگئے نظر اوس مہ لقا کے ہاتہہ — دیکہون گلے مین ہنسی جو اوس مہ لقا کے ہاتہہ

رخصت تخلص لالہ موہن لال شاگرد دیوان دیا کرشن صاحب ریحان۔

چشم بد دور پر بال لگائی ہے جہے — اسکے پر بال لگی ہین زبانین اپنے
طاہر حسن و جوانی کے ہین شہپر گیسو — کسطرف لیکے چلے سانپ کا لشکر گیسو
میری وارستہ مزاجی سے نہین تہا واقف — تب تیری سامنے کس شکل کو لیکر ہوگا
جال ہین تا کہ ہین دیکہین کہ جہے کون گرفتار — سخت حیرت ہے کہان پاؤن کا گہر

رسا لالہ امبا پرشاد داستان گو ولد جندی پرشاد قوم کایتہ خواہرزادہ راجہ جہاؤلال بہادر باشندہ لکہنو شعر گوئی مین شاگرد نواب مرزا تقی خان ہوس اور داستان گوئی مین شاگرد میر قاسم علے کے ہین اور یہ شعر اونکا ہے۔

جان نکلی جیسے ہی چشم سی جب آنکہہ لگے — اور پیلاگے کوئی ہجر مین کب آنکہہ لگے

رسا تخلص منشی گوکل پرشاد کایتہ کہرے سکنہ کانپور اول مطبع منشی نولکشور مین مترجم کتب تہے چنانچہ ترجمہ مجمع البحرین اور تواریخ سیر المتاخرین اور عجائب المخلوقات اور سکندر نامہ کا انہین سے یادگار ہے اور بعد ایک زمانہ مین آپ اخبار کایتہ سماچار لکہنو کے مہتمم تہے اور اب اپنی وطن کانپور مین ہین اور اپنے زمینداری کے انتظام مین مصروف ہین انہون نے بندہ کو اپنا تو کوئی کلام عنایت نہین فرمایا مگر دوسرے ہندو شاعرون کے احوال اور کلام کے عطا فرمانے سے البتہ اس تذکرہ کی تالیف مین بہت کچہ مدد دی ہے

رسوا تخلص آنند آوڑنگ منجہلے صاحبزادے راے بہاری لعل کے اور خسر بہائی راے نجات سنگہ کے تہے عربی اور ترکی مین اونکی تصنیفات بہت کچہ ہے بیشتر قصے کی کتابین دو تو زبانون مین لکہی ہین اور ترکی کے قواعد اور محاورات بہی بہت کچہ قلمبند کئے ہین فارسی مین بہی اونکی نظم و نثر موجود ہے اردو اشعار کم کہتے تہے اونکے تین صاحبزادے اب لکہنو مین ہین بڑے تو منشی گنگو

سوز تخلص سررشتہ دار انجمن اودہ مین اور منجھلے منشی ہیمن لال مترجم محکمہ لفٹنٹ گورنری اور چہوٹے منشی چندن لال مالک مطبع اودہ پریس اور جامع الاحکام مین رسوا کا یہ شعر حضرت جونپور نے لکہا ہے ۔

قلق کب شیطان نے ہے خلقت ستانیکے لئے
سو سویا ہے لڑکون کے ڈرانیکے لئے

رسوا تخلص آفتاب رائے نام ایک جوہری بچہ اسم باسمی محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین کوچہ گرد اور بیابان نورد تہا اور اکثر دم بغیر شغل شراب کے نہین رہتا تہا جب مرنے لگا تو اپنے حضار بالین سے وصیت کی کہ میری نعش کو شراب سے دہو دینا کہتے ہین اونہون نے بہی ایسا ہی کیا مگر اوسکے کپڑون اور بدن سے ہرگز شراب کی بو نہین آتی تہے ۔

کومی چاہتین مین یہ کہ انکو نہ ستم سے نہین
رسوا ہہی اس زمانہ مین مجنون سے کم نہین
وصل مین نجو در ہے اور ہجر مین بیتاب ہو
اس طرح دیوانہ دل کو رسوا کس طرح سمجہایئے

رسوا تخلص پنڈت گنگا پرشاد دہلوی ۔

یا الٰہی جلوہ گر ہے یہ پس دیوار کون
آفتاب حشر ہی روزن ہاے دیوار کا
ای کی کوچہ سی تیرے کیون قدم اوٹہا نہین
پڑگیا مجہہ کو بہی سایہ تیرے دیوار کا
تہے مجہے ہنگامہ محشر پہ کیا کیا اعتراض
جب تلک دیکہا نہ تہا عالم تیری رفتار کا

رشید تخلص پنڈت کنور بہادر بن گنیش پرشاد فرخ آبادی شاگرد امداد حسین سفیر ۔

سنتے ہین آج وہ تیغ بکف آتا ہے
کون دیکہے گا قسمت مین شہادت ہے کسکے

رقم تخلص صاحب مایہ ارجمند حکیم سکہانند قوم کایتہ فن طبابت مین وحید العصر تہے اور صناعت شعر مین شاہ نصیر دہلوی سے مستفید تہے چنانچہ یہ شعر اونکا ہے ۔

وہ تو شوق ہی ذبح کے لئے ہان کیلئے
نہین تمیز کہ بوسہ کہان کہان کے لئے

رند تخلص گنگا پرشاد کشمیری لکہنوی شاگرد مرات ۔

دل حکایت میں خالمین ادہ نہیں ہے تیری عیار
جان مجہسے اسقدر کسی بکدر کردیا
رو رہا ہون جبکے چہپکے آتا ہے یاد جدم
وہ دیکہا کسی کا نظرین عرصہ پا اگر
جانتے ہو گر برا عشق کہتے ہی تو جان
ہم تمہین مشہور اپنا چاہتے ملا کر
دیکہین جو کبہی تو رنگ جاتے
کیا کہئے اب ایسے بدگمان کو
وہی فغان ہی دم ہی آہ ہی نالہ
خدا کے فضل سے اپنا حال ہی سو ہی
نکلا نہ کبہی گہر سے وہ بیرحم در تلک
جو کہتی سی اوسکے مرگئے سر مار مار کے

رند تخلص کہیم نراین کہتری نبیرہ لالہ لچہمی نراین طب مین اچہا دخل رکہتے تہے مہاراجہ ٹکیت رائے لکہنوی کے رفیقون مین تہے اور آخر عمر مین کلکتہ جاکر رہنے لگے تہے اونکا مکان ہوگلی مین تہا اکثر شعر فارسی کہتے تہے اردو کم یہ دو شعر اونکے ہین مولوی حفیظ الدین شہید انکے شاگردون مین سے تہے ۔

نالہ بلبل ذرا خیک اہی ابن غفلت سے تو
گوش زد نسوتی ہے سر دم یہ نصیحت بیا تہے
ہے سزا اوسکی کہ ہو روز وشب پا بگل
راز دل پردہ جو کہہ بیٹہا عدو سے

رنگین تخلص موہن لعل قوم کایتہ سکنہ دہلی اور حال معلوم نہوا یہ شعر اونکا ہے ۔

رنگین ہے ہمین قطرہ شبنم یہ باغ مین
باد صبا بہی سی پہر آیا ابایغ گل

رنگین تخلص رنگین لال کایتہ سکسینہ برادرزادہ منشی خیالی رام صاحب خیالی و شاگرد منشی جواہر سنگہ جوہر بڑے رنگین خیال اور فصیح زبان شاعر ہین افسانہ سنگاسن بتیسی وغیرہ کہے کئی رسالے انکی نظم کئے ہوئے مطبع اودہ اخبار مین چہپی ہین —

رونق تخلص لالہ رام سہائی فارسے گو ولد حکیم منالعل راجہ جہاؤلعل کے عزیزون مین تہے باشندہ لکہنو اور شاگرد شیخ ناسخ اونکا ذکر تذکرہ معیار الشعرای ہنود مین بہی لکہا گیا ہے اور یہ اردو شعر یہان لکہے جاتے ہین —

غصہ مین تیرے ہوتے آئی سیری دلکی
پانی عرق شرم سی ہوکر نہ بہی کیون

ہے چین جبین شمع جلانی مری دلکی
دیکہے جو حباب اشک فشانی میری دلکی

صدکے ہون شانہ کیطرح زلف کے غم مین
ابکے ہی ہین کہتا ہی خدا کا قصہ

قاصد یہ ادا ہے کہ زبانی میری دلکی
رونق ہے یہ مشہور کہانی میرے دلکی

رونق رای گنگا پرشاد بہادر ڈپٹی کلکٹر ولد بہوانی پرشاد باشندہ بریلی —

آغاز مین نہ فکر کی انجام کیلئے
چہوڑا خدا کو الفت اصنام کیلئے

ریحان تخلص منشی دیا کرشن لکہنوی کایتہ سری باستو راجہ الفت سلے بہادر بخشی الممالک شاہ اودہ کے دیوان توشکخانہ تہے اول شاگرد رام دیال سخن کے ہوئے تہے پہر لالہ موجی رام صاحب موجی استاد دبیر گو کی شاگردی مین شعرگوئی کی تکمیل کے بعد وفات اونکی بیشتر صحبت رای جواہر سنگہ جوہر سے رہی حضرت جوہر نے اونکی دیوان کا تاریخی نام باغ ریحان رکہا تہا جو حال مین چہپا ہے ریحان کی زبان بہت صاف اور بول چال نہایت شستہ ہی تقنیع نام کو نہین تمام کلام آمد سے بہرا پڑا ہے اونکی غزلین زبان شیرین ہونے کی سبب سے لکہنو کی کسبیان بہت گاتی ہین اور وہ لوگون کو بہت دلپسند ہین اور مشہور ہین مگر افسوس ہے کہ حضرت ریحان باغ جہان مین چل بسے گلشن ہستی مین اب صرف اونکی شیرین بیانی اور نازک خیالی کی خوشبو باقی ہے یہہ چند اشعار اوس باغبان سخن کے نرگستان خیال سے ہین —

عزون مین بیٹہہ بیٹہہ کے صدمہ بڑہا دیا
تونے جلا جلا کے کلیجہ پکا دیا

ای زلف یار دل ہی نہی تیری ساتہ قید
مجکو اسیر نے دام بلا مین پہنسا دیا

کیون ای زبان کتنے ستم یار نے کئے
پہر نام لیکے تونے میرا دل دکہا دیا

احسان غیر سے ہمین منظور نہین قبول
آیا غریب سر تو ہما کو اوڑا دیا

اچہی گلون سے اوس رخ رنگین نے جیت لے
سبزہ کو خط سبز نے تیری ہرا دیا

کہل جائیگا کبہی میری تردامنی کا لطف
سن لیجیو چراغ جہنم بجہا دیا

ناحق سوال ہے کس و ناکس کے سامنے
روزی بہی دیگا جسنے دہن ای کہلا دیا

فرہاد تیرے ہمت عالی کو آفرین
جی کہو کے عاشقی کا تماشا دکہا دیا

بیتاب ہوکے آہ جگر سوز کھینچ کر
ریحان نے ہنسنے والون کو ابکی رلا دیا

دیگر

عاشق شب وصال مین گھبرائے جاتے ہین
ہم صحبتون کے نام نکلوا بھجاتے ہین
لانیکے آفتاب کو وہ اپنی جال مین
مردی وہان گھسیٹ کے پھنکوائے جاتے ہین
آنکھون پہ اختیار ہے اچھا نہ رووٗن گا
ہمسے چھپاکے خط کسی بھجوائے جاتے ہین
ہنس ہنس کے دل جلاتے ہین گل ہجر یار مین
تقدیر کس مقام سے لائی کہان مجھے
بوسے اسیطرح سے دئے جائے اگر
ناصح نہین پسند تیری داستان مجھے
اب کہتے ہین جوان مجھے طفلان خردسال
کیونکر ملیگی تیر اجل سے امان مجھے
اتنی کڑی تو ضعف مین جھیلی نہ جائیگی
اورون کو ہی معاف نہ کیجے فلان مجھے
کہنے کیا کیجیے گا اور بڑہ کر گیسو
ہو لدو بہر خدا پہر ہمبر گیسو
شوق بھی بال بنانے کا نہین ہے تجکو
ہوگئے روغن خوشبو سے بہت تر گیسو
طول اتنا بھی لگا ہو کہ نہین گذرا ہے
دل مرا لیکے ہوئے خوب دلاور گیسو
شانہ کرنے مین الجھنے سی بلا کیا تمکو
پہلے ریحان کی طبیعت مین کرین گھر گیسو
کوئی ہمارے تغافل شعار سے کہدو
ہم اب بھی لقضی چند انتظار کرین

پچھلے سے جان مرغ سحر کھائے جاتے ہین
جاری ہی اوس نگار کی غیرون سے رسم خط
زلفون کی بال دہو مین سکھلائے جاتے ہین
میری بلائین لیکے وہ کہتے ہین وصل مین
کچھ آپ میری دلکو بھی سمجھائے جاتے ہین
ریحان تمہین خدا کی قسم سچ بیان کرو
پہک جائے باغ آگ لگے اس بہار مین
اب سب یہ کہتے آتے ہین الفت کو چہوڑ دو
واللہ ناگوار ہون گالیان مجھے
اب تیرے اختیار مین ہون ای مین قہر
تھوڑے دنون مین پیر کہین گے جوان مجھے
قسمت نصیب بخت مقدر کی خوبیان
ہون ناتوان بہاتے ہو کیون تیر یان مجھے
ریحان فقط تہا دوست مین دشمن ہوگیا ترا
داخل وضع مین کانون کے برابر گیسو
باندہتے دیکھے تعزیر خطا وار مین یہ
خود بخود ہوگئے برہم کیونکر گیسو
ایک عاشق کا ہے دل سات مین جو ان اسکے
پانون تک سر سے چہائی ہین پہر گیسو
دیکھکے کیون نہ ڈرے یار دم آرایش
مین پریشان ہوا ہوگیا ابتر گیسو

چوری سے اونکا سوتے مین بوسہ جو لیلیا
کاغذ کے گہوڑے ان دنون دوڑائے جاتے ہین
ظالم کے کوچہ مین نہین گور و کفن کا ذکر
چہوڑو خدا کے واسطے گھبرائے جاتے ہین
تمکو قسم خدا کے خدا کے رسول کے
کس گلبدن کیواسطے گل کہائے جاتے ہین
کیونکر نہ ہو قفس مین غم آشیان مجھے
مانع ہوا نہ پہلے کوئی مہربان مجھے
جو بات آدمی نہ سنے کیون سنائی
تا وقت مرگ بس کہا آسمان مجھے
ہے خوف مرگ جنبش مژگان یار سے
معشوق اگر ملا بھی تو نا قدردان مجھے
کہتا ہے یار میری طرف دیکھ دیکھ کے
جانے دی صحن باغ مین ای باغبان مجھے
دم اولجھتا ہی پریشان ہوا جاتا ہون
ظلم عشاق پہ کرتے ہین ستمگر گیسو
تیری ٹوپی مین ضرور آئیگا دمبالی گل
خال و خط چشم و دہن لب زنخ ابرو گیسو
ابتو اورون کو بہی تاکا ہی خدا خیر کرے
سانپ بن جاتے ہین آئینہ کے اندر گیسو
کچھ ادا ایسے الہی بشیر نہ ائین کہدو

قطعہ لاجواب

کہہ آپ ذرہ نوازی جو مہر دار کرین
تو باوجود تقاضائی مرگ شدت سنع

رئیس تخلص بابو بنسی دہر خیرآبادی۔ اور حال معلوم نہین۔

راز تخلص لالہ دہنپت راے خلف لالہ شنکر لال برادر زادہ راجہ کندن لال بہادر باشندہ بریلی مقیم لکہنؤ شاگرد خواجہ وزیر اردو مین صاحب تصانیف بہت ذی لیاقت ذی مروت اور باہمت آدمی تہے۔

کیونکہ تمہارے ردی صفا نہ ہوئے دل
داغون سے داغ صندرن پہ ہی اوس کا جگہ
صبح عذار و گیسوی شب گون دکہائیے

اسد جو ہی صفا کہ بیستا ہی یار دل
دیکہیں ابہی تو اور کیا کیا اٹہائے دل
صدمے یہ رات دن کے کہانتک اٹہائے دل

بیری طرح کسی پہ نہ آیا ہو آئی دل
ہین گیسوان مین جو پہرین آپہ مرد

سینہ پہ کہہ کے ہاتھ کہو ہائے ہائی دل
کیا خوش ہون اگر کسی پہ بہار آئی دل

راز تخلص منشی سینڈولال خلف لالہ میدےلال باشندہ لکہنؤ صاحب دیوان ہندی و فارسی شاگرد طوطی رام عاصی اپنے عہد مین بڑی سخنور گذری ہین اور بہت لوگون نے اونکی استادی سے فایدہ اوٹہایا ہی انکے اشعار از فصاحت بہت بڑہی بڑہائی جاتے ہے۔

خاک لحد کو میری کیا جسد طلا

ہے نزار اوس بت کے یہ اکسیر تو نہین
جدم دہوان اوٹہا دل پہ عنصر ماہتاب کا

لیلے رنگ جان و میں کہ ہوائی شاید
گل ہو گیا فلک یہ چراغ آفتاب کا

دور سے پہین پردہ محمل سے لگی ہے

زاہد تخلص برہمہ چاری پرم آنند جی سکنہ دہلی راقم اثم کے پیر طریقت ہین آپکا باوجود کمال فقیری کے علم سخن مین بہی بہت اچہا دخل ہے مخمس اور مسدس مشکل مشکل قیدون مین تصنیف فرماتے ہین جیسے مصرعہ کے اول ہی حرف الف ہوا ور آخر مین بہی دال آہی آہی اور بعض اوقات دو دو حرفون کی قید ہوتے ہی اونکو کلکتہ کے جگت سیٹھ نے ایکدفعہ ۳۲ مشکل گرہ مصرعہ کے گرہ لگانے مین بائیس روپیہ نذر کیے تہے۔ مچہلیان دشت مین پیدا ہون ہرن پانی مین۔ پیش مصرع مہاراج کا یہہ ہی۔ آہ دریا یہ کردن دشت مین آنسو ڈالون۔ ۱۲۷۴ھ مین آپ ٹونک مین تشریف فرما تہے میرے آقا صاحبزادہ حامد خان صاحب کے یہان اون دنون پر جمعہ مشاعرہ ہوا کرتا تہا آپ بہی تشریف لاتے تہے وہان ایک مسخرہ مسلمان بہی کہ جسکا تخلص یار یوگون نے ققنس رکہدیا تہا آیا کرتا تہا اور اکثر واہی تباہی اشعار اہل مشاعرہ کو سنایا کرتا تہا اور وہ لوگ اوسکو بنایا کرتے تہے ایکدن مشاعرہ مین اوسنے چند واہیات شعر پڑہے اونمین ایک مہمل مصرعہ یہ بہی تہا کہ۔ میری پنیا بسے بہتی ہی گنگا یہ آپکے مزاج پر بہت ناگوار گزرا اور اوسیوقت اوٹہکر تشریف لیجانے لگے میر مجلس اور دیگر حضار نے کہ جو سب رئیس زادہ اور عمایداوس ریاست کے تہے بہت منت و سماجت کے اور شخص مذکور کے بیہودہ بکنے کا عذر کیا مگر آپکے دلمین یہ نفرت اوس بے تہذیبی سی ہو گئی تہی وہ دور نہوی اور پہر کبہی اوس جلسہ مین باوصف فرط شوق سخن کے تشریف نہ لیگئے مین اوسوقت وہان موجود نہ تہا دوسرے دن جو مجکو یہ حال معلوم ہوا تو مین نے بجواب مصرعہ مذکور کے ایک شعر موزون کیا۔ مگر چونکہ اس قسم کا کلام سراسر بے تہذیبی مین داخل ہے اسلیئے یہان لکہنا اوسکا قلم انداز کر دیا گیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گزرے

مہاراج کا فارسی کلام تو اول جلد مین درج ہوا ہے اور اردو اشعار یہ ہین

تلاشی کیون نہ لی اے صبا نے اہا عبا گل کی
بزم ساقی مین جب سبو آیا
چشم بلبل سے یون ہی آنسو

گیا ہے وصل تیرے بےگزار سے جو رنگ انس کا
شفق آلودہ رنگ جو آیا
گل پکارے کہ آب جو آیا

بستی ہی مجکو صفا اوڑا لائے دشت مین
ہوش آیا نہین مجھے اب تک

جو دلمین بہر تہے بگولے غبار کے
کیونکہ یک بست کو مین جہوا آیا

زخمی تخلص راج بہادر قوم کایتہ سری باستب سکنہ کاکوری علاقہ اودہ - انکی باپ دادے عہد سلطنت اسلام مین قصبہ مذکور کے قانون گو تہے اور اب یہ صاحب کانپور مین رہتے ہین اور اردو فارسی مین اچھے شعر کہتے ہین ایک غزل بعینہ اونہون نے تذکرہ مین درج ہونے کے لئے بہیجی تہی اوس مین سے یہ چند شعر منتخب ہوئے -

کہا ہوا نے نفس پر غالب ہوا انسان ضعیف
حاسد کم فہم تیغ رشک سے بسمل ہوئے

کچھہ ہوا سے زور چل سکتا نہین ہے کاہ کا
مدح خوان جب سے ہوا زخمی رسول اللہ کا

در کہ بیت مین او سکے عقل انسان ہیچ ہے

ما عرفنا قول ہے اوس رسول اللہ کا

ساقی تخلص منشی شنکر لال بن منشی باچہ (؟) چند قوم کایتہ بہٹناگر متوطن سکندرآباد ضلع بلند شہر ساکن حال ضلع بہار پیشکار عدالت فوجداری شاگرد رشید منشی بالمکند صاحب تخلص راسطرف کے نامی شعرائے ہنود سے ہین اور کلام بہی اونکا ستہ و صاف ہے یہ اشعار اپنے خود اونہون نے عنایت فرمائے تہے -

صید مرغ جان ہوا اپنا دل مضطر شکست
ابر کا عالم ہی بجلی مختسب کے گہر پرے

تیر بیٹہا اوسکا پہلو مین ہمارے پر شکست
اب تو جم کر بیٹہہ جا ساقی خم و ساغر شکست

جانی خون رگ رگ نکلیں ہین تیرا وقت فصد
تو وہ لیلی ہی کہ ہی مجنون تیرا سا احبان

ہاتہہ جلتا ہے نہ کیون فصاد کا نشتر شکست
ہین ہزارون دل اوس زلف کی ان تیرے ہر حلقہ

سالک تخلص سالک رام بن دلیپ راے بن بردی رام کہتری ہاجنے سرہندی - سن شعور سے تا کشتی کے دستکاری مین مصروف رہی جوانی مین علم کا شوق کرکے کچھہ سواد بہم پہونچایا امیر پنجہ کش سے خوشنویسی سیکھی مگر ضعف طالع سے سوائے نا کسی اور سپاہگری کے کوئی بڑا عہدہ نہین ملا آخر اب نابینا اور ضعیف ہوکر خانہ نشین ہین اور منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص کے خبرگیری پر گذارہ کی صورت ہے اونکو عالم جوانی مین ایک کہتری بچہ بشمبر داس نامی سے تعشق تہا وہ مر گیا تب اونہون نے یہ شعر کہے تہے -

میری عرض ہے تم سے والا جناب
بشمبر ہو فردوس سے کامیاب

مین بندہ ہون تیرا جو سالک ہے نام
مرادین کا مجکو بردی نصیب

سائل تخلص منشی منوہان پرشاد ملازم سرکار مہاراجہ بلرام پور راحیہ (؟) تخلص شاگرد آقا حسن میرن - انکی بہی ایک تاریخ رسالہ گلشن فیض مین درج ہے -

سبز تخلص منشی لکہپت راے ساکن مجہیر (؟) پہ ضلع اودہ قوم کایتہ سکسینہ لکہنوی

آج قسمت سے مرے چلی مکر ہی خال کا
گفتگو کرتی ہین بہانی سے تاثیر

ای پری قد صفت راحت دل کہا
ہے مزاج یار نازک طفل نادان کی طرح

سبجانند عرف ننالال مہاراجہ درگا پرشاد ناظم سیان گنج و صفی پور و غیرہ حضرت عاید لکہنو سے ہین اور اونہون نے تاریخ لطیف

راماین منشی شنکر دیال صاحب کے بہت اچھی لکھی ہے۔ اوسمیں اونکی چند اور کتابون کا بھی ذکر کیا گیا ہے لہذا یہ چند شعر اوسکے لکھے جاتے ہین۔

سخن کی اوسکو ہی جی سے الفت بیان و معنی سے دلکو فرحت　　کنایہ سے ہی عیان تخلص کمال ہر رنگ شاعری ہے
صفائی آب سخن کا جوہر عیان ہے بیتر ہیے زبان سے　　کہا ہے اوبدہ مین کام کیسا بڑی طبیعت کی برتری ہے
لکہا تہا جو بالمیک جی نے اوسے کا چہاپا اوتارا اوسنے　　لکہا ہنومان نا ناٹک ایسا کہ جس سے لنکا مین تہر تہری ہے
اوڑہی یہ کیونکر برنگ اون جو اسی حب ہر ایک بشر کا　　جمایا رنگ گوشائین سارا عجب یہ اربعہ عناصری ہے

سحاب تخلص کنور گوپال سنگہ خلف الصدق راجہ سالگرام قوم مہاجن شاگرد غلام مولی قلق انکی باپ اور اونکی بہائی دیوی سنگہ معزز اہلکار شاہ دہلی کے تہے اور وہین سے راجگی کا خطاب ملا تہا قلعہ معلی کے جوبارہ تو ٹہیان مشہور تہین اونکو اخیر وقت مین قلعہ مین گہسنے کی منائی تہی اونمین یہ بہی تہے مگر دہلی کے معزز رئیسون مین شمار ہوتے تہے ان کنور صاحب نے فارسی تو اپنے مکان پر مثل امیرزادون کے پڑہی پہر اوس کالج دہلی مین داخل ہو کر کچہہ انگریزی دیکہی غدر کے تباہی کے بعد وکالت کا امتحان دیا چنانچہ اب آپ متوسط درجہ کے وکیلون مین ہین عمر قریب پچاس کے ہوگی انکی شادی دہلی کے نامی ساہوکار گردہاری لالہ راجمیداس کی بیٹی سے ہوئی تہی یہ اشعار آپ کے نتیجہ فکر سے ہین۔

شمع رو کے سر بزم یہ کہتی ہے کہ ہائے　　خاک کرتی ہی تیری گرمی بازار مجھے
اہی دل رفتہ مگر جان پہ کچہ آن بنی　　جارہ گر اب نظر آتی ہین غم و ادبار مجھے

سحر تخلص اجودہیا پرشاد پسر رام دیال دیوان اعتماد الدولہ میر فضل علی خان باشندہ لکہنو شاگرد مقبول الدولہ مرزا مہدی قبول۔

تصور کمر یار مین ہین اشک رواں　　کہنک ہے کیون جو نہ پڑجائی بال آنکہون مین
بساط فتنہ بچہا مین جو تیری مردم چشم　　تبا ئین شاطر گردون کو چال آنکہون مین
اسیر دیدہ جانان ہین سب کے طایر دل　　نہین یہ نشہ کے ڈوری ہین جال آنکہون مین
نظر جو آئین گے حورین بہشت مین پس مرگ　　پہرے گا آپ کا حسن و جمال آنکہون مین

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد رئیس بدایون مصنف رسالہ قیافہ۔

نہ تو دل اپنا ملا ہمکو نہ دلبر اپنا　　نہ تو دلبر ہی یہ قابو ہی نہ اپنا
سینہ اپنے ہی تہا تسکین نہ ہوا اپنا　　ہنس کے ہم بال ہی [illegible] رنگ گئے بال کی طرف

در ذکر صلہ

ہمانکو بساختہ یون منہی کہا　　کیا ہوا خیر ہی کچہ حال تو کہئے دل کا
اس سعی کا نتیجہ نہین مجہپر کہلتا　　رحم کیون آج میری حال پر ہمکو آیا

اج کیون لطف عتاب ہے مزاج عالی
مجہسے کیون صلح کا طالب ہے مزاج عالی

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بداؤن انکا ایک واسوخت مسمی بضوابط عشق کہ دوسرا نام اوسکا تحریر عشق بھی ہے نظر سے گزرا اوس سے اونکی کلام کی شوخی اور بول چال کی خوبی ظاہر ہے یہہ چند بند واسوخت مذکور کے ہین

لوگ سب دلبر طناز کسی کہتے ہین
عاشق خستہ و جانباز کسی کہتے ہین
چاہنے سے کسی محبوب کے کیا ہوتا ہے
ناز کیا چیز ہے انداز کسی کہتے ہین
کیون تڑپتے ہین اگر کوئی جدا ہوتا ہے
سوز کہتے ہین کسیکے ساز کسی کہتے ہین

لوگ یہہ باتین مرے سنکے یہی کہتے تہے
خیریت ہے کہ ابھی آپ بچے ہین اس سے
پھر رہینگے نہ کبھی آپ کی ایسی حالت
جب کسی زلف مسلسل مین گرفتار ہوے
ابہی گا دل تو بدل جائیگی تمہاری صورت
ہیئہ اول ہی تماشا کا تمہار آگئے

در تعریف معشوق

گل ہے رخسار تو گلبرگ سے لب ہے حاشا
تہا دہن غنچہ صراحی ہی تہی گردن بجا
چمن حسن کا تہا نخل جو وہ دلبر مست
دوش ہم دوش قیامت ہے تو بازو ہے بلا
شاخ گل سے نکل آئے تہی کلائی سرد ست
ہاتہہ تہا نام خدا نور کے سانچہ مین ڈہلا

ہاتہہ کے وصف سی ہین کہون کیونکر دست بستہ
کوئی تشبیہ سر دست نہین ہاتہہ لگے
قابل بوسہ تہے ہاتون کی ہتیلی اوسکے
حسن و خوبی مین تہے انگشت نما ہر انگلے

سخن تخلص رام دیال ولد پریم سکھہ لکہنوی شاگرد ناسخ فارسی اردو مین مشاق تہے الا قصاید فارسی مین کامل نثر اور علم النظم چنانچہ قصاید خاقانی اور انوری کے جواب مین قصاید لاثانی لکہے انکے باپ گہڑی سازی کا پیشہ کرتے تہے مگر انہون نے بذات خود داد سخن دہی اور افسوس کہ جوانی مین راہی عالم جاودانی ہوئے - اشعار اردو انکی یہہ ہین

خدا کیواسطے سن اے صنم گلہ دل کا
کہ تیری آنکھون نے لوٹا ہے قافلہ دل کا
مریض عشق صنم ہون شفا ہوگی مجہے
دکہاون کیا تجہے جراح آبلہ دل کا
الہی آئی ہے یہ کیا بس اب جان چلی
بہت خراب ہوا ہے معاملہ دل کا
نہان ہے میری نظر سے وہ غیرت یوسف
تباہ کیون نہوئی ہے اب قافلہ دل کا

مری ادا دلبرانگی قتل ہونے سے
گر یہی نالہ کی تلوار فیصلہ دل کا
اتہی کیجیو خبر اس غریب بیکس کے
پڑا ہے لشکر غم سے مقابلہ دل کا
وبال جان ہے مجہے ہجر یار مین شیشہ
بچا ہے گر مین کہون اوسکو آبلہ دل کا
نگاہ یار سے بچتا ہے اے سخن شیشہ
پڑا ہے دشمن جان سے مقابلہ دل کا

گر کبھی اگر وہ ناز سے اندر چمن کے پانون
سب پہول جو چمن مین لگی اوس گلبدن کے پانون
فرقت مین ہو گئی ہین مری لاکہہ من کے پانون
انکہون کو تیری دیکہہ کے بہولی ہین جو کڑی
بعد از فنا بھی مین نہ بچا رنج ہجر سے
پہیلاون کیا مین جب سے اندر کفن کے پانون
اوس سرو قد نے رکہے جو باہر چمن کے پانون
اپنا کمال شوق دکہایا ہے جو ایک بار

اب ضعف سے قدم بھی اوٹہانا محال ہے
دیتے نہین ہین دیکہہ کے ظالم ہرن کے پانون
بلبل کی طرح ہو گئے نالان تمام گل
شیرین لگا کے انکہون سے پہر کوہکن کے پانون

بلبل بان گل ہے ترن گوش ہو سخن
رکہون جو نغمہ سنجی کو اندر چمن کے پانون

سخنور تخلص دولال سنگہ خلف رای جسنگہ دہلوی قوم کایتہ بادشاہ دہلی کے سر دفتر تہے

گریان کہی ہین تیرے یہ چشم تر مجہے ۔ طوفان نوح آئے ہے اب ہر نظر مجہے

سرشار تخلص لالہ ملوک چند لکہنوی ۔

اس سج سے وہ دلبر چلے خوبون مین اکڑ کے ۔ جون ماہ ستارون مین چلے ان کو اڑ کے

سرشار تخلص پنڈت رتن ناتہہ کشمیری لکہنوی جو پہلے مدرسہ لکہنم پور کہیرے ضلع اودہ کے مدرس تہے اور چند سال سے مطبع اودہ اخبار مین منشی نول کشور صاحب کے قدردانی سے اڈیٹر ہین آپ کو علم عربی فارسی اور انگریزی مین خوب ملکہ ہے فصاحت تقریر اور ملاحت تحریر مین آج کوئی آپ کا ثانی نہین چنانچہ قصہ آزاد جو ایک عمدہ نمونہ اردو زبان کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کا ہے آپ کی لطافت بیان اور سلامت زبان کا شاہد عادل ہے آپ شعر بہی خوب کہتے ہین اور طبیعت آپ نے بہت شوخ اور چلبلی پائی ہے مگر افسوس کہ ہمارے پاس اسوقت کوئی کلام آپ کا موجود نہین ہے کہ جس سے اس تذکرہ کو مشرف کیا جاتا ۔

سرور تخلص لالہ ٹیک رام ولد حکیم سری کشن لعل مقیم فتح گڈہ نائب سر رشتہ دار بندوبست ضلع فرخ آباد ۔

مطلب کے میری ایک لفظ بہی آئے ۔ باتین شب وصال مین کین ان کی ہم نے

سرور تخلص ایک کایتہ صاحب کا ہے جو جی پور مین رہتے ہین مگر نام نہین معلوم ہوا ۔

تقدیر مین لکہی ہے گدائی تو اپنے ہما ۔ سایہ کرے گا تو بہلا مجہہ پر کہان ہما ۔ قاتل خدا کیو اسطے یہ بار سر اوتار ۔ اوسکو پہر ملیگی وہ شیشہ لیکر کہان ہما

سعد تخلص لالہ جوالا ناتہہ قوم کایتہ سٹیب نالون گو صوبہ اجمیر جو اب بہت دنون سے نائب وکیل ریاست جی پور حاضر باشی محکمہ ریذیڈنسی راجپوتانہ ہین اور ہمارے والد کے ساتہ قدیم سے محبت اور حق ہم صحبتی و ہم شاعرہ گی کا رکہتے ہین انکا کلام فارسی اور اردو مین بہت صاف ہوتا ہے اور آدمی بہت باخلق ہین یہ چند شعر اپنے خود اونہون نے مجکو آویزہ واسطے درج تذکرہ کے دئے تہے جو ذیل مین یہان درج کئے جاتے ہین ۔

جہان مین کہہ تیرے ابرو کے خم کا عالم
عاشق خانے بہی قلم ہو کے بیکا
غرقاب علم ہو گیا شمشیر کا عالم
دیکہا تیری ابرو کی خط کی جو تحریر کا عالم
ہی ہے یہ مین وہ شیخ حلقی مل سکا دیکہو
نقاش قضا دیکہہ یا نقش عدو بیا
وہ کہان پائے یار سے بار بار کہ جنے
کیا شیر کی پنجہ مین ہے نخچیر کا عالم
اللہ رے ظالم تیری تصویر کا عالم
تصویر دکہا کر کیا تصویر کا عالم

دیکہو جہان مجکو آکے دیکہو ۔ عاشق ہون بیے خدا کے دیکہو ۔ آئینہ ہے یہ تو سر خسرو ہو ۔ دیکہو تو یہان کہا کے دیکہو

سعید تخلص لالہ کنور بہادر ولد گنگا پرشاد فرخ آبادی

جوشش وحشت کبہی زندان مین نہ رہنے دیگا ۔ بیڑیان لاکہہ پہنا گئی ہی صیاد مجہے

سلیم تخلص لالہ بادہو رائے عرف منوہر لال باشندہ بہوپال شاگرد منشی جادو رائے تسلیم یہ چند شعر انکی رسالہ تمام مطبوعہ جولائی ۱۸۸۳ع سے لکہے جاتے ہین اور حال معلوم نہین ۔

دی دل وصل کے شب سے غم فرقت میری / دم نکلجائے تو مٹ جائی ندامت میری

دیکھے جب تنگ بہت چرخ نے حالت میری / سایہ جسم بہی تاریکی مین چہپ جاتا ہی

فرقت یار مین جینا بہی پشیمانی ہے / کون کرتا ہے مصیبت مین شراکت میری

روتے ہو خاک اوڑاتے ہو لحد پر بیٹھے / پہلے ہنستے تہے بہت دیکھکے ذلت میری

سماجت تخلص لالہ سجت بہادر خلف منشی بخشی دہر سمت متوطن قدیم شہر لکھنو

عشق گیسو مین بلا مصحف رخ کا تو / کہلتے بندہتے بکہرتے ہین سبق روز مدام

لائے اسلام بہی عاشق تو بتہ کفر گیسو / کیا ہمین تنگ بہت کرتے ہین معنبر گیسو

حور دین تجھے مین یہ ہر بار ترے گیسو کو / ہم سلیمان ہو صاحب کی انگوٹھی پاکر

سنبل باغ جنان سے بہی ہے بہتر گیسو / آپ کہلائی پری جب سے بنی پر گیسو

ہوگیا مجکو بہی سودا اگر اون بالون کا / دل مین وہ الجھن ہے سماجت تو زنجیر گیسو

شاد تخلص منشی منولال قوم کایتہ ساکن رہتک بفعل وہان مقیم ہیں کہ وہان مطب کے ذریعہ سے خوش گذران ہین انکی والد مرحوم منشی ذوقی رام بہی طبیب حاذق تہے شعر کی اصلاح حکیم مومن خان دہلوی مومن تخلص سے لی یہ شعر اونکا جو منشی درگا پرشاد صاحب نادر تخلص نے بہیجا تہا اونکی نازک خیالی اور شیرین مقالی پر دال ہے

اگر تم یہ کسی گالیون پہ منہ کہولا / اور سے آپ ہان ہم کم نہین رہتے

شاد تخلص منشی کنہیالال ولد ہت رام کایتہ سکینہ باشندہ اجمیر جو عدالت مین مختار کاری کرتے تہے اور کچھہ مذاق معرفت اور تصوف کا بہی رکہتے تہے آدمی بہت بامزہ اور رنگین مزاج ہی کبہی کبہی شعر بہی موزون کر لیا کرتے تہے دو ایک میرے والد صاحب کو بہی غزل دکہائی تہی سنہ ۱۹ مین اونکا انتقال ہوگیا شادی نہین کی تہی اور آزادانہ زیست کرتے تہے یہ دو شعر اونکے جو اسوقت یاد تہے بسبیل یادگار درج تذکرہ ہذا کئے گئے اور ایک رسالہ بہی علم تصوف مین اوہنون نے بنایا تہا۔

شعر کہنا شاعرونکا کام ہے / یہ تو عاشق مفت مین بدنام ہے

دیکھیے بہت تماشے دنیا کے خیر و شر مین / پائی ہے ساداکہو خورشید و قمر مین

شاد تخلص منشی رام پرشاد شاگرد مولوی محمد مقیم سہارنپوری۔

ہو نہین شہید ناز جو رنگ گلعذار کا / بلبل طواف کرتی ہے جو مزار کا

ہم خستہ کو غیر کی الفت ہوسے کیا معاد / او لٹا پڑا ہے بحر مین کاسہ حباب کا

تیری اس بیوفائی پر تو ہم سوجان سے تجہ پر / اگر ایسی بیوفا تو باوفا ہوتا کیا ہوتا

شاد تخلص منشی شیو پرشاد شاگرد میر حسین تسکین مرد فہیم و صاحب ذہن سلیم تراکیب سخن دلچسپ اور بندش معانی ناخن بدل زن ہے

جا کے قاصد بہی وہان غیرون مین شامل ہوگیا / اور اک کانٹا نکل آیا میری تقدیر کا

شاد تخلص سکندرآباد کے برہمنون سے کوئی حضرت تہے

اوس تنگ چہینٹی کا پاجامہ اس نحیف نے پہن لیا / جینا کے پہول لگتے ہین دامن کے ہار مین

شاد تخلص منشی رام پرشاد بریلوی شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان۔

ابرو کی جب صفت مین یہ فہم رسا لڑا
مصرعہ ہمارا بیت ہلالی سے جا لڑا

شاد تخلص رای دیبی پرشاد باشندہ حیدرآباد دکن شاگرد فیض۔

شیر پر دیتی ہے شیرین فاتحہ
آج برسی ہے میان فرہاد کے

شاد تخلص منشی الہی پرشاد خلف الرشید منشی جواہر سنگھ صاحب جوہر لکھنوی منشی و مصاحب مہاراجہ بلرامپور یہ حضرت بھی شعر و سخن مین اپنے والد کے قدم بقدم ہین۔

ہو تیرا احسان اور اوڑ کر ہر رنگ گل سے کون
ماہ تابان کیطرح مہر درخشان کیطرح

ناتوانی گردی گر ریگ بیابان کیطرح
غضب برق وشن کے جدائی ہوئی ہے

دو نور خسار انکی ہاتھ مین چمکتے رات دن
کہا غم کی سینہ پہ جدائی ہوئی ہے

بند کیجیے اوسکو بھی جو بد ہے یا گمراہ ہے
ذرہ جب تحریک مین محتاج اذن اللہ ہے

شاداب تخلص منشی رنگین لال متوطن نواب گنج کانپور بہت عرصہ تک مطبع اودھ اخبار مین خوشنویس رہے اور اب ضلع کانپور کچہری مین انگریزی ملازم ہین۔

ہین تو معلوم خامہ تقدیر سے پیش گر گیسو
سیکھے آئینہ سے آگین سکندر گیسو
پیش مژگان کیا ہے تو تیر شعاع آفتاب
روز چمکا ہے شمشیر شعاع آفتاب

کچھ بدل دینگے ہمارا نہ مقدر گیسو
سا اپنا چہرہ پر نور سے کچھ سہل نہین
ہے خطا باندہون اگر تیر شعاع آفتاب
دو دگر زمین سے دیکھ چڑہائیگا کیا فلک

رخ روشن سے بنی صاحب کشور گیسو
پہلے دکھلائے تو ایسے یہ انور گیسو
دل دہل جاتا نہ کیون تیر فلک کے جور سے
کچھ ہم بھی نہ مرینگے کسی دن جیل سے

شادان تخلص منشی لادن لعل قوم کایتھ کہرے میر منشی نواب امیر خان بہادر والی ریاست ٹونک انکا مفصل حال جلد اول مین رقم پذیر خامہ تحقیق ہو چکا ہے یہ بہت ذہین اور ذکی شخص تھے کتاب امیر نامہ جسمین سوانح عمری نواب ممدوح درج ہے اونکی تصنیفات سے ہے اور ایک فارسی مثنوی بھی اونہون نے نواب ممدوح کے امیرون کے حالات مین لکھی سنہ ۱۲۵۱ ہجری مین نواب وزیر محمد خان بہادر کے حکم سے یہ کلکتہ مین بھی نواب گورنر جنرل بہادر کے پاس گئے تھے اور وہان انکی بہت کچھ تعظیم اور توقیر بوجہ علمی لیاقت و ہوشیاری کے ہوئی تھی فارسی شعر تو کہتے ہی تھے مگر اردو بھی کبھی کبھی نظم کر لیتے تھے اور ہندی کے شاعر بھی بیچ قاصر نہ تھے ایکدن نواب امیر خان نند باغ کی سیر کر رہے تھے منشی جی بھی آئے نواب صاحب نے فرمایا کہ دیکھو گلاب کیسا پھول رہا ہے عرض کیا کہ حضور کے قدمون کی برکت ہے اور فکر کرکے یہ رباعی فی البدیہہ موزون کی جب نواب صاحب ٹہلتے ہوئے انکی طرف آئے تو کہا سنیے۔

گل گلاب نے خوبی عجب دکھائی ہے
بہار جامہ گلگون پہن کے آئی ہے
جو پوچھو سچ تو یہ ہے برکت قدم حضور
وگرنہ گل نے یہ خوبی کہان سے پائی ہے

اور ایک مثنوی کھٹملون کی مذمت مین لکھی ہے چند شعر اوسمین سے ہین۔

ذکر کہاٹون کا کیجے گر ارقام	نقطے کا غذ کو کلتے ہین تمام	کہٹملون سے دوات ہی لبریز	رنگ سیاہی کا ہے شنگرف آمیز

شادان تخلص لالہ بابو لال کا ہے۔

یون داغ دل مین اس نے سلگتے ہین آپ ہار	جنی جڑی ہون جیسے نگینے کے اس پاس

شادان تخلص حاتم عصر مہاراجہ راجہ چندولال بہادر سکنہ رائے بریلی توابع لکھنؤ نائب رئیس حیدرآباد دکن شاگرد شیخ حفیظ الدین و شاہ نصیر دہلی۔ اپنے عہد مین نہایت فیاض اور سخی ہو گزرے ہین اور اونکی ذات سے ایک عالم کو فیض پہونچا ہے دور دور کے لوگ اونکی سخاوت کا شہرہ سنکر حیدرآباد جاتے تہے اور کامیاب مدعا ہوکر واپس آتے تہے ہمنے سنا ہے کہ مہاراجہ موصوف کا دست کرم پاخانہ مین بہی نزہاتی سے عاری نہین ہوتا تہا اور اسیوجہ سے اونکی پاخانہ مین دونو طرف روزن بنے تہے کہ جنین سے وہ ہاتہہ باہر نکالکر سایلون کا سوال پورا کرتے تہے اور اہنین فیض بخشیون سے آجتک حیدرآباد کا نام اونکی نام پر مشہور ہے کہ بہت لوگ چندولال کا حیدرآباد کہتے ہین اونکے دربار مین ہندوستان کے بڑے بڑے نامی گرامی شاعر موجود رہتے تہے اور اونکی قدردانی اور فیض رسانی کے عالم مین دہوم تہے غرض یہ مہاراجہ بہت بڑے دیوان باختیار ریاست حیدرآباد دکن کے ہوئے ہین اور اونکی مختاری اس ریاست مین سرکار انگریزی بہادر کی کفالت سے تہے کہ نظام بلا استصواب سرکار کے اونکو عہدہ سے معزول نہین کرسکتا تہا اب اونکی پوتے مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر پیشکار ہزار روپیہ ماہانہ ریاست مذکور مین دیوان و پیشکار ہین۔ یہ مہاراج جیسے جاہ و منصب مین صاحب دیوان تہے ویسی ہی شعر و سخن مین بہی صاحب دیوان گذرے ہین چنانچہ یہ شعر اونکا ہے۔

ملاکے گیسوے دلبر سلسلہ دلکا	عجب بکہیڑے مین ڈالا معاملہ دلکا	معشوق کے آنے کی شتابی خبر آوے		اللہ رے دلکی یہ امید بر آوے

شادان تخلص خوشوقت رائے ساکن چاندپور شاگرد حاتم بعض تذکرہ مین شاداب بہی لکہا ہے۔

جب تلک ہو کام مژگان سے تو ابرو سے نہ کر	تیز کے ہوتے کوئی کہینچے ہے تلوار کو	

شادی لعل برادرزادہ برابی لال کا بیٹہ سری سیب لکہنوی نوجوان عمد خاندان اور شاعر بلند خیال تہے مگر افسوس کہ حال مین قضا کی۔

شاعر تخلص منہن لال قوم کایتہ سکسینہ ساکن دہلی ولد بخشی سلطان سنگھ علم فارسی سنسکرت انگریزی طبابت علم موسیقی اور طرح طرح کی دستکاریون مین شہرت رکہتے ہین ایک ساز جو سارنگی بجانے کے قانون مین ہے اونکے مخترعات سے ہے اور اونہون نے ایک کتاب نہایت ضخیم اردو فارسی اور ہندی لغات مین خزینہ ہندی نام بنائی ہے یہہ تین شعر جو اونکی بہائی منشی کیول رام صاحب ہوشیار نے بہیجے تہے زیب تذکرہ کئے گئے ہین۔

ہمکو شکوہ کچہہ نہین ہے یار اور اغیار کا
سب دوا بیمار کی پرہیز ہے بیمار کا

ہے لکہا قسمت مین اپنی تو قتل دلدار کا
گر قتل تجہہ کو ظالم منظور ہے ہمارا

بخش مجہہ بیمار کی زنہار مت چارہ ہی طبیب
تو دل ہی زندگی سے رنجور ہے ہمارا

شاگرد تخلص منشی ٹہاکر رام ملازم محکمہ سراج کوٹہ —

اپنے کوچہ سی نہ اٹہوائے میت میرے
ہم ہنوز گور و کفن جو مرے قسمت کیے

لگ گئی گور غریبان مین ٹک ہاں چل
ہائی کس ناز سے ٹہکراتے ہین تربت میری

شایان تخلص پنڈت پیم نرائن خلف پنڈت رام نرائن مصنف مہو باشندہ دہلی —

قائل نہین ہین ویدہ پریم کے سامنے
طوفان نوح اگلے زمانہ کی بات ہے

شایان تخلص منشی ٹہاکر رام لکہنوی قوم کایتہ سری باستب خلف الرشید منشی اتما رام بڑے درجہ کے شاعر تہے اور مدت تک متوسل مطبع آودہ اخبار رہے نظم مین اونکو بہت اچہا ملکہ تہا ہمیشہ نئے نئے مضمون باندہتے تہے اور مندرجہ ذیل کتب اونکی تصنیف ہین۔ مہابہارت منظوم۔ قصہ امیر حمزہ منظوم معروف بہ طلسم شایان۔ الف لیلہ منظوم۔ تاریخ ستلاد ہند انکے دادا مسکہ رائے اور پردادا رائے منسا رام بڑے نامی شخص تہے اونکا خطاب کالی ڈہال تہا اونکی والدہ ماجد رائے تلسی رام کو نواب آصف الدولہ بہادر نے رائے کا خطاب معہ مہر نگین زمرد کے عطا فرمایا تہا جسپر وہ خطاب کہدا ہوا تہا اور یہ صاحب نواب سعادت علی خان بہادر کے عہد مین عہدہ بخشی گری فوج پہ ممتاز رہے تہے حضرت شایان کا انتقال ابہی چند سال پیشتر ہوا ہے اونکا ایک واسوخت بہی چہپا ہے جسکا مطلع یہ ہے —

آج کہوے پہ پرواز ہے عنقائے قلم
لنگر عرش معلی ہی نہ پائی قلم

تک قلم حسن کے مضمون نہ تم تے اوپر
جب سیہ لوح پڑہی دیدۂ بینائی قلم

قصہ عشق ہی سب زیب قلم تہی دیر
واقف اونہو کہ چشم تماشائی قلم

مہابہارت منظوم سے جو ۱۲۸۸ھ مین طبع ہوئی ہے —

فن شاعری مین سرفراز ہون
تخلص ہی شایان کی ممتاز ہون
پدر اتمارام عالی وقار
ہر ایک گوہر علم او نیر نثار

وہ نثارے رشیہ تہے بیمثال
کہ حاصل تہا منشی گیری کمال
زبان عرب سے بہی آگاہ خوب
سمجہتے تہے ترکی کی وہ راہ خوب

شہنشاہ تہا چندرہاس اوسکا نام
اسی نظم سے ہی وہ رنگین کلام
نہایت جو دلچسپ تہی داستان
کہا اوسکو ترکی زبان مین بیان

بنائی کتاب جامع اللغات
پہولی کو ہی ویسین مطلب کے بات
وہ کی طبع رنگین نے اشعار تم
گرا ہاتہہ سے منشیون کے قلم

وہ ہی گوہر نظم کو آب و تاب
ہوئی سلک گوہر خجالت سی آب
ثنائی مین بہا کہا مین ہے جو بیان
کہ ہی انکا بہید کا سب بیان

کتب چند وہی وہ موزون کیے
کہ پیدا نہے سحر و افسون کیے
محقق تہے سید اثبت کے لاکلام
تصوف کی باتین زبان پر تمام

وہ تشریف جنت کو اب لیگئے
دل شاد کو رنج و غم دے گئے
ملا فضل کا سال ہجری مین سچ
ہزار و دو صد اور ہشتاد و پنج

تہا جد اعلی کا لکہے قلم
کہ منشکہ سے تہا رائے آخر بہم
زمانے مین ہی جنکے بہرہ و عین
چہپا او نہین عیش آرام و چین

کروں اطلاع اونکی ہی نام سے / کہ تلسی کو پیوند تہا رام سے
بیان صفا الدولہ عالیجناب / شجاعت کا چمکا ہوا آفتاب
یہ نواب ادنیر سرفراز تہے / وہ سرکار عالی میں ممتاز تہے
نگین منقش عنایت کیا / خطاب اونکو رامے کا اعلیٰ دیا
ہوئی جب یہ نواب جنت نشین / ہوا لکھنؤ غم سے اندوہ گین
سعادتعلیخاں عدالت شعار / ہوئی مسند آرا بعز و وقار
یہ ہی رامے بخشی بنے فوج کے / ستارے چمکتے رہی اوج کے
جو نواب لائے بنارس سے فیل / ردانی میں عزت دہ رو دنیل
عنایت کیا پہر دیا یہ وقار / ہوئی فیل پر اونکے آگے سوار
میں اوس بحر کا دُر شہوار ہوں / ملی آبرو جو سزاوار ہوں

بیان جنگ کرن وارجن

قلم اب کری داستان اختتام / قریب آئی ہی دو سر کے نکی شام
سحر عمر کی اسکے ہی شام ہے / کرن آفتاب لب بام ہے
ارا یہ کرن کا تہا جو زر نگار / ہوا آہی ہی چالاک تر راہوار
جو برگشتہ قسمت کا تارا ہوا / فلک کا یکایک اشارہ ہوا
زمین نے وہ پہیہ کو پکڑا بزور / پڑا پنجہ شیر میں پائے مور
کرن ڈلمیں تہا سخت حیران کار / لگا کہینچنے چرخ کو ایک بار
کمان جو ارجن نے رکہا خدنگ / لب گوش تک اوسنے کہینچا خدنگ
کرن نے کہا ای شجاعت پناہ / کہاں ہی بہلا راستی کی یہ راہ
دیا تیز رن نے کرن کو جواب / نہ تہا اوس گہڑی راستی کا حساب
جو فرزند تہا انکا اک خوردسال / کیا جیہہ جو انون نے ملک حلال
اگر راستی ہے ہمارا شعار / امان تجہکو دی ہی کرن ایکبار
کرن نے جو اوسوقت پای امان / نہ کام آئی کچہہ اوسکو تاب و توان
کیا ساتہہ ییکے ہر چند زور / ہوا سخت ناچار مانند مور
عنایت کیا تہا جو سیہ ہانے تیر / نہ تہا اور ترکش میں اوسکا نظیر
جو ارجن نے چہوڑا اوسے وقت جنگ / ہوا انت کے پار روی خدنگ
ملا کشن جی ہاتہ اوس زخم پر / اوسیوقت اچہا ہوا سر بسر
گرا تہا ارابہ پہ جب تیر زن / جہکا کہینچنے کو اوسے پہر کرن
جو ارجن نے پایا وہ فرصت کا وقت / کہا اب نہیں ہے مروت کا وقت
کرن پہ لگایا اوسیدم خدنگ / ہوا سرد وہ گرم میدان جنگ
وہ یا لنت تہا پہن پیکان کا / کیا تیر نے سر کو تن سے جدا

اشعار شایان

ہستی مٹی تو پردہ میں یکرنگ ہو گیا / کرتا اگر نشانہ وہ ابرو کمان مجہے
گو عشق نے کمر کے کیا بے نشان مجہے / کچ عقل دی خدا نے بت سادہ لوح کو
ہوتے جہاں میں جو ہر تیر مژہ عیان / دیتا ہے بوسہ غیر کو اور گالیان مجہے
وصف کمر سے یار کے شایان گریز ہے / افشا ہنو چہپاتا ہے راز نہان مجہے

ساقی نامی الف لیلا منظوم شایان سی

زمانہ ساقیا ہے برسر جنگ / نہ رکہہ تو دیدہ سوز اسی دل تنگ
دوبارہ دی مئے شیرین کا ایک جام / ہوں اب میں کشمکش حیات میں تلخ ایام
صبوحی دی دل مشتاق میں جور / جہکے پڑتی ہی ساقی چشم مخمور
پلا دی ہوں ڈلکی سیکلی جائے / عنایت مجہپر ای ساقی چلی جائے
ہی شمشیر خط جام ساقی / نہ رکہا محتسب نے تسمہ باقی
پلا ساقی اوسی ارد کا ایک جام / کری اس دم مسیحائی کا جو کام

جو نکلا خور بیاض صبح لیکر
طبیعت کو دئی ہین پہولنے خار
نگہبانی رہی اس سے سر بزم
ہزارون دل سی ہین جسکی خریدار
مسیحا ان پلا دو چار ساغر
کہان تک انتظار آب گلگون
گلابی نشہ جو انکہونمین آئے
شگفتہ بلبلین ہین شاخ گلپر
پہر آئے شام شمعونے دیا ہنس
طبیعت دختر رز سی چلی ہے
پلادے تازہ ای ساقی کوئی جام
پلا ساقی مجہے زر زیر ساغر
جہان ہے اوس شہ سے خوب آگاہ
نہین ہے ساقیا یہ آب گلفام

رقم تہے نسخہ پر نور اوسپر
یہ دارو راحت انگیز نہ ہنار
نہ اسکو منہ لگانیکا کری عزم
نہ کہو مجہے دامون اوسکو ونمین ہنار
مزاج اپنا ہی چوتہے آسمان پر
لبطمی کا روا ہے ساقیا خون
تو کیفیت یہ دختر رز کہا ئے
گل افشانی سی ہی گلشن معطر
کہ تہے یہ روکش صبح بنارس
فراق یار مین اب بیکلی ہے
کہ ہی آب طرب سے دل کو آرام
لٹا دون مین خزانہ میکدہ پر
کہ صرف جام ہوتی ہی گل جام
او گلتا ہے لہو شیشہ نہ بہر جام
نہین طوفان سے کم ہے کشتی می

ہوا شرق سی پیدا شعلہ طور
ہین کہو منت کش پیر مغان ہون
یہ دختر رز ہی معشوق گل اندام
بہار ایک ہفتہ ہی مہمان ساقی
تمنا ہے ہی آبی شش و پنج
عروس فصل گل ہی جو بون پر
بہار فصل گل جان چمن ہے
بڑہی جوبن پہ ہی فصل بہار ہے
ادہر کہہ ساقیا اب شیشہ و جام
رہی کچہہ دن در میخانہ مسدود
موافق ساقیا ہو دور افلاک
خرابہ مین خزانہ جو ملا ہے
جو رہی ہی کو تو اہل شہر کو آج
لبطمی کی شکستہ بال و پر ہین
بتہ پرزہ یہان پر نوح کا ہے

شب مشکین ہوئی چل پہر کا فور
نہ آب تلخ کو کیون زہر سمجہون
یہ ہرجائی ہوئی عالم مین بدنام
رہے برسون تیرے دکان ساقی
پلا سے آتش تا دور ہو رنج
می گلگون سی بہر دی جلد ساغر
بند ہا رنگ عروسان چمن ہے
ارے ساقی ترا ہو فیض جاری
نہین ہی آب آتش رنگ سی کام
حرم مین دل کریگا یاد معبود
کہ آب تاک کے ہے اثر سی تاک
وہ صرف میکدہ ہو تو بہلا ہے
کیا ہو جو میخانہ کو تاراج
لبالب جام اشک چشم تر ہین

شائق تخلص لالہ فتح چند ولد لالہ بستی رام قوم کایتہ سری باستب باشندہ لکہنو صاحب دیوان شاگرد امام بخش ناسخ حضرت جوہر لکہتے ہین کہ اردو کے شاعری مین ناسخ کا کوئی شاگرد اونسے بڑہکر کم تہا اور ناسخ کے بعد طالب اہل ناسخ تہے خوش فکری ہین اونکو تمام متاخرین پر فوق تہا بزرگوی جدت مضامین تازہ خیالی اور فصاحت بلاغت انہین پر ختم تہے اور یہہ عالی اور عمدہ مضمونون کے تلاش مین استاد بے نظیر ہو گئے تہے -

نہ سینہ مین ہی نہ پہلو مین ہے کنار مین روح
نہ زور دلپہ ہمارا نہ اختیار مین روح
الہی تیغ خط یار حلق پر پہر جائے
بہت نہال ہوئی باغ روزگار مین روح
ہمارے سر پہ ہی الصیاد دیر کے بالش پر مین
سجا ہی یار مین بیٹہے میری غمخوار پہلو مین

ہماری آنکہونمین ہی تیری انتظار مین روح
بگولا بنکے اوڑیگا غبار مرقد کا
وہ مرگ زیست ہی نکلے اگر بہار مین روح
لقب جو روح ترا ہی یہ اوسکی صحبت ہے
کہ تکیہ بستر کہتا ہے وہ دلدار پہلو
ہمارا دن دہوم سے ہی ناتوانی مین تیری فرقت

دل اپنی قبضہ سی باہر ہی افتیار مین روح
لگی رہی اگر اوس طفل نے سوار مین روح
دماغ دلکو نہ پہونچی گل مراد کے بو
نہ اختیار مین تو ہے نہ اعتبار مین روح
میرا پہلو فراق یار مین ہی خانہ ماتم
بٹہائی یار کا گر سایہ دیوار پہلو مین

اوس پریزاد کی جادو ہین مقرر آنکھین
ہین اوس نشان سے جیونکی بہتر آنکھین
خوف یہ ہے کہین چبھ جائے نہ خار مژگان
دیکھنا کیا دیدۂ تر ہی ہے میری تصویر مین

سیکڑون جی سے گئی اوس سے ملا کر آنکھین
یہ سمجھے دیکھ کر آنکھونمین اوترا ہے لہو
کیا بچھاون مین تہ پائے سمن بر آنکھین
بادشاہون کے معایب بھی ہین چھپاتے ہین

عیب مردم کے جسے دیکھنے کی عادت ہو
سرخ ہوتی ہین تری صورت خنجر آنکھین
صرف کرتا ہون سواد چشم کو تصویر مین
لنگ کہتی ہے اوسے خلق جو تیمور بھی ہو

مہندی ملکر کون لگا چاہئی سیکو | سرخ ہو ہی گئے ہین چادر مہتاب مین

شایق تخلص بھاگیرتھ لال شاگرد جناب آشفتہ وارد ضلع علیگڈھ۔

اے صبا وصل کا میرے نہ اوسے پیغام | بدگمان مجھسے ہے کیا جانیے وہ کیا سمجھے
نالۂ گرم مرا آئے اگر جوشون پر | خاور حشر کو ایک ذرہ اوڑانے سمجھے

شایق تخلص شام لال ساکن متھرا حال معلوم نہین شعر اونکے ہین

مرا مطلب بر آتا اور تمہارا نام ہو جاتا | اگر بوسہ لب شیرین کا دیدیتے تو کیا ہوتا
جگر اور دل مرے سوز نہانی سے جلے دونو | کہو باقی ہے کیا جو اوسکے غم مین جلتا

شور تخلص پنڈت موہن کشن لکھنوی۔

جو طلب تم سے کیا ہم نے وہ پائی تکرار | دل کو دل اور کلیجے کو کلیجا سمجھا

شیر تخلص منشی جوالا پرشاد شاگرد مولوی یوسف علی وحید

رخ و گیسو کا اوسکی تذکرہ صبح و مسا ہوتا | ید بیضا یہ ہوتا اور وہ موسی کا عصا ہوتا

شعلہ تخلص منشی بنواری لال شاگرد منشی بالمکند بے صبر سکندر آبادی۔

ہے عشق مین ابرو کے جو کاہیدہ تن اپنا
غنچون سے کہو صاف تو کرلین دہن اپنا
کیا کہتے ہین سن سن کے میرے شعر کو شعلہ

سایہ تری تلوار کا ہوگا کفن اپنا
سر کو لیے ہوتے کرتی ہین پریان میرا ماتم
اعدا کی لیے تیغ ہے گویا سخن اپنا

اوس منہ کی کرین بات ذرا منہ کو تو دیکھین
اندر کا اکھاڑا ہے یہ بیت الحزن اپنا
خیر آپ جو چاہو کہو لو سمجھین گے ہم [illegible]

پڑتا ہے آدمی کو کام آخر آدمی سے

شعلہ تخلص امرناتھ کشمیری الاصل و لکھنو نژاد کہ طبع موزون و ذہن رسا رکھتے ہین ۔

جان دی شعلہ نے حسن سینہ سے پرہیز کر
کیا سمجھکر چرخ نے ہمکو ملایا خاک مین
غم اسیرون کی بھی کچھ ہے اندمال زخم کا

حق مین اس بیمار کے پرہیز کرنا سم ہوا
جلوۂ گلزار ابراہیم آتا ہے نظر
باغبان پھول ابکے دور کہدے قفس کے جابجا

تھے نہ سیماب مہوش طلاذر گر کے ہم
اے بہار حسن تیرے روئے آتشناک مین

مشفق تخلص منشی لالتا پرشاد خلف بیچے لال قوم کایتہ ساکنہ شہر لکھنو محلہ بھوانیگنج علوم فارسی انگریزی سے آگاہ شاعر صاحب دستگاہ خوش فکر تیز طبیعت ہین کلام انکا نہایت دلچسپ فصاحت و بلاغت سے مملو اور اشعار اکثر استعارات و تشبیہات گوناگون و تناسبات لفظی و معنوی و حسن بندش سے مرصع ہوتے ہین طبیعت ہمیشہ نئے مضمون کے

پیدا کرنے مین جو سعی رہتی ہے علی ہذا القیاس تاریخ گوئی مین بہی لاثانی ہین کہ چار مصرعہ مین سولہ سولہ مادے نکالتے ہین فن شعر گوئی مین منشی کنور جیسا صاحب مدہوش و منشی شنکر دیال صاحب فرحت کے شاگرد رشید ہین و نیز اکثر مقدمات شاعری و نکات زبان آوری کے تحقیق مین آغا علی شمس صاحب سے فیضیاب چنانچہ مثنوی موسومہ بہار شفق کے دیباچہ مین کہ جو نظم ترجمہ چار درویش کا ہے

بندہ نا چیز و بے حقیقت ہے
فیض مدہوش و شمس و فرحت ہے

یہہ چند اشعار آپ کی تصنیف سے ہین یعنے شفق سبوق الذکر۔

طایر رنگ حنا کا پیٹ دانہ سہرا
مہندی چہوٹی طایر رنگ حنا نا اگیا

سہرا ہی نہین سر جو مین باندہون دستار
آنکہہ اوٹہا کر دیکہتی کو حبب کہا پایا جواب

ہتی ہاتہ سے تو بل ہو غایب کف صیاد سے
لال حب پایا اوڑی طوطی ید صیاد سے

ایک سعی جو دتو ہی گنبد گردان سر پر
طاقت اوٹہنی کی نہین آتی ابہی بیمار مین

ہو وہ آئینہ جو کہ نہ دیکہکر ہمکو تشبیہہ
ہمین حج ربط ہی شمع مزار سی پیدا

کہول ڈالی بند محرم کی پسینہ کے سبب
چاندنی سی تو سن عمر روان مارا گیا

دہوکی مین تصویر اپنی کہنچکی بہزاد سے
ہوا کبہی نہ کسی تیشہ دار سے پیدا

گر پڑا انگلا جہان پانی مراد یوا مین
جان دیتی ہے الفت عکس رخسار مین

شکوہ و نشی گرتی مردی اوکہڑتی ہین غب و صبلہ
ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی ہے

دل وحشی فدای چشم مہر آلودہ جانان ہے
تن خاکی بہار جوش پر اشکو نکا طوفان ہے

کس صفوت نہین کعبہ سی کم ہے چہرہ جانان
کہ بوسہ سنگ اسود کا بہی ایک فرض مسلمان ہے

چاٹ جاتی ہے زبان تیغ نہ سوی دلکا داغ
واسطے اوڑنیکے ہین پر مرغ کو درکار پر

تل یہ مہر رخ کا ہے تو خط یہ سایہ زلف کا

ہی حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی ہے
رخ کعبہ ہے مہدیکا خروج اوسمین سبزہ ہے

غزال اپنا اسیر پنجہ شیر نیستان ہے
نہین ہے روی روشن بیچ زلفونکی حلقہ مین

اگر وان چاہ زمزم ہے تو یان چاہ زنخدان ہے
پای مردم کب رکی تیغ نگاہ یار پر

اوسی ضحاک کا دہوکا ہی زلف یار پر
چار عنصر یون سنبہالی ہے دل مردہ مرا

دہوپ اگر مزدور پر ہے چہانون سی معمار پر

پرچاش بیہ ہے غیر جو د جال کی مانند
ہے حشر کا ہنگام قیامت کی گہڑی ہے

روان ہے آنکہہ کی کشتی مین پتلی نوحکی صورت
ہو ثابت کہ برج سنبلہ مین مہر تابان ہے

صنم کی کعبہ رخ پر جو تل ہی چوم لی زاہد
کیون ہو کامل جو ناچی سر کہڑی تلوار پر

خط نہین نکلا اوڑی کب طوطی حسن شباب
جسطرح بوجہہ ایک کا بعد فنا ہو چار پر

یوسف دل گر پڑا چاہ زنخدان مین ترے
کیون نہ رو دون اوسکی خاطر پیر کنعانکی طرح

شفق تخلص دولت رام گل فروش باشندہ دہلی سفید ریش محض ناخواندہ شاگرد ذوق ہین ہندی کی ٹہمری اور ٹپہ وغیرہ بہی کہتے ہین جنہین پہلے رنگ تخلص کرتے تہین نصیبا رنڈی جو گانے والی مشہور تہی حضرت اوسپر فریفتہ تہے اوسکی فرمایش سے اکثر چیزین بنایا کرتے تہے اب غدر کے بعد جب رنڈی مذکور نے کسی یار سے نکاح پڑہوا لیا تو ان عزیز نے بہی ٹہمری ٹپہ کہنا چہوڑ دیا۔

پس مرگ میرے مزار پہ جو دیا کسی نے جلا دیا
وہ جو تیرا عاشق زار تہا تہ خاک اوسکو دبا دیا

اوسے آہ دامن باد نے سر شام ہی سے بجہا دیا
پس آن مردن بہی گردش ہے نہ بس آتی معد میرے

مجہے دفن کر چکو جس گہڑی تو یہ کہتا اوس سے کہ ای
بگولی کیطرح رہتی ہی میری خاک چکر مین

شفق تخلص تلسی رام شاگرد منشی کیول رام ہشیار

تری رخسار مین جو ہی طراوت	گل گلزار مین اتنی کہان ہے	کہون کیونکر قمر عارض کو تیرے	تفاوت از زمین تا آسمان ہے
	میری سینہ کی سوزش کلیبان ہے	فلک ہونکا میری اک ہون ہے	

شفق منشی رام نراین ساکن شہر کول شاگرد بابو بلسی دہر مخلص تخلص

گردش تقدیر ہی تو ہے گہر کی راہ سے	پہر گیا کیون ہا ہے اپنی عہد و پیمان سے	لا ے اوس شوخ ستمگر کو میرے گہر پہ کہینچکر	طفل اشک اپنی جو مچلے طفل یا وانکی طرح
تہی وصل مین التفات کی بات	بہولین گی کبہی نہ اتکی بات	خلوتمین چلو تو کچہ کہین ہم	ہی وصل کہ وصل یا اتکی بات
کسدرجہ لب جشم ہین شیرین	بہیکی ہی یہان نہ اتکی بات	ہین لی جائے لستی بوسہ مانگا	بولی نہ کہو نکات کی بات
رخ پہیر کی ہم سی ہم سخن ہین	لائی وہ زبان نہ پاتکی بات	کیا سمجہین گے معنی دہن ہم	سمجہے نہ یہان لثات کی بات

شکر تخلص رادہا کشن مراد آبادی

دیکہہ تو ای چشم سیل اشک طغیانی مین ہے	گہر سنبہال اپنا کہ دیوا مژہ پانی مین ہے	

شکر تخلص ہیم رای پیشکار رای پرورمن کشن رئیس مراد آباد ایک قطعہ تاریخ انکا دیوان وقار مطبوعہ ۱۲۹۱ ہجری کے ساتہہ مروج ہے

شگرفی تخلص رام سیوک قوم برہمن کان کبج سکنہ ضلع ہوناولک او وہ جواب قصبہ بدنیرہ تعلقہ دریاپور ضلع ایلچپور ملک برار مین بعد انجام دینے کارہاے سررشتہ داری وتحصیلداری واکسٹرا اسسٹنٹی کے خانہ نشین ہین اونہون نے ابتدا مین کیتہی ویونا گری اور اگروالی سیکہہ کر فارسی کا علم دس پندرہ برس مین تحصیل کیا پہر انگریزی مرہٹی اور سنسکرت مین بہی استعداد بہم پہونچائی مرہٹی اور ناگری کے علاوہ دوکتابین اردو مین بہی اونکی تصنیفات سے ہین ایک تاریخ دکن اور دوسری سنین مختلفہ جو ایک انگریزی کتاب تواریخ ادیتیں سو سالہ کا ترجمہ ہے علاوہ اسکے شعر بہی فارسی اور اردو مین کہتے ہین چنانچہ کچہہ کچہہ نمونہ دونو زبانونکی کلام کا اونہون نے مجکو بہیجا تہا جسمین سے یہ شعر منتخب ہے

شگوفی دیکہی کیا کیا بہار نکلے	ترا نی ظہر سے شعلہ جنار سے نکلے	فلک جنبش حسب حنار کا ہم لگی ہین	دمیدم سوزہ اصلاحِ کو دم کری ہی

شگفتہ تخلص - بدہ سنگہہ قوم سے لہار ہین انہون نے سخن کا مشورہ ہوری خان سے لیا ہے

پروانہ وار جلکر گو خاک ہو گئے ہم	پر شمع رو نہ چوکا اپنی شرار تو سنے	

شگفتہ تخلص جیرا تی لال کایتہ سکسینہ ساکن محلہ نولستہ لکہنو خلف رای تو تا رام صاحب فکر سا ہین -

شمسی تخلص لالہ سورج پرشاد ولد جتی لال باشندہ فرخ آباد شاگرد مجذوب آدمی بہت ذی لیاقت معلوم ہوتے ہین شمسی تخلص اپنے نام کے ہم معنی اختیار کیا ہی اونکی طبیعی پر دال ہے بہرحال یہ شعر اونکا ہے

مجکو کہا تہا ل بت تو تہا ل	یہل زیست کی وہی سمجہی کیا کیا ہم	قایل اگر کیا تو تمہاری ہی چال نے	واللہ منکران قیامت کو ابعیمم

شمیم تخلص منشی رام سروپ ایک جوان لایق وفایق راقم تذکرہ کے دوستون سے ہے اور افسوس کہ عین جوانی مین

دنیا سے چل بسے یہ قوم سے بھٹ ناگر کایتہ اور اجمیر کے رہنے والے تھے انکی بزرگ جہجہر کی سرکار مین نوکر اور علم فارسی و سنسکرت اور جعفر و رمل وغیرہ مین نامور تھے مگر انکی دادا رائے دولت رام ابتداء عملداری سرکار انگریز مین بمقام اجمیر آکر ملازم ہوئے اور اخیر مین عرصہ تک نیکنامی کے ساتھہ صدر امین آعلی رہے اونکا انتقال قریب ۱۸۵۰ء کے ہوا ہے اونکے اولاد نہ تھی اس سبب سے اونہون نے اپنے بھتیجے برج لال کو متبنی کیا تھا وہ بھی چند سال بعد وفات رائصاحب ممدوح کے فوت ہوئے اونکے فرزند رشید منشی رام سروپ وارث ریاست اپنی دادا کی ہوئے انکی ولادت سمت ۱۹۰۹ مین دیوالی کے دن بمقام اجمیر ہوئی تھی انہون نے فارسی اپنے مکان پر اور انگریزی سرکاری کالج مین پڑھی اور پھر کچھہ کچھہ عرصہ تک مندرسہ تہہوتا تہہ دوارہ محکمہ کنٹرولر اور محکمہ جدیست نلافی مین ملازم رہکر سر رشتہ تعلیم ریاست جودھپور مین سکنڈ ماسٹر ہوئے اور پھر چندروز نورمل اسکول کی ہیڈ ماسٹری بھی کی بعدہ چھوڑکر گھر چلے آئے اور پھر کچھہ عرصہ بعد میواڑ مین جاکر اپنی خسر لالہ عزت رائے میر منشی ایجنٹی اودے پور کی تعارف سے ڈونگرپور بانسواڑہ کی صاحب سپرنٹنڈنٹ کی میر منشی ہوگئی اور آخر ہین ۱۸۸۱ء مین ایک چھوٹا بچہ اور کم عمر بیوہ چھوڑکر مرض موت سے جان بحق ہوئے اس واقعہ کا افسوس تیک ہی یہ مرنے سے چند سال قبل شعر و شاعری کی طرف بھی مایل ہوئی تھی اور ہنگام قیام جودھپور ایک واسوخت لکھا تھا وہ چھپ گیا ہے اوسکی تاریخ مین نے بھی اونکی کہنے سے لکھہ بھی تھی اور چند تاریخی نام بھی نکالے تھے از انجملہ فیض شمیمی کہ جس سے ۱۲۹۰ھ ہجری نکلتے ہین اونکو پسند آیا اور وہی اب اوسکا نام ہے اور چند شعر جو اوسکی شکریہ مین لکھی تھے وہ خاتمہ واسوخت پر درج ہین بندہ نے سوائے واسوخت کے اور کوئی کلام اونکا نہین دیکھا اور یہہ چند بند اوسی واسوخت سے منتخب ہین۔

بجلی ہے بات ہے عیان پیا اچھا ہے خیال	بال بھی ہین ہوتا ہے آواز لفکا حال	دم اچھا ہی مرکہنا ہے سر گو بال	موسگا فی سی ہے یہ بات نکالی دی بحال

سیر مو فرق نہین کہتا یہ سم سلا ہے
بیچ اس مو دیکا وہ قہر ہی جو مارگیے
اُس سیہ مار کا عالم مین ہے اندھیر پیا
ایک گوشہ مین تو چلائے بصد آہ و فغان
غیرون نے جو جتیہ گو تجکو چڑہایا ای ماہ
عین نظارہ مین مردم سی کری عشوہ گری
یہ وہ بادام ہین دل پستی ہین جنپر صدہا
ناک گر ٹالا کری ہو جاے تو دم مین سیدہا

آتش رخ کا یہ اے ماہ دہوان چہایا ہے
سانپ سونگھی اوسے جو زلف کو اوسکی سمجھے
موذی ہی قہر ہی اژدر ہی قضا ہی یہ بلا
تیری سینہ مین لگی سی چبھین تیر مژگان
تیغ ابرو تیرا بل سارا نکالے واللہ
کاٹہہ کی پتلی بنی حور اگر ہو نظرے
پوست کھواتی ہین بہ مغز و نکا ہر صبح و مسا
کج ادائی نہ چلی تیری ذرا بھی بخدا

بلبلے کیا سانپ ہی جسپر کوئی منترہ چلے
یہ وہ ناگن ہی کہ اسکا کوئی کاٹا نہ بچے
سہم کر جان تری جاے جو وہ دیکھی کمان
ناوک رشک سے بسمل ہو ترا طائر جان
چشم بد دور غضب انکہہ ہی سرخی سی بھری
سیاہ یہ خشن چتیوں کو ہو دیکھین جو وہ شک ہی
آلی اوس بینی کی جو دیتی ہی تیری بیجا
دلمین اندوہ کی تو کیبن سے چبھین ہے پیدا

ناک کی رشک سے درات تو غمناک رہی	خوش جمالوں مین فرا بھی نہ تری ناک ہی

شمیم تخلص منشی جادو رائے باشندہ بہوپال اور حال اونکا معلوم نہین۔

شنکر تخلص دیا شنکر دہلوی حیدر آباد مین انتقال کیا

ان طبیبون سے کچھہ ہوا نہ علاج
عشق کا درد لا دوا دیکھا

دیکھہ گریبان مجھی وہ ہنستا ہے
خندۂ گل ہی ابر کا رونا

اثر سے خالی اگر ہے فغان بلبل کا
ہوا ہے چاک گریبان کس لئے گل کا

شور تخلص بابو مدن موہن لال بن چہدامی لال مقیم فتحگڈہ اہلکار قدیم سرکار نواب جعفری بیگم رئیس شمس آباد ضلع فرخ آباد

ہم کو آبادی سے مطلب ہے نہ ویرانی سے
رات دن غم مین پہرا کرتے ہین جو بیابانی سے

ہم کہانی تری سنتے ہین شب و روز یار
کام شیرین کی نہ لیلیٰ کی ہے افسانے سے

شور تخلص لالہ مدن لال قوم کایتہ سکسینہ ساکن سکیٹ ضلع ایٹہ ملازم محکمہ کلکٹری ٹھاکر گلاب سنگہہ مشتاق کی بڑی دوست ہین طبیعت اچھی رکھتے ہین لکھنو والونکی شاعری کو زیادہ پسند کرتے ہین اور شعر بھی اونہین کی طرز پر کہتے ہین مگر صرف ایک ہی شعر اونکا مشتاق صاحب نے بہیجا تھا۔

پھر بہار آئی ہے مجھے سودا ہوگا پھر جوش جنون
بہاری بہاری بڑیان طیار ہی حداد کہہ

شوق تخلص بہوگی لال نام اور حال معلوم نہین۔

کہین مرقد پہ آنکلا ہے پیمان شکن میرا
گلے مین ہو گیا زنار ہر تار کفن میرا

کہین وہ شوق بہی آجائی اڑکر مین بتا سکا
مبارک جب مجھے اے شوق ہو دیوانہ پن میرا

شوق تخلص روتن لال جو علم موسیقی اور ستار نوازی مین بھی اوستاد ہین۔

گردش چشم دکھاتا نہ کل اندام کہین
ورنہ ٹوٹیگی صراحی کہین اور جام کہین

عقدۂ دل نہ کھلا ناخن تدبیر کی ساتھ
آخر اس کام پڑا پنجۂ تقدیر کی ساتھ

شوق تخلص رای دولت رای ولد رای شیو سنگہہ باشندہ لکھنو محلہ اشرف آباد شاگرد منشی منڈو لال راز

یاد دندان مین ہین جاتے اختر آنکہین
تہا نہیں پیش نظر اور سر تنکا خیال

کیا کہون شب ہوئی ہین ات دم گہبرا
ہم اڑاتے ہین خورشید ون آنکہین

شوق دیدار سے بسکہ ہین مضطر آنکہین
نہین معلوم ہے طالب دیدار کو آہ

ہین کبہی گہر طرف اور کبہی باہر آنکہین
خواب کیا چیز ہے لگجاتی ہین گر بند آنکہین

دیکھہ لی شوق ذرا گلشن عالم کی بہار
بند ہو جاینگی ایک روز مقرر آنکہین

شوق تخلص اندی پرشاد ولد رای شنکر سہای ساکن کبجہور ضلع لاہور مقیم دہلی شاگرد مرزا قربان علی بیگ سالک انگریزی و فارسی اور کچھہ سنسکرت بہی دیکھی ہے اور قوم کی کہتری ہین۔

ہو غیر کو جو آفت صد خانمان ہو تم
ہان تو سدا سے بیکس و بے خانمان ہین ہم

شوق تخلص لالہ جیون رام ولد تن سکہرای ساکن ٹوڈہ کنہو شباس جی پور قوم کایتہ

ہر بت کو ہین خدا کی دعوی جہان مین
سجدے مین یان جہکائی کوئی سر کہان کہان۔

سینہ تو کیا کہ ہین جگر و دل بہی چاک چاک || کاری ہوا ہی یار کا خنجر کہان کہان

شفیق تخلص منشی گوپال کشن سہاے نوری شاگرد مرزا کلب حسین نادر فرخ آبادی۔

نظارہ سے مت منع کر چشم کو اپنے | کم ہوتی نہی پرہیز سے بیمار کی طاقت || جستجو سے جہان مین کیا نہ ملا | مثل عنقا پر آشنا نہ ملا

دیکھی دریا دلی تری ساقی | ہمکو قطرہ شراب کا نہ ملا || ہی دہن کی تو بات سے اثبات | پر کمر کا تری پتا نہ ملا

تین کا نیکی سوا آیا نہ کوی اوسکا دوار || اپنی پوبارہ پڑے تو عیر ششدر ہوگیا

شیدا تخلص منشی کشن گوپال۔

یہ شب تار اور بلا کا سامنا اندہیرہے | یار تم چہوڑا کرو گیسو نہ رخسار رات کو || وصل مین اوس بت کی یون کٹتی رہی فصل بہار

دیکہتا دورہ چمن کا دور ساغر رات کو | کوچۂ گیسو مین گہیرا ہے نہ کیونکر دل مرا || طفل نادان یار ڈر جاتا ہی اکثر رات کو

ہجر جانان مین ہوی چادر کفن کی چاندنی || ماہ تابان بنگیا مرقد کا پتہر رات کو

صادق تخلص پنڈت اسپتے پرشاد متوطن بریلی۔

کیون نہ برسات مین ہو سبز دوپٹہ کی بہار || رشک بہتر ہین دنیا مین کوئی دہانی سی

صادق تخلص دوارکا پرشاد خلف لالہ کنور بہادر وکیل عدالت فرخ آباد۔

چشم کوکب کہلی ہے کیون یارب || آسمان کسکی راہ تکتا ہے

صبا تخلص کانجی مل ایک موزون طبع جوان ہتے جو فیروز آباد مین پیدا ہوی اور لکہنو مین پرورش پائی علم شعر کو مصحفی سے درست کیا اور مختصر دیوان جمع کرکے عنفوان شباب مین مرگئے۔

ابہی تسکین ہوی ہی ایک قدرا ذیادہ زیسے | لگا دل مضطرب ہونی کہ پہر درد جگر اوٹہا || افسوس وہ آرام عدم مین بہی نہ پایا

جسکے لیے دنیا سے سفر ہمنے کیا تہا | چلے دامن اوٹہا کر یہ کہہ اوس شوخ قاتل نے || کہہ یہ مدفن نظر آتا ہی رنگین خون بسمل سے

اپنے یاد نکی صدا مجکو سنا کر بہر گئے | کل جو آئے تہے وہ سننے کو مرا احوال دل || ہہے آتا ہے تمہیر رحم اوس قاتل کی کوچہ مین

لئے جاتا ہی نامہ آج تو ہی نامہ بر کسکا | صبا ہمنے تو ہرگز کچہہ نہ دیکہا خدا کی قسم || غلط یہ بات کہتی ہین کہ دلکو راہ ہی دلسے

صبا تخلص مرزا رایہ شنکر ناتہہ بہادر خلف مرزا ایسرا م ناتہہ بہادر پیشکار سررشتہ نظارت شاہ دہلی شاگرد سعادت یارخان رنگین ایک مرزا منش امیر تہے اور انکے یہان محفل مشاعرہ کی بہی منعقد ہوا کرتی تہی۔

کیا پوچہتے ہو جور و ستم مجہسے یار کا | دیکہو نہ حال میری دل بیقرار کا || دل چہاوسکی نگہہ مست کا منخمور ہوا | سرخوش کیفیت بادہ انگور ہوا

ہو نہین صدقی تری پہانسیکے || روز ڈستے یادہین نہ آسیکے

صبر تخلص اجودہیا پرشاد قوم کایتہ خلف خیراتی لال باشندہ سکندرہ شاگرد حافظ ضیغم سررشتہ کمسریٹ کلکتہ سے متعلق ہین شعر بہت جلد کہتے ہین اور صاحب دیوان ہین۔

مارتا ہے مار سر کہاتا ہی سنبل پیچ و تاب
پس کے مین سرمہ نہون جو تجھی منظور ہو
دل مرا فانوس شمع عارض جانانہ ہے

مشک چین نی چین مانی ہی وہ گیسوے دوست
گر بہار نکہت پیراہن یوسف نہ آتے
طایر فکر دل تصور صورت پروانہ ہے
ویا چاند کی ڈبیا پہ کہی تصویر سونی کی

گرد کدورت کہین دل سی تیری دور ہو
کب نہال آرزو ہی پر کنعان سبز ہو
کسا ہی اوسکی چہاتی پہ بسینہ بند زرتاری

صبر تخلص سیتا رام شاگرد شیخ امیر اللہ تسلیم دیوان سرکار نواب مرزا محمد تقی خان بہادر افسر تخلص مولد و مسکن لکہنو شعر اچہا کہتے ہین —

دست رنگین سی جو سلجہاتی ہین اگر گیسو
مین نی سلجہاتی بہت یار کے شب بہر گیسو
بوسے آئینہ رخسار کی لیتی ہی مدام
ضد یہ گر کاکل پیچان ہی تو ہٹ پر گیسو

خون عشاق کا کرتے ہین سر اپنے گیسو
کی تری نے لف کی تقلید بہت سنبل نے
واہ رکہتی ہین عجب سخت سکندر گیسو
کیون نہ تاؤن مین تری بگڑی ہو بالنکو

کم نہ او لجہن ہوی اوسکی نہ اوسی بندی
پر بنا تی نہ بنے بال برابر گیسو ؛
ایک دل کی لئے دو تو لی کمر باندہی ہے
نہ مزاج دل نازک نہ مقدر گیسو

صبر تخلص گنگا پرشاد دین دیوی سنگہہ برہمن دہلوی شاگرد یوسفعلیخان عزیز اصل باشندہ کنجپورہ ضلع کرنال کی ہین

وصل جانان اگر ہی نا ممکن
حسرت دید تو نکل جاے

صفا تخلص شاعر نامور رای منولال قوم کایتہ سکسینہ ولد رای پورنچند برادر خورد رای صاحب رام داروغہ املاک شاہ اودہ واقع دہلی باشندہ لکہنو صاحب دیوان اور عہدہ اخبار نویسی کا اونکی بنام تہا منشی مینڈو لال زار کے شاگرد اور نواب آصف الدولہ بہادر کے نایب مہاراجہ جہاو لال کی داماد تہی عربی اور فارسی مین عالم و فاضل اور اردو و فارسی صاحب دیوان اور اوستادان قدیم سے مرزا سودا و میر درد اور میر تقی کے ہمعصر تہے —

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی ستمگاری مین
کیا چلے آگی تری کبک دری کا منہ کیا
لب رنگین کی مقابل ہون ترے یار کبہی
لے تہ ہر آن حیز لی جبری کا منہ کیا
جب واشع دیکہتا ہون ہین سینہ مین جاے دل
وہ چشم و زلف آفت جان ہین بلاے دل
ہم تنگ ہین بہت طبیعت کی ہاتہ سے
دل ہے برای الفت والفت برے آدل
میری منہ مین تو اوسکی نام سے پانی بہر آتا ہے

کوی معشوق ہی اس پردہ زنگاری مین
شکر و تل ہین تری لعل لب و خال سیاہ
لعل و یاقوت عقیق جگری کا منہ کیا
خوبصورت جو ہیت حور کو سمجہا ہے صفا
بے اختیار منہ سی نکلتا ہی ہای دل
صورت تمہاری دیکہتی ہین دلین ہم مدام
وہ نام کہی دلیہ تو آرام پاسے دل
دیکہا صفا نہ سیحر مین اوسے سوا غم
مزہ ایسا ہی کیا اوس بوسہ چاہ زنخدان

سامنی تیری جو ہو حور و پری کا منہ کیا
انکی ہم ذایقہ ہو تل شکر یکا منہ کیا
تا یہ غفلت ہی جو ہو حال سی تیرے غافل
تونی دیکہا ہین اوس شکر پری کا منہ کیا
کیونکر نہ اوس سے جان ڈرے دل کو خوف ہو
حاصل ہی مثل آئینہ ہمکو صفاے دل ؛
کیونکر نہ ہم تو نکلی تین چاہین ناصحا
کوی نہین انیس دل و آشناے دل
میری روتی دل اوسکا تو کچہہ ہا بل جاتا ہے

میری حق میں میرا رونا تو یہ باران رحمت ہے | کیا ہنسی آتی ہی مجکو حضرت انسان پر | فعل بد تو انسے ہون لعنت کرین شیطان پر

صغیر تخلص پنڈت لشمبر ناتہہ دہلوی ہین جو الاناتہہ مولد لدہیانہ مسکن دہلی۔

کچہہ اثر تو بیقرار کیا مقرر ہو گیا | خواب مین وہ بیحجابانہ میرے گہر ہو گیا
کس توقع پر چلین اب کوئے جانان کو صغیر | لوگ کہتے ہین کہ بیداد اب فزون ہو گیا

صمیم تخلص زبدۂ فقرائے حقیقت شناس سادہو تلسی داس اپنے وقت کی بہت کامل شخص تہے مرزا قادر بخش صابر اپنے تذکرہ گلستان سخن میں لکہتے ہین کہ مرد آزاد مزاج لاابالی وضع تلسی داس صحبت ارباب دنیا سے نفور اور بملازمت فقرائے صافی نہاد سے مسرور تہا طب ہندی مین ماہر اور مجربات بیدک کی وسیلہ سے اکثر امراض مزمنہ کی ازالہ پر قادر تہا خصوصًا فلزات کی کشتونکی استعمال مین مہارت تمام اور علاج جذام و وجع مفاصل وغیرہ کی تدبیر مین قدرت مالا کلام رکہتا تہا زبان فارسی سے بقدر ضرورت آگاہ اور کتب ہنود علی الخصوص فن موسیقی کی پوتہیون سے آشنا ستار بجاتے مین ہوش سر سے اور جان تن سے نکال لیتا تہا مین نے اوس کی نغمۂ دلنواز کو اپنے کانون سے سنا ہے اور اس کیفیت سی حظ دلخواہ اوٹہایا ہے گاہ گاہ ریختہ کیطرف بہی التفات کرتا تہا چنانچہ یہ شعر اوسکا ہے۔

بہولی بہولی تری صورت سے پڑے تہے ہو کہین | تو تو عیارون کا عیار ستمگر نکلا

ضبط تخلص کنہیا لال خلف موہن لال متوطن مراد آباد قوم کایتہ بہٹناگر متعدد اضلاع متعلقہ ممالک محروسہ سرکار انگریزی مین عہدہ ہای جلیلہ پر مامور رہے بالآخر سررشتہ داری کلکٹری فرخ آباد سی بہ نیکنامی تمام علیحدہ ہو کر اب خانہ نشین ہین اور پچہتر روپیہ ماہواری پنشن پاتے ہین اونکے والد منشی موہن لال تخمینًا ۲۳ برس تک ملازم سرکار انگریزی رہکر سررشتہ داری فوجداری ضلع بدایون سے بوجہ لحوق چند در چند کے مستعفی ہوی اور ۲۴ برس خانہ نشین رہکر رہگرائے عالم بقا ہوے اور خانہ نشینی کے عہد مین بہی بطرح نیکنام اور حکام وقت کے نزدیک با احترام رہے یہ کلام حضرت ضبط کا اونکی بہائی ربط نے جناب مخدومی منشی اندرمن صاحب کے ذریعہ سے تذکرہ ہذا مین درج ہونیکیلئے بہیجا تہا اشعار اونکے بیشک مزہ دار ہوتے ہین۔

وہ کوہ پر چڑہے جو چشم بد دور
ہین ایسے ہی تو آپ کی جور و جفا پسند
غیرون سے ارتباط جو تمکو ہوا پسند
لیلے کا کوچہ چہوڑ کی صحرا کیا پسند
انکی ترقیون سی یہ حال کہل گیا
کرلے نہین ہین وسکی مگر اقربا پسند
ہون مرد کام مجہہ دنیا کی زر سی کیا

اوتارا چاند کو سب کی نظر سے
اوس تنگ حور کا جسے کوچہ ہوا پسند
کر لینگے ہم بہی اور کوئی دلربا پسند
خلوت سی یہ غرض ہی تہو غیر بار یاب
اللہ کو غرور بتون کا ہوا پسند
کیا مال و زر ہی جان ہی دیدین ہم
نامرد ہے وہ آپ نے جسے یہ طلا پسند

کہتے ہو کہ نہ غیر کے ناز و ادا پسند
باغ ارم کی اوسکو نہ آئے فضا پسند
ای قیس اقتضائے محبت تو یہہ نہ تہا
کیونکر شب وصال ہو دلکو حیا پسند
آنے سے میرے خوش نہی وہ بت اپنی دا سے
ناآشنا پسند تہو آشنا پسند
شادی سے کام ہی نہ ہو کار عیش سے

ہم سے دل کی غمی کیا میرا دل لیند

الحذر میں معشوق ہیں تشنہ زلال وصال کا	مجکو نہ آئیگا کبھی یقین پسند	ہی ضبط ادہر سا کوئی مستقل مزاج	جو ظلم ان بتوں نے کیا وہ کیا پسند
ہمنے عالم میں کیا نہیں دیکھا	ہان حسین با وفا نہیں دیکھا	جیتے منہ آپکا نہیں دیکھا	او ستمی تو خدا نہیں دیکھا
مرض عشق سے زمانہ میں	کوئی جیتا بچا نہیں دیکھا	درد فرقت کی میری دل کی ہو	گہر کوئی دوسرا نہیں دیکھا
کچھ نہیں دیکھا اگر صبا تو نے	کوچۂ دلربا نہیں دیکھا	حور جنت کو تو خدا جانے	آدمی آپسا نہیں دیکھا
ایک ہو طرز دلربائی میں	دوسرا آپسا نہیں دیکھا	تیغ ابروی یار کا سا کاٹ	کسی تلوار کا نہیں دیکھا
لاکھوں تیغ نگہ سے قتل ہوے	پر کہیں خون بہا نہیں دیکھا	او خط بہیج وان دل نادان	قاصد اتنک پہرا نہیں دیکھا
جنس دل کا بہا نہیں گاہک	ایک نظر کی سوا نہیں دیکھا	نہ ملا کوئی قدردان افسوس	دل کو کسی سے لگا نہیں دیکھا
یون تو معشوق سب ہیں مگر میں	مثل پری وفا نہیں دیکھا	بھر ہستی مین آجتک ہی ضبط	کوئی بہی آشنا نہیں دیکھا
خواہش اصلا نہیں ہے جب تبتے تب ہے	الفت بجز جدا نہیں ہے جب تب تبسے	اب ضبط کی دل لگی ہوتی اد جگہ	تیری بھی نہیں ہے جب تبتے تب تھے
تنگ ہے اہنچ جا ستم جو سہے ہم ہی	نا خوش ہیں ہم بھی ضمیر ہم سے خوش ہے	ملتے ہیں غیر و لیکن ملیں سو قسمی بضبط	کر لینگی ملاقات کسی دن سے ہم ہی

ضبط تخلص منشی ہیم سین پیشکار رای پردومن کشن رئیس مراد آباد انکا ایک تاریخی قطعہ لوائی قارمطبوعہ ۱۲۸۹ھ اپھر نظر سے گذرا ہے

ضمیر تخلص گنگا داس شاگرد شاہ نصیر آپ مال ہی تہی اور شاید ضمیر تخلص وسی علم کی رعایت سے رکہتا ہو

ہیں تنہا ہوتی امید کچھ بہی خیال	چشم خواب آلودہ اوسکی فتنہ بیدار ہے	جسکو دیکہا کا پتا دہ خبر اسی کی ہے	پر کسکو بھی مرے میں تو طلبان دیکھا
	روکش پر بہار ہی کیا یہ چشم زار ہے	غنچہ زن گلہی زخم سینۂ افگار ہے	

ضمیر تخلص رائے بلونت سنگھ رئیس بیہٹہ شاگرد حافظ محمد امداد حسین ظہور تخلص۔

ہمین آرام جیسے جنگلی میں	یہی لغزش ہی اک میری گہر کا	کیون ہیج اہو گئی برنگ صبا	کیا ہوا حال جان مضطر کا
پائی مجنوں نے خار دشت ضمیر	کام کرتی ہیں نوک نشتر کا	ہنگامہ ہمارا ضبط کسیکو کہاں نصیب	جلتے ہیں مثل شمع جانبر فغان ہم

طالب تخلص الاہی رام باشندہ جلال آباد ضلع امرتسر ولد سولی رام برہمن سارست۔

مجہپر وہ ظلم یار نہ اغیار نے کیا	جو کچھ کہ بخت وہ جو ستمگار نے کیا	آیا نہ رحم پر دل صیاد دام میں	نالہ سنکر فرح گرفتار نے کیا
ذرا ادہر کو بھی تشریف لاؤ گی کہ نہیں	مرا بھی خانۂ ویران بساؤ گی کہ نہیں	بیکلیا ہو نگہ قتل کرتا ہے	روز محشر کا تجھکو ڈر ہی نہیں
	ہم تو مرتے ہیں ایک مدت سے	واہ رے تمکو کچھ خبر ہے نہیں۔	

طالب تخلص پنڈت کشن لال کشمیری باشندہ دہلی اکونٹنٹ محکمہ نہر حبیب دہلی شاگرد مولوی محمد حسین آزاد وطالب مرزا ظہیر

محفل سے گر عدو کو اوٹہا یا تجھا بگا	تو ہم سے گہر میں دوستی جایا تجھا	میں جان و دل سے تمہا یا جان سے جا	پڑتی کوئی نارسی جایا تجھا بگا
خود فروشی سے ہاتھ آوے فروشی بہار	جاند تجھی جوک ہے یہ مصر کا بازار تہیں	دل لگی ہو سطح دہلی میں بیٹہا سحل	کو تجھے خاک اوڑا کے ملک بکا ننگو

۴۰ ضمیر تخلص پنڈت زائند اس اد کہل کشمیری مخاطب بخطاب رائی ہند سکنہ دہلی صاحب دیوان فارسی ہیں یہ ایک شعر اونکا ہے۔

کہتی گو کمینے ہین اگرچہ حجام	پر عمل صحت و بنا ہے انکا حجام	جو سجدہ نہین کرتی خدا کو طاعت	یان سر کو جھکا دیتے ہین باعجز تمام

طامع تخلص لالہ ہندو لال حیدر آباد کی معزز ہنود سے ہین اور حافظ شمس الدین فیض کی شاگرد ہین شعرا ونکا منشی درگا پرشاد نادر کے تذکرہ نادر الاذکار سے درج ہوا۔

مت پوچھ کچھ حساب تو ہی بخشدے سمجھے	مجرم تو ہون پر عفو اسے غرضی ہے حق

طاہر تخلص بابو پنجاب رای خلف منشی جہکن لال مرحوم زمیندار ضلع ترہت متوطن موضع کٹھون پرگنہ پرن ضلع مذکور دیوان سرکار راجہ درگا پرشاد صاحب تخلص بہ شاد وارث جاہداد مہاراجہ رام نراین بہادر موزون تخلص صوبہ دار عظیم آباد پٹنہ

آج کیا ہے کہ پریشانی ہے چہرہ سے عیان	کیون سراسر نظر آتی ہین ابتر گیسو	بال کھولی نہ لیا نام تم آؤ ہرگز	کہین سنجالین اودھر جانیکو تہہ ہین گیسو

طاہر تخلص رام پرشاد قوم کہتری باشندہ دہلی مقیم حال گوالیار۔

یار سنت سے بہلا کسکا ہین نبھا	اسکے سیر رہین احسان تہا ان دہلی	رشک طرح لی قد دیجو نج انو خورشید	ماہ نو تہا خم ابروی بتان دہلی

طرب تخلص گردہاری لال انجہانی باشندہ امروہہ شاگرد قایم صاحب سراپا سخن نی انکا تخلص طراز غلط لکھا ہے

نہ سلجھا شانہ کی ہاتھون تو زلف کج	پلٹ کے پیچ پڑا ہی معاملہ دل کا	آہ اوس شوخ نی احوال نہ پوچھا گر	الجھکار وٹھ چکا پیٹھ ہاں ل دیکھا

طرب تخلص منشی گوپال سہای ین پنڈت برج لال باشندہ مین پوری مقیم فتحگڈہ۔

سوتی نصیب کو نہ جگایا حضور نے	آئی ندا ایک رات میری خوابگاہ پہ

طرب تخلص موتی لال قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر جو اپنی اوستاد کی طرز بیانی مین اہتمام بلکہ قدرت تمام رکھتی تہی

ہنین گوندہی ہی چوٹی دست مشاطہ نے جانانکی	یہ مشکلین باندہ لی ہین سنی دزدوں مے ایمانکی

طرب تخلص دہومی لال زادہ حقیقی راجہ کنول نین قوم کایتہ سکنہ شاہجہان آباد شاگرد شاہ نصیر سخن سنجی مین قدیم مشاق تہی مکان شاہ نصیر مین بلا کسی قوی ضرورت کی کبہی ایسا اتفاق تہوا کہ شب مشاعرہ کو سخنوران شیرین کلام کی ساتھہ ہم ترانہ نہوی ہون یہ اشعار اونکی دیوان سی منتخب ہو کر جو تذکرہ گلستان سخن مین درج ہوی تہی یہان نقل کیے گئے۔

مین ہے کیا تمہاری کوچہ مین جو دیکر اوٹھا	جو بشکل نقش پا بیٹھا سو مٹکر اوٹھا	جو گرا آنکھون سی پہر تو نہین ہے بلند	کسنے دیکھا ہے کہ اشک آنکھون سی پہر گر کر اوٹھا
یکبار کر دو قتل تو جھگڑا ہی یہ چکجائے	ہر روز کا تو جور و ستم اوٹھہ نہین سکتا	رند و مینا و مے و ساقی و مطرب ہے	کیا مزا تھا جو میرے پاس وہ دلبر ہوتا

تیری مجنون کی گلی مین نالہ آہن گداز	انکا اٹکا تو یا بالی طوق گردن ہو گیا

طرب تخلص چھنو لال شاگرد رشید ناسخ اور مرثیہ گوی مین تلمیذ میان دلگیر باشندہ لکھنو حاجت شہرت سے محتاج بیان نہین۔

طرز تخلص لالہ کنج بہاری لال عرف راجو خلف رای رامدین شاگرد رشید لالہ بینی دہر ہمت مولد و مسکن لکھنو۔

بل کرین بل ہو دل سے یہ کیونکر گیسو	موتی سی ہین گوندہی اونکی سر گیسو	شوقین عہد کی اللہ رسنو نا اونکا	آئینہ لیکی بنا باکی شب گیسو
لفظ کی طرح گلے اونکی ہی بل کر دیتے	بڑ بلی آجاتی ہین جب اونکی کمر گیسو	دیکھتی طرز جو ہوا اونکی چہک بالو نپر	آگے ہی سے وہ ہوتی ہین مقر گیسو

طوطی تخلص راجہ نہال سنگھہ والی کپورتھلہ علاقہ پنجاب شاگرد غلام محی الدین خان غلامی۔

مین صدقے اس نزاکت کی کمر لچکا نہ جائے	جھری باندھی تو باندھی تنی کیون بیچا گران تہا

ظالم تخلص ظالم سنگھہ رہبت اوایل مین بیگم سمرو کی سرکار مین متصدی تہی جب بیگم مخدومہ صاحبہ نی وفات پائی اور پرگنہ اوسکا سرکار مین ضبط ہوا تو آپ خانہ نشینی اختیار کر بیٹھے اور اوس بیکاری سی یہانتک تنگ آئی کہ گدائی کی نوبت پہونچی مگر پہر تعلیم اطفال کو وجہ معاش بنا کر اوقات بسر کی یہ دو شعر اونکے ہین۔

ہم ہی گلچین ہمیشہ گرچہ باغ عشق سے	مفلسیکا داغ سوزان ہو ہے	دن تو روپیٹ کر گئی لیکن	ہجر کی شب پہاڑ آتی ہے

ظاہر تخلص رام پرشاد قوم کہتری شاگرد مرزا رحیم الدین ایجاد باشندہ دہلی۔

مین خاک ہون ہو شاید مجھی کو وہان	یہ لوگ کہتی ہین لیتی ہی غبار یار	وہ کس ستم سی محل ہو کہ [illegible]	کراچی سایا نہ آیا تو منہ سا آیا
بہار آئی ہی ظالم خدا خدا کرکے	مٹا نشان تہ بلبل کی آشیانہ کا	تغافل اور یہ دل کی تپش خدا کی شان	یہ ڈہب ہی اور نکالا دل چرانیکا
بچی دل اوس بت پہ ادا گر سہی کیا ظاہر	کہ ساو گی یہ عیار ہے زمانہ کا	ظاہر گر ایکبار ہی جائی تو یون کہے	آتا ہمیں پسند نہین بار بار کا
ہمارے سینہ کو سی آگ کوئی جائے ہم	سوائے گریہ کی جز نہین رہتے	صیاد تیری دور سے ہون حال مو [illegible] زبان	مین اور جین نوبی گہڑی ہی مبتلا [illegible]
	ظاہر تجھی وہان سے نہ روکون تو کیا کرون	نادان بہت عزیز ہی تیری تو جان مجھے	

ظریف تخلص لالہ بینی پرشاد آنجہانی ولد روشن لال برادر خورد جنی لال حریف باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد مصحفی

تری عشق مین اے بت ماہ لقا کئی سفت مین ساری شفقت دل	رہا مور رنج و الم ہی سدا ہوی شاد کبہی نہ طبیعت دل
ہی ظریف کو تجہہ سی چشم وفا کوئی اور ہی اوسکا ہی تیری سوا	میری جان جو تو نہ سنے تو بہلا کہی جائی وہ کس سے مصیبت دل

ظہور تخلص لالہ شیو سنگھہ دہلوی شاگرد انعام اللہ خان یقین۔

بہا اس لے بہا کا کیا بہلا ہو	سر قاتل پہ جسکا خون بہا ہو	چشم گریان حسن سی معمور ہے	چاندنی برسات کی مشہور ہے

ظہیر تخلص لالہ پیاری لال قوم کایتہ باشندہ دہلی شاگرد رشید اسد اللہ خان غالب شعر کہنی مین بہت مہارت رکہتی تہے مین نے بہی اونکو اجمیر مین دیکہا ایک مجذوب سی آدمی تہی اور ہمیشہ فکر سخن مین ڈوبے رہتی تہی مگر افسوس کہ عین شباب ہی مین اونکا انتقال ہوگیا یہ غزل اونکی جو مشہور ہی یہان درج کیجاتی ہے۔

ماہ کی گرد یہ ہالہ ہی کہ سرکی بتی	دیکہا کوئی سیر فلک [illegible] کی بتی	دیر مین جا کی جلایا جب [illegible]	یا الہی میرا دل تہا کہ اگر کی بتی
رات دن ایک سا رہتا ہی جلا کی گہر	آتشین آہ ہی یا آٹھہ پہر کی بتی	کس وثن مجکو یہ قاتل نی جلایا گہر	[illegible] تو میری جگ مین [illegible] کی بتی
پڑ گئی رکہتی ہی نا سوز جگر [illegible]	اوسکا پیکان ہی کیا زخم [illegible] کی بتی	[illegible] سیاہ ہے سینے بہر [illegible] ہو	تربلہ دیکہی ہی تلوار کا سر کی بتی
شمع جی آتش فرقت سی ڈرائے گیا ہو	تیر ایک مین ہی تہی نا سفر کی بتی	آج یہ ادہر شب وصل جلا لین دل کو	گل ہی ہا اور جلی مرغان سحر کی
شب فرقت کا اندہیرا گیا پر نہ گیا	کام کچھہ موم کی آئی نہ اگر کی بتی	قطعہ	

رات گھر اوسکی وہ نہ مین کہین جلتی تھی ہور غیر اسنا کو کرو اسکے سوا تو نہین	تا رہا ہی نگہہ اہل نظر کی یہی تھی خط عاشق کی جو کی آئی نہ ملکر تھی	یہ تماشا تہا کہ وہ شوخ جدہر جاتا تہا شمع کی محفل کو ضرورت نہین النفاتہی	ایسی آئی ہے دہر کو وہین کی ہتی میری روشن ہی ایک مصرع محکر ہی

عابد تخلص منشی دیبی دیال وکیل کایتہ سکسینہ کہری رئیس قنوج ایک نامی گرامی خاندان کی چشم و چراغ ہین اونکے بزرگ اکبر بادشاہ کی عہد سے بڑے بڑے درجے اور عہدہ پاتے رہے ہین اور اوسی عہد سے شمس آباد ضلع فرخ آباد مین سکونت ہوئی رائی بہاگمل اسم بامسمی یعنی بڑے صاحب اقبال ہوئی اونہون نی اپنی عمدہ خدمتون کے صلہ مین شاہجہان بادشاہ کے حضور سے راجگی کا خطاب و علاقہ جاگیر حاصل کیا ۹۱ سنہ ہجری سے قنوج وطن ہوا اونکے اس خاندان کی ایک شاخ جلے لکہنو مین نقل مکان کیا اور شاخ اول قنوج مین رہی اوسمین رائے ہرسدہ رام اسم بامسمی یعنی بہت مشہور شخص ہوئے اونکو بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے خدمت مراتب نویسی اور منصب پنصدی ذات عطا فرمایا تہا بعد وفات اونکی اونکے صاحبزادے رائی نہال رائی نواب صفدر جنگ صفدر علیخان بہادر کی ہمراہ اودہ مین آئے اور کل سوارون کے داغ تصحیح کا عہدہ اونکو ملا جو دو تین پشت تک برابر بحال رہا اونکی پوتون مین سے ایک مجلس رائے تھے جنہون نے اپنی حسن لیاقت اور کارگذاری سے نواب سعادت علیخان بہادر کی مزاج مین رسوخ اور دخل تمام حاصل کرکے بخشی گری کا عہدہ پایا اور موقع سہجورا ضلع اوناو اور قنوج مین دو لاکھ روپیہ سی زیادہ صرف کرکے باغ سرائے اور مندر اپنے یادگار چہوڑے اونکی صاحبزادے رائی پتر چند تہے وہ اپنی باپ سے بڑہکر لایق ہوئی اور لکہنو کی بادشاہ محمد علیشاہ نے اونکی خیر خواہیون سے خوش ہو کر قیام الدولہ بہادر بخشی الملک راجہ پتر چند مستحکم جنگ خطاب و بخشی گری کے علاوہ جرنیلی کا عہدہ اور امور سلطنت مین بہت سا دخل اور اختیار اونکو بخشا اور بار ہا بہاری بہاری خلعت اور سرو پا عطا فرمایا ہے یہ صاحب بہت مخیر اور فیاض تھے اور برادری مین اپنے وقت کی حاتم چنانچہ بہت سے کایتہ صاحب اونکی بدولت سرکار مین نوکر ہوئی اور علاوہ اہل قوم کے دوسری قومونکی لایق اشخاص بھی اونکی دستگیری و مربی گری سے محروم نرہے اونہون نی لکہنو سے پانچ کوس اوپر تالاب پختہ اور بہاری گنج اور باغ اور سرائے اور مندر بہاری جی و مہادیو جی ۱۲۰۵ سنہ ہجری مین بمقام گنگا گنج پرگنہ قنوج متصل گنگا جی مندر مہادیو جی اور دیوی جی اور باغ پختہ وغیرہ بصرف تین لاکہہ تیس ہزار تیار کرائے جو اب تک موجود نالے بخشی کے نام سے مشہور ہے اونکا انتقال سنہ ۱۹۱ مین بمقام کاشی جی ہوا جہان وہ قصداً آخر وقت مین تشریف لیگئے تھے یہ حضرت شاعر تھے اور دائم تخلص کرتے تھے صاحب دیوان گذرے مگر انکا کلام ہمکو نہین ملا ورنہ تذکرہ بہار اشعرای ہنود مین درج کیا جاتا عابد اونکی پوتے ہین اور انہون نے وقت کا اقتضا دیکھکر پیشہ وکالت اختیار کرلیا ہے شعر بھی کہتے ہین چنانچہ مین نے شیو برت ناما تم پار تھی ناما تم بہشم ناما تم بردوس جہا تم سومو ارنا ناما تم ردر ا کش ناما تم کاشی ناما تم شب برات اور شب برات جیسی یہ نو اردو نظم پوتہیان اونکی دیکھی ہین جنسے اونکا عقیدہ شیو مت مین ہونا بخوبی ثابت ہے اور لطف یہہ ہے

کہ ہر پوتھی کی جدا جدا بحر ہے اور کلام بھی شستہ اور صاف ہے یہ چند شعر اوسنے انتخاب کیے گئے ۔

کاش کاشی کی کشش ہو دل مین ۔ ایسین تنولیس اس آب گل مین

مقطع استوتر نیوجی

ہی عابد بندہ عاصی خطا پاپی غلام ۔ بس سکی قابل اتنا نگاہ لطف کی ۔ نہ لسانی ہی مطلق اسمین نہ سر گز ہی جراٗت ۔ یہ ہی التماس بندہ ہر دم بادل صفا

ہیں سرنا گت مین سرنا گت مین سرنا گت مین سرنا گت

اور کل تصنیفات عابد کی تفصیل یہہ ہے ۔ا عابا الترہیب رسالہ اضافت منظوم فارسی مین دوم مثنوی زیبا فسانہ نظم اردو مین سوم مثنوی فرباد قلب اردو مین چہارم شیو پران بہاکہا نظم معہ ٹیکا پنجم شیو ریت ما نام بہا کا ۔ ششم پوتھی جم دوتیا بہاکا و اردو نظم تین قسم کی ۔ ہفتم ترجمہ پوستہا کاشی جی درباب تحقیقات ہر قوم کا یتہ ۔ ہشتم کتہا ست نارائن بہاکا ۔ نہم شیو ریت ما نام بہا کہا ۔ دہم کتہا انت ریت ما نام بہا کہا نظم ۔ یازدہم کتہا ہر تالکا نظم بہا کہا ۔ دوازدہم دیوان عابد ۔ اور ۹ پوتھیان ترجمہ اردو جو اوپر لکہی گئین کل ۔ ۲۱ ۔

عاجز تخلص لچھمی نراین برادر منشی دیبی دیال عابد انہون نے اپنی بہائی کی ہر پوتھی پر تاریخ لکہی ہے ازانجملہ ایک یہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام آپ کا بہت شستہ اور صاف ہے ۔

واہ عابد آپکی طبع روان
مثنوی ہے لکہی ایک دو ریمن
بہر گلگشت نگاہ ناظرین

واہ عابد آپکی نوک قلم
سچ اگر پوچہو کیا بیشک ستم
رشک جنت ہے یہ جنت کی قسم

اس فصاحت پر مین صدقے بار بار
مخزن معنی کہون یا بحر فیض
جب ہوا عاجز کی دلکو یہ خیال

اس بلاغت پر مین قربان صد ہزار
وصف مین اسکی جو لکہی ہے نظم
اسکی سال ختم ایسی رقم

یون کہا ہاتف نی ازرہ الم ۔ مثنوی ہی یہ گل باغ ارم

عاجز تخلص رای پورنچند کایتہ سکسینہ مالک مطبع تمنای لکہنو محلہ پولستہ مصنف رامائن اردو ۔

ہی کمر بیشک تری یہ ابتدا سی اجتک ۔ چشم مردم نی نہ دیکہی روح انسانکی طرح

عاجز تخلص رای پورنچند خلف رای چہنن لال خیرآبادی انہون نے اکثر پوتہیان نظم کیں اور کلام انکا پاکیزہ اور رنگین

دل کو بوسہ لب تر کا نہین ملتا اے خضر ۔ آب حیوان سے ہے محروم سکندر اپنا

عاجز تخلص لالہ موہن رام ایجنانی باشندہ دہلی ۔

آکر ہی جیسے وہ گلرو باغ دل ۔ ایسے ہوا ہی کیا تر و تازہ دماغ دل
عاجز کچھ احتیاج نہین ہی چراغ کی ۔ روشن ہی ہمارا خون جگر سے ایاغ دل

عاجز تخلص ذرا ور سنگہہ قوم کہتری نند رام تخلص کی پوتون مین سے شاگرد شیخ نصیر الدین عزت کی تہی اور اتی نام کی بر عکس تخلص اختیار کرنا اونکی منکسر مزاجی پر دال ہے ۔

شب تاب کس منحت کو ہجر اس مین بہانے ۔ اس سے گرمی روز قیامت یاد آئی
عاشقون کو نہی کچہ آرام کہیں ۔ دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہیں

عاجز تخلص لالہ گردہاری لال قبالہ نویس شاہی باشندہ دہلی قوم کایتہ ایک مرد معمر مین ۱۸۵۸ ع کی دربار قیصری مین

اون سے ملاقات ہوئی تھی بہت باوضع اور مہذب شخص ہیں او چند کتابیں تصنیف کر چکے ہیں شعر بہت عرصہ سے کہتے ہیں

دل لگا تا کیا کلی پر دکھانے سبھی سے | تیر کہا نا ہی جگر آر رخسار کا
خوش دا سمجھیکہ وہ دمنکو ہکر اجالا | دل ہی آگی ٹھوکرین کہانیکو سرگیا

عاشق تخلص سمپت لعل ساکن فیض آباد شاگرد بابو بنسی دہر رئیس خیر آبادی یہ شعر اونکا رسالہ پیام یار نمبر ۲ مطبوعہ ۰ ۲ جولائی

اک نظر اور بھی اوس شوخ کا منہ دکھلاؤ | مجھ سے کہتی ہی دم مرگ یہ حسرت میری

عاشق تخلص پنڈت شام نراین بن پنڈت رام نراین قوم کشمیری متوطن دہلی۔

جو بات بات پہ روٹھی علاج کیا اسکا | کہانتلک ہر روز ہم منا دین گے

عاشق تخلص منشی عجائب رائے۔

جس کی عیزدن سے لڑ رہی تھی نگاہ | ہمکو اوسکی کٹار نے مارا

عاشق تخلص پنڈت دیا رام سابق صدر الصدور بنارس خلف پنڈت روپ چند متوطن دہلے۔

عاشق اگرچہ یار نہین تجھسے بولتا | بول اوس سے سر جسے تیغ جہاڑ کر

عاشق تخلص سدا سکھ اجہائی اور حال معلوم نہین۔

شام سے تا صبح عاشق لیس یقول میرا | تجکو پالین پر نہ دیکھا کھولی سو سو بار چشم

عاشق تخلص راجہ منشی بانکی بہاری مقیم فرخ آباد شاگرد مولوی غیاث الدین رام پوری۔

لگی ہے جب سی کہ تاک اپنی دختر زر پر | مدام سیکدہ کا ہم خیال رکھتے ہین

عاشق تخلص منشی بہولانا تہہ پنڈت ولد راجہ گوپی ناتہہ دیوان سرکار محمد الدولہ۔

اس نسک سے آنکھوں نسی مری خون بہا گرم | عیز و کی نقلیع میر یجان ہا گرم
حیاہے دشمن کیون کو حوالار کیجھکو | قیس ناداں سرا سرا نظر آیا مجکو۔

عاشق تخلص رام سکھہ قوم کہتری پہلی غلام حسین بجلی کے شاگرد تہی اور بعدہٗ شاہ نصیر کے تلمیذ ہوئے۔

حسرت زدہ مین دیکھوں ہوں ابلو سکوئم | تصویر جیسے دیکھے ہے تصویر کی طرف

عاشق بہادر تخلص ٹھاکر محمد صاحب سرستی سیالکوٹی ایک شعر اونکا گلدستہ شعرا میرٹھہ نمبر ۹ سنہ ۱۸۹۶ء سے درج ہوا

لگا تا ہے تو کیوں چرا ہم ہم سے گر تو بتر | ابھی یہ داغ کوئی نشانی یادگاری ہین

عاشق تخلص تونگر سنگہہ جو اوستاد سید اکرام علی تو انا ساکنہ فتحپور ہسوا کی تھے مگر ہمکو کوئی کلام اونکا ہاتھہ نہین لگا

عاشق تخلص پنڈت کنہیا لال کہرولوی انکی والد پنڈت بہاگر داس مدرس اول مدرسہ شاستری تھہر ندکو مین تھے اور یہ خود بھی اکثر عہدہ ہائے سرکاری کا سرانجام کرکے اب ملازم سرکار راجہ بادھو سنگہہ بہادر رئیس گڈہ امیٹھی ضلع سلطانپور کے ہین اور اتبک حسب ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین۔ دیوان عاشق۔ باغ عاشق مثنوی گل بکاؤلی منظوم۔ سحر العروض حاشیہ ٹھاکر گوپی کے بحر العروض مطول۔ ترجمہ کتب عہد نامجات۔ سرکشی تاریخ بغاوت ہند۔ اسکے سوا چند کتابین

اونکی بہیجی ہوی میری دیکہنے مین بہی آئی ہین اور بیشک عمدہ ہین یہ صاحب بہت با مروت اور صاحب استعداد معلوم ہوتے ہین اور ہدیدہ سے خط وکتابت ہے یہ چند اشعار اونکے دیوان سے منتخب ہوے

نیا نا سنگ تغافل سے تعویذ دلکا
ہمارے سنگدل کا دل اگر ہو موم تو جانین
کون کہتا ہے کہ ہی جا بجا دنیا مشکل
رشک مسیح کو میرے لاؤ تو لاؤ ہون شتاب
عشق مین چاک گریبان نہ فقط صبح ہین
ابھی پہنتا ہون ستارہ مجہی یہ معشوق
رنگین آج آئی یان جو کہا یا تو ملگئے
وقت کی تیرہ شب مین عالم ہی ماہ کا

بنا ہے دل میرا دلدار سنگین لگا ہے اسکا
کیا دادو دہش کیا ہے اگر موم آہنکا
عشق مین مشتی تو مشکل کو بہی آسان دیکہا
خالی ہی دوست جاؤ تو جانا ہی خوب
کہلتا نسیم سے ہے غنچا جا گریبان
کرشمہ نالہ ہی یان با کوئی کالا ج
جتنے تہے رنگ سرخ و سفید و سیاہ و سبز
جیسا ہو چہلا تا کوئی ورق کا حراج

گرفتار دورزہ تو ہون تہلن کیا ہے
فلک کا آہ سی تہی ہمیشہ جلتا ہے
نفی سے اثبات ہو وہ یہ جو ہو کلمہ لا الہ
ہتی شب وصل ہین یار جی چراغ شب
واہ رے چرخ ستمگر جو ہو وعدہ صبح
نہ کیونکہ توڑین بت حجرہ دل عاشق
تجہے نقیب سے تشبیہ چشم محبوبان
ہے صنم سکندر رومی یہ بت چین اپنا

طریق بالا آیا ہو مجہی طرز شیون کا
زمین چشم گریان سے سمان تہا ہی ساونکا
ہمارا اس کو یہ سمجہا ہے مطلب نہ مرا
بیان کہا نکو نہی بحر مین جو آن شب
دامن جہلکو ٹانکا گریبان شب
کر کافرو مین بہنین خدا نہ خدا کا رواج
عجب نقیب ہین تیری ہی وہ اور گبر
آئینہ سی ہوا انداز ادا سی وقت

عاشق تخلص مہاراجہ کلیان سنگہہ خلف مہاراجہ شتاب رای ناظم صوبہ عظیم آباد قوم کایتہ سکسینہ اپنے زمانہ کی مشہور و نامی رئیسون سی ہتے اور اونکی والد ماجد مہاراجہ مہتاب رای بہی بڑے لایق فایق حاتم عصر اور رستم ثانی تہے اونکی سوانح عمری بہت کچہہ تواریخ بنگالہ بہار اور ہندوستان مین درج ہین از انجملہ کسیقدر یہان بہی بنظر یادگاری تاریخ سیر المتاخرین سی اونکا ذکر بطور اختصار کی لکہا جاتا ہے اور وہ یہہ ہی کہ اول یہ حضرت دہلی مین امیر الامرا صمصام الدولہ کے کسی غلام کی یہان محرر تہی پہر رفتہ رفتہ اپنی رشد اور کاردانی سے امیر الامرا کے بیٹے صمصام الدولہ کے مدار المہام ہوے اور جب شاہجہان آباد کی امیرون کا حال ابتر ہوا تو حسن سعی سے بادشاہی دیوانی صوبہ عظیم آباد اور قلعداری رہتاس کی سند لیکر عظیم آباد مین گئے وہان نواب ناظم بنگال کیطرف سے مہاراجہ رام نراین صاحب صوبہ تہے اونہون نے اونکو دخل نہین دیا تب یہ کلکتہ جاکر کرنیل کلایو صاحب سے ملے اور اونکو تحف و ہدایا سے خوش کرکے اپنی کام پر قایم ہوگئے اور پہر سلیقہ اور حسن رسائی تہے مہاراجہ رام نراین کو بہی خوش کرلیا اور اپنی بات بہی بنالی کچہہ عرصہ بعد جناب شاہ عالم بادشاہ نے بہار کی اوپر لشکر کشی کی اور مہاراجہ رام نراین کو عظیم آباد مین گہیر لیا اوسوقت مہاراجہ مہتاب رای بہی کہ اوسوقت خطاب راو سے معزز تہے لشکر شاہی مین شامل تہے مگر محمد جعفر خان نواب ناظم مرشد آباد کے بیٹے میران نے انگریزی فوج لاکر بادشاہ کو شکست دی اور بادشاہ نے جب پہاڑون کی راستہ سے مرشد آباد کی اوپر حملہ کرنا چاہا تو محمد جعفر خان میرن بہی وہان سے بہی اوسکو ناکام لوٹایا تب بادشاہ نے پہر عظیم آباد پٹنہ کو آگہیرا اور مہتاب رای کو پچہلی شکست کی نہایت شرم اور غیرت تہی وہ اس دفعہ نہایت سرگرمی سے لڑائی مین مصروف تہی اور اپنے خاصہ کے تفنگچیونکو آگے بہیج بہیجکر جنگ کرتے تہے لیکن کپتان نکس نے پہر وہان سے کئی کمپنیان تلنگہ اور گورہ کی لاکر پہر بادشاہ کی لشکر کو ہٹا دیا اور بادشاہ نے راجہ سندر سنگہہ اور بہرت سنگہہ کی ملک مین قیام کیا اب خادم حسین خان نام ایک شخص نے بارہ ہزار فوج سے

عظیم آباد کے اوپر چڑہائی کی کپتان نکس پھر عظیم آباد کے بچانیکو آیا چونکہ دمنا پرائی انگریزونکی دوستی اور انکی بہادری کا بہت کچھہ دم بھرا کرتے تھے اور دو سو سوار اور پیادہ دلاور اور چالاک اونکی ہمراہ تھے اسلیئے کپتان نے اونکو رفاقت کی تکلیف دی راؤ نے بکمال کشادہ پیشانی منظور کیا اور فرمایا کہ مین تیار ہون جب آپ سوار ہونگی ساتہہ چلونگا وہان کی آدمیون نے راؤ موصوف سے ہرچند کہا کہ آپ دیوانے ہوگئی ہین جو اس انگریز کے ساتہہ بارہ ہزار سوار سے لڑنے کو جاتے ہو اور یہہ خود دو تین سو سوار سے زیادہ اپنے پاس نہین رکہتا مگر کچھہ نہین سنا اور کپتان مذکور کے ساتہہ لڑائی پر گئے کپتان نے اپنی حسن تدبیر اور سپہ گری سے خان اور اوسکی اتنی بہت کچھہ فوج سے وہ مقابلہ کیا کہ غالب آیا اوس موقع پر وہ شجاعت اور بہادری راؤ شتاب رائی اور اونکی آدمیون سے ظہور مین آئی کہ خود کپتان فتح کے بعد جب کبھی اپنے دوستون اور افسرون سے ملتا تھا دیر تک صاف صاف ثابت قدمی علو ہمتی اور شجاعت ذاتی راؤ موصوف کی بیان کرتا تھا فی الجملہ اس لڑائی سے راؤ موصوف کی لیاقت اور حقوق خدمت کا نقش انگریزونکی دلمین ایسا جم گیا کہ ہر مقدمہ مین اونکا بہت سا لحاظ اور ملاحظہ رکہتی تھے بعدہ میجر کرنیک نے حملہ کرکے بادشاہ کو شکست دی اور پھر راؤ شتاب رائی کو واسطے قرارداد صلح اور ملاقات کی بادشاہ کی پاس بہیجا مگر بادشاہ نے اپنے کوتہ اندیش خیرخواہونکی صلاح سے صلح قبول نکی اور راؤ کو صاف جواب دیا تب اونہون نے لوٹتے وقت عرض کی کہ حضرت اس مصالحہ کو خود چاہین گے اور اوسوقت ایسا موقع اور مفاد حاصل نہوگا کیونکہ ابتو خود صاحبان انگریز صلح کی طالب ہین جسطرح سے کہ بادشاہ کی مرضی ہوگی عہد و پیمانکی شرطین مقرر ہو جاوینگی اور جبکہ بادشاہ کی طرف سے صلح کا پیغام کیا جائیگا تو اوسوقت ظاہر ہے کہ کیا فائدہ ہوگا اور کیا کام نکلیگا آخر ایسا ہی ہوا کہ چندروز بعد ہی بادشاہ نے راؤ شتاب رائی کو بلایا اور صلح کی خواہش ظاہر کی اونہون نے جاکر انگریزونکو اطلاع دی میجر کرنیک جاکر خود بادشاہ کو عظیم آباد مین لایا اور قاسم خان نواب ناظم بنگال سے ملاقات کراکر ۲۴ لاکہہ روپیہ سالانہ بابت خراج تینون صوبہ کی اوسکی اوپر مقرر کی اس اثنا مین احمد شاہ ابدالی مرہٹونکا استیصال کرکے ہندوستان کی سلطنت شاہعالم بادشاہ کے نام مقرر کر گیا اور وہ حسب الطلب نواب شجاع الدولہ ناظم اودہ کے عظیم آباد سے ہندوستانکو روانہ ہوگئے اور راؤ مہتاب رائی بدستور اپنے کام پر عظیم آباد مین رہے بعدہ نواب قاسم علی خان نے کونسل کلکتہ سے اجازت لیکر مہاراجہ رام نراین کو محاسبہ کے بہانہ سے گرفتار کیا اور راؤ شتاب رائی کی اوپر بہی محصلان شدید تعین کرکے بہ بہانہ شراکت مہاراجہ موصوف کی کاوش کرنا چاہا مگر راؤ صاحب لڑنے اور مرنے پر مستعد ہو بیٹھے اور کہلا بہیجا کہ بشرط سختگیری کے مجکو اپنی جان دینے سے دریغ نہین ہے آخر صاحبان انگریز بہادر نے بلحاظ حقوق رفاقت اور حسن لیاقت راؤ صاحب کی اونکو قاسم خانکی شر سے بچاکر اوسکی سرحد سے اوتار دیا اور وہ اودہ مین بذریعہ تہنی بہادر نائب شجاع الدولہ کے پاس چلے گئے کچھہ عرصہ بعد ہی ۱۱۷۷ ہجری مین قاسم خان انگریزون سے شکست کہا کر بدعہدی کمک بادشاہ اور شجاع الدولہ کے پاس بنارس مین آیا شجاع الدولہ نے راؤ صاحب کو بہی اوسکی پاس سوال جواب

کیلیے بہیجا بعد درستی معاملہ کی بادشاہ وزیر اور قاسم خان اور راجہ بلونت سنگہہ والی بنارس بالاتفاق بندیلونکو سر کرکے
انگریزون سی لڑنیکو گئے اور بکسر مین انگریزی قواعددان فوجکی برقندازی سی شکست کہا کر واپس آئے اوسوقت بادشاہ تو
انگریزون سے ملگیا اور وزیر بہر دو دفعہ مرہٹون وغیرہ کی مدد سے انگریزونکی مقابل ہوکر لڑا اور ہر بار لڑائی ہار کر واپس گیا اس اثنا
مین راو شتاب رای انگریزونکی پاس ہتی بینی بہادر کی تحریک سے واسطے مصالح طرفین کے سعی کرتے تہے نواب روہیلونکی ملک
مین فوج جمع کرتا تہا اور راجہ کو لکہا تہا کہ یہان تو مین سامان جنگ کرتا ہون اور وہان آپ انگریزون سی سازش رکہین تاکہ
دونو صوبون (یعنے اودہ والہ آباد) مین بدستور اپکا عمل رہے اسپر راجہ نی راو شتاب رای کو لکہکر اپنی خواہش حکام انگریز
سے ملنے کی ظاہر کی اور راو صاحب نے میجر کرنیک کی منظوری لیکر بعزت تمام راجہ کو بلایا اور میجر سی ملاقات کرائی اور بشرط
حاضر رہنی کی اونکو اختیار حل وعقد صوبہ اودہ کا دلادیا مگر کچہہ عرصہ بعد جب راجہ نے سُنا کہ نواب زیر فوج لیکر انگریزونسی لڑنے
آتا ہے تو کسیطرح ہوسکا لکہنو پہونچکر اوس سے جا ملے اسپر راو شتاب رای نے میجر کرنیک سے کہا کہ راجہ چلا گیا اور مین اوسکا ضامن تہا
اگر اس مقدمہ مین صاحبان کونسل آپ سے جواب پوچہین تو مین حاضر ہون جوابدہی کرونگا اور آپ کی اوپر کچہہ الزام نہ آنی دونگا
صاحب راو کی صفائی سے بہت خوش ہوے راو نی اس سے کچہہ پہلے بنارس کے راجہ بلونت سنگہہ کو بہی انگریزونسی بلاکر اوسکی
ولایت سی چنار کا قلعہ انگریزونکو فتح کرادیا تہا اور چونکہ اب راجہ بینی بہادر کے چلے جانیسے انگریزونکو شجاع الدولہ کی ملک کا بندوبست
کرنا ضرور ہوگیا تہا اسلئے انگریزون نے راو شتاب رای کو بہی اوسکا اختیار دیکر بہیجا اور راو صاحب نے راجہ بلونت سنگہہ کی اعانت
سے دونون صوبومین جابجا عامل اور حاکم مقرر کرکے بخوبی اپنا عمل کرلیا گو کہ وہان پچاس برس سے شجاع الدولہ اور اوسکے
باپ کی جمی ہوئی عملداری تہی مورخ لکہتا ہے کہ یہ ادنی کارگزاری اونکی تہی بعدہ نواح کوڑہ مین پہر انگریز اور وزیر کا
مقابلہ ہوا اور پہر شکست وزیر اور اوسکی مددگار مرہٹون کو نصیب ہوئی اس معرکہ مین یکدفعہ راو شتاب رای تہوڑے آدمیون سے
مرہٹومین گہر گئے تہے قریب تہا کہ مارے جائین اوسوقت اونہونے بڑی بہادری کی اور اپنے ہاتہہ سے خوب ہتیار چلائے اور
اوس معرکہ مین اپنی آبرو رکہہ لی آخر انگریزی فوج اونکی مدد کو پہونچی مورخ لکہتا ہے حق آنست کہ راو شتاب رای واکثر صفات حمیدہ
داشت و در معاصران معزز بود مرہٹے پہلے وزیر کی معاون ہوئی اور احمد خان بنگش والی فرخ آباد کو انگریزونکی ساتہہ
صلح کرلینے کی صلاح دیکر انگریزون سی ملا اور راو شتاب رای طرفین کے سفیر ہوئی اگرچہ وہ دونو کو ہی راضی رکہنا چاہتی تہے
لیکن شجاع الدولہ کی عزت کا خیال اونکو زیادہ تر تہا کیونکہ پہلی راجہ بینی بہادر کی ساتہہ اونکی سرکار مین ملازم رہ چکی تہی
اور اسوجہ سی دوست اور دشمن سبنے اونکو تحسین و آفرین کی آخرش صلح ہوکر یہ بات قرار پائی کہ شجاع الدولہ پچاس لاکہہ
روپیہ فوج خرچ کے سرکار انگریز کو دی صوبہ اودہ مین اوسکا عمل رہے اور شاہ عالم بادشاہ الہ آباد مین رہین اور راجہ بلونت سنگہہ
انگریز کی حمایت مین وزیر کی اطاعت کرے بعد اس صلح کے ہر ایک اپنی اپنی جگہہ کو گئے مگر راو شتاب رای کی خدمت تینون
فریق یعنی بادشاہ وزیر اور انگریزون نے بہی منظور رکہی اور تینون ہی ہرباب مین اونکی صلاح لیتے تہے اور اونکی وسیلے سی کام لیتے تہے

بلکہ وزیر نے بور قوم جواہر بعوض فوج جنیج انگریزونکی پاس رہن کی اوسمین بہی راو صاحب کی معرفت تہی اور چنار کا قلعہ بہی اونکی حوالہ ہوا اور شجاع الدولہ نے بہی بطر مصلحت وقت ایک لاکہہ اور کئی ہزار روپیہ کی جاگیر نواح عظیم گڈہ دہو بنور مین اونکو دی اور انگریزون نے بہی بہت کچہہ عنایت اور تواضع اونکی کی خصوص میجر کرنیک نے جو اوسوقت سپہ سالار انگریزی فوج کی تہے اور اونکو مثل مہاراجہ رام نراین کے نائب ناظم صوبہ بہار کا کیا ۔ کچہہ عرصہ بعد لارڈ کلایو نے کلکتہ سی الہ آباد مین آکر بادشاہ سے تینون صوبہ بنگالہ بہار اور اوڈیسہ کی دیوانی کمپنی کیواسطی حاصل کی اور چہبیس لاکہہ روپیہ خراج کا بادشاہ کیلئے اون صوبونکی اوپر مقرر ہوا اوس عہد و پیمان مین بہی راجہ شتاب رای اور مہاراجہ رام نراین کے بہائی دہیرج نراین شریک تہی لارڈ کا یہ ارادہ تہا کہ راجہ شتاب رای کو معزول کرکے اونکی جگہہ مرزا کاظم خان کو مقرر کرے لیکن بہ نظر حسن سلیقہ و طلاقت لسان کہنہ سی اور حقوق دیرینہ خدمتونکی ایسے حقدار کو محروم کرنا نہ چاہا بلکہ منظور نظر کرکے مرزا کاظم کو جواب دیدیا اوسوقت راجہ دہیرج نراین نے بنظر اپنی استحقاق کی نیابت صوبہ عظیم آباد کی درخواست پیش کی لارڈ صاحب نے کلکتہ مین جاکر فرمان نیابت صوبہ کا تو دہیرج نراین کے نام بہیجدیا اور راجہ شتاب رای کو بنظر اونکی لیاقتونکی اپنے پاس بلوالیا وہ بڑے کروفر کے ساتہہ کلکتہ کو گئے اور وہان ایک سخت بیماری اونکو لاحق ہوی لارڈ صاحب نے ایک ڈاکٹر کو اونکی معالجہ کیلئے مامور فرمایا ڈاکٹر نے وہ اعجاز عیسوی دکہلائی کہ تہوڑی دنونمین وہ مرض مہلک زایل ہوگیا اور راجہ نے دو ہزار روپیہ ڈاکٹر کو انعام دئے بعد شفا پانیکے خطاب مہاراجگی و بہادری اضافہ منصب پنجہزاری سے مشرف ہوی یا پنجہزار روپیہ کا ماہانہ ذاتی علاوہ اون جاگیرونکی جو عظیم آباد مین تہین اور پچیس ہزار روپیہ ماہانہ واسطے اخراجات نظامت کے مقرر ہوا اور راجہ دہیرج نراین و صاحبان کوٹہی عظیم آباد کے شاملات مین کام کرنے اور تینون صوبونکے ناظم سیف الدولہ کی مہر پاس رکہنے کے منصب پر ترقی ہوی اور جب مہاراجہ شتاب رای پیشگاہ نواب گورنر جنرل بہادر سے معزز و محترم ہوکر عظیم آباد مین واپس آئے تو راجہ دہیرج نراین اونکی شراکت سے دل تنگ ہوے اور مہاراجہ نے بنظر امانت و دانائی واسطے انصرام معاملات و انفصال مقدمات کے ایک ایسے مقام کی خاص کرنیکی فکر کرکے کہ جو نہ تو اونکا گہر ہو اور نہ راجہ کا بادشاہی قلعہ کو تجویز کیا اور یہ بات قرار دی کہ صاحبکلان وقت مقررہ پر وہان آکر کرسی پر اجلاس کرے اور کرسی کے روبرو ایک بڑی لمبی چوڑی مسند بچہائی جاوے جسکے اوپر ایک طرف تو راجہ بیٹہے اور دوسری طرف مہاراجہ اور دو بڑے تکیے دونوں کے پیچہے رکہتے تہے اور سارے کاغذ دونونکی دستخط سے مزین ہوکر جاری ہوتے تہے مگر دونونمین اتفاق نہ تہا مہاراجہ کارسازی و حسن سلوک مین راجہ سے ممتاز تہے اور راجہ برعکس اسکے لہذا لارڈ صاحب نے اس نااتفاقی کو ناپسند نہ کرکے راجہ کو معزول کردیا مہاراجہ اکیلے نائب عظیم آباد رہے ۔

ماہ محرم ۱۱۸۰ ہجری مین لارڈ کلایو صاحب نے مع مہاراجہ شتاب رای کے مقام چہپرا مین نزول کرکے شجاع الدولہ سے ملاقات کی اور راجہ بلونت سنگہہ والی بنارس کی صفائی حسب مرضی شجاع الدولہ سے کرادی مہاراجہ شتاب رای نے نیابت صوبہ بہار مین وہ اقتدار بہم پہونچایا کہ عظیم آباد کی کوٹہی کا بڑا صاحب کوئی کام بغیر اونکی صلاح کے نہین کرتا تہا اور صاحبان

کونسل کلکتہ بھی اونکی اوپر اعتماد کلی رکہتے تھے - کچہہ عرصہ بعد مہاراجہ شتاب رای نے بادشاہ سے اپنے واسطے خطاب ممتاز الملک مہاراجہ شتاب رای بہادر منصور جنگ کا اور ماہی مراتب منگوایا اور مثل رئیسون کی آرام اور احتشام کے ساتھہ رہنے لگے اس عرصہ مین انگریزون نے طریقہ ملکداری اور کاغذات دیوانی و طرز تحصیل وغیرہ مروجہ ملک ہندوستان سے واقفیت حاصل کرکے واسطے انسداد خیانت و تعدی اعمال حکام معینہ کے تینون صوبون کو چہہ ضلعون مین منقسم کیا اور ہر ضلع مین علحدہ کونسل مقرر کرکے ہندوستانیونکو بڑے بڑے عہدون سے معزول کردیا لیکن مہاراجہ شتاب رای بدستور عظیم آباد مین نائب سے گو تین انگریز اور اونکی کام مین شامل ہوگئی اور جبتک ان چارون کی رای کا اتفاق نہو جاتا تھا کوئی حکم صادر نہوتا تھا مگر بعد ایکمدت کی جب یہ انگریز تینونکی جگہہ آئے تو اونکی اور مہاراجہ کے درمیان صحبت برآر نہوتی اور اونہون نے بہت چاہا کہ مہاراجہ کو علحدہ کردین لیکن مہاراجہ کی پختہ مغزی ہوشیاری حسن تقریر اور غوض و تامل کے ساتھہ کام کرنے اور کسی خیانت مین آلودہ نہونے سے اونکا ارادہ تمام نہوا بلکہ اونہون نے ممنون احسان اور مستفید اخلاق ہوکر صفائی کرلی مگر چار پانچ برس بعد انگریزون نے ہندوستانیونکی شراکت اپنی کاروبار مین نامناسب دیکہہ کر مہاراجہ کی معزولی کے لئے ایک حیلہ نکالا اور صاحبکلان کوٹہی عظیم آباد کو لکہہ کر مہاراجہ کو حراست مین کلکتہ بلوایا وہان مہاراجہ نے حسن تقریر اور فہم و فراست سے ایسا سوال و جواب کیا کہ کوئی قصور اونکی ذمہ لاحق نہین ہوا اور صاحبان انگریز خصوص مسٹر ہسٹنگ بہادر گورنر جنرل نے اونکو بعد عذر خواہی دلاسا دیکر بکمال جاہ و احتشام روانہ عظیم آباد فرمایا مہاراجہ بعد مدت بلائے گرفتاری اور قید فرنگ سے نجات پاکر عظیم آباد مین آئے گو صاحبان انگریز بہادر نے اوسوقت اونکو خلاع فاخرہ اور فیل و جواہر عنایت کرکے بہت سی استمالت کی تہی لیکن مہاراجہ گہر پہونچنے کے بعد نہایت گلہ مند اور شاکی تہے اور مورخ لکہتا ہے کہ بیشک حق بجانب خود دانست کہ باوجودیکہ چنین حق خدمتہا این خفت بواسطہ مہاراجہ دیدا آخر اسی غم و غصہ سے مرض اسہال مین مبتلا ہوئے اور مدت تک علاج اور معالجہ یونانی حکیمون اور انگریزی ڈاکٹرونکا کرتے رہے مگر کچہہ فایدہ نہوا اوسی اثنا مین لارڈ ہسٹنگ صاحب نے کلکتہ سے عظیم آباد پہونچکر مہاراجہ سے ملاقات کی اور واسطے ملاقات نواب شجاع الدولہ اور سرکوبی راجہ چیت سنگہہ والی بنارس کے ساتھہ چلنے کیلیے فرمایا لیکن مہاراجہ نے بیماری کا عذر کیا اور بعد کوچ نواب گورنر جنرل بہادر کے ماہ جمادی الثانی ۱۱۸۷ ہجری مین اونکا انتقال ہوگیا -

مہاراجہ کے اس مختصر سوانح عمری سے واضح رای ناظرین کنایہ ہوگا کہ وہ صرف اپنی حسن لیاقت اور رشد کاردانی و نیز خوبی قسمت سے کس درجہ سے کس درجہ کو پہونچے تہے اور دفعتاً اس عروج کو پہونچنے والے کی خوارق عادات اکثر نخوت کی حد تک پہونچ جاتے ہین لیکن مورخ لکہتا ہے کہ مہاراجہ ہر چند کہ کمال عروج اور اقبال سے مرجع بادشاہ کا وزیر اور اکثر اقبال عصر کے ہوگئے تہے مگر نخوت اور غرور اونکو کچہہ نہین تہا اور شیرین لفظون اور شریف

زادون سے نہایت تواضع اور فروتنی کے ساتھہ گذر کرتے تھے اور ہر شخص کا مطلب شروع التماس مین معلوم کر کے جو
پورا کر دینے کا لایق ہوتا تھا اور سہولت اور آسانی کے ساتھہ پورا کر دیتے تھے ورنہ عذر شیرین کہہ کر سایل کو راضی کرتے
تھے اور باوجود کثرت کاروبار کے ہر ایک آدمی سے دوپہر دن اور دوپہر رات تک گفتگو و سوال و جواب کیا
کرتے تھے اور کوئی عرض حاجت مین چاہے کتنی ہی تکرار کرتا مگر وہ دل تنگ ہوتے تھے اور کبھی کوئی سخت یا فحش کلمہ
کسینے اونکی زبان سے نہین سنا اور باوجود خود رسی اور ہر چیز کی قدر و قیمت جاننے کے مزاج و تجارت بالکل نہین تھی
ہر جنس کی قیمت جو ہوتی تھی مہاجنون کو دیتے والونکو دیتے تھے اور بخشش مین کبھی دریغ نہین کرتے تھے سلیقہ معاش کا
درست رکھتے تھے ضرورت کی چیزونکو مقامات اور دست سے کہ جہان جنس علی بکفایت ملتی تھی منگواتے تھے اور
اپنے صرف مین لاتے تھے شادیون وغیرہ کی تقریب مین جب آدمیونکی دعوت کرتے تھے تو اونکی دسترخوان پر رونق
اور وسعت مغلون کی سی ہوتی تھی اور آپ ہان حاضر ہو کر مہمانونکو اپنی شیرین زبانی کی چاشنی اور لذتون سے
شیرین کلام اور رطب اللسان کرتے تھے اور شرم و حیا یہانتک اونکی مزاج مین تھی کہ کبھی اونکی کسی ملازم مقربنے بھی
اونکو رام جنی کے پاس آتے جاتے نہین دیکھا کہ جسکو وہ نہایت لطف اور الفت کی ساتھہ رکھتے تھے بلکہ کوئی اتنا
بھی نہین جانتا تھا کہ کسوقت اندر گئی اور کسوقت باہر آئی اور اپنی بی بی سے جو مان راجہ کلیان سنگھہ اور بہوانی سنگھہ
کی تھین کچھہ سروکار نہین رکھتے تھے انکے لئے ایک علحدہ مکان اپنے مکان کے کچھہ فاصلہ سے بنوا دیا تھا اور سال بھر
مین دو دفعہ کہ جو ایام معینہ سے تھے انکے پاس جاتے تھے لیکن اوسی طرح کہ کم کسیکو خبر ہوتی تھی اور اکثر آدمی جو اول انکے
ساتھہ عداوت رکھتے تھے اور پھر جب انسے رجوع لاتے تھے تو وہ سینہ سپر ہو کر اونکی حمایت مین کوشش کرتے تھے
اور جو کوئی کہ غنا جہان آباد سے آتا خواہ وہ اونکی جان پہچان کا ہوتا یا نہوتا اوس سے بہت تواضع اور فروتنی کرتے
تھے اور اوسکا مقصد روا کر دیتے تھے شیخ شرف الدین محمد جو ایک بوڑھا آدمی مکہ کے غیر لقوں سے تھا اور ہندوستان کی دولت
شہرہ سنکر اپنے فائدہ کیواسطے اسی برس کی عمر مین یہان آیا تھا اور قریب پانچ سال کے مرشد آباد اور ہوگلی مین رہا
اور باوجودیکہ ناظم اور نائب وہ لوگ مسلمان تھے مگر کسی نے اوسکی خبر نہین لی تو وہ ناچار عظیم آباد مین آیا اور اوس کے
افلاس کا احوال کسی تقریب سے مہاراجہ کی محفل مین مذکور ہوا مہاراجہ اوسکے پاس گئے اور بعد ملاقات وعدہ ضیافت
لیکر واپس آئے اور شام کو ایک تکلف مسند کو جو تیوہار ونکی تقریب مین مہاراجہ کیواسطے بچھائی جاتی تھی بچھائی گئی
اور مہاراج خود چار گوشہ سفید پر بیٹھے نامبردہ معہ نماز جب ہمراہ مولف سیر المتاخرین کے آیا تو مہاراج نے تعظیم
کر کے اوسکو بٹھایا شیخ نے اونکی اخلاق سے خوش ہو کر فرمایا کہ جو اخلاق تمکو حق تعالی نے بخشا ہے مین دعا
کرتا ہون کہ تمام مسلمانونکو عطا فرما دے مہاراج نے اونکی اشفاق کا شکر اور مع اپنی نالیاقتی کا عذر کر کے وقت
رخصت شالین کمخاب اور چھینٹونکی تھان وغیرہ پیش کئے اور نقد روپیہ پاس ادب سے روبرو دینا مناسب دیکھکر

ایکہزار روپیہ تہی ایک معتبر کے ہاتہہ اوسکے گہر بہیجدے ایک دفعہ ایک شخص مہاراج کے جانب یمین الدولہ سے جواب راہی
رایان ناگرمل دیوان خالصہ بادشاہ ہندوستان کے مقربون مین داخل تہا گیا جی کے جاترکرنیکو عظیم آباد مین آیا اوسنے رخصت
کیوقت رای رایان سے کہ جو بڑے بڑے امیرون وزیرون سے برابری کا درجہ رکہتا تہا ایک سفارشی خط مہاراجہ کے نام کا چاہا ناگرمل نے
کہا کہ وہ ہمکو بہی جانتے ہین اور خالی مروت سے نہین ہین اور اسبات کو ہماری فرقہ کے لوگ موجب اجر اور ثواب کا جانتے ہین
سو تمہاری نسبت کوئی قصور نکرینگے اور میرا لکہنا شاید اس بارہ مین کچہہ خلل ڈالے کیونکہ جو القاب مین اونکو درجہ کی رعایت
کیجاوی تو میرا نفس قبول نہین کرتا اور جو اونکی بہائی درجہ کی بموجب لکہا جاوے تو اونکا نفس گوارا نکریگا اور رنجیدہ ہوجاینگے
کیونکہ اب اونکا سر آسمان سے باتین کرتا ہے چونکہ مہاراجہ شتاب رای ہر ملک اور ہر شہر کے حکام و اعیان کا حال دریافت کرنی مین
مثل ہوشیار سفرا کی نہایت مبالغہ رکہتے تہے اور جا بجا ہر ایک بڑے آدمی کی رازدار کو معقول درماہہ اور سالیانہ مقرر
کرکے اسبات کی اوپر مامور کر رکہا تہا کہ جو کوئی بات یا خبر کہ لایق تحریر یا اطلاع کے ہوا کرے بے کم و کاست لکہکر اونکی
وکیلونکی حوالہ کر دیا کرین اور اسوجہ سے ہر جگہہ کی خبر صحیح اور درست اونکی پاس پہونچا کرتی تہی ویسے ہی یہ خبر بہی بعینہ اونکو
پہونچگئی تہی اور جب وہ شخص آیا تو بعد ملاقات مہاراجہ نے کہا کہ آپ جیسا شخص تشریف لاوے اور رای رایان صاحب ہمکو
دو کلمہ سے بہی یاد نفرماوین بڑے تعجب کی بات ہی اوسنی جواب دیا کہ مجکو بہی آپکی خدمت مین نیاز حاصل تہا کچہہ حاجت
اوسکی نہتی شتاب رای نے کہا یون نہین ہے چونکہ وہ بہی مرد ہوشیار تہا اسلئے سمجہہ گیا کہ یہ اصل مطلب سے واقف ہین اور بولا کہ مہاراجکا
خود ظاہر ہے کچہہ حاجت استفسار کی نہین ہے مہاراجکے بعض مصاحب مثل راجہ جنیالی رام و میر قوام الدین خان جو حاضر تہی اس
معمہ کو نسمجہے اور اوسکے جانیکے بعد مہاراج سے پوچہنی لگی تب مہاراج نے وہ سب حال جو اخبار سے معلوم ہوا تہا اونسے ذکر کیا اور
کہا کہ اسکا تدارک بہی مین بخوبی کردونگا اس بات کو بہی کوئی نسمجہا کہ کیا کرینگے غرض جبکہ وہ شخص رخصت ہو مہاراجنے اوسکے
لایق اوسکی تواضع کرکے ناگرمل دیوان کے نام باوجودیکہ اسسے کسی قسم کی غرض اور امید نہین تہی عرضی کمال ادب و فروتنی کے
ساتہہ لکہی اور ہدیہ تحفے دس ہزار روپیہ سی زیادہ کی قیمت کی مثل عطر اگر و اقمشہ لباس سفید مخصوص بنگالہ دیتا ہاتہی دانت
کے پایہ پلنگ فرنگی گہڑیان بلور کی شمعدان و بڑے بڑے آئینہ اور دوسری نوادر اشیا چین اور فرنگ کے اوسی شخص کے
ساتہہ بہیجے ناگرمل مہاراجکی گفتگو سنکر اور وہ سلوک دیکہکر عرق انفعال مین غرق ہوگیا اور بہت سی عذر خواہی لکہی اور اپنی
محفلونمین مہاراجکی ثنا و صفت کرکے کہا کرتا تہا کہ اس عزیز نے فرط ہوشیاری اور تمیز سے باوجود بعد مسافت کی ہمکو
بیغایت خجالت دین۔ ایام بلاے قحط و غلا مین جو اواخر ۱۱۸۳ ہجری سے اواسط ۱۱۸۴ ہجری تک سختی
کے ساتہہ پہیلی ہوی تہی مہاراج شتاب رای نے تمامی خیرگی اور نیکنامی کے واسطے عمل مین لاکر عاجزون اور مصیبت زدونکی بخوبی
غمگساری کی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جس سال مین کہ یہ بلا حادث ہوی بنارس مین کسقدر ارزانی غلہ کی تہی مہاراج نے
تیس ہزار روپیہ اسکام کے واسطی مقرر کرکے فرمایا کہ جو کشتیان کہ ملوک ہین اور جو کہ ملاحونکی نوکر ہین وہ ایک مہینی مین

بتین وقعہ بنارس سے غلہ خرید کر لایا کرین چنانچہ جب غلہ عظیم آباد مین پہونچتا تہا تو محتاج آدمیونکو خرید کی نرخ پر بلا حساب اخراجات
کے فروخت کرتے تہی اور جو لوگ خرید نہین سکتی تہی اونکو تین چار جگہہ مثل باغون احاطہ وار وغیرہ کی اندر قیدیونکی طرح محفوظ
رکہکر ہر جگہہ علیحدہ عملہ معہ داروغہ اور پیادون وغیرہ کی مقرر کر دیا تہا جو اون لوگونکو پختہ اور خام طعام معہ ظروف گلی و ہیزم
سوختنی و افیم تمباکو و بہنگ کی تقسیم کیا کرتے تہے اور ہر ایک کو کچہہ کچہہ کوڑیان بہی اس غرض سے دیا کرتے تہے کہ جو ضروری
چیزین خرید لی ہو خرید لیا کرین یہ حال دیکہکر انگریز اور ولندیز بہی ایک ایک احاطہ مین مسکینونکو ٹہرا کر کہانا کہلایا کرتی تہی
اور اسطرح سے بہت سی مخلوق ہلاکت سی بچگئی اور مرشد آباد مین اسطور کا کوئی کام کسی سی نہین بن آیا اور ہر سال ولایتی
میوی میوہ فروشون کی ذریعہ سے منگوا کر انگریزون اور بنگالہ کی رئیسون کیواسطے بہیجا کرتے تہے اور دو تین بار عظیم آباد کے
مشہور اور بڑی آدمیونکو بہی دیتے تہی اور جب دیکہا کہ اس صورت مین عام لوگ محروم رہجاتی ہین تو کچہہ روپیہ معمول سی سوا
میوہ فروشونکو مقرر کر دیا کہ وہ اسکا بہی میوہ لا کر بازار مین واجب قیمت پر بیچا کرتے تہے اور جو بکنے سے باقی رہجاتا تہا
اوسکو وہ خرید لیتی تہے تاکہ میوہ فروشونکا نقصان اور خرید و فروخت بازار کا باب بند ہو پہر چند اشخاص قوم مرائی
کو جو لاہور اور شاہجہان آباد مین مشہور میوہ فروش اور پہلدار درختونکی لگانے والے تہے روپیہ بہیجکر بلایا اور عظیم آباد
مین ٹہرا کر حکم دیا کہ جہان جو زمین جس میوہ کی لایق دیکہین اوسکو بووین اور اس کشتکاری سے جو میوہ پیدا ہوتا تہا مہاراجہ
صاحب اوسکو عام آدمیونکی واسطی بہیجتے تہے مورخ لکہتا ہے کہ انگور خوب اور نیشکر نہایت ملیا اور بالیدا اور شاہجہان آباد
کیلے اونکی عہد سے عظیم آباد مین جاری ہوئے اور اب بافراط بازارون مین فروخت ہوتے ہین انگور خوش مزہ بہی کبہی روپیہ کا
تین سیر کبہی ڈہائی سیر اور کبہی ڈیڑہ سیر باغون سے ہاتہہ آتا ہے۔))
مہاراجہ کا انتقال ہوا جب نواب گورنر جنرل بنارس مین تہی وہان سے کوچ کرکے عظیم آباد مین آئے اور اپنی بدنامی رفع
کرنیکو اسطے کہ "تا بانشا پائی کینہ مظنون مردم نگردد" مہاراجہ کلیان سنگہہ کو عین شباب مین اوسکے باپ کے
کا منصب بامو فرمایا اور جاگیرات درماہہ بدستور بحال رکہکر اوسپر کچہہ اضافہ مہاراجہ متوفی کی رانی صاحبہ کی لئی بہی ازاد کیا
مگر پچیس ہزار روپیہ درماہہ نظامت کا اختیار اونسی موقوف کرکے کونسل والونکو دیا مگر مہاراجہ کلیان سنگہہ مثل اپنے باپ کے
ضابطہ جز درس اور معاملہ فہم نہ تہے اور اس سبب سے کونسل والے اونکی اوپر غالب ہو گئی اور وہ کونسل مین کچہہ اختیار نہین
رکہتی تہے چند سال بعد سنہ ۱۱۹۲ مین راجہ خیالی رام نے جو اول مصاحب مہاراجہ شتاب رای کی تہے اور بعدہ مستر سنگ
صاحب کلان کوٹہی عظیم آباد کی پاس رہتے تہے نواب گورنر جنرل بہادر کی پاس کلکتہ مین پہونچکر صوبہ کی ابتری اور
عملہ جدید کی تعدی و رعایا کی پریشانی کا حال اس حسن تقریر او طلاقت لسانی سے بیان کیا کہ نواب گورنر بہادر نے اونکی
تمام معروضات کو منظور کیا کہ صوبہ بہار کا کل اختیار اونکو دیدیا اور اونہون نے بنظر حقوق مہاراجہ شتاب رای اور تائید مہاراجہ
کلیان سنگہہ کی مدار المہامی کی سند مہاراجہ موصوف کی نام لکہوائی اور سنہ ۱۱۹۵ مین کلکتہ پہونچکر مہاراجہ کی اتفاق سے

کام نظامت کا شروع کیا اور کونسل موقوف ہوکر خلق ایک حکم کی جاری ہونی سے آسودہ ہوگئی لیکن مہاراجہ کلیان سنگہہ نے راجہ خیالی رام سے باوجود ظہور ایسی خیرخواہی کے بھی ناخوش ہوکر نواب گورنر جنرل بہادر کو شکایت کی عرضیاں بھیجیں مگر نواب اپنے وقت کی ارسطو تھی اور راجہ خیالی رام کی عقل اور سمجہہ دیکہہ چکے تھے اسلئے اونہوں نے مہاراجہ کی تحریر کا خیال نکر کے اونکی نیابت کا اور تمام کاموں کی مدار المہامی کا خلعت راجہ خیالی رام کو بھیجدیا اور اونکی ذریعہ سی عرصہ تک صوبہ بہار مین مہاراجہ کی مہاراجگی قایم ہی یہہ مہاراجہ علم و فضل اور کئی زبانوں کی مہارت مین بڑی لایق اور صاحب استعداد تھے چنانچہ ہر زبان مین صاحب دیوان ہین اور مثل اپنے باپ کی وہ بہی شوق تعمیر آبادی اور رفاہ عام کا رکہتی تھی چنانچہ قصبہ بکرم جسکو نواب قاسم خان ناظم بنگال نے ویران کرایا تہا مہاراجہ نے اپنی عہد مین پہر آباد کیا اور علم کو بہی اونہوں نے ترقی دی تہی اور یہہ بہی سُنا ہے کہ چند کتابین بہی اونہوں نے تصنیف کی ہین لیکن راقم کے دیکہنی مین ایک بہی نہین آئے اور نہ کوئی کلام باوجود تلاش کے ہم پہونچا تب ناچار یہی ایک شعر جو تذکرہ سراپا سخن سے ملا تہا تبرکاً یہان درج کیا جاتا ہے

انگو دیکہا ہے جا اِدل سخن پہلو مین	مسیحا بہی جگر کی خنجر کا سا شور پہلو مین

عاشق تخلص گہمنڈی لال خلف منشی کیول کشن قوم کایتہ سکنہ شہر حصار ملازم ریاست جی پور ایک ذی استعداد منشی اور شاعر ہین اور زیادہ تہ فارسی کلام کہتے ہین۔

عاصی تخلص گہنشام رائے ولد منشی مول چند مصنف شاہنامہ اُردو قوم کایتہ ماتہر شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان غدر کے بعد انکا انتقال ہوگیا فی البدیہہ شعر کہتے تہے انکے صاحبزادہ منشی لعل بہی شاعر ہین۔

تیغ دو دم کو دیکہتی اور ہمکو دیکہیے دیا تہا ہاتہہ سے دل نہ ہمین پایا پایا نہیے	ناک آپ اپنی ابرو کی خم کو دیکہیے تری شوخی نظر آئی ہمین چشم غزالان سے	صدائے خانہ زنجیر سی ویرانہ رکہو پُر چلو پہر ہی پا مین گرہ بہر و چہل سے	تری کاکل کی سودائی سدا آباد جنگل ہے فوارہ کا سا حوصلہ اتنا نہ کہتی تنگ

عاصی تخلص لالہ سالگ رام ناظر عدالت فوجداری لکہنو۔

	بسان شمع رہا اشکبار صحبت میں	ہنسا کئی وہ قفل سوبستی اور تین بہر

عاصی تخلص منشی جمعیت رائے نائب سررشتہ دار عدالت فوجداری فرخ آباد خلف لالہ کیسری داس باشندہ اوگر پور

	کہلوا ہند غیر سی کہتی نقاب کے	پانی دسرنج رشک کیونکر نہو دل مرا

عاصی منشی مہتاب رائے ملازم مطبع اودہ اخبار لکہنو۔

مدتکی بعد آیا نظر لامکان مجہے لوگ کہے بدلی دیتی ہین دگالیان مجہے	دلمین سراغ نور رخ یار کا ملا بس فرق یہی ہی عاشق و معشوق مین سی فرق	لیتی فرشتی ہے آئے کہان سے کہا مجہے نرغوب گور نشت سے ہی سو تنہا ان مجہے	اللہ رہی تیری ترے کشتہ کی اے صنم رکہتا ہون دوست ایسے سگ کو بھی یار کو

عاصی تخلص منشی طوطا رام قوم کایتہ سکسینہ شاہی میر منشیون کی قدیم خاندان سے ہین جو دہلی سے لکہنو مین آیا اور علم و فضل مین مامور رہا یہ صاحب بڑی خوش فکر اور خوش گو زبان فارسی اور اردو کی تہی اور صاحب دیوان

منشی سیدہو لال زار انہیں کے شاگرد تھے ۔

عاقل تخلص لالہ مکھن لال اہلمد عدالت کلکٹری ضلع الہ آباد

بے نشانی اس چمن میں ہے نشان عندلیب	شہپر عنقا ہے جو ہے آستان عندلیب	ہو گلستان جہاں میں عاقل ہیں سخن	ہم صفیر و ہم نوا ہم داستان عندلیب

عبرت تخلص دولت رام قوم کایتھ ابن رای ہیرا لال ساکن شاہجہان آباد محلہ کوچہ بلاقی مرد معقول مقلد کی پیشہ شاہ نصیر و شیخ ابراہیم ذوق کے شاگردوں میں تھے سنہ ۱۲۵۹ ہجری میں انکا انتقال ہوا شاہ نصیر کے نواسہ عبدالرشید بشیر نے عبرت جنیر تاریخ لکھی ہے ۔

سخت جانے تو نہ شمشیر کیا قاتل نے کم ہر دم صبا ہی طلب ہو زلف یار	وقت کشتن پھر گیا منہ یار کی تلوار کا لڑتی ہیں پا تا تیہ اب تو ہو آہ ہم	رو سیاہی گو اوٹھائی سبھی نے ہیں بہت کون سا ہے وہ پر دو کہ جسکی تم عبرت	لیک ما شد کنیں نام نہ یار چمن گیا دیکھی مال الیسی ہی بہری ہو کوئی

عزیز تخلص بہیکہاری لال ایک خوش باش اور خوش معاش شخص خواجہ میر درد کی شاگردوں میں سے سنہ ۱۱۹۶ ہجری میں الہ آباد میں تھے ۔

بات اب امتحان پر آئی آرام وصل و ہجر میں ممکن نہیں ہے ایسا ہے لعل لب کا تیری یار سنگ سرخ	عقدہ کو تاہ جان پر آئی یوں ہی ہمیشہ مضطرب ہی زندگی رہا ہوں یاقوت جسکی گی لگی پاک سنگ سرخ	ملتی نہیں پکر بہلا اوس شوخ طفل کو اب ہجر میں تو حسرت دیدار لی ہی جی کری نہ پیار کر دل کو صاف کینہ سے	کرتے سو جو کی ہی تصویر جاں کی جب وصل تہا تو کشتہ تیغ نگاہ تھی عزیز موت بہلی پھر تو الیسی جلنی سے
	جو دم کر اوٹھا ہو وہی تیر ہوا تی	جو سانس کی پلٹی ہو وہ بر چھی آئی	

عزیز تخلص شیونا تھ دہلی کے مہاجنوں سے تھے ۔

	لیا دل آنکھ میں ادا ہی اس کو تھی	کیا بیگانہ سب سے آشنا اس کو تھی	

عزیز تخلص مہاراج سنگھ قوم کایتھ شاگرد شاہ نصیر انہوں نے اپنی استاد کی متفرق کلام کو جمع کر کے کتاب کی صورت پر مرتب کیا اور خود بھی شعر اچھا کہتے تھے ۔

اتنا تو ٹک اے چشم طوفاں کی بہتی ہیں تم ہوا نہ معاف و آئینہ روکسو سمجھے جام میں گلرنگ سے واقف نہیں شناخت	اشک کا ہر قطرہ اپنا دامن چھوٹا ہوا سلسلہ ہمارا بطرفت اوسی غبار رہا غنچہ کی طرح بیٹھی میں خون جگر اپنا	اوس چمن کا ذکر جو آئے اے موج نسیم بہلی ہی کہتے تھی ہم اوس نگہ مست کو لیتے نقد دل کبھی ایک بوسہ بھی	غنچہ لالہ سحر کہا ہیکو جو افیون ہوا قبہ کا فوارہ یہ سحر کا دنبالہ ہوا ای عزیز اوس مفت پر سی کس طرح اپنے
	ضعف سے رگ تن جسکی ہو تار بستر	کیونکہ بستر سے بیمار اوٹھے ویسا ہے	

عزیز تخلص دیبی پرشاد بن لکھن لال باشندہ شاہجہان آباد مقیم فتحگڈہ ۔

	آتا ہے یہی شام جلا ہمیں سے آکام	ہر داغ دل چراغ ہے شب ہائے تار کا	

عزیز تخلص منشی کنور سین خلف منشی مدہی لال کایتھ دہلوی شاگرد ذوق مدرسہ دہلی میں مدرس تھے اور سنہ ۱۸۰۱ عیسوی

عازم ملک بقا ہوئے اونہون نے سعدی کی گلستان کا حاشیہ اردو مین لکہا ہی اور ایک شعر اونکا حضرت نا.. لی لکہا ہے

بزم عشاق مین تو رنجش بیدسر نہ کہیچ
بانکو طول شب وقت مختصر نہ کہیچ

عزیز تخلص رام سہائے قوم کایستہ سری باستب سکنہ لکہنؤ راجہ بلاس رای کی عزیزون ہی مولوی احسان اللہ ممتاز کی شاگرد تہے اور مشاقی نظم و نثر فارسی مین بقول حضرت جوہر اتنی اوستادی بڑہکر تہا بد اردو بہی کہتی تہی مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا۔

عزیز تخلص منشی تلسی رام سلطانپوری انکی بنائی ہوئی ایک مثنوی مخزن العشق نام مطبع کوہ نور لاہور مین ..... ہجری مین چہپی ہے نظر سے گذری اور یہہ چند شعر اوس سے منتخب ہوے۔

ایک درویش مرد حق آگاہ
باغ عالم مین سرو سا آزاد
شوق تہا اوسکو رو دلکش سے

نام رکہتا تہا اپنا بالا شاہ
نام مولا زبانپہ از بر یاد
شاد ہوتا تہا صوت خوش سے

طبع آزاد سرو بالا تہا
کام رکہتا تہا عشق بازی سے
عشق کی دلمین اضطرابی کی

نام مین جوہر دو بالا تہا
کیا حقیقی سے کیا مجازی سے
خانہ صبر کی خرابی کی

تہا فقیر لکا یہی ایک لٹکا
دلکو رکہتا تہا عشق سے اٹکا

عشاق تخلص اگلے زمانہ کے ہندو شاعرون سے ایک صاحب کا ہے۔

سر سبز خط سی اوسکے حسن کا
آخر خزان نے کچہہ نہ اوکہاڑا بہا کا

عشرت تخلص پنڈت ہوشیار سنگہہ برہمن قنوجیہ سکنہ میرٹھ سنہ ۱۸۶۱ء مین اونہون نی دو ایک غزلین لکہی تہین اور حکیم غلام مولی قلق سے اصلاح لی تہی پیشہ امانت و دیوانی وقانون گوئی و نقشہ نویسی وغیرہ کی نوکریان کی ہین مگر اب انگریزی دوا اون کی دوکان میرٹھ مین کرتے ہین۔ یہہ شعر اونکا گلاب سنگہہ مشتاق نے بہیجا تہا۔

ایک جرعہ مین تشنگی کب ہے ساقی
پی جائین جم کی جام و سبو اور خم

عشق تخلص پسر جو من لال پسر لالہ جوالا پرشاد کایستہ سکینہ سکنہ لونک۔

ڈہونڈ ہتے ہین سب اسکو حضر سکندر کہان
اب عاشقو تمہیں کو کافی ہی چین دل
ڈہونڈہتے ہین سو سختہ کو تر کہان
اب حیات ہمکو لب یار سی ملا

عطارد تخلص راجہ بالکرشن اونکا حال معلوم نہوا ایک مثلث اونکا حضرت ظفر کی غزل پر دیکہنی مین آیا تہا اوس مین سے چند بند ہیں

تمہاری عاشقی مین نفع سمجہے یا نقصان کو
بہت حیران ہوا ایک ہی خانہ دل یا گہر ہی ہا لر
کریگا کون پہر اس مین ہمارے آہ دل جو لگی

جلا یا آپ ہی ضبط کر کی آہ سوزان کو
جگہہ کس کسکو دون دلمین سمایا تہو نگی یقال
نہو جب تو ہی اپنے ساتھ جلا پہر کیا کرتے

جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو
کٹا یا کو جہر یکو پانک کو خنجر کو پیکان کو
ہلو کو ابر کو گل کو چمن کو صحن بستان کو

علم تخلص منشی چندی سہائے خلف لالہ ٹہاکر پرشاد ساکن الہ آباد محرر بندوبست ضلع غازی پور سنا کی ایک غزل اشتے دیو کی نہدن صاحب نے میرے پاس بہیجی تہی اوسمین سے یہہ شعر منتخب ہوے۔

اوس یار دشنہ خو کا کہا و حصل ہمکو
سلطان ہی مخاطب یہی تو تمنا
وہ ہی ہے تر لقب عین کلام تیکی بلند
تہا ہی تنگی مضمون جو میر فکر رسا ہے

منہ سرخ ہے ابرو ہیں چڑھی بد ہیں تیور | آتی ہو نظر تم بھی کچھ آج خفا سے
جان آگئی ہے باعث کی لبون پر | از راہ کرم کچھ تو دو آئے دعا سے

عمدہ تخلص لالہ جیتا رام کشمیری برادر راجہ دیا رام پنڈت مقیم دہلی شاگرد انعام اللہ خان یقین۔

پھر نا یوت پر چلت ہی ہوتی جاکر | کہ پھر نعش رہ وہ پھر گال بدم نہ کچکا
خراب مجکو نکر جان آشنا کہکر | برا کرے کسو سی کوی بھلا کہکر

عندلیب تخلص لالہ گوبند سنگھہ دہلوی مصنف قصہ گل و عندلیب شاگرد امیر حسین خان بسمل بالفعل کلکتہ مین رہتے ہین۔

عرش سے فرش تلک فرش سے افلاک تلک | جسطرف جا کے نظر جلوہ اوسکا پایا

عیاش تخلص جیا لی رام کایتہ باشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر۔

جام ہے ہاتہہ میں اور شیشہ مے زیر بغل | نہیں عیاش کو اب غم خرابی ہوش

عیاش تخلص رگہنات رای مولف چمنستان بہار شاگرد نواب عاشور علیخان بہادر۔

کل میان صبح سے یان آئیگا | شام ہلکی پھر کے چلی جائیگا

عیش تخلص جوالا پرشاد ہلد پولیس فرخ آباد بن لالہ کالکا پرشاد۔

کچھ دور نہین غیر سے چلکر جو آئیں | بیٹہے ہین جالاک ہین کیا کر نہین آتا
کسکی قسمت کا خدا جانے ستارا چمکا | ماہ پرواز کہان انکو مہمان ہے
سلسلہ گیسو جانانکا جو تمنے چھیڑا | ہتکڑی ہاتہہ میں ہے پاؤن مین زنجیر پڑی ہے

عیش تخلص رای عزت سنگھہ دہلوی قوم کایتہ اول دفتر خالصہ شیر لفنہ بادشاہ دہلی مین منشی اور بعدہ پروانہ نویس کچہری کلکٹری ضلع دہلی مین ہے مرد خوش خلق علوم ضروری سے آگاہ اور فنون سخنوری مین صاحب دستگاہ تھے فارسی مین اصلاح مولوی امام بخش صہبائی سے لی اور اردو کلام شاہ نصیر کو دکہایا مگر غدر کی بعد ایک مسلمان عورت سے دل لگا کر مذہب کہو بیٹھے اور پھر نوکری بھی خاطر خواہ نہ ملی آبکاری کی مخبری کرتے کرتے مر گئے یہہ چند شعر اونکے ہین۔

جان و دل ریزہ ہے ہی چشم پر آزار کا | دیکھکر ہے تیغ دل چلتا ہے جون بیمار کا
ہے جبتک کے نہ تھی تہا زمین شور محشر کا | اٹھی گی کیا خلق اے اٹکا ہی یار ابھی ہے
تہولیت وہ بلند دہر غافل تو نے تم | کہین نہ کہین سر راہ ہموار ادھی ہے

عیش تخلص منشی پیارے لال سہارن پوری شاگرد معتم۔

دیکھی قیس بھی یاد ان استاد آیا | کیسکو جانے ادہا لتی بیابان بات
بتو تم اس بہو لی پر تو بہ ہو | حیا کی سنکی میری اوچھی فریاد آیا
کہ جان جانکے یہی مگر ہماری بات | ہو وہ دن کہ حسن ان تم خدا ہو
شہر خرو بار ہے ہو امین مجھ عاشقین | کہان نہ ہے کہان حجرہ ہین کہنی کو
لیگئی شب جو شمیم لف پیرہن | یہہ احسان ہے تمہارے خنجر خونخوار کا
شاگرد میری صبا یہ دور کی باتین | مجھ سے یون کہی ہے شانہ وہ صبا تہی تیرہ

غافل تخلص رای سنگھہ دہلوی حسابدانی مین یکتا ہے۔

وصف کرتا ہی اون لبونکا جب | غافل اوسوقت لعل اوگلتا ہے

غافل تخلص پنجاب سنگھہ سکنہ مراد آباد مقیم آگرہ صاحب کسیر تہے اور آگرہ کی بہت سے آدمیونکو اونسی فیض پہنچا تہا میان

بسمل و مشکل و میر تراب علی عادل انکے شاگردوں میں ہیں ایک دیوان اور ایک مثنوی ہر سہ اون سے یادگار ہے۔

بیمار عشق کی نہ دوا ہو طبیب سے / مرجائے یا جئے کوئی اپنی نصیب سے

صاف کرتا ہا مجھے ہجر میں تلوار کی طرح / اوٹھکو پکڑے نہ کسو میرے ہجر خونخوار کی تہ

سمجھا ہو گا نہ کوئی یار وفا ایغافل / کہ مری خاک سے بھی بوے وفا آتی ہے

غالب تخلص لالہ خوشی رام ولد منشی گنیشی لال قوم ڈھوسر مہتمم اخبار جلوہ طور میرٹھ۔

آغوش تصور ہی میں آجاؤ تم اے شوخ / یہی کوئی نو جو کا ہی انداز ستمگر

حسرت دل غمدیدہ کی اب کچھ تو بر آئے / جب ہے آئے مرے پاس بعزم سفر آئے

ظاہر ہے کہ ہی خنجر زنگی ہمیں وحشت / سودا ہے کہ کسکے قامت محشر خرام کا

ہم گلشن ہستی میں ہیں مانند شرر آئے / جلوہ ہے شرر کا جو ہمارے غبار میں

ناصح تمہارے وعظ و نصیحت کو مانتا / پر کیا کروں کہ دل ہی نہیں اختیار میں

عیار تخلص منشی کنہیا لال ابن منشی مشتاق رائے باشندہ ضلع بلند شہر۔

دیکھیں کیا آفت ہمارے سر پہ آئے / آتے ہیں عشق و جنوں میں شور یا ہو

غریب تخلص لالہ تاج بہادر لکھنوی انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ راماین فرحت مطبوعہ سمت ۱۹۴۴ میں دیکھا گیا۔

علام تخلص راجہ گوپال ناتھ خلف مرزا راجہ رام ناتھ بہادر ذرہ تخلص جو شاہ عالم بادشاہ کی مقرب تھے اونسی رعایت سے علام تخلص کرتے تھے بڑے نامی اور خاندانی شخص دہلی میں گذرے ہیں۔

جو ہمبستر کبھو ہم ہوں علام اوس بت سے / نہ لیں واللہ تا روز قیامت بھی کروٹ / خط وہ کہہ دے کہ گوش پر آواز صبا کا / مژدہ تو ہمیں یار کی آمد کا سناوے

غنا تخلص کنور رامی پیارے لال خلف راجہ بہادر سنگھہ ابن راجہ صاحب رام ابن راجہ پورن چند دہلوی کا پتہ سکینہ برادر عمزاد و ہم خاندان و ہم عمر حضرت جوہر لکھنوی کی ہیں اور شعر گوئی کا سلیقہ خوب رکھتی ہیں چنانچہ یہہ مطلع انکا ہے

لکھا جو حال گریہ چشم پر آب کا / کاغذ بنا ہی کاغذ ابر سحاب کا

غم تخلص مہتاب سنگھہ قوم کایستہ شاگرد شاہ نصیر اول بادشاہی سرکار میں بعلاقہ بخشی گری ملازم تھے بعد ترک روزگار کرکے لاہور میں گئے اور وہاں مہاراجہ رنجیت سنگھہ بہادر کی امیروں میں سے کسی میر کی رفاقت کی اور وہیں اپنی ملک عدم ہوئے

حباب اوٹھتے نہیں ہیں دریا میں نہیں صبا / یکقطرہ مے میں ہیں یہ ساقی ہیں دو گز

تھا تیری یاد میں کیا دشت و کوہ تنہا / ورنہ ہر ایک کو تو نے سبکو سبکدوش

ایک تیغ غم کی اچاپک اللہ سے کر نظر / ناخنکی ہی کی خار ہے دیتا ہیں غم

اتنا نہیں ہے خوب ستانا غریب کا / جتنی گلو کو پاتی ہیں سو رنگ بوسے

ضیا یحیی ہی نا وقیس ہے ہائے / ٹکرا کے سر کو بلبل ناشاد مر گئی

غمگین تخلص منشی بنارسی داس خلف منشی کشن لال ابن منشی خوشوقت رای متوفی قوم کہتری باشندہ دہلی شاگرد مرزا قربان علے بیگ سالک جو بادریوں کی مدرسہ اور شہری مکتب کی مدرسے اور راجستان ریلوی کے انجینئرنگ کی بیستی کرکے اب خانہ نشین ہیں منشی درگا پرشاد نادر تخلص نے بندہ کو لکھا تھا کہ ایکدن اس نوجوان خوش اندام اور عاشق مزاج نے اوائل میں ایک دو سرا یار چلتے چلتے یہہ شعر موزوں کیا ہے

ڈھونڈھتی لامکاں کو جاتی ہیں / اس مکاں سے مکین نے کوچ کیا

اس پر بہتی ترغیب دیگر شعر گوئی پر راغب کیا چنانچہ بفضل الہی سے صاحب دیوان ہوگئی ہین ان صاحب سے راقم نے بھی دہلی مین حضرت نادر کے مکان پر استادی کیا ہے اور یہہ شعر اونکے ہین۔

دل عاشق کا یہ سویدا ہے	لب جاناں پہ یہ کام کیا تل کا	جسکی لوح مزار ہو لرزاں	وہی مدفن ہی تیری بسمل کا
سمجھہ ناصح نادان کی کچھہ حقیقت سے	چلی جو دشمن ہم چھوڑ کر مکان اپنا	سمجھے قسم ہی ہو جائین خاک ہم تب تک	نہ چھوڑیگا ابد تک آسمان اپنا
تم اور آکے فاتحہ کو یہ کہان نصیب	بہولو سے کم نہین نہین بچھی پتھر مزار کا	اسی مسیحا جو دم نزع ابھی آئی قریب	مین بچون مع لستی اور رشک سے مر جائے رقیب
وہ عیش غیر کو ہی کہ جسکو نہین زوال	وہ دردیان بلا کہ نہین حرف قضا علاج	پھر جیا دائی ہو غبار کو لئے	مجھے ہم جاتا لگا آپ نے اچھا کیا علاج
کیا حال ہوگا دیدۂ خونبار کا علاج	کستے لیا ہے نرگس بیمار کا علاج	مین ہون لیعنی نرگس بیمار کا رہی	بیمار کسطرح کرے بیمار کا علاج
کسطرح چین آئے کیگا مرقد مین دیکھئے	ہوا ہے تہہ پچھلا دل بے اضطراب آج	کل اوس گلبدن کیا نہ اوٹھائی بہر تقصیر	کہتا ہی منہ کی کیون دل ناکردہ کار آج
بیتاب دل تو رہتا ہی جاتا ہی نکلی جلی	ایسی نکالی کوئی آزار کیطرح	ہماری جان گئی ہے یہ سے سخن	عدو ہو یار ہو یا آسمان ہو
ستاتا اسقدر ہی پیر گردون	قیامت ہو اگر یہ نوجوان ہو	سنی کا حال ان کا کین کیونکر	جسے ناز وادا تک ہی گران ہو
	کانٹا ہی ایک پہاڑ شب انتظار کا	فرہاد جیسے کیلئے یہ میرا ہی کام ہے	

فارغ تخلص مکند سنگھہ سکنہ دہلی شاگرد حاتم آخر عمر مین مسلمان ہوگئی بریلی مین رہتے تھے صاحب دیوان گذرے ہین

دوستی کچھہ بھی چین بچین مین تو بلی	تا کچھہ کہہ نسکون بلبلی کہا تیرے	جلا ہی جیتے ہین دل شمع ار ساری رات	بہا ہی آنکھون نی اشکو لگا تار ساری رات

فارغ پنڈت منی لال چند سال پہلے ریاست پٹیالہ واقع پنجاب مین طالب علم جماعت اول تھے پٹیالہ کے مدارس مین

ہوا گوانہ لوک آدمی تو سا جہان او	جو دلبر ہا تھہ ہی تو آستین سے ہم پر اپنے	نہین پہ مہربان ہم پہ ترا مہربان اپنا	ہنی ہی کہ راز دل ہو سب عیان اپنا
غزیزو ہم بہلا دنیا سے کیا لیجا سکا آخر	عدم مین ہی خدا کا تو ہو جو چہا فارغ	غنیمت ہے اگر دو جاے کچھہ نام و نشان اپنا	یہان آتی ہے ہی مقصود دید ار تبان اپنا

فایز تخلص منشی بختاور سنگھہ خلف مہر داس متوطن دہلی سر رشتہ دار فوجداری فرخ آباد۔

کیون نہ ای فایز تو چمک کا ستارا اوج	بنگئی سکتہ ہم صورت تمہاری دیکھکر	وصل کا اوس مہ لقا نے رات کو وعدہ کیا	حضرت نظارہ نی تصویر کا نقشہ کیا
ہزار قامت رعنا کی پا کشکل آئے	دیکھہ لو ناحق ستا نیکا نتیجہ ہی برا ہے	مگر یہ حال کہان سفر جو بیمار بین ہے	نیچی آنکھین ہنسی کر لین تمہی حجاب کیا

فدا تخلص لچھمی رام سکنہ دہلی شاگرد سودا۔

سترتہ جسکا کہ اپنا نشان باقی ہے	نہون فریفتہ کیونکر کہ آن باقی ہے	کہا جو مینی کہ بین دل تو کر چکا ہون فدا	تو ہنسکی بولی ابھی تجھہ مین جان باقی ہے

فدا تخلص پنڈت دیاندان نام کشمیری سکنہ اکبرآباد ۱۲۹۲ ہجری مین مہاراجہ بلونت سنگھہ بنارسی کی مشاعرہ مین جایا کرتے تھے اور شعر خوب کہتے تھے از انجملہ ایک یہہ شعر ہے جو منشی درگا پرشاد صاحب نادر سے ملا۔

دے ہمین اپنی بنیات یا عینک ابہی غبار	جوب کیونکر نکلی معرفت ہم ہی ہین

فدا مکند لال لاہوری قوم نقال مقیم دہلی ملازم نواب ضابطہ خان شاگرد صابر علی صابر مسلمان ہوگیا تہا اور

بعض تذکرہ والے لکہتے ہیں کہ وہ قوم سے مغل تہا اور فدای بیگ نام سوائی اوسکی ہجو کیک لکہی ہے اور اوسنے مراد آباد میں وفات پائی اشعار اوس کے اچہے ہین ۔

گر تیغ نگہہ سے تو کرے وار فلک پر	چلجاتی فرشتوں میں ہے بلوا فلک پر	بعد مرنے کی ہپٹکا ہو تیغ فنا کی نوز	ساتہ پہرتی ہی گردش افلاک ہنوز
آوارہ پہر گشتہ نہ دیوار نہ در کے	سایہ کی طرح ہم نہ ادہر کے نہ ادہر کے	آنسو نہیں ہیں قدر زمیں پہ ہوے	موتی ہیں آبدار صدف میں گہر ہوے
ابرو کی تیغ سے تری سو ٹکڑے ہوے	تہرا ہی رہا منہ یہ سپر کو دیر ہوے	چشم پر آب ہے اور سینہ جگر جلتا ہے	کیا قیامت ہے کہ برسات میں گہر جلتا ہے
	یہ سرو نہیں باغ میں ہے آہ کسو کی	نرگس نہیں ہے تکتا ہے چمن آہ کسو کی	

فدوی لالہ سیوک رام وکیل عدالت دیوانی شہر عظیم آباد پٹنہ ۔

جبکو چین ہو وہی آرام پائے دل	پہر کس امید پر کوئی لگائے دل	اور پکڑ رہائی دو دیتا ہی آج آفتاب	ایکدن تو گشت میں ہو عزیزان سیر

فراقی تخلص پریم لشور بیرہ راجہ جگل کشور باشندہ دہلی کہ احوال اونکا سنتے ہیں اور وہ ترک تعلق کرکے آخر عالم میں

	ہوئیں آنکہیں گلابی روتے روتے	گلابی کی نکہی شکل افسوس	

فرح تخلص چہیلے بہاری داس خلف چہیلے بیج لال شاگرد اندرمن فقیر

	گوشہ گیری نے زمانہ میں مرا نام کیا	باعث شہرت عالم ہو عنقا کو	

فرحت تخلص نین پرشاد قوم کایتہ سکنہ دہلی خلف گوبند پرشاد نبیرہ راجہ کنول نین تہا در شاگرد قطب الدین مشیر بعض شاگرد مومن بتاتے ہیں ۔

تازہ تازہ لطف ہی صحرا نوردی میں	پہر پر شاد ہو کیا تلووں میں چہبا خار کا	یارو جبتک جب اب خط آئے	اور دو چار خط لکہو بیٹہے

فرحت تخلص لالہ نیتا نند وکیل عدالت منصفی الہ آباد ۔

	پہولا ہی لالہ گلشن سینہ میں داغ	افسوس اس بہار میں وہ جیسے ہیں	

فرحت تخلص پنڈت کنہیا لال تہہ عرف کاشی پرشاد ولد بیتی رام دہہی باشندہ لکہنو شاگرد امانت ۔

کیون قاصد اسنے دیا ہے پہر مجہے	ادس گل کو خط میں نہ لکہا ہم کو نا بتاتا	کب دیکہئیں آینگے اوس شوخ کے قدم	ہم سے بہی پوچہتے ہیں بعد کہاں تہم
	اوس کو وصال میں نشان یار کا	پہونچا دلا کہانی کہان عزیز باکی ہی	

فرحت تخلص پنڈت اندر پرشاد شاگرد رشید مولوی مقرب علیخان زار انکا کلام بہت فصیح اور بلیغ ہے ۔

آزاد تیری سینہ میں کینہ نہیں رکہتے	جس سینہ میں کینہ ہو وہ سینہ نہیں رکہتے	ہو جاتے ہیں دریا محبت وہی پار	تنکے کا بہی جو لوگ سہارا نہیں رکہتے
نکہت سے ہوا لگتی ہے لطافت کے مگر حیف	اک بات کو وفا کے گل سنتا نہیں رکہتے	لو بیٹہا عشق کا لیا گیا کو معالج	اس درد کی ہم سا کوئی مسیحا نہیں رکہتے
	گو نرگس گل نام کو ہم ہیں نیند سے	گوش شنوا دیدہ بینا نہیں رکہتے	

فرحت تخلص لالہ کنور چند سکنہ متہرا شاگرد منشی ہرگوبند خورم تخلص۔

جو اوسکی ہاتہہ سی ترچہا چہپتا ہو	لگا ہو تا لگا ہو تا لگا ہو تا لگا ہوتا

فرحت تخلص منشی شنکر دیال قوم کایتہ سکینہ سکنہ لکہنو یہہ بہی ہندوؤن مین بڑی شاعر شیرین زبان ہین اور کئی عمدہ عمدہ کتابین تصنیف کر چکے ہین اونکی نظم مین ایک لطف خاص ہے اوسمین فصاحت اور بلاغت دونو موجود ہین اور صنایع بدایع تردید آن لفظونکی چستی اور قافیون کی درستی جو اونکی اشعار مین دیکہی جاتی ہے اوسکی تعریف کہنے مین نہین آتی گویا سخن کا ایک دریا جوش مار رہا ہے اوس سے جو موج اوٹہتی ہے وہ معانی کے شاہوار موتیون کا مینہہ برسا جاتی ہے اور پہر لطف یہہ ہے کہ کلام مختصر اور مطالب پر ہے مضمون عالی اور خیال نازک بندش چست ردیف و قافیہ سے درست و فضول و زوایدسے خالی ہے ان سب خوبیون پر فایق جو ایک خوبی اونکی تصنیفات مین ہے وہ یہہ ہی کہ بہت بڑا حصہ اونکی کلام کا مذہبی حقایق پر مبنی ہی اور اونسی اہل عالم کو طرح طرح کے فیض و فایدے پہونچتے ہین اور اسی سبب سے مندرجہ ذیل کتابین اونکی مقبول طبایع خاص و عام ہو گئی ہین ۔ ۱۔ راماین منظوم ۔ ۲۔ پریم ساگر منظوم ۔ ۳۔ جانکی بجے منظوم ۔ ۴۔ شیو پران منظوم ۔ ۵۔ ادبہت راماین ۶۔ گنیش پران گوری منگل ۔ ۸۔ سکنہ چالیسی ۔ ۹۔ پدم پران ۔ ۱۰۔ شیو سہسر نام ۔ اس پوتہی مین یہہ لطف ہی کہ ہزار نام منظوم ہین اور صرف ناموں سے ہی شعر موزون ہین بر لے بیت یا زاید موزونی شعر کی غرض سے ایک لفظ بہی نہین اگر موزون کرکے پڑہو تو نظم ہے ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ نثر ہے جیسا کہ اٰیندہ نمونہ سے معلوم ہوگا غرض یہ حضرت بڑی صاحب تصنیف اور اپنے وقت کے اوستاد ہین انکے باپ دادے قصبہ بہونگام ضلع مین پوری کی قانون گو تہے انکے دادا منشی جہان سنگہہ نے فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی اور اونکی باپ منشی پورن چند مدت العمر لکہنو کے نوابون اور رئیسون کی سرکار مین عہدہ ہاے جلیلہ پر سرفراز رہے ۔ اونہون نے لکہنو مین ہوش سنبہالا اور اسوقت تک ۴۲ سال کی عمر ہے لکہنو مین مقیم ہین اور مطبع امریکن مشن لکہنو مین بعہدہ منصری مطبع ستنگی عرصہ دراز سے نوکر ہین اردو فارسی انگریزی و ہندی وغیرہ سے واقفیت ہے شعر و سخن مین دو تین اوستادون سے تلمذ رہا ہندی کلام انکا مثل تجہ تہمری ہولی دہرپد وغیرہ مشہور رہے چنانچہ کتاب نغمہ دلکش حصہ اول و دوم مین جو کہ کلام شعرا کا مجموعہ ہے بہت کچہہ چہپا ہے اکثر اونکی چیزونمین یہہ منتخب ہے کہ ایک سترہ فارسی اور ایک اردو اور ایک انگریزی ایک بہا تسا ہے اور با وجود مختلف زبانونکی گانی مین پوری اور صحیح اترتی ہین اونکی ہر ایک کتاب کا ایک ایک مطلع ذیل مین لکہا جاتا ہے جو مثل صنعت براعت الاستہلال کی نہایت کتابیہ

مطلع رامایین —	زبان پر ہر نفس ہے رام کا نام	منورا مو منورا مو منورا م	مطلع ادبہت رامایین —
ستار بہگوتی بانع سخن ہے	ریاض شاعری بنتن آرپن ہے	شیو پران —	ہر ایک مہین م آدم مہادیو
کہین سیم وست بستہ مہادیو	مطلع پریم ساگر —	ہری ہر روش سی شاخ قلم	نئی گل کہلائی پہلی و میدم
مطلع جانکی بجے —	طریق حمد مین ہو ہل ایک سیر	کرسیتا رام سی ہے جان کی خیر	مطلع گنیش پران —

بتائے تمہ زبان سے نکلے
مطلع گوری سنگل
رام چندر رام رام سے ہو
اے دل یاد بہگوتی میں رہ
مطلع سکست چالیسی
مدد کی یہ سحل سیت بتا کہنے لگی جی جی
دلو میں بہگت شیو میں سکت گویا دونو میں پائے
نیستر کے دلیں جہر والفت و عادات او خو ہو کر
عیاں مردم صفت یہاں مثال مردم ہو

ہر ہر لب الست و جا لسنو سے نکلے
رو رو رہے تمہ سمائی دل میں
سکل آرام رام رام سے ہو
مطلع لشنو ستہستر نام -
نشکارو سکو ہوس سے ہی اپنے جلوہ بہر
تمس تسی تمس تسی تمس تسی تمس تسی
سمائے الغرض ہر رنگ میں سکل میں سمائے
صدف میں آب آب میں موتی میں آب دیدہ
کہیں طالب کہیں محفی کہیں پیدا کہیں ہو

ہر ہر مجہے یاد حصر بحر ہو
ہوا ذنگ منشوای دل میں
مطلع پدم پران -
اونک نیر الش آنتا دیو
بی قتل ستمگاران جو در پی ہے درے
تو تنی ویدینیں یا او نا و میں انا تی
تمس تسی تمس تسی تمس تسی تمس تسی
نظر میں نیکی بنائے زبانیں تفلکو ہو کر
غبار معصیت گردخطا ہے نیکو فارم

شیو شیو کا نقش فی الحجر ہو
مطلع رکمنی منگل -
اونگ یہ نین بنتائے تمہ کہہ
سر با نگ مہا تما مہا دیو
مسیحا جب غل کا حق کا یگانہ رحم سے
تنو منہ و تین طاقت سے توانا میں نیچ اندا
بسے تازگی ہو کر چمن میں گلوں میں ہو کر
تمس تسی تمس تسی تمس تسی تمس تسی
تہیں تم ہو تہیں تم ہو تہیں تم ہو تہیں تم

تمس تسی تمس تسی تمس تسی تمس تسی

یہہ چند شعر راماین کے داستان شکست کمان سے ہیں -

قریب قوس پہونچی جب سیرام
ہوا آثار محشر مچگیا شور
بدن میں دیوتا بھولی جزو کل
ہمراہ جلیسان حسب آئین
سینے سے یہ زیور پر جلا کی
ہوتی شاد وان دل ناشاد ہو

قدم سی دامن عیر الیا تہام
جیسے گو تو میں مرغ و ماہی ہو
تو کی اوج فلک سے بارش گل
جناب جانکی محفل میں آئین
ہوی یو موتیو میں موتیا کی
مچا شور مبارک باد ہر سو

دہنک کو توڑ کر پہینکا زمین پر
پرندو نکی اوڑی ہا تہو نکی توتے
پہڑک جنک سیتا ہوئین شاد
لباس نوعروسی زینت بر
جناب رام کے پاس آئی الحال
سیہ داروں کی جب چہایہ عالم

اندہیرا چہا گیا عرش بریں پر
یکا یک چونک اٹہی دریا کی سوتے
خوشی سی خانہ خاطر تہا آباد
لیا عطر و گلاب مشک عنبر
تہادی پہولکی پہولو نکی جیمال
خزان آسا چمن سے گر گئی رم

غزلیات فرحت

سنا ہو آپ ذکر عاشق نا شاد کرتی ہیں
اداآتی ہیں جاں صبا او نکی تیشہ ہیں
ہمیں معشوق عاشق سے اپنی فعل سے عاشق
کہ کر تو جگر ریزہ کر رہا ہے یار فرحت
رخسار کے بوسہ سے ہو دون کیا قیمت
تلخ ہو ترش شیرین سے کہ یہ کیا کی تر
زلف و لب ہیں یا پہ سینہ میں کہ ہو کے سونگ

حزاں کے عہد میں بہولی سے کو یاد کرتی ہیں
نہیں معلوم کیا جادو یہ آدم زاد کرتی ہیں
جو چمن یا تجکو ہم وحشت کو آباد کرتی ہیں
وہ مرغان چمن کو قید سے آزاد کرتی ہیں
جاشنی دیکہلوں کس کو دیکہلو تا لونگا کہوں
میوہ بوسہ عنبعب کا مزا لونگا کہوں
سونگہہ لو فرق القہ لوں جکہیں آلونگا کہوں

عروس گل کی مہندی آج ہو کیا سحر گلشن
روا ہی تو سیت کہیں بچی باد امو نرگس کے
جو لکہا ہوت ہمیں صفت چشم جاناں کا لکہ رہے
قصہ بحر بتان ہو شمیں آلو نگا کہوں
سلسبیل و ہر پاک کی پوچہو نہ خبر
زر دل تو قلب کہ خالص ہے الہی معلوم
راز دل کی کسکو ہو خبر کانوں کان

کہ مرغان چمن شور مبارکباد کرتی ہیں
یہ بہشتی کا دعوی کو یاد زاد کرتی ہیں
نو آہو آکی عین آنکہو نسی و جلا دیکہ ہیں
تہا کم ضبط کروں و لکو سیتہا لونگا کہوں
ہا تہہ سنہ سو میں صنو کروں تہا لونگا کہوں
دیکہہ لوں جانے لوں عین آنچ دکہا لونگا کہوں
فرحت اغیار کو جب ہم سٹہا لونگا کہوں

کون پہچانے مرا حال پریشان سمجھے	ہاں جو سمجھی تو تری کاکل پرخم سمجھے	حل کسی سے نہ ہو عقدۂ پیچیدۂ زلف	اس سمجھے کو جو سمجھے تو فقط ہم سمجھے
دخل کب ہے ناموس میں اغیار کا ہو	راز محرم کا ہمارا دل محرم سمجھے	تیرا زخمی کبھی منت کش جراح نہو	سبزۂ خط کو جو زنگار کا مرہم سمجھے
ہو گئی اک دانہ گندم سے خرابی کیا کیا	ہای پہلی سے نہ یہ حضرت آدم سمجھے	سنگ اسود کا ہو تل یہ گمان اے فرحت	رخ کو کعبہ وہیں یار کو زمزم سمجھے

فرحت تخلص پنڈت دیبی پرشاد ولد ٹھاکر پرشاد قوم کشمیری باشندہ لکھنؤ شاگرد امانت۔

گرید عا تو شوخی سے مچل کو اٹھا گیا ہاتھ	عزت سے میری آبت کا وہ چندا ہاتھ	ملتا ہو وہ کی خون کف افسوس اتنا	دکھلا دیا حنائی نے رنگین ادا کی ہاتھ
	مہندی سے جہلو لقرہ کی سوئی ہوگئی	ایسے میں عجب ہن زری کیمیا کا ہاتھ	

فروغ تخلص نند کشور لال کایتہ سری باستب ساکن قدیم ریاست بلرام پور خاص مدرس انگریزی واردو مدرسہ بلرام پور شاگرد سید آغا حسن عرف میرن تخلص نامی مصنف کتاب گلشن فیض جس میں سوانح عمری راجہ بہوج کی از روی کتاب بہوج پربند سارسے لکھے ہیں اور اوس میں سے یہ چند شعر بطور نمونہ بضرورت تذکرہ کے لکھے گئے یہ کتاب سنہ ۱۳۰۹ ہجری میں نئی اوچھپی ہے

اگر چلتے توے پر قطرہ آب	ٹپے فی الفور وہ ہو جائے نایاب	گرا میں گر وہی قطرہ کنول پر	نمایاں آب ہو وہ مثل گوہر
اگر بطن صدف میں جاوے وہ آب	بنے لی شبہ وہ لولوی خوش آب	وہی پانی ہی از روی حقیقت	جلد ہی ہر جگہہ تاثیر صحبت

فریاد تخلص صاحب رای اچہانی ولد سندر رای قوم کایتہ لکھنوی شاگرد میر محمدی سوز۔

تم جب سے ہوا ہی یار دل کا	کوئی نہیں غمگسار دل کا	چین پایا وہ پس مردن دل بیتاب نے	گوشہ مرقد میں آغوش مادر ہو گیا

فصیح تخلص پنڈت سکھن لال خلف بیچے لال فرخ آبادی شاگرد امداد حسین صفیر تخلص۔

	سمجھو نہ یار عاشق زلف دوتا مجھے	دنیا میں بلا سے بچائی خدا مجھے	

فصیح تخلص بچو لال سکنہ بلرام پور علاقہ اودہ انکی ایک تقریظ رسالہ گلشن فیض مصنفہ نند کشور لال فروغ میں دیکھی گئی اوسکے سوا اور کچھہ کلام اونکا مسموع نہوا۔

فضا تخلص منشی گوبند پرشاد لکھنوی گلزار فضا و عروس فضا و بوستان اردو منظوم و شیرین خسرو اردو انکی تصنیف سے ہیں جو بہی نامی شعرای لکھنؤ سے ہیں اور انکی کلام سے سخن کی استادی عیان ہے اور مضامین اکثر نئی اور رنگین باندھتے ہیں

ضعف نے زور کسی پر کہاں چلنے نہ دیا	جوش وحشت کا کچھہ ارمان نکلنے نہ دیا	اوٹھہ چلی وہ خفا ہو کی مگر خیر ہوئی	تازگی پی اونہیں فرق کا مرے چلنے نہ دیا
وعدۂ وصل وہ کل کر ہی چکا تہا لیکن	دہن تنگ نے کچھہ منہ سے نکلنے نہ دیا	پڑ نو نکو ہی یہ الفت سے کو سمجھہ وحشی	پانو پڑ کر بہی نہ ان سے نکلنے نہ دیا
سنکی اشعار فضا بزم میں کل اے احباب	اسقدر لطف کسی ہی غزل نے نہ دیا	شمشاد کیوں نہ جھوم اوٹھے گلشن میں	گرتا ہے شاخ گل میں لچک شاخ سمن کی یاد
اسی شمع حسن عشق میں جلکر سحر سے	ادہر ہی نہیں ہیں اس پری کا ہنسنا یاد ہی	زنار زلف یار کا پانیں کہیں پتا	اسلام منتشر پڑتی ہیں برہمن کی یاد
بیتاب ہی بت خانہ اکبار وہ ہوا	بنو ہم بھی بہت بیان سکی یاد	وہ چشم مست یار اگر دیکھہ لی کبھی	نقش قدم میں اونہیں ہیں نہر کی یاد
گر یہ نعیتا نکو آئیگا نہ مستی کی تہہ	چھو لیگا ایک روز وہ دیوانہ تنکی یاد	تجکو پریان اڑا کہیں نہ چاہیں	دوش پر تیری نظر آئی برہمن کی یاد

میری دنیا و تری کا نالہ ممکن کر کہو — ہیں یہ بان گوش شعر گیسو
کلھہ فیضا ایک غزل او دیتا ہے سکے — دوسرا جیسے ہی گیسو کے برابر گیسو

سب لوٹا گئی سینہ بسیر مسلک تک — اچھے ابھی جا یا تھی شب کے گیسو
جہوتی ہین جو بیا نند مسیتو نکی — چشم میسگونکی پیا کرتے ہین سیاہ گیسو

ظالم جیلہ شیطان سے کر خوف خدا — شل معجان ہنوز ہیں نہ ترد گیسو

شیرین خسرو کے حمد سے یہہ کتاب ۱۲۶۳ھ ہجری مین تصنیف ہوئی ہے

بنا کر ایک کتاب اعجاز نیش — محشا کی لعلم وعقل و ہنش
لکہا دیباچہ لوح جبین کو — ہہین ہی فہم جسکا نکتہ بین کو

فقیر منشی کولا پرشاد خوش نویس۔

خواہش تہی دختر رز کی فقیر — جیسے کہ درساقی کو تر دیکہا

فقیر تخلص منشی اندرمن۔

فگار تخلص پنڈت دیا شنکر جو ۱۲۶۹ھ مین اسسٹنٹ کمشنر بلرام پور اودہ کے ہے کلام اونکا بہت دلپذیر اور دلچسپ ہے

دنرات گفتگو ہے شراب کباب کی — کیونکر نہ دماغ عرش پہ ہو
کیا موہنہ لگو نے یار کی صحبت خراب کی — خورشید ہی اونکا مشتری ہے
آتا جو نہین ہے دل سے منظور — جیب دیکہا ہے وہ مصحف رخ چوم لیا ہے
صندل ہی گہا خا پسی ہے — یارس ہے ہلت کا یہ معنی ہین اب کے

لیتا دل بہرا ہی عشق یار سے — دیتی ہین نقد جان ہزارون
باقی جگہہ نہین ہے غداب قوانکی — وہ دیتی ہی غضب کا تو کشتی ہے
ساقی ہی کے عاشق ہین پچھتاتے — عالم ہے تمہارے رخ پر نور سے روشن
ہم لوٹتی پہرتی ہین سر قدرت رب کے — تم روز کی خورشید ہو تم ماہ ہو شب کے

لغزش نگہہ کو ہی پیمائی بد نگی ہے — جا سخن نہین ہے یہ تنگی دہن کی ہے

فہیم تخلص پنڈت سندر لال ولد پنڈت بدری ناتہہ ساکنہ لکھنؤ مقیم کانپور شاگرد اسمعیل حسین منیر۔

عارض پہ اوسکی کیونکر بل یار بار زلف — ہی باغ حسن کے لئے ابر بہار زلف
مہجور تو رہی یہہ سنبل کی تعقیب کیا — شانہ سی دیس نکلا بہی تہا تار زلف
نرگس کہے ہیوا بالوں مین کہی گوگل — تیجانی صاف شاخ گل انتظار زلف
شبدیز ہے گہیل کہیلتی کہولی رخ نمی زلف — صبح جبین ہوگئی شام بہار زلف

خوشبو ہی زلف حور کی برح نسیم مین — سنبل کا بوجہ تہہ نہین سکتا ہے ہوا سے
ڈوبی ہوئی ہی عطر لطافت مین اسقدر — شانہ ہے بال ایک سینہ ہوے اہ فہیم
صحن چمن مین کس کی ہوئی مشکبار زلف — رخسار پہ ہی فرط نزاکت سے بار زلف
بلکل نہی ہی موج نسیم بہار زلف — قسمت سے کیر لیے ہین جو مستعار زلف

بالو نمین خط جو کو د ہن اگیا نظر — دکہلا چلی سواد عدم پار بلد زلف

فیض تخلص پنڈت کر پاکشن کشمیری موزون ان لکھنؤ سے ہین۔

لوٹتی خون مین تنخاک سے بسمل کر — دیکہتا ہے کیا تڑپنے کو جو قاتل آکر

قدیر منشی برانی لال باشندہ لکھنؤ اور حال معلوم نہین مگر شعر خوب مزید ار کہتے ہین۔

جلدی لحد مین چہوڑ کے عمر رواں مجہے — اچہا کو ئین مین ڈال گیا کاروان مجہے
اسکی روا رو مین ہین نہ جا و نگا ہلا — دور اکی مادہ اکیلی عمر روان مجہے
اپدا عذاب گو ہے سر زبان مجہے — آیا نظر زمین تلے آسمان مجہے
سوغات بہیجا مین کسی کوئی بلا کو — ملے اگر بہاگی کہین استخوان مجہے

سرکشی سے ہاتھ کھینچ بیٹھا اپنے گھر
جگر کی کوٹھی ہو گیا یہ امکان ہے مجھے

غفلت سے جاگی کبھی نہ ابد حشر سے
اوٹھنے نہ دیگا کو سے خواب گراں مجھے

شاید خزاں چمن سے گئی آگئی بہار
آتا ہے باغ باغ نظر باغباں مجھے

دیدار دوست زر کو کوئی حیلہ چاہیے
کرنی پڑی ہے بیعت پیر مغاں مجھے

قطرے پسینے کے ترے چین جبیں پر
تارے دکھا رہا ہے خط کہکشاں مجھے

کب ہو ان حریصوں سے یہ خیال ہے عیب
چکی میں پیستا ہے عبث آسمان مجھے

لوں مول تجھکو یک کے او سے بھی نہ لو
یوسف گراں ہے یار نہیں تو گراں مجھے

ٹوٹے لیے جو باغ میں وہ ہو گئی جفا
پھولوں کا توڑنا نہ بھلا باغباں مجھے

دیکھیں پھر آج شکل غبار کے دود آہ
اوڑ جائیگا فلک یہ لیکر دھواں مجھے

کیف تیر ایسے تری ابرو کا بل گھٹا
کم زور اگ پر نظر آئی کمان مجھے

کب ہو یہ دہن سے لب شکر ہوے
پیاسا دم ہوں ملا بھی نہ اندھا کنواں مجھے

سمجھا فلک کو چوٹ کیا تلکی نہ بن
دریا کے خون ہوئی شفق آسمان مجھے

مانگونگا بوسہ لاکھ سنا عین وہ گالیاں
اونکو دیا خدا نے دیا ہے زبان مجھے

یا نہ جہاں میں کی شگفتہ تو دل
کنج قفس سے تنگ ملا آشیاں مجھے

کیا شعر کہیے خون جگر کھا کے قدر یہ
ملتا نہیں جہان میں کوئی قدر داں مجھے

قدیم تخلص لالہ جواہر لال شاگرد نسیم دہلوی ساکن لکھنو محرر اول سررشتہ تعلیم ضلع کھیری۔

چھو تو سکتے نہیں ہیں ہم ستمگر گیسو
دیکھتے دیکھتے مرجاتے ہیں اژدر گیسو

سوئی موتی کی لڑ جاتی ہیں گندھ جاتے ہیں جو
کار الماس کریں صورت نشتر گیسو

چوٹ جس لیپ پری توڑ دیا اوسکا
نام کو بال ہیں پر کیسے ہیں بہتر گیسو

بال ہو تمیں جو پڑ جائے لکھا ہو جائے
بیان بڑھا دیتا ہے پھر رتبہ گوہر گیسو

بازیگر نے بنائی تو تماشا کیا ہے
کھیلتے ہیں مرے سینہ پہ یہ جگر گیسو

قیصر تخلص گوری شنکر ابن من بہاون لال کایستہ دہلوی شاگرد منشی کنور سین عزیز چھوٹے بھائی بہاری لعل مشتاق کے ہیں۔

ایک وہ دن کی زندگی کے لیے
کیوں کسینی بھلا برائی کی

قیصر تخلص رائے سری کرشن چند مالک مطبع قیصر المطابع لکھنؤ۔

یاد میں معجزہ ہے مصحف رخسار جانانکا
یکسوں مشکل ہو تو ہاتھا بیٹھا یا بھر انکا

ثنا خوانکی فصاحت اور بلاغت بڑھتی جاتی ہے
کہ طاقت گھٹتی جاتی ہے نقاہت بڑھتی جاتی ہے

دکھاتا ہے اکثر ہم شہیدوں کے مزار پر
نہ آ کر وہ کبھی چوبد لگاتے جاتے ہو

خدا کا شکر نہ وقد شہادت بڑھتی جاتی ہے
یہ قیصر کو طبیعت میں نفاست بڑھتی جاتی ہے

کامل تخلص پنڈت بہاری داس کشمیری وکیل عدالت۔

پلٹ کر جو دیکھا سر راہ اوسنے
لگا تیر ایک ناز کستی جگر پر

کامل تخلص لالہ منولال خلف سادہو رام وکیل شاگرد دیوان پیا کرشن صاحب یہاں قدیم باشندہ لکھنؤ۔

ایسے لگی کوئی بلا عالم ہیدیری ہیں
بڑھ کے خورشید سے ہے پر تو عارض اوسکا
کسی لپٹا کی کیا پیار بتاو ہمکو

آتی ہیں پیش نظر خواب میں اکثر گیسو
خشک کرتا ہے عبث دھوپ میں اگر گیسو
بال بکھرے ہیں پریشان ہیں کیونکر گیسو

نکہت گل سے پریشان ہے دل اپنا
کوئی بگڑے تمہیں کیا واسطہ کیا مطلب ہے
یوں بنائی تو بنائیں گے کسیکا کہنا

کہولدے باغ میں للہ معنبر گیسو
عشق تم شوق سے اے جان بنا کر گیسو
تیرے گیسو سے کہاں کوئی بہتر گیسو

کاشی تخلص لالہ کاشی پرشاد اہلمد کلیات کلکٹری انکی ایک غزل لالہ دیوکی نندن صاحب ہنر نے بھیجی تھی اسمیں یہ اشعار

تحد میں جاکے کہنی کس سے بھلا دل اپنا
نہیں ممکن کہ اوس جا پر ہو کا کبھی ہوگا

خبر جاتا ہی مشکل جائے گا قیام اپنا
الہی کس طرح فرقت میں وقت اپنا بسر ہوگا

کشتہ تخلص جگت نراین کشمیری دہلوی مقیم لاہور کچھہ عرصہ اونکے انتقال کو ہوا۔

ہمارے قتل پہ قاتل کمر کسی کیونکر
حضور بادشہ عشق غمزہ و عشوہ

وہ ڈھونڈھتا ہی خود اپنی کمر کو دیکھنے
ہمارے واسطے کریں تجرد اونکا کرین

ہمارا گر چمن دہر مین گر بلبل
یقین ہے کہ ہا ہی نغم فراق سے ہو

ورق گلو کی زرگل سے زرنگار کرین
بقول مخفی کہ جو چاہین ایکا کرین

کشن تخلص بابو کشن چیدر گہوش نواسہ راجہ نبکشن بہادر باشندہ کلکتہ۔

صدف اپنے گوہر کو بے آب سمجھے
یہ دندان تمہارے دہن مین جو دیکھے

کنور تخلص راجہ روپ کشن بہادر ولد راجہ راج کشن بہادر رئیس کلکتہ صاحب دیوان ہین۔

شید ہی عشق مین ترے دل شیخ و شاب کا
قالب تہی ہی ہاو مین تن بے حباب کا

نہ پوچھو گذر رہی ہے جو مجھہ پہ تمام رات
مثال شمع کٹی روتی ساری رات

کنور تخلص کنور جگر درنی سنگہہ باشندہ اکبر آباد ولد راجہ بہگوان سنگہہ راجہ تخلص۔

زیادہی کرتی ہین ہم جو بتان سے
خاموش ہین کچھہ کہہ نہین سکتی ہین تن بیان سے

پر نہ پونہ مطلب ہے نہ کچھہ جرجیانسے
شید کی ہین دیوانہ ہین افکر دل و جان سے

کوکب تخلص راے مکند راے سکنہ حیدر آباد شاگرد فیض۔

روشن ہین داغ دل آپ سینہ پہ تجھ سے
کوکب جرخ کب ہی ختر ہے تجھ سے

گرداب تخلص رام چرن اور حال معلوم نہین۔

بہاگیا بلبل گلشن کو وہ پیار اعارض
ہنسکے وہ شوخ یہ کہتا ہی کہ منہ ہو

گل سے بہتر ہی کہین یار تہارا عارض
کبھی ہوکسے جو چہوتا ہون وہ یار اعارض

گل رعنا کی طرح ہے تو ہین وہ سرخ و سفید
دسترس جب نہ ہو جا تا ہے ہم کہل گئے

کبھی چہوتی ہین جو اوس گلکا قصار عارض
چہلیا دست تصور سے تمہار اعارض

بوسہ دیتا ہی گرداب شب وصل مین وہ
گہاٹ پر اپنی کرتا ہی کنارا عارض

گلزار تخلص لالہ جگمنا تہہ۔

گلچین تخلص منشی لعل چند قوم کایتہ ماتہر آل نیپالیہ سکنہ جودہپور جو سرشتہ دار محکمہ سرشتہ اضلاع غیر ریاست جودہپور رہے تہے اور ابہی دو سال قبل اوہنون نے انتقال کیا ہے بہت لایق اور با علم آدمی اپنے خاندان مین تہے اونکا خاندان اس ریاست مین منشیون کا خاندان مشہور ہے کیونکہ منشی گری کا عہدہ قریب عرصہ دو سو سال سے اون کے خاندان مین چلا آتا ہے اور چالیس پچاس برس پہلے صرف ایک یہی خاندان مقام ریاست مارواڑ مین فارسی خوان مشہور تہا اس خاندان مین بڑے بڑے لایق آدمی ہوئے ہین چنانچہ منشی چتی لال اور ہیرا لال کو تو مین نے بہی دیکہا ہے افسوس کہ چتی لال کا دو سال گذشتہ مین انتقال ہو گیا وہ بڑے پابند اپنے دہرم کرم کے تہے اور دن رات مین دو تین پہر سے زیادہ عرصہ تک پوجا کیا کرتے تہے اونکا ادب اس راج کے تمام بڑے بڑے آدمی کرتے تہے اور اونکے صلاح کو مانتے تہے اور منشی ہیرا لال بہت دنون تک محکمہ ریزیڈنسی راجپوتانہ مین ریاست کیطرف سے وکیل رہے ہین اور اب محکمہ دیوانی سرداران کے حاکم ہین بہت با خلق اور ملنسار آدمی ہین منشی لال چند انکے چچا زاد بہائیون مین تہے اکثر میری تصنیفات کو پسند کیا کرتے تہے مگر زندگی

مین اونہون نے کبہی اپنے شاعر ہونیکا اظہار نکیا بعد مرنیکے معلوم ہوا کہ وہ شعر بہی کہتے تہے مگر اسوقت کہوئی کلام اونکا نہین ملا تب ناچار جو تاریخ اونہون نے واسوخت تسیم کی لکہی تہی اوسکی یہان نقل کرنے پر ہی کفایت کی گئی اور وہ یہہ ہے اور اوس سے اونکی خوش فکری اور نازک خیالی ظاہر ہے۔

واسوخت تسیم نے جو لکہا
صنعت سی نہین ہے حرف خالی
بے ریب یہہ قابل ثنا ہے
اُنہون سے کلام سب بہرا ہے
کیونکر نہ کباب مرغ دل ہو
ہو کیون نہ مجہے ہوائے تاریخ
پرسوز و گداز ماجرا ہے
کیا پہول بہار مین کہلا ہے
تصنیف کا حال جی لگا کر
کہدو کہ یہہ باغ پر فضا ہے ۱۲۳۰

گلزار تخلص لالہ جگن ناتہہ شاگرد خیراتی لال شگفتہ مولد و مسکن لکہنؤ۔

آنکو کہی انکار رہا تو بیخوف
بوسے لیلو لگا مین خسار گیسو
دزدانہ اسی کہتے ہین جو دل غلط ہے
اپنی داہن سے کتا نہ لگی گوہر گیسو
کانین حال دل زار سنا دیتے ہین
ہو گئی شانہ کے جلانے ہین ہمیر گیسو

گلشن رائے متخلص باسم جو سپرنٹنڈنٹ آف ویحیس تحصیل حصار خاص ضلع پنجاب نکی ایک چہوٹی سی کتاب موسوم بہ گل باغ مطبوعہ ۱۸۶۱ء رای ایسچند صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر ضلع حصار جج اسمال کاز کورٹ ضلع اجمیر کی تعریف مین دستیاب ہوئی تہی اوسمین سے یہہ ایک بند لپسند ہو کر قلمبند ہوا۔

گرگدا طالب ہو تو کا اونکی در پر آکر
اوسکی دامن کو زر و گوہر سے بہر دین بیقدر
پہر پہہ حاجت وہ سے دریوزگی کی اوسکو
اونکی بخشش سے ایک عالم ہے نہال
بخشش و جود و کرم کا اونکی کیا ہو بیان
فہم ناقص مین سمائی ہے اونکی غرو شان

گلشن تخلص اسعد ہیرا لال نبیرہ راجہ بعلیجی بخشی فوج سلطانی لکہنؤ۔

یکجو دین یہہ عجب لطف ملا پہلو کو
جو تری مست ہین ستی ہین جہاں دیدہ

گنیشی لال قوم ڈہوسنر ولد رام کشن سکنہ ریواڑی مہتمم مطبع آفتاب عالمتاب۔ اونہون نے ایک کتاب جسکا نام ۱۲۹۲ ہجری مین بنائی ہے جسمین ہندو اور مسلمان بادشاہون کی تاریخ لکہکر قوم ڈہوسنر کو بہت نایت کیا ہے یہہ شعر اونکا اوسمین سے پڑہکے یادگار لکہا گیا۔

ہی مگر یہہ سراے خواب خیال
پہول اسپر نہ ای گنیشی لال

گنیشی لال قوم ڈہوسنر مہتمم اخبار جلوہ طور میرٹہہ پہلے بلند شہر مین انکا مطبع تہا۔

سیکڑون جن فنے کسکی لگا لیکا چپ
استراحت میں گیا نیا یہہ وہ ہان کے راج
ہی یہی چہپنا یہی چپ ساغر ہی چہپاو
جیسے ہو خلق چپ یہہ جہاں چپیا ندار چپ
بزم مین جس طرح چہکا بیند ہاہی ساگرک
چپ نہین بیا گنیشی لال ہی وہ چپ بیدار
جنگ چہپ نگ جپ فانوس کی تا چپ
گو جہان جپ جپید مہتمم اخبار چپ

گنگا تخلص گنگا پرشاد بن گنیشی لال کہتری مقیم لاہور شاگرد تسبیر۔

لی بوسہ جیمی زندہ جاوید ہو جاو
لب جانا تک آگی ہم تو تہا کیل بجلی ہے

گوہر تخلص پنڈت پربہو ناتہہ ایک غزل انکی گلدستہ شعر آگرہ مطبوعہ ۱۸۸۲ء مین دیکہی تہی اوسمین سے یہہ شعر منتخب ہوا

محراب بیت ابروسی کہتا ہوں بارہا | کعبہ کہہ رہی قبلہ عالم تمام شب

گوہر تخلص منشی گیندن لال بدایونی یہ تاریخ تصنیف مثنوی قیافہ دیبی پرشاد سحر کی اونکی تصنیف سے ہے

ہاتف لیے معاکہا یہہ گوہر | امرغوث لے سے سال ہجری

گوہر تخلص منشی موتی لال قوم کہتری شاگرد جواہر سنگہہ جوہر تخلص لائق تومن فکر فصیح البیان ہے اونہون نے ایک مسدس کسیکے فارسی شعر پر او لٹ کر اوسی کی ردمین کہا ہے اوسمین سے ایک بند لضرورت تذکرہ لکہا جاتا ہے

محفل میں تہذیب ہے وہ اہل کین | دشمن دنیا اہل دنیا خصم دین
سب یہ لعنت جو کہی ہے خود لعین | شعر کسکا ہی سنا ہی کہین
اہل دنیا چہ کہین چہ مہین | لعنت اللہ علیہم اجمعین

گہربار تخلص منشی رام سیوک میر منشی العام کمشنری ملک مالی حیدرآباد دکن شعر اردو فارسی کہتے ہین۔

بہت سے دیکہنے والونکا خون لیتی ہے | تمہارے کشتہ تیغ ادا کی لغش کی ہیا

لالہ تخلص لالہ بہوانی پرشاد باشندہ دہلی دادسخن کی مذمت مین کہتے ہین۔

شعر گوئی کا سلیقہ ہے نہین کچہ بہی اگر
جنگلوں مین شہر کا دعوی ہے تہر خدا
وصل اوس گل پیرہن کا جب میسر ہوگیا
طرز یہہ ہر طرح سی بس مکو ظاہر ہوگیا
وحشت وطرز تہی ہوا سی مگر گیا
مین عجب تہی بہی ہول کر آتا پیمبر ہوگیا
اوس ہر ستہ جو تہی ہین شاعر انکو عجب
ہونے ددسود اسو تو فصیح ہے اسکا علاج
آجکل اچہی ہی کی کسکو ہے صاحب تمیز
ہوگیا ثابت کہ خبطا انکو مصر ہوگیا
مصرعہ مصرعہ لا الا نیا انکی تشتر ہو گیا
جنسو وتک بہی ہی وہ بہی شاعر ہوگیا

جب سے دہلی لکہنؤ اجڑی خدا کی شان ہے | تب سے ہر غول بیابانی سخنور ہوگیا

لالہ تخلص منشی اننت ہی پرشاد حیدرآبادی شاگرد فیض یہہ شعر اونکا تذکرہ نادر الاذکار منشی درگا پرشاد صاحب سے لیا گیا

جان ہر تیر شکی کوہ غم کو دیکہہ | مانی تصویر ہی فرہاد کی

لایق تخلص لالہ رام پرشاد ساکن متہرا

مجہی ذبح کر دیا وہ قاتل ہے ہیچ | معاذ اللہ پہر مین شاکی ہو جفا ہوتا

لطیف تخلص لالہ شیو سہاے خلف دیوی پرشاد باشندہ فرخ آباد۔

دیوانہ عشق کا ہے نہین سنتا کسیکی بات | ناصح کی بات خاک اوسی سے شنود ہو

لطیف تخلص دولت سنگہہ قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر شعر گوئی مین قدیم مشاق تہے عرصہ قریب پچاس برس کے ہوا کہ دار فانی سے رحلت کرگئے یہہ شعر اونکا ہے۔

کوئی کہتا تہا قصہ مجنون کا | مین اوسی اپنا ماجرا سمجہا

لوذعی تخلص منشی بہگوان دیال عرف کاک بہسنڈ قوم کایتہہ سہری باسپت فارسی اور اردو مین ایک شیوا زبان

شاعر ہین اور مثنوی ہر دول نامہ انکی تصنیف سے دیکھنے مین آئی بہت پاکیزہ کلام ہے۔

فراق جانان مین ہی قیامت حجاب لیکے کیا کرینگے — خود اپنا از بس ہے دہر عم کتاب لیکے کیا کرینگے
نثار فرقت سے مست ہے دل شراب لیکے کیا کرینگے — گدا ہی کو ہی تو ام نگار امید ارم نگاہ لطف
یہ بزم جانان بازگان ساقی مرزا جھکانہ جرعہ باقی — سوال وصل اور بوسہ گاہی جواب لیکے کیا کرینگے

لطیق تخلص منشی لالتا پرشاد سر رشتہ دار محکمہ کمسیریٹ آگرہ صاحب دیوان مثنوی جواب کا بیو مین مانتے ہین

نہین ڈرتا کسی سے مین کہ قادر مطلق — ہو سونے کہ قدم پہونچے گیسو یار تہہ
پہلے یا تو سونے نین دو زیر گلے حیف — مین میکش ہون یہ کاسہ کہ ماسد حباب
عدو گر سیکڑون ہو وین دیا گہتا — سیکڑون افتادہ افتادہ عافل پڑا
اوٹھا تا ہاتھ سے تھا کبھی یار گل — چاک ہے میری لئی ساعر نیو اور جھکے
آنکر دنیا مین یار ہے ہوا حاصل سیر — آئے جو ملک عدم سے بہوا ادھر جھکو
یہ سیر پلید حیف تند ہو جائیگا — ہر بستر کو جانا غافل یکدم ہی
لوٹ عقبی ہمارا ای دامن گیا — لیکے یار گنہ نثار گدا یالا سر
حشر برپا او سکھی پہر سو جائیگا — فائدہ انکا جیحہ ہا ہو خبردار نہین سنے

لطیق منشی رام سروپ شاگرد فائز بنارسی۔

رات ہم صبح شب وصلت کو ہی سمجھے — رخ چمکتا تھا تمہارا ماہ تابا کیطرح
ہمنے پایا تہہ جابجا مضمون شعر مگر — ہی مین نئی سخن کی بہی صفا کیطرح

مایل تخلص لالہ لالتا پرشاد ولد الیسری پرشاد قوم کایتھ باشندہ لکھنؤ شاگرد میر لطف خان جوہر انکی بول چال بہت اچھی ہے

سحر ہی یا ز ہر قاتل یار آنکھہ — بعد مرنیکے جو آئے قبر پر
تب چلے آیکی گئی ہی یا نہین — زیست کیونکر ہو کہ دیکھو تو آنکھہ
کہولدین ہم سنکی نام یار آنکھہ — دیکھتی ہین کہول کر یار آنکھہ
سونے سے تسکین ہو ئی ہی ذرا — کروٹین کیا کیا بدلتی ہین پڑے
وہ تو مایل غیر پر مایل ہوے — جسم بھر مین ہی فقط غمخوار آنکھہ
رات بھر لگتی نہین ہی یار آنکھہ — اب چرا جاتی ہین ہم لا چار آنکھہ

مبتلا تخلص لالہ چندی سہاے باشندہ پرتاب گڈہ ضلع امروہہ سر رشتہ دار آبکاری الہ آباد۔

عاشق رخ ہون سیہ زلف گرہ گیر نہین — یا وحشت کو میرے حاجت زنجیر نہین
اوڑ گیا ہے اثر جذب محبت یارب — یا میرے نالہ جانکاہ مین تاثیر نہین

منہج تخلص لالہ ملوک چند اور حال معلوم نہین۔

سفر کی چلنیکا جب لیتی اضطراب کیا — نکلکے آنکہوں سے آنسو نی پار آب کیا

متھرا ناتھہ تخلص لالہ متھرا ناتھہ ساکنہ متھرا۔

بظاہر گرچہ رغبت ہے مگر باطن مین نفرت ہے — بدل ہم چہانے دنیا کو گراسین بقا ہوتا
سحم آپکی نعت مین متھرا ناتھہ آتا — نہ سد راہ گر ہرن یہ جرم بیجا تہا

متھو تخلص لالہ متھو لال ساکنہ متھرا۔

ہوس گر ہم کرین آب بقا کی شوق کیا ہو — سکندر ہم نہین خضر انبیا ہم نا ہو
نہ کوئی پوچھتا ہے بات گر ہمین سیاہی ہو — ہنی کا اسپہا ہمین دیکھا سیکو نشا تہا

مجذوب تخلص لالہ گوری شنکر فرخ آبادی پیشکار تحصیل ترارہ خلف جیرانی لعل۔

ترشح ہو کر دیا بوسہ فن کا — ہوئی دانت [illegible] کہیں اس [illegible]

مجروح تخلص منشی کشن چند کشمیری مقیم لکھنؤ شاگرد مرزا جان جانان مظہر۔

معشوق ہین یا نکی ساری جفا پرست | ای وائے عاشقو تمکو کہین اِن کا نہ بار ہے

مجروح تخلص لالہ دوارکا پرشاد وکیل خلف چودہری بختاور لعل متوطن فرخ آباد۔

ملک الموت بہی کیا سمجہا ہے غم مجروح | جو ہین بیجا ہی اپنا کوئی پیغام مجہے

مجنون تخلص لالہ شنکر لعل ولد دونندی لال باشندہ فرخ آباد۔

اپنی مجنونیتی تو ای غیرت لیلی ملا | تیری فرقت مین کہان تک دہ پریشان ہو

محجوب تخلص منشی محجوب سنگہہ خلف گلاب سنگہہ کہتری دہلوی سلم مجلسی کے اوستاد ہین اوربا وجود سن و سال ۶۵ برس کے ہنوز جوان معلوم ہوتے ہین اور مختارکاری کرتے ہین اور شعر بہی کبہی کبہی کہتے ہین چنانچہ یہ شعر اونکا ہے

ایک وہ جو ہاتہ کو دلسی اوٹہا دیا | مجنون نہ ہین ہم تجہی لیلی بنادیا

محروم تخلص لالہ انگدرائے فرخ آبادی۔

سمجہہ محروم کہہ لیتی ہوا عہد شباب آخر | کبہی یاد آئیگا یہ رہتے عالم جوانی کا

مخلص تخلص انند رام دہلوی وکیل عمادالدولہ محمد شاہ بادشاہ کے عہد مین تہی بیشتر فارسی کہتی تہی اور کبہی کبہی اردو بہی چنانچہ یہہ شعر اونکا ہے۔

آتا ہی سحر اوٹہہ تری دربہ لیو | کیا دن لگے ہین دیکہو خورشید کا دیکو

مخلص تخلص بابو بنسی دہر شاگرد استاد منشی رام نراین شفیق۔

مداری لال مصنف اندر سبہا عرف بزم سلیمان ساکن لکہنؤ یہ اشعار اونکی کتاب کو سبی منتخب کئی گئے

جب سے وہ لیگیا مرید لکو لکالکر | قابو مین مجہے کیا یہہ تیری ادل
چہاتی پکڑکی ہاتہہ کی مین کبہی دل ہاتہی | کیا کیا دکہاؤ کیہی آگی مداری لال
اوسکو بہی ہاتہہ ہاتہ سی کہو آکی تعصبی | بنکر فقیر چلکی لی چہوڑ گہر چلے

مدہوش تخلص منشی کنوچہی صاحب لکہنوی خلف منشی برج لال قوم کایتہ سکسینہ علم فارسی مین خوب مہارت رکہتی ہین اور شعر اردو بہی کہتی ہین چنانچہ اونکا دیوان موسومہ بہارستان فصاحت تیار ہے اور کلام پاکیزہ اور پرمضمون فن شاعری مین منشی مہدی لال کے شاگرد ہین۔

ہم نے وعدہ کر کے ہاہم گرد تکی دم مین آگیا | ای صنم فرق آپ کی تیغ ادا سم مین آگیا | دیکہین کہ ہین میت جو اوس ساقی سرشار کو | رشک سے خط غبار الت جام جم مین آگیا
غیر حیدم ہمگیا ہم سوچا ہمر کوئی یار بین | وہ ہلو فی النار مین یا سو آدم مین آگیا | مرگیا عشق وہ ان تنگ مین دلدار کے | شوق مین عنقا گلی مین ملک عدم مین آگیا

مدہوش تخلص پنڈت رامجیداس خلف پنڈت گلاب سنگہہ قوم گوڑ برہمن بدیختی رہتے ہین اور شعر کی اصلاح منشی درگا پرشاد صاحب نادر سے لی ہے یہہ چند شعر اونکے منشی صاحب ممدوح کے مرسلہ ہین۔

گو یوسف کنعانی بہی یکتا ہی حسین تہا | پر دیکہو مرے یار کو ایسا وہ نہین تہا | ہمکو تو فقط عشق زلیخا کا یقین تہا | کیون آج ہی کہو گے سامر ملہ جبین تہا

مدہوش تخلص لالہ ایشری پرشاد مترجم پوتھی گوپی چند۔

پیالا اسکو وحدت کا تماشا دکھلا دیا
جو اے مدہوش وصلت کا اگر تجھکو مزا چاہیے

مروت تخلص پنڈت کشمیری پاس کرن عرف ناتھو جی ولد پنڈت بستی رام دکہنی باشندہ لکہنؤ شاگرد امانت

جیسے یہ چھوڑ لیتی ہیں تجھ کو گیا تھا
دیتی ہیں جن بہادو جتا دکھا گیا تھا
اویس نشکل کا یو غنی بیابان میں جعد
تو ڈھی ہیں جسنے لا کی گھر خدا کی تاتھا

ٹپکی شال اہی ہے آپ نہ حشر
دریا جو دیکھ کہ یار سیر آشنا کی تھا
دل اگھوتا تھا یوسف لی زلیخا
آیا نہ جا کبھی بھی یار جا کی تاتھا

دل بیتی ہیں خلفکا ٹھوکر لگا کی یا تو
کرتی ہیں جن ان تاک جتا کا دکھا تھا
تو اچو کل چمن میں کالی لچک گئے
نازک ہیں یع لیسے سیر نگیں ادا کی تاتھا

خود جام ہی جو منہ سے لگا ہیں تو جام
ہمکو وہ ہملا آج دیکھی لگا کی تھا
مدت سے دانت تہا جو سنگ کو بیابکا
آلی نہ ایک ہی سے سیر پڈھی ہماکی تاتھا

چھپا نہ ان تجسے مروت لگا کی دل
غرت سیر ہی جا تو رفیق سا کی تا

مریخ تخلص جانکی پرشاد این جگل کشور سکنہ فرح آباد وارد لکہنؤ شاگرد نواب عاشور علی خان بہادر۔

نظر آتی ہیں اگر آنکی ہمارا کہیں
کا دش غم سی یہا تھی ہیں جنت سا کہیں
نظر آتی ہیں جو ہمیں یار کی پیارا کہیں
ملک الموت کی ہیں کیکو دہیں جا کہیں

چشم روز ستی اڑا تا تھو جو سر یار کہیں
دیکھ او خانہ نشین نگیں دیوانہ کہیں
شعلہ عارض جانا نکا نظارہ ہوا
سینک لیتو جو کبھی طالب دیدار کہیں

جسکو دیکھا او سی دیوانہ بنایا تو نے
او بیزار او تر الی ہیں تیغ نکالا کہیں
شوق دیدار سے لوگ آتی علاج کیجیئے
سو ستی روز نکلتی ہیں وچار آنکہیں

عشق صیاد وکا یہاں رنگ یہ لیجائیگا
تیلی سیلی زرد کہا یا کر دہر بازار کہیں
کمر اوس کی نے یا نہیں جو سقا کی
اڑ رہی ہیں گئی دستی سر بازار کہیں

انکلی لگ گئی مریخ اہدر دیکہو تو
انسکی وقت میں عشق بدیدار کہیں

مست تخلص قوم کہتری ساکن گوجرانوالہ ضلع پنجاب

گرہ کاکل کی ہیں نقش چم کرتے ہیے
بیٹھے ناگن سے لپٹ بیٹھے شکم کرتے ہیے
دخل کیا رحم کی نو قاتل جو خواہاں ہو
لاکھوں مردہ ہوئیں جسکے قدم کرتے ہیے

مسرت تخلص عوض رائے اور حال معلوم نہیں۔

مسرت تخلص شنکر ناتھ کایتہ شاگرد نصیر دہلوی۔

تو ارو صبر سے دل سی رواں آج رہا سینہ سے
کدہر یہ قافلہ جاتا ہے یارو لو خبر دیکھو

مسرور تخلص گردہاری لال حیدرآبادی شاگرد فیض۔

شاکر ہوں اپنی حصہ یہ مسرور روز و شب
جنت سے مجھکو کام نہ منتر سے ہے غرض

مشتاق تخلص ٹھاکر اودہا کشن ساکن سرحن نگر ضلع مراد آباد ٹھاکر گلاب سنگھ مشتاق کے استاد ہیں

ہم ہیں عاشق اوسیت رخ جسکے
جسپہ رشک ہی نظر آفاق کی

مشتاق تخلص منشی رام غلام ساکن شاگرد خادم

چاک دامان کئے ہوئے جنوں کل ابدا ماردیں
ہی گلیکا ہار جیتے جی گریبان کی طرح
زاہد اپنی فکر میں ہے زند اپنے ذکر میں
میں تو ہوں مشتاق مشتاق جیتا کیطرح

مشتاق تخلص لالہ بہاری لال بن دل سکھ رائے شاگرد مجذوب مقیم فتحگڈھ

منہ تحیر سے اپنا تکتا ہے	آئینہ کو بھی ایک سکتا ہے	جھٹکے دیکر نہ بال سلجھاؤ	زلف پیچاں میں دل لٹکتا ہے
	جلد آؤ کہ کلبۂ مشتاق	چشم روزن سے راہ تکتا ہے	

مشتاق تخلص لالہ بہاری لال راقم اکمل الاخبار دہلی ولد لالہ سن بہادن لال باشندہ دہلی شاگرد مرزا غالب

یوں تیری ساتھ بزم میں دشمن کا بیٹھنا	وہ اعتراض ہے کہ اوٹھایا نجائیگا	ہوگا اثر جو دلمیں تو خود جان لینگے	مشتاق ہم سے عشق جتایا نجائیگا
	جہاں جا لگے وہاں انگڑائیاں لو	یہاں پھیلائی ہے سستی کہاں کی	

مشتاق تخلص ٹھاکر گلاب سنگھ متوطن بسواڑہ علاقہ اودہ جو رُڑکی کالج میں انجنیری کا علم تحصیل کرنیکے بعد عرصہ بیس سال سے سررشتہ نہر جمن میں ملازم ہیں اور آجکل دہلے سے دریا پور تک کے سب ڈویژن ہیں شعر کا شغل حکیم غلام مولی قلق کی صحبت سے بہم پہونچایا اور بقول منشی درگا پرشاد صاحب نادر بدیہہ گوئی میں بہی قادر ہیں اور دس پانچ شاگرد بہی موجود۔

مرجان جو ڈانسکیں ہونگی ہزار دو تکے	تماشا دیکھنا آساں نہیں ہے رقص بسمل کا	ہوکے مشتاق اوس ستمگر کا	دل نے دیکھا نہیں کسی گھر کا
یہ تیرے در پہ جبہ سائی کی	مٹ گیا سب لکھا مقدر کا	سبزہ آنے سے اوسکے خط رخ پر	کہ حیران ہے بہار کی صورت
دلمیں ہوس ہونگی ہوس اتنی تو نصیب ہے	ہی لب معشوق سینہ میں ہے تیر ترا کم	کس کس سے بیکسی کی کیا شکایت	رونیکو آیا ابر ہمارے مزار پر

مشہور تخلص پنڈت رادہا کشن دہلوی شاگرد حافظ قطب الدین مشیر۔

افلاس میں بہی دل غنی عملی لیتا ہوں	داغوں کی درم اور رنج درد کے سے	کس سے ہے عیادت کی تمنا تمہیں مشہور	جو جانتا ہو دشمن اوسی کیا کام ہے
گدا اپنا ہو باغ جہاں میں گرچہ سرتاب	بیا یا بچہ کا گل و سمر قد نسرین لب کا	تجھی ہی زاہد اکیا ہوگی جنت	تمہیں بندہ ہیں کیا سکتی ہے خدا
گر آشیاں بنایا اپنے جا کر	تیری نظر میں گلچین کا ہو کہیں آہم	کدہر کو آشیاں میرا ڈھونڈیں کہ شاخ شجر ٹوٹی	ادہر بجلی سیا یا میں ادہر گلچیں گلشن سے

نامشہور تخلص بریلی کے کایتہ صاحب ہیں ایک حضرت سے باوجودیکہ تخلص مشہور ہیں مگر اونکا حال بلکہ نام تک مشہور نہیں

	خوشی ہے کیونکہ نہ اے مشہور تخلیق عالم	ملکا یار ہے آج بہار دیکھی ہیں	

مشفق تخلص راجہ جادو کشن بہادر رئیس کلکتہ شاگرد مولوی ظہور النبی محزون صاحب دیوان۔

خفتگاں خاک ہیں قربان ان سنیا	ہی قیامت کا گماں سب کو قد دلدار پر	نیند تو آتی نہیں ہے خواب میں کہلیں ہیں	حیف آتا ہی مجھی اس بخت بیدار پر

مصاحب تخلص پنڈت مصاحب رام ابن پنڈت روپ چند سکنہ دہلی۔

	راز دل فاش ہو گیا ظالم	آہ سوزاں و چشم پر نم سے	

مضطرب تخلص دوار کا پرشاد قوم کایتہ سکنہ لکھنو شاگرد محمد عیسی تنہا

	تری عدو نہ پہ ہے دم شماری	بہت اختر شماری کر چکے ہیں	

مضطر تخلص لالہ لچمی پرشاد ابن بنسی لال فرخ آبادی شاگرد امداد حسین صفیر۔

ابھی آئی ہوا بھی کہتی ہو خصت رہے ۔ اور ابھی جانا کہاں بیٹھو تو دم بھر جانا

مضطر تخلص پنڈت رام راین ابن پنڈت شیو پرشاد تحصیلدار علیگڈہ ساکنہ دہلی ۔

پہلو میں نہیں یار تو کب چاہیے تن میں ۔ کیا فایدہ ہوتی ہو جو مضطر سے

مضطر تخلص پنڈت کنہیا لال پسر پنڈت لچھمن نراین ساکن دہلی محلہ املی ۔

خنجر ای جلاد لے فولاد کا ۔ سخت جانی وقت ہی امداد کا

مضطر تخلص کنور سین لکہنوی تحصیلدار پرگنہ ڈبائی ضلع بلند شہر شاگرد مصحفی ۔

خلل انداز و وا کو نسا غماز ہوا ۔ کہ جواب خط مضطر قلم انداز ہوا

سوز جگر کو دیدہ پرنم کو دیکھئی ۔ ان آفتوں کو دیکھئی اور ہم کو دیکھئی

ابھی سے بیقراری ہے تو ہمے ۔ دل مضطر مقرر رات کاٹی

مغموم تخلص لالہ رام جس لکہنوی ۔

کب ہمیں زندگی گوارا ہو ۔ جب ترا غیر سے اشارا ہو

زیست ہوتب جب ادہ سکایاں گذر ۔ یا دہان اپنا ہی گذارا ہو

چھوکر یاد لڑاتا ہی مجھی جون فیلست ۔ دلکا بچا ساقیا افسوس تیری ہاتھ ہے

مفتون تخلص پنڈت لچھمی نراین ابن پنڈت گوردہن داس متوطن فرخ آباد شاگرد غالب ۔

سامری آخر اسیر دام الفت ہو گیا ۔ دیکھو دہاں یار کمر پر نظر کرد

چشم فتانیں تری جادو کا سر کھا ۔ کیا جواب ہے دہن لاجواب کا

اب جا کی تازہ خاک کے ڈہیر نہ کیجے ۔ مفتون تلاش می ہیں پیدا ہوں دود جو

زندہ ہا ہیں کوئی عاشق جیا کا ۔ ہر آبلہ ہر یا تو کا شیشہ شراب کا

مفتون تخلص لالہ رگھوبر دیال ابن پربھو دیال متوطن فرخ آباد ۔

کیا بعد مرگ آکے بہارہ اوٹھائیگے ۔ جب زندگی میں آ نہ پوچھی خبر کبھی

مقبول تخلص چیکہرا سے فرمان نویس سلطانی خوشنویس لاثانی ولد چھی لال وطن رزگون کا مرادآباد ہے مقیم لکہنو محلہ نولستہ صاحب دیوان شاگرد منشی میڈہو لال زار ۔

دیکھی یاد آئی گراوس گل بیمار کا رخ ۔ لوگ روتی ہیں قضا پتہ کہتی ہیں ہستی سے ۔ مست کیتو نکر نہ ہمیشہ رہی مقبول ابیلا

تا دم مرگ دیکھوں کسی گلزار کا رخ ۔ زعفرانی ہو جب سے تری بیمار کا رخ ۔ دیکھتا ہے وہ مدام اوس بیمار کا رخ

کل قضا آئیو تو وعدہ دیدار آج ۔ بخت برگشتہ ہو لی لیا جو لگا مجھ ۔ الہی کس سے ہوتے دو چار دل ہمارا

دیکھ لینی دی مجھی پہر خدا یار کا رخ ۔ دہین برگشتہ ہوا وس شوخ کی تلوار کا رخ ۔ جیا نہ ہے سینہ مین سیماب زدل ہمارا

بہت کہلا ئیگا گل گر جنون سلامت ہے ۔ دکھائیگا ابھی کیا کیا بہار دل ہمارا

مقبول تخلص جگیشر پرشاد تحصیلدار مینو نسپل رائچی ۔

جب اوٹھتی ہیں میری بات یہ یوں کہتے ہیں ۔ ہمنے کب تمسے کہا تھا تو کہو کیا سمجھے

مقبول تخلص منشی چہوٹے لال مالک مہتمم مطبع بوستان العاشقین شہر لکہنو ۔

ملک تخلص بابو جگناتھ پرشاد رئیس کلکتہ شاگرد میر باسط علی محوی۔

دلپہ ایک سانپ سا لہراتا ہے آج | زلف جاناں کی صبا لیکی جو بو آئی ہے

منتظر تخلص پنڈت شیو ناتھ خلف رشید دیوان شنکر ناتھ رئیس لاہور۔

تیری آئینہ کو کیونکر جو سکندر توڑے | ہان اگر ہلکیا کو دست سکندر توڑے | حیطرح توڑا ہی لونی محتسب جام پر آ | دلمین آتا ہے کہ تیرا کاسہ سر توڑیے
چشم گریان کے بند و لبت خون سے مجھ مین کہاں | حضرت فصاد بس کیجے نہ نشتر توڑیے | تیری دل شکنی کا ڈر مانع ہی ناکام پر | ورنہ گر ڈرتین ذرا تو تیرا خنجر توڑیے
توڑنا ہی اگر میرا دل منتظر تو جیر | عاشق گفتار ہون کچھ منہ سے کہکر توڑیے | اپنی دل شکنی کی لذت منتظر یاد آگئی | رو دیا بلبل کے جب جانا گل تر توڑیے

منشی تخلص منشی مہر چند متوطن فرخ آباد خوشیا متن آگرہ لکھنؤ مقامات مختلفہ مین تحصیلدار رہے ہیں اور تذکرہ سخن شعرا مین انکا تخلص مہر لکھا ہے۔

اے کمان ابرو جہان جاتا ہون کہتی ہے گلی | پہونچتا ہے ایکدم مین پاس تیر لگا | نیند آگئی ابرو کی تصور سے جو مجھکو | تہا خواب مین کبھی تو ملو کوئی شخص
یہ تو اپنی خواب مین ہی پر آئی آرزو | ہم خیال وصل جانان تیر باندھے | تیر لگین چشم کی بیمار کی لی جلد خبر | بولتا ہے نہین کہتی ہین ٹپی درد

منشی تخلص عجائب رام اچھا مقیم مرشدآباد شاگرد قدرت اللہ خان قدرت۔

تیری دل سے گرہ کینہ کی جب کھولے | غوطہ گر مار سکے آب گہر مین ناخن

منشی تخلص موہنچند قوم کایتھ ماہر شاگرد شاہ نصیر ملازم قدیم شاہ عالم بادشاہ دہلی صاحب دیوان گذرے ہین اونہون نے شمشیر خانی اور شاہنامہ فردوسی کا ترجمہ اردو نظم مین کیا ہے از انجملہ شمشیر خانی کا ترجمہ بنام شاہنامہ اردو بہت مشہور ہے اور ایک کتاب سام نامہ بھی اونکی تصنیف سے ہے انکا انتقال سنہ ۱۲۳۲ھ مین ہوا۔

چشم ہی قہر بلا زلف قیامت قامت | اسلیے لوگ کہتے ہین آفت جان ہے | خواہش نہین کہ ہاتھ میرے سیم و زر لگے | یہ آرزو ہی سینہ سے دلبر میرے لگے
ہاں اوس چکا لب گل کے سایہ تلے | محو کاکل جاکے سنبل کے سائے تلے | زیر مژگان جی میا قواے نشتر لگے دل | ایک دو دم کاٹ دو بلبل کے سائے تلے
مین افتادہ یارب سر خاک ہون | ستم دیدہ دور افلاک ہون | عشق کب آے دل پر رنج و محن چھوٹی ہے | پر یہ سوچی ہے کوئی دن وطن چھوٹی ہے
دہ چار آئینہ ہر دم وہ رشک ماہ ہو | پر اک نگاہ سے شرمندہ مین گاہ ہو | کبھی یاد آتے ہون آزاد سے سین ہین | تمہارے پاس نہین گرچہ ہم قفس مین ہین

زخم ہنستا ہے تری بسمل کا | کہ تری تیغ کارگر ہوتی | **غزل**

او بہادو یارو تم اپنے دل سے خیال زلف رخ جانا کا | تہو پریشان گرہ او نکا ہر ایک ہی وبال جان کا | یہ راز کھلی جو میرا دامن تو کچھ بھی احسان آسمان کا
غرض کہ ہر وجہ مردمان ہے یہ فیض چشم گہر فشان کا | نہ کیونکر اشک تب مین کو پکڑے نکلی اس چشم کی اثر سے | مقام آخر کو خاک مین ہے عدم کی یار دست آن کا
غم و خوشی کیون نہ ہووی یکسان دلا مین وابستہ جہان کا | کہ سر ماند کچھ نہ خوشی یان بہار کی ہی نہ غم خزان کا | ہون مین مجنون صفت نکیونکر سوی بیابان درد
کرہون مین سیر و بیابان یہ جنون سودا ہر انکا

در مذمت ذوالفقار خان

اے ذوالفقار خان تو ہے تہ زبانی | خوف خدا سے ڈر ستم آسمان سے ڈر | **از شاہنامہ**

گیا گیو دریائے چین سے گذر	نہ مقصد کا پر ہاتہ آیا گہر	ہوئی آتش جنگ افروختہ	ہوا خامہ آشتی سوختہ
	چہپا گرد لشکر سے رخسار روز	نہان ہو گیا مہر گیتی فروز	

منتشی تخلص بنایک پرشاد سررشتہ دار محکمہ سول جج لکہنؤ باشندہ بنارس طبیعت رسا ذہن عالی خداداد رکہتے ہین چند سال ہوئے کہ آپ نے سند وکالت حاصل کی۔

اوس قمر نے جو پریشان کیے گیسو	ہو گئی دہر مین ہم طالع اختر گیسو	رو روشن کیلئے شب کا بہی ہاتہ ضرور	اسلئے خلق ہوئے رخ کی برابر گیسو
کان اوس شوخ کی یہہ دینے عجب کیا اے دل	گوش جانانکی قرین ہو تو بنے گوہر گیسو	نیکے ظلمات یہہ تہا عارض جانان پہ لکھے	رکہتی ہین بخت سا شمل سکندر گیسو

منتشی تخلص منشی کندن لال قوم کایتہ سکسینہ الہ آباد غزلین منشی دیو کی نندن بہر تخلص نے تذکرہ ہذا کیواسطے بہیجی تہین اونمین سے یہہ شعر منتخب ہوئے۔

چلتے ہین اوٹہائے ہوئے دامن وہ ادا سے	سایہ کی توقع تری بال ہما سے	ابرو تہ لوح جبین تہی ہلال او قمر	ہم چشمی دو توام نشین تہی ہلال او قمر
	محراب کہچوائی ہے تصویر اپنی یار نے	اس عقل پر صدقے ہین تہی ہلال او قمر	

منعم تخلص موہن لال شاگرد شاہ نصیر بیشتر فارسی کہتے تہے۔

کہین لگ یا ہے دلا آج قد یار لطف	کچہہ قیامت کے سے آثار ہین چہہ آتا نظر	وان اشارہ ابرو مطلع ہلالی ہے	ہے یہ آہ کا سدرہ مقطع معالی ہے

منعم تخلص مکند لال قوم کایتہ شاگرد پنڈت نراین داس ضمیر تخلص روانہ نویس محکمہ صدر صدوری دہلی۔

ہوا جدہر خرامان وہ پری پیکر گلستان مین	ہر ایک گل کہہ رہا تہا چمن مین تہا

موجد تخلص منشی کالکا پرشاد خلف منشی بہگوان دین باشندہ لکہنؤ علوم ضروریہ سے آگاہ تہے عربی اور فارسی زبانین خاصی دستگاہ رکہتی تہے ناظم ونا ثر بہی اچہے تہے اردو اور فارسی شعر خوب کہتے تہے اونکی ولادت ۱۸۲۶ء مین ہوئی تہی اور انتقال ۱۴ جولائی ۱۸۶۹ء کو مرض خناق سے ہوا اوایل مین سلطنت اودہ کے ایک معزز اہلکار تہے اخیر مین مطبع اودہ اخبار کے چند سال خوشنویس رہے خوش نویسی مین یکتا تہے چنانچہ اونکے خط کی چہپی ہوئی کتابین بڑی قدر اور قیمت سے فروخت ہوتی ہین ۱۸۶۱ء مین مین نے اونسے ملاقات کی تہی جب کہ وہ ٹونک مین نواب محمد علیخان کے لئے مطبع نول کشور سے ایک کل چہاپہ کی لیکر آئے تہے اور وہان اونہین دنون مین صاحبزادہ احمد علیخان رونق تخلص کے مکان پر مشاعرہ ہوا تہا اوسمین اونہون نے اپنی غزل پڑہی تہی دہلی کے مشہور شاعر تنویر بہی اوس مشاعرہ مین موجود تہے اونہون نے اونکی بول چال اور بندش مضمون کو بہت پسند کیا تہا اور پہر موجد نے ایک فارسی قصیدہ بہی پڑہا تہا جو نواب صاحب کے لئے عید کی مبارکباد مین لکہا تہا اوسکے اشعار بہی بہت پرمضمون اور بامزہ تہے اونکی غزل سے مجکو دو شعر یاد رہے تہے سو یہان لکہتا ہون اور باقی تحقیقات اونکی معلوم نہین ہوئی تہی کہ ایک وقت مین نے منشی نول کشور صاحب کو لکہکر دریافت حال کیا تہا اشعار موجد یہہ ہین۔

آپ پر پڑاد نساٹ کیجے	پر نہ کبھی ہم سے اوڑاٹ کیجے	ایک ہی بیمار نہ اچھا ہوا	آپ مسیحا ہین ہوا ست کیجے

موجی تخلص موجی رام خلف دیوان چھترپت ملازم نواب حسین علیخان بہادر پسر نواب سعادتعلیخان بہادر باشندہ لکھنو کایتہ سری باسیت قانون گوئی قصبہ سانڈہی شاگرد غلام ہمدانی مصحفی بڑے بزرگوار اور خوش فکر تہے سات دیوان اردو اور فارسی انکی تصنیف سے ہین۔

ہتی گردسی آہ جو غریب لوطنکی یادن	شبنم دہلا رہی نسیم چمنکے یادن	جو مون ہزار مرتبہ شیرین دہنکی یاد	دو چار بوسہ گر لب شکر شکن کے یادن
آیا نہ ٹہیک ہین ہمارے کوئی لیا	مرنےکو بعد بہی رہے باہر کفنکے ہاتھ	آئی جاوسکی ای سی گلشن فصل گل	بلبل نے جوم جوم لیے گلبدنکی یادن
وحشت دو دنکی سنادہ بہتاہی جو کرے	جائین اوکہر کہین نہ غزال ختنکے یاد	جاویگا تیشہ لیکی سو بیستون گی	ٹہیرنگی سانپ سے مری کٹ کو کمن کے یادن
نانی نہ ایکبارت سحر تک شب وصال	میرا سر نیاز تہا او رسیمتن کے یادن	کہولی جلو وستی زلف گرہ گیر کی سنا	راہکی نامہ تہہ یاندہ لتی ہر جسکی یادن
	محشر کی دن وسیلہ شفاعتکا ہو نجھے	موجی جو چاہتا آئین حسین جنکی یاد	

موزون تخلص مہاراجہ رام نراین عظیم آبادی نایب صوبہ عظیم آباد شاگرد شیخ علی حزین نواب قاسم خان ناظم بنگالہ کے عہد مین بڑے نامی گرامی امیر اور حاکم صوبہ پٹنہ کے تھے بیشتر فارسی کہتے تھے اور اردو کم انکا مفصل حال اول جلد مین حوالہ قلم ہو چکا ہے اخیر مین نواب قاسم خان نے ظلم سے اونکو دریاے گنگ مین ڈبو دیا تہا۔

ابر ہوگا تو خجالت سیتی پانی پانی	مت مقابل ہو میرے دیدۂ خونبار سے تہ

موزون تخلص چہتر سنگہہ کایتہ دہلوی بیرۂ منشی مادہو رام صاحب انشا مشہور۔

بیت ابرو کو تیرے دیکہہ کے اسی مطلع حسن	جو تیرے کوچے سے نکلا سو غزلخوان نکلا

موہن تخلص پنڈت موہن لال قوم برہمن سورج دہن سکنہ دہلی حال مقیم گوالیار اپنے کو ذوق کا شاگرد بتاتے ہین یہہ شعر اونکا منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص کے تذکرہ نادر الافکار کی تقریظ سے لکھا گیا۔

دیکھہ موہن اسکو با چشم بہار	غیرت گلزار ہے یہہ تذکرہ

مہاراج تخلص راجہ ہلاس راے نواب رحمت خان کے دیوان تھے۔

ٹک ٹہر کو جو دیکہا ہے کبھی انکو ترے	رہتا ہی کہلا دیدۂ حیران فلک

مہجور تخلص منشی شیو پرشاد متوفی پنڈت کشمیری باشندہ دہلی زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین ریزیڈنسی راجپوتانہ کے میر منشی تہے اور آخر کار اوسی عہدہ مین جان بحق ہوئے آدمی بہت قابل او سنجیدہ تھے اونکے بہتیجے پنڈت شو نراین جی ہمدمہ جودہپور مین مصاحب راج ہین اور اونکے بیٹے پنڈت برجناتہ اب منتظم سایرات راج میواڑ ہین اور لیاقت اونکی علم عربی و فارسی مین اول درجہ ہے۔

نظر آتا ہے پیچ و تاب میں سیاہ تب	ہی وہ گیسو میری حالت مین بیاب	کسکی زلف سیاہ دیکہی ہے	رشک سے ہے جو پیچ و تاب مین شب

سیکنی کا یہ رنگ ہے اوس بن	موج ہے ساغر شراب مین سانپ	اوسکی زلف سیہ کے حسرت مین	ہے نگہہ دیدہ پر آب مین سانپ
زلف پہرتی ہی چشم گریان مین	جیسے پہرتا ہی کہین آب مین سانپ	زلف خم رنگ کی تصور مین	ہے نفس سینہ کباب مین سانپ
شرم سے دود آہ سوزان کے	کیچلی سے ہوا حجاب مین سانپ	کون ظالم ہے خیمہ زن دل مین	نظر آتا ہے ہر طناب مین سانپ
بزم مین آہ پیش جانان	دل کو ہر تار ہے رباب مین سانپ	دل جگر دود آہ سے ہین پر	ہو تی ہین خانہ خراب مین سانپ
کسکے کاکل کا وصف ہے مرقوم	ہو تی ہر سطر ہے کتاب مین سانپ	مر گئے ہم شمیم گیسو سے	تہا نہان آہ مشکناب مین سانپ
جان کو اپنی تیری چین جبین	ہو گئی حالت عتاب مین سانپ	آبلہ دل کا ہو گیا پر دود	ہے عجب جسم ہین حباب مین سانپ
حسرت زلف جو لکھی ماہجور	خط کے آیا میری جواب مین سانپ	ٹھوکر لگی جو پائی نگارین یار کی	مثل عقیق ہو گئی لوح مزار کی
	کب چین خاک مین ہے دل بیقرار سے	ہی برق جلوہ گر میری تربت غبار سے	

ماہجور تخلص راے بلاقیچند متوطن میرٹھہ انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ ختم کتاب مثنوی مخزن العشق منشی تلسی رام عزیز سلطان پوری مین دیکہا گیا

ماہجور تخلص منشی جہاولال شاگرد موجی رام یہہ دو شعر انکے گلدستہ شعراے میرٹھہ نمبر ۲۲ سے منتخب ہوے ۔

یقین ہی قتل عدو کا اوٹہا گئی خنجر	ہوئے ہین کہاکے ہمارے گلو میان محفوظ	یہہ کیا ایسا وہ زندان جانا لکا لیا	یہہ ہاے انکہہ سے ہو کیا پانی وقت نزع

مہر تخلص منشی مہرچند متوطن فرخ آباد - انکا تخلص منشی بہی تہا اس سببسے کلام انکا بلا تخلص منشی لکہا گیا

مینوش تخلص منشی شیو سہاے خلف منشی دیبی پرشاد عزیز شاگرد نثار اللہ خان فراق ۔

جالی کی انگیا تری دیکہہ کے رشک سے	ہاتھ ملے بطرح محرم اسرار نے	عرش سے یا لا تمہارے گہر کی کرسی	سقف گردون کی تمہاری چہت سے ہو گئی
ہین نگینے نور کے غیرت لباس ماہ	برج ماہی آپکی بازو کی مچھلی ہو گئی	کہتے ہیں ہستی ہیں آگہر سنبر ریحان کا	اسی چمن کے گرد ہی ٹٹی ہو گئی

ناتوان تخلص منشی منسارام ولد منشی لکہپت راے خلف راے شہر کارام قوم کائستہ سکسینہ باشندہ دہلی جو طفلی مین ہی یتیم ہو گئے تہے مگر اپنے دادا راے ہردی رام کے ظل تربیت مین ایسی پرورش پائی کہ علم ہندی اور فارسی مین بخوبی روشن سواد ہو گئے اونکے دادا بڑے عالی ہمت اور فہمیدہ بزرگوار تہے اوہنون نے اپنے دست و بازو کی کمائیون سے اپنے بیٹا بیٹون اور پوتون کی اٹہارہ شادیان کین وہ ہندوستانی سرکارون مین معزز معزز علاقون پر ممتاز رہے علم سیاق مین اوستاد زمانہ تہے کتابت ایسی کرتے تہے کہ باوجود کار و بار ملازمی کے ایک جز یہہ روز کی کتاب نویسی کرتے تہے اور فارسی شعر بہی کہتے تہے چنانچہ اونکے پرپوتی منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص لکہتے ہین کہ اوہنون نے ایک مثنوی فارسی سکندر نامہ کی زمین مین شمرو کی بیگم کی تعریف مین لکہی تہی الا اب وہ میرے پاس موجود نہین ہے ورنہ اوسکا نمونہ بہی لکہدیتا ،، - ان راے صاحب نے سنہ ۱۸۰۹ع مین ۹۶ برس کی عمر مین رحلت فرمائی اور دو کان سوا ایک وہہ چاہ پختہ کے اپنے پس ماندون کے لئے باقی چہوڑی منشی منسارام ناتوان اوسکے وارث ہوئے یہہ صاحب

پہلے پہل تو نواب احمد بخش خان والی جہرکا فیروز پور وغیرہ اور بیگم شمرو اور نواب حسام الدین حیدر خان و نقیعدار شاہ اودہ وغیرہ کی ہندوستانی سرکارونمین اہلکار رہے پہر انگریزی سرکار مین ریزیڈنٹ کی محرری کی لاہور مین دیوانی کے اظہار نویس رہے اینالہ مین پیشکار کورٹ آف وارڈس ہوئے غدر کے بعد دہلی مین ڈاکخانہ کی محرری کی انجام کار تارک روزگار ہو کر خانہ نشین ہو گئے اور اس عالم مین انکے فرزند رشید منشی درگا پرشاد نادر نے انکی خدمت گذاری کی قریب سمت ۱۹۲۵ کے انکا انجام بخیر ہوا آپکی طبیعت بہت موزون اور ذکی تہی شعر کی اصلاح کسی سے نلی اور اسپر بہی شعر بہت صاف کہتے تہے ساٹہہ ستر نظم اور نثر کتابین فارسی اردو اور بہاکہا اور ناگری مین ایسی یادگار ہین جیسے ادہیاتم راماین وشیو پران کے پہوٹر کہنڈ کا ترجمہ فارسی نثر مین اور پہر انہین دونون کا ترجمہ نظم بہاشا مین اسم اسکند بہاگوت کا اور سنگاسن بتیسی کا ترجمہ اردو نظم مین بہارستان اور نگارستان گلستان اور بوستان کے جواب مین اور ایک دیوان دوسو غزلون کا انکے نادر العصر فرزند منشی درگا پرشاد صاحب نے پانچ سات رسالہ تو اپنے باپ کی تصنیفات سے چہپوا دیئے ہین اور باقیماندہ کا ارادہ کر رہے ہین خدا راست لادے ایک رسالہ مرات المسایل عقاید ہنود دہرم مین مین نے بہی آپکی تالیفات سے دیکہا ہے جو نادر صاحب نے اپنی تصنیفات کے ہمراہ میرے لئے بطور تحفہ بہیجا تہا یہہ چند شعر انکی تصنیفات سے جو ہمبہونچے درج تذکرہ کئے جاتے ہین ۔

نصیحت تلخ ہے ہرگز نہ کیجے	اگر زر پاس ہو تو سبکو دیجے	نہ کیجے دل کسیکو نا امید وہ	دیا ہوتا توان تو پہیر لیجے
سنگاسن بتیسی کے ترجمہ سے			
غرض مادہو آنل اوسی تہے مین	بجاتا تہا بین کے اس ہرن	جسے سنکے بیہوش ہوتے تہے سب	بہائم بہی بیہوش ہوتے تہے
	جسے سنکے لہراتا دریا بجود	بیابان سنسان تہا بجود	
شعر اس غزل کا جو عکس یا تبدیل کی صنعت مین ہے یعنی جسکے چارون ارکان کو اولٹ پلٹ کر پڑہ سکتے ہین ۔			
	ای رشک غنا لب شادی ذرا نقاب	مجکو نہین ہے تاب تجلی کہان حجاب	

نادان تخلص منشی کامتا پرشاد خلف منشی دیواری لال رئیس قصبہ داود گنج ضلع ایٹہ قوم کایتہ سکسینہ سنہ ۵۶ ع مین پیدا ہوئے پندرہوین برس مکتب سے اوٹہکر گوالیار گئے اور نوکر ہو گئے چنانچہ ابتک سرکار عالیجاہ مہاراجہ کے دربار اور ایک رئیس اعظم المہام راجہ لکہا شمشیر جنگ بہادر کے یہان بخدمت اتالیقی ممتاز ہین اور ابتک مندرجہ ذیل کتب تصنیف کر چکے ہین ۔ محمس کریما ۔ انتخاب لغات فارسی ۔ ہفت گل قواعد فارسی مین ۔ بہارستان نادان ترجمہ مثنوی نیرنگ عشق ۔ اردو مین ۔ اور کچہہ ریاضی بہی جانتے ہین شعر کیطرف توجہ کم ہے مگر مضمون خوب خوب لکہتے ہین جو ہندوستان کے نامی گرامی اخبارات مثل اودہ اخبار وغیرہ مین چہپا کرتے ہین یہہ چند شعر انکی ترجمہ مثنوی غنیمت یعنی نیرنگ عشق سے

عزیز ترد شاہد اہل نظر ہے ۔ جدہر دیکہا وہی وہ جلوہ گر ہے ؛ وہی ہر جا وہی ہر رنگ مین ہے ، گلو مین بو ہے آتش سنگ مین ہے

نادر تخلص ربدہ میان نادر العصر منشی درگا پرشاد خلف منشی متا رام ناتوان تخلص قوم کہتری باشندہ دہلی یہہ صاحب سمت ۱۹۰۹ مین رکہہ پنچمی یعنی بہادون دوم سودی کو پیدا ہوئے اونہون نے اپنا رایچہ بہی معہ احکامات کے کتاب تشریح طالع نامہ مین بزبان فارسی چہپوایا ہے ۔ انکے بزرگ نادر شاہ کے فتنہ مین سرہند سے دہلی مین وارد ہو کر ملازم سرکار شاہی ہوے چنانچہ اکبر بادشاہ ثانی کے زمانہ تک دس روپیہ ماہانہ بطور پنشن انکو ملتا رہا اور پہر انکی والدہ کی بے پروائی سے بند ہو گیا انکے والد انکو تین برس کا چہوڑ کر لکہنو کو چلے گئے اور آٹہہ برس بعد پہر آئے تو اونہون نے اوس وقت تک کچہہ علمی لیاقت پیدا نہین کی تہی اور لہو ولعب مین مشغول رہتے تہے اسلئے اونہون نے ناراض ہو کر انکو بارکشی پر بٹہا دیا تا کہ دستکاری سیکہہ جاوین مگر رہبری طالع نے انکو بارکشی سے نوشتخواند کے سلسلہ تک پہنچا اور رفتہ رفتہ انشا ابو الفضل تک پڑہہ کر پٹواریون کے مدرسہ مین داخل ہو گئے جہان ماسٹر مقرر ہو کر کچہہ حساب سیکہا مگر مدرس کی لیاقت علمی اپنے سے کم دیکہہ کر گورنمنٹ کالج کی دوم فارسی جماعت مین جا شامل ہوئے وہان تین چار برس میں اول جماعت تک کی فارسی اور ریاضی کی تحصیل کی اور کچہہ عربی اور ناگری بہی پڑہی اور بعد ازان پیمایش تختہ اور ریز میٹر سیکہہ کر رہتک کے ضلع مین پٹواریون کے معلم مقرر ہوے اور بعد غدر ۱۸۵۹ء مین مدرس تحصیلی ہو کر ضلع گوڑگانوہ مین رہے وہان سے ضلع دہلی مین بدلی کرا کر شاخ مدرسہ کے فارسی مدرس ہو گئے ۱۸۶۳ء مین مدرسہ تعلیم المعلمین عرف دستور التعلیم مین مدرس حساب مقرر ہوے اور پہر مدرس ریاضی رہے ۱۸۶۴ء مین مصحح کتب ہو کر لاہور کے سرکاری چہاپہ خانہ مین گئے اور ۱۸۸۰ء مین مدرس ریاضی ہو کر دہلی مین چلے آئے اور کچہہ عرصہ تک اوس منصب پر ممتاز رہے پچاس روپیہ مقرر رہکر کی کہولی جو اب تک جاری ہے اور کتابون کے شغل مین اپنی اوقات بسر کرتے ہین راقم سے اور انسے اسی تذکرہ کے باعث خط و کتابت شروع ہوی جب مین نے ماہ مارچ ۱۸۸۷ء مین اسکا اشتہار چہپوایا تہا تو نادر صاحب نے خود مجکو خط لکہہ کر اپنا اور چند احباب کا کلام بہیجا اور پہر ایک پمفلٹ اپنی تصنیفات کا بہیجکر مجکو زیر بار احسان فرمایا اور جب سے اب تک ہمیشہ خط و کتابت اور ترسیل حالات و اشعار شعرا ، دہلی وغیرہ سے یاد و شاد فرماتے رہتے ہین اور مجہہ سے زیادہ انکو خیال اس تذکرہ کی تیاری کا ہے دو بار میری ملاقات بہی دہلی مین اونسے ہوئی ہے آدمی بہت با وضع اور یار شاطر ہین اور آزادانہ گذر کرتے ہین ۔ القصہ یہہ صاحب جہان رہے نیکنام رہے ترقی پاتے رہے انعام لیتے رہے حکام اور افسرون کو خوش رکہا ماتحتون کو راضی کیا سرکار کا کام دیانت اور امانت کے ساتہہ اچہی طرح انجام دیا اور حاکمون سے حسن کارگذاری کی سندین لین اونہون نے اب تک باوجودیکہ پچاس برس کی عمر ہو گئی ہے مجردانہ عمر بسر کی ہے اور زن و فرزند کیطرف میل نہین کیا ہے اور اپنے زادہ ہاے طبع بدیع کو اولاد سے کم نہین سمجہا ہے اور اپنی تصنیفات کے ذریعہ سے ہی اپنا نام اور ذکر خیر کا باقی رہنا خیال فرمایا ہے اور حقیقت مین یہہ فہم اونکا بہت درست ہے

کہ سخن سے بڑھ کر کوئی یادگار زمانہ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہہ ابتک قریب چالیس پچاس کتابوں کے لکھہ چکے ہین ازانجملہ مطلع المصادر و مطلع الصیغہ و مطلع العروض و مطلع القوافی و مطلع البلاغت و مطلع الالقاب الآداب و مطلع المناجات و شجرۂ عزت گلزار یعنے نسب نامہ خاندان تیموریہ تو فارسی زبان مین ہین ازانجملہ شجرہ اور پہلے اور پانچوین مطلع کا لب لباب بنام مطلع العلوم چھپ چکا ہے اور مطلع الحساب کئی حصون مین اور رسالہ حسابیہ مسمی بسوالات عجیبہ معہ قواعد تحریہ اور جغرافیہ و تین حصہ جبر و مقابلہ وغیرہ کئی رسالہ زبان اردو مین تصنیف کئے ہین اخلاق ناصری کا خلاصہ کیا اور اسکو معہ ترجمہ اردو فرہنگ لغات کے چھپوایا دکن کے شاعرون کا تذکرہ بنام گلدستۂ نادر الافکار اور شاعرہ عورتون کے دو تذکرہ ایک چمن انداز اور دوسرا گلشن ناز تیار کئے اور چھپوائے قصۂ ممتاز کا لب لباب بہی اپنی عبارت مین قلمبند کر کے چھپوا دیا شطرنج کا رسالہ مسمی بہ ہشت نغمہ لکھکر طبع کرایا اور کئی کتابون کو اردو سے انگریزی مین ترجمہ کیا۔ گلٹ کے فن مین اکسیر نادر ایک رسالہ بہت اچھا لکھا ہے کچھہ تو چھپ گیا ہے اور کچھ چھپ رہا ہے۔ ترجمہ نویسی کی طاقت اونکی اس شعر سے ظاہر ہے جو حافظ کے شعر کا ترجمہ ہے **شعر** تو سجادہ کو مے سے رنگ اگر پیر مغان کہدے ✤ کہ سالک باخبر ہوتا ہے راہ و رسم منزل کا۔ کسی شارح کا قول ہے کہ حافظ نے اس شعر مین یہہ معمایاندہا تہا کہ سجادہ اور مے کے عدد جمع کئے تو دونو کے عدد (حبیب اللہ دائین) کے عددون کی برابر ہوگئے گویا سالک نے یہہ وظیفہ بتایا تہا نہ کہ مصلے کو مے سے بہگونا کہا پس اس ترجمہ سے بہی یہہ ہی معما بدستور حاصل ہو سکتا ہے۔

انہون نے علم ادب فارسی معہ عروض و قوافی کے مولوی امام بخش صہبائی سے حاصل کیا تہا شعر کی اصلاح کبہی منشی عزت سنگھہ عیش اور کبہی حافظ غلام رسول نابینا ویران اور کبہی مرزا قربان علی بیگ سالک وغیرہ چند استادون سے لی انکی نظم و نثر کے نمونہ بہی میرے پاس پہونچے ازانجملہ اردو اشعار یہہ ہین۔

اس جہان مین عقل شعرا دنگا ہے	بیت معنی مین نہین لگتی ہے مانگ	اپنی قول و فعل پر کر تو نگاہ	کیا کہا تہا کیا کیا عیا حیف
جو چاہو دل لگی اپنی اسکی سیر کرو	جہان کا حال پھر لے کتاب کی گہڑی	گر ہو دی بیم ہجران اور امید وصال	پہر تعلیم کو لی لاہوتی قمر لندن
واہ وا ایجان جاتان واہ وا	کیا بتا عہد و پیمان واہ وا	شکوہ نہ غیر کا نہ گلا اپنے کا مجھے	پہر نا پڑا ہے آپ ہی اپنا کیا مجھے
ہی نرالی طرز کا اپنا کلام	دین و دنیا سے نہین مجکو کام	ایک فقط اوس ذات کا ہے آسرا	اور کا لیتا نہین ہرگز مین نام
بندہ لی دام ہون یار شہنو	رم رہا ہے تمین اپنے رام رام	آج رنگین شیشیان ہے جو جنی مین طاقین	مثل انکی لعل و گوہر کہان آفاقین
جوانی ساری نادانی مین گذری	جو باقی تہی پشیمانی مین گذری	رہی پیری سو نومیدی مین گذری	نزع کی رات حیرانی مین گذری

نادر تخلص گنگا سنگھہ سکنہ لکہنو شاگرد میر حسن

	قاصد تو اس بہانہ سے اوس پاس جائیو	یہہ کسکا خط ہے مجکو ذرا پڑھ سنائیو	

نادم تخلص رام دیال برادر حقیقی منشی ہیرا لعل زار کایتہ سکسینہ لکہنوی شاگرد و قایم مقام اپنے بہائی کے تھے حال ہین

قضا کی اردو زبان کے بڑے اوستاد پرگو تہے۔

نادر تخلص منون لال ایک طفل نوخیز قوم کہتری شاگرد دوست اور ہمسایہ منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص کا تہا جو نوجوانی مین ہی راہی ملک بقا ہوا یہہ دو شعر اوسکے ہین۔

برا مانو مجہہ سے نہ صاحب خدارا | مین بندہ ممنون احسان تمہارا
تم اس نارمکا اپنے انداز دیکہو | مین مرتا ہون لللہ نگہبان تمہارا

ناصح تخلص چہاجورام برہمن سکنہ قصبہ ہوڈل ضلع گوڑگانوہ جو قصبہ مذکور کے مدرسہ مین مدرس ہین شاگرد منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص۔

ایام نوبہار ہین ہون سبکو مبارک | پہولی پہلے اشجار ہین ہون سبکو مبارک

ناطق تخلص جگناتہہ فرخ آبادی خلف لالہ لالجی اور حال معلوم نہوا۔

جیسلک خانۂ دل درد سے آباد نہو | عمر بہر خاطر عشاق کبہی شاد نہو

ناظم تخلص پنڈت شیوپرشاد ولد پنڈت نانک چند باشندہ لکہنو شاگرد امانت۔

مانی نے جب بنائی میری دلربا کی تصویر | نازان ہوا خود اتنی صنعت پہ لگا کی تصویر
دل چاک چاک ہو گیا شانہ کیطرح سے | جب سے پڑا صنم تری زلف دوتا کی تہہ
ٹکڑے کیا قلق سے گریبان کو غیرت نے | دامن لیا جو یار کا مینے بڑہا کی ہاتہہ
ادس بادشاہ حسن کے سر پر کروں نثار | اچہا سلطنت بہی اگر مجہہ گدا کی ہاتہہ
لٹکائی جا رہا ہے اوسی رسیان کٹے | چہوٹی دل حزین کی ہے زلف دوتا کی

ناظم تخلص درگاپرشاد ولد چہوٹی لال باشندہ شمس آباد۔

جو اوسکی کاکل درخشی ہین پیدا | اوسہین کیا کام ہی شام سحر سے

ناظم تخلص پنڈت کامتاپرشاد متعلم راج بہرت پور ابن پنڈت بدری ناتہہ لکہنوی۔

کہلا ہر ایک نالے سے حسرت کی طوفان | باقی بہی حسرت سے کچہہ ای دیدۂ تر او

نالان تخلص ولد راے بہن لال قوم مہاجن سکنہ پونہانہ جو دوکانداری کرتے ہین شاگرد منشی درگاپرشاد نادر تخلص

اپنی عدسی کردن یک یک تحصل | گر کبہی نالان قیامت دی خدا

نالان تخلص منولال کہتری ساکن شاہجہان آباد۔

کہتی ہین تیری گلیمین کیجوان مارا گیا | دیکہو تو ای بیخبر جا کہین نالان نہو

نامی تخلص لالہ سوہن لال کایتہ باشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر دہلوی۔

دامن سے اوسکی جہاڑی جو سکر تر گرد | آئی یہ بوکہ ہوگی بو گلاب گرد

نامی تخلص منشی بدری داس ابن نہال چند کہتری اول اول سرکاری نوکری مدرسی وغیرہ اور اتالیقی بعض رئیس زادگان دہلی کرکے اب پشمینہ کی دلالی کرتے ہین عمر ساٹہہ سے اوپر ہے انکی چند عیدیان منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص

نے بہیجی تہین اونمین سے ایک یہہ ہے —

قمار عشق مین بازی لگاکر — مین کہیلونگا صنم سی آج چوسر
اگر جیتا ہوا عالم مین ممتاز — وگر ہارا خدا ہے جان او سر

نثار تخلص منشی سدا سکہہ خلف ستیل پرشاد باشندہ دہلی قوم کایتہ مقیم الہ آباد شاگرد سودا صاحب دواوین اردو و فارسی دہبا کہہ مثنوی گذری اور ایک سوخت بہی کہا ہے منشی کستوری لال سابق منصف قنوج ان کے پوتے ہین —

ہمارا ہی دل جیسا ہمارا نہین ہے — کانون نے سنا جو کچہہ انکہون نے کیا جا
زیادہ دلی اپنی اور اونکی بیکاری — ہجر مین عشق کی سوزش کا بیان کیا کیجے
تو شکوہ ہمین کچہہ تمہارا نہین ہے — انکہون نے جو کچہہ دیکہا تو دلکو بتلا
اور اپنی بیکلوی اور اونکی جفا ہی — شرح تفصیل مین جا صریح زبان کیا کیجے
لقت جسکا دل ہو وہی گہلا کا — یہہ سر سے سو یکدل ہم صفت ہو
یکطرف گلہ شکوہ یکطرف ملامت ہے — دلکو سمجہایا بہت اسے مینا کیا کیجے
یہہ کعبہ تو نکا سنوارا نہین ہے — ناحق تہین کیا کہتے تم اپنی کرم فرما
لوگونکی مذمت سے کیا سخت ملامت ہے — تمکو معلوم ہے اب زیادہ عیان کیا کیجے

نجات تخلص شنکر سروپ ابن لالہ رام سروپ متوطن کرادلی ضلع مین پوری مالک و مہتمم مطبع گلشن واقع فتحگڈہ —

مہربان مجہہ پر وہ خورشید سیا ہوگیا — آج روشن میری قسمت کا ستارا
ہوگیا طول بہت مرض الم زار — لا دو درد ہو عشق کی بیمار کیا
عشق جانکاہ ترا من چنین دانستم — این ہمان قدر تو ای غافل دین آہم

نسبت تخلص منشی بلکہتا پرشاد متوطن شاہ آباد شاگرد مقصود عالم مقصود —

استخوان ہر ایک سے زخم سی جلکر گیا — شمع کی مانند دل آتش سے پہلکر گیا
یہہ مرقع ہی کسی کی حسرت دیدار کا — انکہین وا ہین عاشق کی بلین و دم نکلکر گیا

تسلیم تخلص مرزا راجہ کیدار ناتہہ بہادر نبیرہ راجہ رام ناتہہ بہادر ایک متین تھے جو شاہی عزیزون مین شمار کئی جاتے تھے اور پیشکاری نظارت دربار بادشاہی کی باپ دادون سے اونکے یہان چلی آتی ہتی اور یہہ عزیز ہی مثل اپنے دیگر اعزہ کے شاعر تھے اور اس فن مین سعادت یار خان رنگین سے اونہون نے مشورہ لیا تہا عرصہ قریب ستر برس کے ہوا ہوگا کہ وہ مثل تسلیم کے باغ جہان سے گذر گئے —

قتل ہا تہونسی ترے عاشق رنجور ہوا — درد روز کا تہا خوب علاج ہوا
مستی ہا لیئے وہ زندان یار کی بلکہ — تعجب ہے کہ ہمارے ابر مین کیونکر
ہی جیب مین چہپا ہے دل آرام ہمارا — پاتا ہے ہمین تب سے دل آرام ہمارا

نسیم تخلص پنڈت پریتہی ناتہہ اکبر آبادی —

رہی ہی سینہ سی آتش غم اشکبار موج — لگا دینگے نہ وہ جہاتی سے ہمکو بادم
ہو کاوام مین آنا محال تہا کیونکر — نسیم پا عین جا کی گرہ جانجہان
تکے ہے راہ دلا کسکے ہتار موج — میحل رہی ہے یہ کس سینہ وکا موج
ہنسی ہے حلقہ گیسو نسکبا موج — کسکو دیکہتی منظور ہو جو خار موج
تری ادا و نیہ پر اختیار جی نکلا — خضر ملے اوسی جسکو کہ تونی قتل کیا
ہر ایک گل مین ہے جا ہر ایک خار مین — تو آ کی دیکہہ یہان ہے جو خیمہ ارغوان
کسکے ہوتی نہین نسیم ہی ذرا خفتہ یار — بجا اب ہے کہ اب سے آمد ارغوان

نسیم تخلص پنڈت دیا شنکر کشمیری اجہانی ولد گنگا پرشاد ایک جوان رعنا خطہ مردم خیز لکہنو سے تہے اونہون نے عنفوان شباب مین خواجہ حیدر علی آتش کی صحبت سے فکر سخن شروع کی اور اوسی تازہ مشقی کے عالم مین مثنوی گلزار نسیم لکہی جو لاجواب واقع ہوی ہے کیونکہ ایک ایک شعر اوسکا مرصع ہے خیال کی نازکی مضمون کی باریکی زبان کی پاکیزگی کلام کی تازگی تلازمہ کی رعایت الفاظ کی بندش معنی کی ندرت اوسکے ایک ایک مصرعہ پر ختم ہے اور پہر لطف یہہ ہے کہ بحر چہوٹی سخن مختصر اور مطلب وسیع ایک جہان کا بہر دیا ہے گویا دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے اکثر تعصب پسند آدمی اوسکی نسبت باتین بنایا کرتے ہین مگر جب اونسے یہہ کہا جاتا ہے کہ مثل اوسکی کسی عمدہ اور لطیف کلام کی نشاندہی اردو کی زبان مین کرین تو پہر شرم کے مارے پانی پہرتی ہین اس کے سواے ایک یہہ بحث بہی اور چلی جاتی ہے کہ کوئی تو کہتا ہے کہ میر حسن کی مثنوی بدر منیر بہتر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ گلزار نسیم کو اوسپر ترجیح ہے اور بعض بعض اصحاب دونوہی کو لاجواب بتلاتے ہین مگر مرزا غالب نے جو راے اس بارہ مین دی ہے وہ بہت اچہی ہے انصاف یہہ ہے کہ خوب انصاف کی کہی ہے یعنی کسی نے غالب سے پوچہا تہا کہ دونو مین کون بہتر ہے تو اونہون نے فرمایا کہ مثنوی میر حسن فصاحت است و گلزار نسیم بلاغت ہرچند کہ یہہ مثنوی شہرہ عام ہوگئی ہے اور کوئی ایسا ہوگا کہ جو اوسے نجانتا ہو لیکن پہر بہی ہم کچہہ شعر اوسکے اپنے تذکرہ کی زینت کے لئے درج کئے بغیر نہین رہ سکتے ۔ لوگ کہتے ہین کہ اس مثنوی کا شہرہ مصنف کی زندگی مین ہی ہوگیا تہا اور بلکہ اوس سے مصنف کو نظر لگ گئی اور وہ عین نوجوانی مین دنیا سے چلدیا یہہ بات ظاہر مین تو ایک مبالغہ کی معلوم ہوتی ہے مگر باطناً اس سے ایک قسم کی ہمدردی اوس یوسف مصر حسن معنی کی جوانمرگی ہی سی پائی جاتی ہے اور علاوہ اوسکے تذکرون کے لکہنے والون نے بہی اونکی بیوقت موت کا اکثر اظہار تاسف کیا ہے اور چہوٹے مرزا قادر بخش صابر تخلص شاہزادہ دہلی مصنف تذکرہ گلستان سخن کی اونکے اور اونکے کار دست بستہ کی بابت ہے وہ ہم یہان لکہتے ہین و ہو ہذا نسیم پنڈت دیا شنکر کشمیری نوجوان خوش ترکیب حسن خلق اور جمال ظاہر سے بہرہ مند تہا اگرچہ خود نسیم تہا لیکن پاے فکر اوسکا نسیم سے دو قدم آگے رہتا تہا اکیس بائیس برس ہوے کہ اونیس بیس برس کی عمر مین مثل نسیم و صبا کے دنیا سے گذر گیا ایک مثنوی گلزار نسیم نام قصہ گل بکاولی مین فصاحت و بلاغت و بلندی معنی کے ساتہہ اوس سے یادگار ہے ،، غزلیات نسیم

ذلت ہے جو پہیلا کے بستر پہ عشق نشتر ہاتہہ
جبین سے کہون اونسے کہ ہوت و گرفتہ
خورشید کو پیچہ سے اشارہ ہے کہ غافل
ساقی باقی جو کچہہ ہو لے لے
لیلے ہمین لے نسیجے بنا یا

یارب کبہی ہاتہہ کا ہوس گریا ہتہ
وہ شکل جہل ہو جو کہین لاع ادہر ہاتہہ
اللہ کیجانب کو اوٹہا وقت سحر ہاتہہ
باقی ساقی شراب دیدے
مجنون مجکو خطاب دیدے

کیا ذرد ہا ہاتہہ لگا سیم و زر کو
نیچہ کر بن خورشید سے لیدی کیلیے
ساقی قدح شراب دیدے
اوس بت سے نہین سوال کچہہ اور
اوس گل سے نسیم رہنین ہاتہ تنگ

دل ہاتہہ سے لیجاتا ہی جو دلبر ہاتہہ
فرقت کی شب جا جو دامان سحر ہاتہہ
مہتاب مین آفتاب دیدے
اپنے منہہ سے جواب دیدے
جو چلے وہ بیحساب دیدے

منت دلا کسی کی نہ اصلاً اوٹھائیے	مر جائیے نہ ناز مسیحا اوٹھائیے	کسکا حجاب کسکی حیا اور کہاں کی شرم	پردہ سے ہاتھ ہاتھ سے پردہ اوٹھائیے

مثنوی گلزار نسیم سے ۔

گل کا جو الم چمن چمن ہے	یون بلبل خار نعرہ زن ہے	گلچین نے وہ پھول جب اڑایا	اور غنچۂ صبح کھل کھلایا
وہ سبزۂ باغ خواب آرام	یعنی وہ بکاولی گل اندام	جاگی مرغ سحر کے غل سے	اوٹھی نکہت سی فرش گل سے
منہ دھونے جو آنکھ ملتی آئی	پرآب چشم حوض پائی	دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا تھا	کچھ اور ہی گل کھلا ہوا تھا
گھبرائی کہ ہیں کدھر گیا گل	جھنجلائی کہ کون دے گیا جل	ہے ہے مرا پھول لیگیا کون	ہے ہے مجھے خار دیگیا کون
ہاتھ اوس پہ اگر پڑا ہمیں ہے	بو ہو کے تو گل اڑا ہمیں ہے	نرگس تو دیکھا کدھر گیا گل	سوسن تو بتا کدھر گیا گل
سنبل مرا تازیانہ لانا	شمشاد انہیں سولی پر چڑھانا	ٹھہرائیں خواہیں صورت بید	ایک ایک سے پوچھنے لگی بھید
نرگس نے نگاہ بازیاں کیں	سوسن نے زبان درازیاں کیں	بتا ہی پتہ کو جب نہ پایا	کہنے لگی کیا ہوا خدایا
اینٹوں میں سے پھول لیگیا کون	بیگانہ تھا سبزہ کے سوا کون	شبنم کے سوا چرانے والا	اوپر کا تھا کون آنے والا
جس کف میں وہ گل ہو داغ ہو جائے	جس گھر میں ہو گل چراغ ہو جائے	بولی وہ بکاولی کہ افسوس	غفلت سے یہ پھول پڑی اوس
آنکھوں سے عزیز گل میرا تھا	پتلی وہی چشم حوض کا تھا	نام اوسکا صبا نہ لیتی تھی ہیں	اوس گل کو ہوا نہ دیتی تھی میں
گلچین کا جو ہاتھ ٹوٹا	غنچہ کے بھی منہ سے کچھ نہ پھوٹا	اے خار ترا پڑا نہ چنگل	مشکیں کس لیں تو نے سنبل
او باد صبا ہوا نہ بتلا	خوشبو ہی سنگھا بتا نہ بتلا	بلبل تو چہک اگر خبر ہے	گل تو ہی مہک بتا کدھر ہے
لرزاں تھی زمیں یہ دیکھ کہرام	تھی سبزہ سے راست مو براندام	اونگلی لب جو پہ رکھ کے شمشاد	تھا دم بخود اوسکی سنکے فریاد
جو نخل تھا سو چمن کھڑا تھا	جو برگ تھا ہاتھ مل رہا تھا	رنگ اوسکا غرض لگا بدلنے	گلبرگ کف سے لگی وہ ملنے
بدلی کی انگوٹھی تو ملی پائی	دست آور اوسکی ہاتھ آئی	خاتم تھی نام کی نشانی	الٹا گئی دست برد جانی
ہاتھوں کو ملا کہا کہ ہیہات	خاتم بھی بدل گیا ہی بدذات	جس نے مجھے ہاتھ ہے لگایا	وہ ہاتھ لگے کہیں خدایا
عریاں مجھے دیکھکر گیا ہے	کھال اوسکے جو کھینچے سزا ہے	یہ کہہ کے جنوں میں ہو غضبناک	خون ولی لباس کو کیا چاک
گل کی سا لہو بھرا گریبان	سبزہ کا سا تار تار دامان	دکھلا کے کہا سمن پری کو	اے چین کہاں بکاولی کو
تھی بسکہ غبار سے بھری وہ	آندھی سی اوٹھی بگولی ہوئی وہ	کہتی تھی پری کہ اوڑ کے جاتی	گلچین کا کہیں پتا لگاتی
ہر باغ میں پھولتی پھری وہ	ہر شاخ پہ جھولتی پھری وہ	جس تختہ میں مثل باد جاتی	اوس رنگ کی گل کی بو نہ پاتی
	بیوقت کسیکو کچھ ملا ہے	پتہ کہیں حکم بن ہلا ہے	

نشاط تخلص بسیری سنگھ عرف بسنت سنگھ کا بیٹا فرزند سدرداس متصدی دفتر خالصہ شریفہ بادشاہی دہلی کا گردانا

کوئی تڑپے بیمار چشم کا اور کوئی جھٹکا	سبھی کو چین ہے گرم آہ کا قیامت	پاؤں تک دسترس کہاں ہے نشاط	ہاتھ سے ہاتھ لگ نہیں سکتا

ہوا جازت تو ذرا لیجئے دم سایہ مین | تیری دیوار کی اے ہوش تھم سایہ مین
یساں نقش قدم یاں نشاط جم بیٹھا | اوٹھی ہے کب وہ اوٹھا ئی سی تو نے ترا زلعا

تاو کہا تاہے دیکھکر شب و روز | زلف کا تیرے بال بال ہمین
گر مٹا نی سے کہین نقش نگین مٹجاے | تو نوشتہ ہی میری لوح جبین کا مٹجاے

ٹرپون ہون دیکھی کو وقت آخری ہے | وہ آیا نہ آئی یار دیلا تو دیکھو
اپنے ہاتھون سے ملکے مہندی تم | عبث کرتے ہو پائمال ہمین

خیر ہے کیونکہ کے آپ نہ تہا | آج آپکا احتمال ہمین ۔
آشنائی تجہہ سے کی کیا تجہہ ناحق آئے | دوستی میری ہی آخر دشمن جانی ہوے

نہہ کی حلقہ کا دیکھکر عالم | ناک مین آرہا ہے دم میرا
آے تو ہم نہ پہرے پاس فاسی آئے | جو کیا تمنی سو تم یا دخدا سی آئے

جیسے چاہے ہو دل اپنا قیامت خوب بسونگے | پر ہی ہا جو ہی تصویر ہی محبوب موزونگے

نشاط تخلص لالا اجودہیا پرشاد فرخ آبادی خلف لالہ ایسری پرشاد ۔

فلق دیا س غم و رنج و لم دو بلا | اور کیا عشق سے ہاتہہ ایدل آیا

نشاط تخلص راے تلجا پرشاد حیدر آبادی ترابجی سے تہے اوصلاح شعر کی میان فیض سے لی چنانچہ یہہ شعر او نکا ہے

محو بتان ہون مین کسی لیلیٰ کی یاد مین | صحرا وطن ہوا ہے مجھی گہر سے نکلتے ہی

نشاط تخلص بابو ہرگو بند سہاے ۔

کیا او ہتین میرا گلہ یاد آیا | شکر ہے تجہہ تو بہلا یاد آیا | چاندنی برق ہوی شب جو ہمین | خندہ ماثلقا یاد آیا
بت بے مہر شب فرقت مین | یاد آیا تو جفا یاد آیا

نصرت لالہ گوبند راے کایتہ دہلوی شاگرد نصیر ۔

کمر کا خیال اوسکے جب آگیا | تو سب نے کہا یہہ عدم کو چلا

نصیر تخلص ارجن سنگہہ ولد بدہ سنگہہ اروغہ توپخانہ راجہ سمتہر شاگرد محمد عسکری انکے مقیم فرخ آباد ۔

یہہ کالی گہٹا رات اندہیری یہ پپیہا | کیا ہجر مین تڑپاتی ہین سب آکے نصیرا

نظیر تخلص پنڈت گیت راے شاگرد نصیر ۔

کیا زرد ہو گئین عشق کے آزار سی آنکہین | ہم چشم ہین اب نرگس بیمار سی آنکہین

نکہت تخلص منشی ماتا پرشاد لکہنوی برادر منشی رام دسہاے تمنا ایک اچھے شاعر ہین مگر انکا کلام سواے ایک قطعہ تاریخ کے جو گلزار فرہنگ مصنفہ حضرت تمنا مین درج ہے ہمارے دیکھنے مین نہ آیا ۔

نور تخلص منشی دہرم لالہ ہرچند قوم بقال سکنہ پونہ ضلع میوات شاگرد منشی درگا پرشاد صاحب نادر یہہ حضرت بزازے کی دوکان کرلیتے ہین اور یہہ چند شعرا ونکے طبعزاد بمدح حکام سررشتہ تعلیم ہین ۔

نام والا کردن مین کیا اظہار | جانتے ہین سبہی صغار و کبار | آپ فرمانرواے ہند ہوے | زیر فرمان سب ہوے سردار
راز یا کی جو تہے خفی و جلی | دل انور پہ کہل گئے یکبار

نہال تخلص لالہ چندی سہائے خلف راجہ جیالال سکنہ میرٹھ یہہ شعر اونکا گلدستہ شعرائے میرٹھ سے اخذ کیا

خالق نے بنایا ہے نہال اونکو وہ لسان
شاعر سی بہی پری کی اڑا جاتی ہے معشوق

نہال چند سکنہ لاہور انکی تصنیفات سے قصہ گل بکاولی یادگار ہے اور یہہ چند شعر اوس سے منتخب ہوئے۔

سینہ میں سرنگ تو لگاکر
گو سیر ہوا نہ تو یہ مانا

دل مفت میں لیگیا چرا کر
اس شہد کا پر مزا نہ جانا

دیکہا نہین گو نگاہ بہر کر
جو نقد تہا اوسکو لیگیا ہے

پر آنکہہ پڑی غرور لب پر
صندوق فقط یہان پڑا ہے

نیاز تخلص لالہ راجا رام این جگنا تہہ باشندہ بہگونت نگر۔

ہو لکر بہی نہین کر یاد کبہی یاد ہمیں
کر دیا اوسکی فراموشی نے برباد ہمیں

نسیان تخلص منشی ماتا پرشاد خلف منشی پورن چند قوم کایتہ شاگرد منشی جنگ بہادر لال فرحت نوجوان رنگین ادا رنگین طبیعت ہین — ہمری اور ٹپہ بہی کہتے ہین اونہون نے الہی فسانہ عجایب کو بول چال مین نظم فرمایا ہے۔

وہ بیٹہی میری بغل میں تھی نہ چہپا کے
لہو مین تر ہین مژگان لال یہ تیغ

جہکے دیتے ہوے سہمے ہوے لجائے ہوے
درس پر قواعد صفین جمائے ہوے
دیکہی ایک گہر مین وہ دہیا ہین

چمنمین کسکی سلامی کا اہتمام آج
چشم بد دور اب ہم ایسے زار ہین
آبلہ سے خار کو کرتے ہین دور

کہ ہر روش پہ چنا ہے زاچیاے ہوے
وہ ہمارے طالب دیدار ہین
ہاتہہ اپنے پاونکی نحار ہین

دونون آنکہون کا آئینے دلمین بساین

کاٹ دیتی ہین وہ ہماری بات
تیغ کی سی زبان پائی ہے

نیم چند مصنف گل صنوبر اور حال معلوم نہین ہوا اور یہہ چند شعر اونکے قصہ مذکور سے لکہے گئے۔

جی ہی نہین لگتا کہین سیر یا کیجے
چاک پیراہن کو اپنے تا بدامان کیجے

لب لال گلبرگ یا قند ہے
زبان جسکے اوصاف مین بند ہے

واصف تخلص لالہ لال سنگہہ سکنہ میرٹھ شاگرد فایق یہہ شعر اونکا گلدستہ شعرائے میرٹھ نمبر ۱ سے لیا ہے

نزدیک تہا جو اوڑ آگئی وہ پاک نفس
گہبرا کے جا تن سے نکل جانا آرزو

واصف تخلص لال سنگہہ برادر اکبر ٹہاکر گلاب سنگہہ مشتاق رڑکی مین رہتے ہین نقشہ کشی اور طب کی علم سے ماہر ہین وہان انسے بہت لوگونکو فیض ہے کیونکہ بیمارون کو دوا مفت اپنے پاس سے تقسیم کرتے ہین اور مشورہ سخن کا مظفر حسین فایق سے لیا ہے یہہ چند شعر اونکے حضرت مشتاق نے بہیجے تہے سو یہان درج کئے جاتے ہین۔

بجز ذبح صیاد کیا جانتا ہے
چہری کی تو جو ہر گلا جانتا ہے

سمجہتا ہے صلوٰۃ گالیکو عاشق
تری کوسنی کو دعا جانتا ہے

میری خرج کو دیکہہ کہتی ہے خلقت
کہ واصف تو کچہہ کیمیا جانتا ہے

او بہرتی ہی جوانی کی دیو مین گیا ہے
خدا بخشی او وجود جو اگر گفتین اوہتا

زاہد اہول عبادت کہ ہو سیہ زتو
کار خانہ ہین عنایت کے عبادت کے

واصل تخلص درگا پرشاد خلف لالہ گنگا پرشاد متوطن کول مقیم فتحگڈہ —

واصل اب دلستی کیا ہمین تیم امید
ہر وقت یکہتی ہین وہ ترچہی نگاہ سے

والہ تخلص فیض آباد کے ہندون سے ایک شخص کا ہے اور وہ دہلی مین ہی گئے تہے ۔

اعجاز لب سے تیرے دم عیسیٰ کے کم ہیں — وہ بچہ سمین بدر بہی فقط کم ہین
معدوم کو کیونکر کوئی ثابت کرے والہ — مضمون کمر یار کا عنقا سے کم ہین

وحدت تخلص جمعیت رائے قوم کایتہ ساکن میرٹھ ۔

ہر دم ہی عندلیب کو اب عزم نالگی — فصل بہار آئی ہوا اسکو ہوا لگی

وحشی تخلص کشمیر ناتہہ ولد گوپی ناتہہ دہلوی ۔

جو سنر اوٹہاتی ہی کبہی آگی ہماری — اب وہی پہر آکرتی ہین ساتہہ اونکی اکڑ نی

وحشی تخلص لالہ کنہیا لال قوم کایتہ خلف لالہ منگل سین نوجوان طرحدار خوش گفتار رستہ دار دون حکیم سکہانند رقم تخلص سے ہین تعلیم دہلی کے مشن اسکول مین پائی اور پہر شاہ مدرسہ گورنمنٹ مین فارسی کی مدرسی کی اب میونہ ریلوے مین ملازم ہین شعر کی اصلاح چند روز منشی درگاپرشاد صاحب نادر تخلص سے لی ہتی یہہ شعر اونکا ہے ۔

ستے فراق کو کاٹی ہین ہم ستارے گن — جو تو پہر آئی تو پیارے پہرین گے ہم دن

وحشی تخلص پنڈت کشمیر ناتہہ ساکن دہلی ایک غزل انکے صاحبزادہ بشیشر ناتہہ بصیر تخلص نے بہیجی تہی اوسمین سے یہہ چند شعر منتخب ہوے ۔

ہم اپنے جوش جب چشم تر کو دیکہتے ہین — حباب سان فلک فتنہ گر کو دیکہتے ہین
کہا کا عشق کسی اُنس او کیسی حیا — یہہ گلعذار فقط اب زر کو دیکہتے ہین
یہ جوش آتا ہی عنقا کی باندہ لائین پر — کبہی تمہارے جو موئے کمر کو دیکہتے ہین

وصف تخلص بینی مادہو ابن مولچند شاگرد مقصود عالم ۔

ایک شب بہی نو سپری گہر مین آکر رہگیا — داغ یہہ دل مین ہمارے ماہ پیکر رہگیا

وصفی تخلص لسے سو بہا رام ولد دیبی پرشاد باشندہ لکہنو قوم کایتہ ساکنیہ الہ منشی شیو پرشاد دہبی منیجر کارخانہ

امید وصل مین تیری سکی تو پی بیٹہے — ستایا کچہہ قسمت کا لکہا آگو مٹا
دل الیتہ او سدم کیا سے پہلتا بڑگلا — جو ہنسکر بات کرتا ہے کبہی غنچہ دہن اپنا
نہین یعنی بیربست کس کبہی ہم عزیز وصفی — سلائین سوزن حسبی کے حبیب کفن اپنا

وفا تخلص راجہ نول رائے اجہالی قوم کایتہ ساکنیہ نواب صفدر جنگ منصور علیخان بہادر وزیر محمد شاہ بادشاہ کے دیوان تہے اور جب وزیر موصوف نے روہیلون کا ملک فتح کیا تو اونکو وہان صوبہ دار رکہا تہا ۱۱۶۲ھ مین روہیلون نے متفق ہو کر اونکے اوپر لشکر کشی کی اور وہ بہادری کے ساتہہ اونکا مقابلہ کرکے اپنے ولی نعمت کی بندگی مین کام آئے فارسی اور اردو مین شعر کہتے تہے چنانچہ دونون زبانون مین صاحب دیوان گذرے ہین اونکے چہوٹے بہائی گلاب رائے امیر الامرا نواب نجیب خان بہادر کے دیوان تہے ۔

بکہرے کوئی زلف کو اپنی جو آ وفا — پہر آہ کس طرح ملے میل سراغ دل
کہنی لگا وہ سنکی یہ تالہ وفا — یار حیا رہیگا یہہ ہمارے گلک

وفا تخلص لالہ شنکر لال الہ آبادی -

زہی نہ میری پاس سے جانِ دل ہے / یاں ہے فقط سجا تجھے نام خدا کا ۔ حیف کہ ہی جانِ وفا تیری یاد ہو / لازم ہو رہے ورد زبان نام خدا کا ۔

وقار تخلص بخشی نو نند راے شاگرد منشی ہیڈو لال مرحوم متخلص براز کایستہ سکسینہ قدیم باشندہ لکھنو اکثر کتب انکی تصنیفات سے ہیں منجھلے لالجی بہادر جرنیل کے بھائی اور ماموں زاد بھائی راجہ الفت راے بہادر بخشی الممالک سلطنت اودہ کے ہیں نہایت خلیق وکار برار اور اب پنشن دار انگریزی ہیں لکھنو کی خوش قدری وخوش پوشی اور خوش وضعی انکی ایجاد ہے -

نظر دلسی مہر وشس نے گرایا کہاں مجھے / پنچا دکھا رہا ہے فقط آسماں مجھے ۔ گر ہوں غبار راہ کہیں ہے ہوا نہ مجھے / سمجھے فلک زمین میں آسمان مجھے ۔
عیسی ہے ہی تو کیا معجزہ عیاں / منہ کو چھپایا دیکھ کے جو خود بہاں مجھے ۔ کھٹکا ٹی رقیب کا ہے یہاں ہوں / کھٹکے ہیں یا تندہی جو کہیں باغباں مجھے ۔
او لیا اثر سے دل ہیں سمجھے دیکھکر / زردی ہلی ہو صفت زعفران مجھے ۔ میں ہی ہلو لگا جھٹکے جو تم ایک بار ہو / تھے بنایا تیر تیرہ ہے کمان مجھے ۔
کھلتی نہ ان کی جھڑکی تو ابھی کلندہ قبر ہو / خواہش جو نام کی ہو کرین نشان کر مجھے ۔ تھر جلی ہیں انکھیں ہے تھر میں تہ میں / کیا مشکل ہے بنگا عشق بتان مجھے ۔
ہی یا ملک دل وہ غبار خط / گرتی ہی گرد گردش کاروان مجھے ۔ اس نور عین وہ ہی خمید اشت تھر / انکھیں دیکھلا رہا ہی ترا یا سیان مجھے ۔
دکھلا کمر ہے یا یہ جو جیا ہی ہم اشتی / یوسف کی تذکرہ میں کہا یاد ہاں مجھے ۔ انکھوں سے پوچھ لو نہیں سو یا ہوں رات بہر / تحقیق کر لو دلسے ہو شغل فغاں مجھے ۔
وحشت بلند پایہ ہی فنا دکی ہیں ہے / تحت سلیمان ہے دشت میں یک گرد باد مجھے ۔ جاتا نہیں ہے رسے خلد ہو کر جانجاں / آیا نظر ہی تفرقہ جسم جان مجھے ۔
موسم فراق کا ہی سر سبز ہیں زخم تن / دکھلا رہی ہے لطف بہاران خزاں مجھے ۔ قاتل سلسب ہو گئی دریا دلی تری / مچھلی کی طرح چھٹو جلا ہی بیان مجھے ۔
ہوتا وقار نرم سخن میں ہیں اگر فروغ / دیتا ہر رنگ شمع جلا کر زبان مجھے ۔ نافع بوسہ عارض ہیں اگر گیسو / دولت حسن میں ہیں یا نپ مگر گیسو ۔
کھینچکر شانہ نے کھینچا ہو دیا شانہ تک / وہ پری کیوں اوڑی ابنو ہے گیسو ۔ کالی ناگی گھٹا دم میں ہو گئے / تم کرو غفلت ابھی رسا ہونگے گو گیسو ۔
عاد عنصر سیاہیں نہ طوس جمنہ / بار بار اتو کیا کرتے ہیں نہ گیسو ۔ پہول سو ہے بنادیگی کر تہو کو / مشک سے وہ نگی بیا ستان گیسو ۔
مشکیں جو بلائی مچھی ساقی تنی شیراب / ہو گئی عکس فگن کیا سلئو گیسو ۔ حشر میں بوجھینگے جب حال سیہ کاریکا / بیٹھا ہونگا دکھا کر وہ مگر گیسو ۔
تحلیہ جا سنی کس بار گزیدہ کی لئے / عرق ہے جسے ہوی آنکھ ہو مگر گیسو ۔ شمع گر ہو تری ہمسر تو دہن اڑ جائیگا / ہی دہوں شمع کی سر پر ہے مگر گیسو ۔
بل بہت کرتے تھے بہو لگی ستیابی / یاد سبنی طانی بل دیکھ پراگیسو ۔ مشکنا فہ ابھی بنجایگا غنچہ سرا بک / الٹا ہی کردینگی ہو کہو معطر گیسو ۔

رہ گئی مسی تری لبکی شراب سے / حیران ہوں راب پھلکتی شتاب سے ۔

وقار تخلص راجہ کشن کمار خلف راے پردامن کشن رئیس مراد آباد قوم کایستہ سری باستب متعلقہ دار اضلاع مراد آباد وبداؤن وغیرہ ہیں انکے مورث اعلی کو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے سرفراز فرمایا اور عہدہ وکالت پر مراد آباد میں قیام بخشا اوسوقت سے مراد آباد میں قیام ہوا انکے جد امجد لالہ آتمارام نواب آصف الدولہ بہادر کے عہد میں خدمت جلیلہ نیابت چکلہ داری چودہ محال بجنور پر سربلند ہوئے اور جب وہ سلکہنڈ کا ملک نواب سعادت علیخان بہادر نے کمپنی انگریز بہادر کو دیدیا تو راے موصوف کو عہدہ منشی عدالت دیوانی پر کہ اوسوقت یہہ ہی عہدہ نہایت درجہ کا تہا سرفراز فرمایا -

اوہنون نے آخر کو ترک روزگار کرکے اضلاع مراد آباد بجنور اور بدایون مین تعلقہ خرید اجسکو ابتک برکت اور ترقی ہوتی جاتی ہے اونکے فرزند اقبال مند راے بردامن کشن نے ۱۸۵۷ع کے غدر مین اپنی دانائی اور تجربہ کاری سے سرکار انگریزی کو کامل فایدہ اپنے سچی خیر خواہی اور تابعداری کا پہونچایا جسکے صلہ مین اونکو تین ہزار روپیہ جمع کی زمینداری پیشگاہ گورنمنٹ ممالک مغربی وشمالی سے بموجب پروانہ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۸۶۰ع کے عطا ہوے اور اب اونکے صاحبزادہ بلند ارادہ یعنے حضرت وقار کو سرکار فیض آثار سے راجہ کا خطاب بہی ملگیا ہے اور یہہ صاحب بڑے عالی حوصلہ اور صاحب ہمت ہین اونکے عجیب عجیب خارق عادات سننے مین آتے ہین اور شعر بہی باوجود نو مشقی کے خوب کہتے ہین اوہنون نے اپنا پہلا دیوان خود میرے پاس ۱۸۶۸ع مین بہیجا تہا جس سے مندرجہ ذیل اشعار منتخب ہوکر درج صحیفہ ہذا کئے گئے۔

دیر و حرم مین جلوۂ قدرت ہے اُسکا
زنار سبحہ مین نہین فرق ایک تار کا

زلف شکن کو بیچ دل دشمن کو گہیرے ہے
ہی ہیبت کعبہ زر نغمہ ہو کفار کا

سودائے چشم یار مین نکلا کہان دماغ
وحشت زدہ تہا مست تہا آہو سو تہا

لگا ہی جو گیسو تو بل کہاتی ہے کہو زلف
دل جو کا ہلو کا ہی یہ آیا جد سر آیا

وہ یہہ کہتی ہین تنگ آ گئی ہے جی سے بیٹہی
تو سلسلۂ فرقت نا ہمین بدنام ہا

ان سو نکی اگر زبان ہوتی
دعوی کر بیٹہتے خدائی کا

اگر غنچہ چٹکا کہا بلبلون سے
یہہ سلونی کا ہے ڈہونڈہ رکسیکا

روی رنگین کے مقابل اللہ داغی ہو
پوست پائی کا چمن مین آج کہنچا جل بیکا

عرق جسم یار تہا کہ شہاب
ہو کے گلرنگ سر مین اوترا

ضعیف جسم صنم لے بہی کم لیا
یہ رنگ ستا مین لیو ہنگر کبہی کہڑا نہو

دقا نقل جو ہیرے ہو نہ غیر کو فیض
کہ بڑی کہاتے سے آنکہ کو کبہی سجا نہو

ہے اگر زلف سیاہ تیری ذو اللیل
سو شمس کے تفسیر سے چہرا تیرا

بوسہ کا کل کچھ جو مانگا تو کہا تو سر چڑہا
جب کہا کچہہ اوس نے تو کہا اترا گیا

دیکہا جی بہر کے نہ دل کہولکر اپنی شکر
خواب مین بہی جو ملا یار تو ایسا ہیکا

کیا قیامت ہے یہی رفتار کا ہے چال چلو
فتنۂ حشر جسے دیکہہ اولٹا ہیا گا

گر نہ لی ای محتسب لوحی مگر تو نے تو بتا
ڈہا سکی کیا قلعۂ اسلام جلوہ ہیرا

وہ ترک آج آئے تو برسون مین آئے
کر گئی قتل رفتار قیامت

مین نہین کہتا نگاہ ہو کلکا و دو تیار کا
ہے سبب یہہ جو کہلاتا ہے کافر و دیندار کا

چشم ساقی چوم لی کل ات بہین عیان
کام سبہی مین غفلات مین ہی ہشیار کا

فرہاد سے ہی ہوئی یہہ دہ بام پر آیا
اللہ یہہ نا دین کہا نسو اترا آیا

بڑ ہی ہے پاس ہا نک کہ بیری بالی تیرے
سوائے گریہ کوئی چشم تر نہین آتا

چاند سے منہہ کا بوسہ لیلونگا
پہول توڑ دونگا آج انسرین کا

دہان جل گیا آج قمر ہمیکا
تیغ حیا نہ یان یہہ بگڑا کسیکا

قد جو بوٹا سا کسیکا جلوہ ملیکا
دیکہکر سر تو نہال باغ کملا نیلگا

جب کفن کی تنی ملی پوشاک
تب مہر آجائے کہین اوترا

کہہ جگر مین گئی دلمین کلی صحا تیغ نہا
ملا ہر ایک سے وہ بیت برا ایک کا ہوا

پہیانا انکی بہون ملتی ہی تو پہچانے
مین کمبخت ترپا کہ گردش زلزلہ تہا

مر گئے پر نہی محو ہو نکی ہتی ہمین ان غو جگر
یہہ نہین جو مہر جنکو کہین جانیگا

دہوپ چاندنی کے نوحشن کا اکو نکہ کہا
جسجگہہ عکس پڑے انگلی عینا

اوسکی پتلی کو جو پکڑا منہہ تو وہ جہرا
پہول سمجہی پایا منہہ پہلے پہول گیا

ناتوان کیا کوئی چہلے جو کرے شوخی
زیادہ حسن جوانی پہ تو سایا ہاگا

مول سے سو دہی بیار امنحکو
اپنا معشوق ہی بلوائیگا

سو ہین یان خلد پہ کرکے نظر
دیکہین کچہہ اور شک لائین آپ

لپٹ کے سو گیا وہ خط تو انگی
مرا زمانہ اگر لیگیا کبہی کروٹ

وقار ادہی پہلو بدل جاتا ہے تھوڑی سے
سرمہ جو کیا ترک ملک رہوتی وہ چشم
کبہی ساتہہ نالی کی رو دیتی ہے چشم
یار کی چشم سحر کو کہی یہ موزونی ہے
سودائے زلف یار نے پہنکا دکیا ہمیں
داخل گردن ہے پہندا نو نہیں آئیکو
پس وفا ہی آفت ہی کچہہ نہ کچہہ حال
بیت موزون منہہ سی لکہوا ہر فن کی یاد ہیں
دامن ہیں لاشے کے چہپا ملا ہیں
گل چمن کے ساتہہ ساتہہ ہے صبا بلبلو
ہے بلا کی طرح خیال زلف
قارد کی مرگ سی یہہ معما ہوا حل
مسجد الگ بنائینگے ہم قرابت کے
یہاں ہے رنج معیت وہان ہے گناہ درد وہ
ہے تیرے رہے جلوہ گلشن فردوس کا
نگار فرما کی وہ محتاج جنجہ کا گلزار
آئینے ہی موسم جسم و دیکہنے میں سکا
کتنگ سوسن انہ ہر دل لالہ نرگس چشم بید
بخت ہو تقدیر ہو جو پہر گئے
دل ہمارا صنم ستاتے ہیں
مانند حباب گہبرا کر
فقط سرشک سے ہے قدر دیدۂ عشاق
قید ہستی میں عدم کو وہ کمر کہتے ہیں
ساقی ہیں وہ شوخ تو پہر سجکو یا کے
جب چلے تم یہہ مثل ٹہہری غلط

نرگس ہو تماشائی معنی کو تم اسی کروٹ
پرہیز سی بگڑ گیا بیمار کا مزاج
نہ گرجے نہ برسے سحاب اس طرح
ہیں جہکڑے لیں فرہ تیز اور در وہ
سارے جہان نے سمجہے تماشا ہو نیتا ان
کیوں وہ کم پسند ہو کیوں وہ دہان تنگ
کہلا یہہ راز جو دیکہے مزار تعویذ
مصرعہ جستہ سو جہا قدیالا دیکہکر
ہر چند ڈہونڈا مگر نے سارے پلنگ
بگڑتی ہو کچہنکی ہے دوا نہ چہا چہوڑ
سیرے سیر سوار ایکے برس
جی لیکے جائیگا مرض لادوا سے حرص
رکہیں گے یاد اسے سرکار سے عشق
نہ کوئی شاد رہا ہے نہ ہی ہاں محفوظ
باغبان کا موسم گل میں ہے کیونکہ دیا ہے
اتنا ہی اب تو تغیر سمجہا گل میں فرق
انکہوں میں چہا رہا ہے زلف دوتا کا بگ
تیرے آگے آج جاتے ہیں بک اپنا کسلئے ہو
موت ہو جو یان نہیں تپے انکو تم
سخت کافر ہیں کچہہ ڈہالتے ہیں
ایک دم میں بگاڑ ڈالتا ہوں
جو جاتا خشک ہو کہ اوسکی جا گرہ
ظاہری جسم میں پوشیدہ کمر کہتے ہیں
تریاق ہو کہ زہر ہلاہل جام میں
کس کا نانی نہیں قاتل ہیں

کیا نہ تہا چہپانیکو سبزہ عارض کا تو
دور کہنچا ہے تو عشاق سے کہیچے مانی
تکلف کو تکلیف بس تم چلے
سرخی چشم و دست حنا و لب یار ہے
ناز اوسکا ہی چلی لیئے نیاز اپنا طرح تو
یہ اک جہان نوں ہی چلتی پہرتی ہے
ختم ہی عالم دلیں حسن تیری صنم
رہگیا پاس دیدے اوٹہکے ہاتہہ اپنا چار
رہتی ہی ضد یار کہ رہتی ہی اپنی ہٹ
قارون تو لیگیا مگر اس عہد کی بخیل
درد کو یکسر مری سر کی تلاش
زانو کمان کو تیر کا ہرگز نہیں ہے سہم
وہ منڈاتی ہیں خط عارض
جلنا جو تہا نصیب مر کہ بعد ہی
ہی یہی لطف صحبت ہے ہم جنوں میں
سینت کہا ہو افعی کا برا ہوتا ہے
کسکو ہیں درماندگان خلق کی غمخواریاں
آج گو چہپتے ہو مجہسے حجب ہو
تکلف برطرف ایجا تعالم اب دنیا سے
پہن کر ہم قبائے عریانی
ہے نام اسی کا نفی و اثبات
تمہاری تیغ کا ہم آب جانتے ہیں
ہر زبان قید زبان سے ہیں آزادی ہے
مور دن لبو ہی صوف دمن گر کے تتے
گریں اسمان پے طغیانی سیل بہا

کہا جنون نے ہی میری مرہم زنگار عیب
ورنہ لب جو چلی اوس شوخ کی تصویر کہیچ
ستم وصل میں ہے حجاب اس طرح
تو لاجو گل کا رنگ لو تم نکلا جار ہزار
وہ ہے وہاں پست تو یہہ ہے یہاں تن
پہر اس دولت حسن پر کیا گہمنڈ
گل کا بدلا رنگ بلبل کو نہیں آیا دیکہکر
ورنہ تہا کچہہ اور دل میں اوسکو دیکہکر
ہوتی ہیں آج دوا کی بیماری بلنگ
جائینگے اپنا اپنا ہے یہی خرابہ چہوڑ
اور سرکوہے تو تیشہ کی تلاش
لے رکہے چلیں کرتے ہیں یا آشنا حرم
ہیں ستلے مگر خدا کا حفظ
جو لی سے ٹالتی ہیں خیر عمگسار رہے
ہم ہوں یو میقلی طرف تم نو لنیکا خبر
زلف آنی ندوا ایجا تہان غضب تک
تیر رلاتا ہیں کوئی مفلسی بیکسی
شعر کو دیکہوں کہاں جا لے تم
کیا کو تم سمجہلو اور خرد سے تم
پیرہن میں نہیں سماتے ہیں
موجود کبہی کبہی فنا ہوں
آب جاوہ نہ جدا کی جا کلے
نکہت گل کی رو تنی فرشتہ
عنقا کی نتیجہ زحر سے میرد امین
نکہت سے بندہا جا گلیا

یہ نکتہ ہے وہ سادہ رو ہین ہی
سیر عدم ہستی کی ہین گمانیان
دشمن ہو یہ بات کہ پردا لوٹنے کے لیے
وہ پری تصویر مضمون لکھے سرخ کلیر
سے ہمارے چشم مین جلوہ کسی کے زلف کا
احسان کسیکا اوٹھا نہین سکتا مصحفی
مرنے کے بعد بہی نکلی روشنی قلب
حجاب خط عاشق رقم کرتے ہین
دیدہ یعقوب بینا جا یوسف ہو
کاٹ کہایا تو نہین ہے بلنے
تحریر کو کہینچ ندو منہ عارض پہ زیر
دل نادان ہو پہر لوٹ کسی لی ردیہ
جو گفتگو ہو تو ہوا نہی اردو کی ساتھ
وصال مین بہی تو بین نگہ وہ نگر رہا ہے
پسند آتی نہ اوسکو ہمارے تنہائی
مصحف رخ حال سر سے بکر زیر
ہوا ہے دشمن جان یار جانی
عاشق ہین تو ایک سخت ہی بات کر
ہے جو دل مین خیال ابرو کا
زلف پیچیدہ ایک مصرعہ ہے
مار کاکل نے ڈسا چشم سیہ نے مارا
کہینچ جلی ہو میان یار کی تیغ تجلی
نہ ہاگی خوف بدنامی سے عشاق
یہہ ڈر ہے نہ چھپا مین کہین ہوا ہے
یہہ سرخی ہے جو اونکی دست پانی مین

کوئی اونکی خط مین جو نقطہ ہیر
تیری کمر پہ مجہسے سلونا توان کہان
بتی بتی ہی خنجر بران جرا حمیز
سیر ہے اورنگ تابنی کے سیر دلو انگیز
کیا حرہی پہرتے ہے اک کالی رچھیانہ
ہم کیا سمجھے کہ خواہش ظل ہما کریز
آئینہ سا لگتا ہے ہمار مزار مین
تو زبان خامہ کی پہلی ہو قلم کرتے ہین
اوسکے ڈر سے مگر نہ ہے اوسکی یار کو
بوسے کے لینے پہ جھنجلاتے ہو
ہوا ہے ہو تا ہے الصفا مکدر آئینہ
کاٹنی پہر پڑی سر سے کسی تلوار کی راہ
نہ کہتی ہمسے کوئی بات ایسی کی ساتھ
الہی کیسے نبہے یار تندخو کی ساتھ
ہمیشہ رکہا ہمین اوسنے آرزو کی ساتھ
نقطہ سگ حبیب لگا مصحف کی کلیوت ہے
سمجھے کاٹکے مار استین نے
مین صبح اون اوڑانی ہر گھڑی مجکو سنبہالے
آہ لب پہ فگار آتی ہے
سبزۂ خط ہی عبارت ہے
دیکھون سب معجزہ لب کو کیا ہوتا ہے
سو قلم مین لیے ح اگر جری بہرا دے
نہ بگڑی آڑ مردو ان تیغ سپر کی
دقائین ہماری جفائین تہمارے
تو پہر معلوم سرسبزی خاک کی

تا کہ کرتا ہون یار نے ہٹ آبرق
ست کش جو بنے گا سیر السول
دیر تک جیسا اسکی دہان زخم سے
عاشق جانباز کو عارض کا بوسہ گے
بوسہ رخ صنم کا زلفین پہ ڈہونڈ کہی
نا مزو نکی لٹ میحی وصل یار مین
لبن پسکے شوسی سیر ایتک بہر مین گال مین
وہ ایک ہو کہ آئینہ مین ہے نہین عکس
لب شیرین سے وہ گالی عدو کو
دیکہا اشک سے خالی کبہی چشم گریانکو
مجکو حیرت سے کہو کیونکر نہ دیکہا ال
چہپی ہی دلہین لگا فرقی تو کہکشات
بکڑا تا ہتہ کا کیسا زبان پکڑ تا ہے
غرہ چہری سے نکلتہ ہے تیغ ابرو مین
خط نکلنے ریبی سیر رستہ رہا مضمون خط
جو عطر گل مین بوہے تاز بو کی
لالہ لکہا جو ترا انکہو سوسن نے کہا
غمزہ کرتی بہار آتی ہے
خانۂ دل مین ہے خیال صنم
دکہاتا رہا آئینہ ماہتاب
لال ہین بہتی سے گردش پا
دو تیغ جام در بہی دی سکندر کی
زبان کتنی حقیقت الٰہی ہے شیرین
نہ ملیگا کبہی بندہ کی وہ بات
رہا قبضہ مین ہر ایک تیر قامت

بہاگ رہا ہار روتا ہون
اونکی دہن نہین ہے تو کیونکہ زبان مین
آئیک بات ہی نہین قابل تحریک بیان مین
نام لیکر کہیں بچایا نجان جانین مین
دراز کا یہاں جانا ہے ہم پار ساگرین
لذت جو عشق کی ہے وہ ہے انتظار مین
پہنچا تہا رات خواب کسکو کنارا مین
احوال بلا ہے کہتے ہین تم صندل
کبہی تو زہر مین میٹھا ملادو
ستاروں نے ہر اودیکہا ہمیشہ برج منبر انکو
رات پہر اونکا مصاحب شانہ دن آئینہ
سمجھے ہم ہین گل سے خار عمدہ
وہ نرم ارو ہے بہت سخت گفتگو کی ساتھ
لڑائے کون کرے ایسے جنگجو کی ساتھ
شرح بہی لکہی گئی رہتی ہین وقت سے
یہہ کہنچا ہے مگر اوس نماز مین لے
اسیر نرگس کی طرح پر اپنی ایک صاد ہے
پہنے پہولونکا ہا آتی ہے
یہہ وہ کعبہ ہے جسمین مورت ہے
سحر تک وہ گیسو نبل لتی ہین
کہین سر سبز یہان جنا ہوتا ہے
انکہو مین سیاقیا ہی باقی جما ہے
ڈلی ہی مٹہائیکی ہر باد سمین
خدا کا حکم جو کافر نہ مانتے
کمان اجمیر مین سیر جڑہا کی

صبا نے اوڑایا ہے انداز یار	چرا کے چہپایا ہے بد نکو چلے

ولی تخلص ولی رام قوم کایتہ سکنہ شاہجہان آباد جو شاہزادہ دارا شکوہ کے منشی خاص تھے اور علم عربی فارسی اور ہندی مین مداخلت تمام رکہتے تھے چنانچہ اونکے شعر ہر زبان مین ملتے ہین اور وہ صوفی صافی مذہب تھے اونکو اول شاعر اردو زبان کا حضرت جوہر نے لکہا ہے اور عجب نہین کہ ایسا ہی ہو کیونکہ اونکے کلام سے ابتدائی حالت اس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو ولی گجراتی موجد شعر اردو کا مشہور ہے سو اوسکا موجد ہونا تو تحقیقات سے ثابت نہین مگر وہ اول صاحب دیوان شاعر اس زبان کا ہو- ولی رام کے یہہ تین شعر بطور نمونہ کے لکہے جاتے ہین جو ڈہائی سو برس اول کی اردو کے ہین -

تو مہمان آمدی اینجا شدی خود خانہ خاوند
شراب سرخ می نوشی اجل کردی فراموشی
قبا و چہرہ رنگین ہمہ از سرخ بخشایند

تو اپنے آپ سے بہولا کسی کو نا پہچانتا ہے
مردن کو دور مت سمجہو عجب تک بہانتا ہے
دہین گے کفن کی چادر جو تیرا خاص بانا ہے
یعنی [illegible]

دیبی تخلص شاعر شیرین مقال رنگین خیال منشی شیو پرشاد ولد راے سوبہا رام وصفی خلف دیبی پرشاد قوم کایتہ سکینہ سکنہ لکہنو جو ایک مدت سے مطبع منشی نول کشور کے منیجر ہین اور منشی صاحب بہی اونکو بہت عزیز رکہتے ہین کلام انکا بہت شستہ اور صاف ہے مضامین سے آمد کا جوش پیدا ہے آپ نے طبیعت ایسی شوخی زا پائی ہے کہ ہر شعر مین تیکہی بات نکالتے ہین اور کوئی بات چوچلے سے خالی نہین ہوتی زبان وہ شیرین کہ سنتے جائیے اور سیری نہو حسن بیان کا یہہ عالم کہ مطلب تصویر بنکر آگے آجاے اور پردہ مین نہ چہپے اونکے ہر ایک کلام مین نیا لطف اور نیا رنگ ہے اور اسی وجہ سے اونکے کلیات کا نام مرقع اورنگ ہے مجکو بہی اوسکی سیر کا اتفاق ہوا ہے اور اوس سے جو مینے انتخاب کیا ہے وہ یہہ لکہا جاتا ہے -

ہمسے موزون ہو وصف رخ جانان کیا کیا
سنکے افسانۂ شب ہجر کا ایجاد لقا
انتقام اپنا نہین حشر مین بہی ہوگا
پڑتی ہی بوف سیرین وہ نکہیو بر فرق جلا
ایک بعد سے کی اجازت بہی نہین ملتی ہی
جب دم نزع عیادت کو وہ لیکر آیا
دل مین یہ بات تمنا کا لہو ناحق ہے
جانے سے اونکے پہلے ہی جان حزین گئی

مطلع مہر ہے مطلع دیوان کیا کیا
یاد آتا ہے وہ کہنا ترا ہان ہان کیا کیا
شرم آئیگی اگر سامنے جلاد آیا
حسن نے شب نیر کو کیا خوب تماشا ہو گیا
کچہہ لطیفہ مرا ایجان ماقصر رہتا
ناز کرتا ہوا دم بہی مرا لب پر آیا
میرے آنکہون سے لہو موج مکرر آیا
کوس سفر بجا نا مرغ سحر نہ تہا

شوق پاپوس کا جب حسرت و بیداد ہوا
ظلم سے تیری یہ ننگ و ستم ایجاد آیا
میرے دلکو اندلون اک شب کا سودا ہو گیا
اونکی آرایش سے ہو رہی ہی بکہنا دل
دکہائینگے بہلا کس طرح سے منہ تجہکو ہم
چشم و گوش اسکے ہمین سمجہو تو سحر ہے
بدن و پیٹہ سے وہ رات بہر چہپا ہے
دریا مین وہ رقیب سے چہنٹے لڑا گئے

قبر مین ساتہ لیے جاتے ہین ارمان کیا کیا
نالۂ لب میری کرتا ہو فریاد آیا
یہ تماشا دیکہی کعبہ کلیسا ہو گیا
وان نہین لفظ بیان سایہ پڑکا سو گیا
فراق یار مین جینا ہو مجہے نا مت کا
دل مرا اوس ستم ایجاد پہ کیونکر آیا
یہ ٹہہری کہ میرا اعتبار نہ کرنا
مین تنہا پہر صحبت مگر نہ تہا

رخسار کی بلائین جو لین خفا ہوے
کیا کیا نہ آپکی الفت نے میر ستائے
خواہش می بعد مردن بہی ہی
افلاس گہیرتا ہے تو ہوتی ہنر کی قدر
ساقی جو تیری ہاتہہ سے ہو دور آفتاب
صبر فرمایئے قسمت زرا حسرت دل
حرف مطلب کو وہ سن کے یہہ فرماتی ہین
لوگ کاٹینگے گلا یا کی ادا کرکے
جب سے جانباز کی پڑ جائیگی تیر نظر
کہتے ہین عاشق ہجوم جان نکلو دیکہکر
تہا رانکہین سی تیر چلا وہ شعلہ رو داو
دو سہرے در پہ ہے سوال حرام
نے بلائین جو اپنے ہاتہہ سے
چودہوین شب کی چاندنی ہے مجہے
شیخ جی آئے شراب پیتے
آئینہ دیکہکر لیا منہ پہیر
کیون ہوئے وہ حسن آرا شوخ ہوس سے
یا تو ہمین پہر حجاب سے کیا فائدہ حضور
بیان کس سے کرین اوندہ وقت ہم جو سکا
نہ کہا ہیکا مزہ وہ ہمنے پایکی وہ لذت
جبکہ اونچا سیر آہیگا ہون جائیگا
قصد کعبہ تہا دیر مین پہنچا
کعبہ بہتر ہے تہین جسم کعبی کی بنا سے
کہاتی ہین کہلاتی ہین شیخ دولت دنیا
لیکا لیان دیتی ہین سر زم وہ کہان

مصحف کو چہو کی مودۃ الزام ہوگیا
رسو کیا خراب کیا دربدر کیا
ہے میر تربت یہ سایہ تاک کا
پیر مین لوگ کرتے ہین ماتم شباب کا
پڑ سکا اور لطف شب ماہتاب کا
وصل کا کوئی تو ہو جائیگا پہلو پیدا
کیجے پہلے میر ولیہ تو قابو پیدا
قتل عالم ہوگا اس جہتی نظر دیکہا
ہو لیجاوگی یہ زوید نظر سے دیکہتا
اتنا ہو چلنے جاہ زنخدان کیا ہو
بجا دیا ہی یہہ آہتہ آہتہ انسو ہم محفل
مین گدا ہون فقط تیرے در کا
ہوسے لون تہ جام کوثر کا
ہے گمان اونکی میلی چادر کا
ہوچکا خوف روز محشر کا
کرسکے سامنا نہ ہمسر کا
پہول لالہ پہلا وہ خوب شجر جو قلم ہوا
در پردہ جبکہ وصل کا اقرار ہوچکا
نہین معشوق کی چہٹنے سے صدمہ کم جو ہوسکا
حلات ولیکیا نسبت کی عالم ہو گیا
آسمان ایکدن زیر آسمان ہوجائیگا
کس طرف دہیان تہا کدہر آیا
بتکدہ مین جاونگا تو برہمن جلجائیگا
رہتا ہے تہ خاک سلطان دلی کا
ملتا ہے صلہ مجکو میری کلم سنجی کا

مین گیا جو رقیبین اونسے چہپا یا ہی ج
شاخ طوبی سمجہے ارباب جنت
سنگ ہستی ہوس ہے تو جہک جہک کر ہم قدم
نازان جبین ہین جن زلف وہ یہ آج
لاون جو آپ اپنی لیپٹین گلو بان
عیب بینی کی پڑہی شوق یہ اونکی آنکھ
نہوگا فی یہ کم شاعرون نے باندہی لاکہ
قتل کرکے مجکو وہ بہونگی سب نفاک
اپنی مطلب تک تو وہ کرتا رہا دانا بیان
گنہگار وتیہ اپنی کرکے چلیگی تیز ہو کر
آئینہ میرے ہاتہہ سے دیکہو
کہین ایفا ہو وعدہ دیدار
کاٹے کہاتا ہے گہر جدائی مین
ابر آیا ہے جہوم کر ساقی
ملگئی جان خاک مین اپنی
نا آشنا کبہی سی ہین جو آستانہ پر
حضرت مسیح کچہہ اپنی دوا کرو
تہمانی ہے اوس تیغ کی اڑائی و صاحب
بجاکہتی ہین قرض کر عشق نصف عمر کرو
غم پیری ہی ہوتی ہین جیب پہاڑ دم
رنگ پر آئے تہ اوس شوخ حنا
واسطے گو دیا پیمبر کا
کس طرح سے کہلین ترجمہ کلیات
شیر شکی دل سخت مین تہی جگہہ
کون ہین جو جنکو کہتی ہین خلقت پہر ہی

لو گل چراغ عمر سر شام ہوگیا
ہے یہ رتبہ آپ کی مسواک کا
باعث فنا کا ہے یہ اوہر آہا جائیگا
چلتی پہرتی چہاون عالم شباب کا
بنا ہے فلک ورق آفتاب کا
چشم آہو مین ہی کرتی ہین آہو پیدا
نہو وصف کا کوئی پہلو پیدا
نیچہ کہلجائیگا اونکی کمر دیکہتا
جب میر مطلب کا وقت آیا تو ہوتا دار
یقین ہوتا ہی دم جر کا سینہ شمشیر چلایا
دو ہیجہے مرتبہ سکندر کا
منتظر ہون مین روز محشر کا
در پہ دہو کا ہے مجکو ادر کا
آج ہو دور دور ساغر کا
کیا گیا اوس بت ستمگر کا
دیکہو کمان کی طرح کبہی تیر جم ہو
اچہا تب فراق کا بیمار ہوچکا
ہنگامہ ایک سو بار ہوچکا
کیا کرتے ہین اس سے تکرار ہم جوا
جو دے مہلت فلک تو کبہی کام جوانی کا
سیر بہی ناہی گا اوسکو تو جوان ہو جائیگا
نہ میرا ایہہ کے نامہ بر آیا
اقرار ہی ہر گل کو تری گلبدنی کا
فرہاد اثر دیکہہ لیا کوہکنی کا
ایک صورت پہ ہے بہار یار کا جوبن ہا

[illegible]

ہو گئی ہین وصل کی شب تجھسے کچھہ باتین
ہم ملک عدم مین بہی گئی ڈہونڈہتے لیکر
جان تجھی کی بہلا کون سے صورت وہی
جانب تری تمکین ابہی الٹے آئی آئیگا
مین نکل آیا ہون آگے قفس سمجھے یہ کیا
ایک آئینہ رخسار کا رہتا ہے نقود
کیونکہ سمجھون اونکو تپلا نور کا
قیامت تک ہو نا بلبل شیراز گویا
کچھہ مزہ پڑ گیا ہے اونکو یہ بوجہ سبب
قاصد سے تیار عشق کرون کسطرح بیان
کل نہین آتی مجکو دل مضطر کی سبب
عالم ہی لونہین سے کچھہ ای مال کر دید
تیری پسند کیا کچھہی ہی عدو پسند
حیران ہین پتنگ کہ دین کیا یہ سمجھ جان
تہہ جگہہ یہ اسکی جو ہوتا تو خوب تہا
یہ جو لگا روز حشر یہ صلوات سے صحن
پی چکے چہار سے ہمکو تو وہی تہین قرار
اونکی رخ سے ہو گئی بے نور شمع
پہلے بہہ لاد لگاتا تہا نا سواب ہو
کر قسم لیتا ہے مصحف رخسار کی
تیری عاشقی کی جی کرتی ہے تقدیر ابتک
سو گئے وہ بہت بہر کے قسمت کہ بہر سے
صبح ہوتی ہی چلا وہ گل ترہ کلو
جو چاہتے ہو عصا تک کرا دیتی ہیا
عارضی حسن نہ ناز ان عشق ہے یہ ہوس

عمر بہر اتنی خطا پر مجھسے بدظن ہا
عقدہ نہ سلا اونکی کمر کا نہ دہن کا
تمکو ذرات نظر باز لیکا لیکا ٹہیرا
آئینہ اونکی مقابل آتے آتے آئیگا
عشق کی ہے پہلی منزل آتے آتی آئیگا
عالم ہی میرے سینہ مین آتش محلکا
زلف دود دم ہی چراغ طور کا
اگر باتین بنانے پردہ میر الم سخن آتا
وصل کی شب وہ کیا کرتی ہین آپسے
مجبور ہون کہ دل سے مرا دیکھا ہے بت
دیکھا یا ہے مجھے تو دن تو آج
خود صورت آفرین جہانکو ہی تو پسند
میرے پسند دیکھہ کہ مجکو ہی تو پسند
مانند شمع تو بہی ہے ای شعلہ رو پسند
ملتا نہ آدمی کو دل آرزو پسند
جنت تجھی پسند ہے یا لکھنو پسند
معشوق اسلئے ہی ہمین ہے خو پسند
کیا عجب محفل سے ہو کافور شمع
وہ اٹہے آداب سے ہی یہ بہر انکے تہا داغ
کیونکر بہا مین تہا ایہم اپنا وداع فراق
وصلکی است نہ آنے کوئی بد اختر ابتک
حاصل ہو نہ وصل مین ہے بدعا فی
ٹہنڈی سانس مین صفت یا دیکھیے عرش
لگا وسر نہ دنبالہ دار انکہہ مین
رات بہر لو کا عالم ہے سحر کچھہ بہی نہین

راست سفلہ مین تہا پیادہ کسطرح
مصر مین اونکی زلیخا لی لگائی قیمت
دوا کیا ہی گر شاعر دوستی کر لیتے
بیچل آ شوق شہادت دفتہ رفتہ تو سمجھے
ستارا جب کبی ٹوٹا ملا یہ چرخ آلے
یاد رہو تو کچھہ دلکو تسلی ہو ہمارے
رخ دکہاؤ تم تو ہم بہی دیکھہ لین
اغیار کی جنگی زمیری سنتے لینا
ہا تہہ کو ہاتہہ کسیکا نہ نظر آئیگا
کسی یارہ کے عاشق تو نہین ہو وہی
کبھی یہ بات جاتا تک نہین ہو بچپن
سچ ہی یہ اپنی اپنی ہے یا ہر پسند
وقت آخر وقت ہوا اوٹہی نماز کا
آئی ہی شکلے زمزمہ اپنی بدنین روح
جو ہمسے پوچہتی ہو یہ ہم تمسے پوچہتے
یہ وضع یہ لباس یہ حسن ابتک کہان
تمہیں اونکی وصلکی تو کر چکی ہیت
اونکی استقبال کو جاتی فرور
کہہ مانی سے کہ میرا اسطرح کہینچے شبیہ
محروم ہے وصل سے کہو گئے اپنے
امانت یہ ہی ایک وہ نشین کی
ایکدم ہی نہین ہم یاد خدا کرتے
ہمسے کیا بعد فنا ہی اون انکہونکو
یہ جہو مجہسے نسل نکہت گل
مدتون دیر و حرم کی سیر کی

چال ٹہری ہو گئی جسوقت فرزین ہو گیا
تیری بازار مین یوسف کا نہ سودا ٹہرا
کسی طرح کہا دہن مین کچھہ کلام آتا
قتلگہ مین آج قاتل لے آتی آئیگا
قیامت سے غضب ہے ٹوٹنا پر تمین انکا
جہوٹا ہے ترا وعدہ وصل آج ہی کل کا
سنتے ہین قصہ کلیم و طور کا
ایک ٹہسکا محتاج ہی شیشہ مرد لکا
میرا ہو لکا بہلکا دون آج کی رات
رات بہر کرتے ہو تم آہ و بکا کیا باعث
میرے دعا مین ہی ہے گی اثر کسطرح
رعیت تجھی قریب ہے ہمکو ہی تو پسند
ہے آب تیغ یار سے ہمکو وضو پسند
ہمکو ازل کی روز سے ہی خوش گلو پسند
آتا نہین ہی کوئی اگر خوبرو پسند
کیونکر بہار دلکو ہو لکہنو پسند
اب آنہ مانین جسمین ہے تقدیر حیدر فقط
کیا کرے ہی یا تو سے معذور شمع
سر ہو سو یاں قاتل تہہ دامان کی طرف
کیا ذکر دہن کا نہ ملی اونکی کمر تک
نہین نہ ضرور ہی کہنا کسی قابل
کام رکہتی ہین یہ کچھہ اوس سے جو کام
سبزہ قبر پر آ کی ہی جو چرتے ہین
مین تمہارے گلی کا نا ہین
کچھہ نہ تو لنے وار دمیخانہ ہون

دل پر الٹی کیا کہیں ہول آئی ہیں حضور
برسوں جانا ہیں ہیں آئی تہیں یہی
تصور میں جو بوسہ لیلیا تہا ہمنے ہونٹھ کا
کرتے ہیں دعوی خدائیکا یہہ کرشمہ بار
بندتو نشے وہ بوتنی پالتی ہیں عدہ وصل
اوس شوخ جانانی نکلی ہی کرکے جسکا
جانکی جو کسی ز مرا غزت جو زشنید
کشتے سے ہو یہ سرح ہمکو عنایت
فقر جانمیں جو جب آئی نہیں نظر
حال کی یہ کہانی سنکی بولی نازسے

کہوئے ہوئے سے آئے کچہہ پا جاتے ہیں
صورت کبہی کبہی دکہا جاتے ہیں
رہا آزردہ آتی بات پردہ تیغ خونریز
خصلت بندہ نوازی تو جتنے کہتے ہیں
شام ہوتی ہی تو کہتی ہیں سحر ہو دو
انداز تو کیلا ہو ذرا بانکی ادا ہو
جو تیلی ہی چلمین وہ سو چکی کنٹ ہو
عدالت … دی کل … ہوں
رو یا لپٹ لپٹ کی تمہی اشتباہ سے
ہی تو جہوٹا پریت لجیسی افسانہ ہے

تجہو ودہ یوں نشت حسن تماشا بین
کمر کا حل ہو ہرگز نہ عقدہ سمجہا گو نستے
آمد پسند اپنی طبیعت سدا ہی
ایک ہی جلوہ مینا و کعبہ ہی مگر
عزت ہی شہنشاہ بیٹھا … سر پر
یوں نہیں ہیں سرا لبتان یا انسان ہی جہکی
آئی جب تے گلابی کی رار گیسو
ٹہکرا رہی ہو کاسہ سر گام گام پر
بد مزاج اکی تہا یہ بدنیا ہی ہوگئی
ہم تو کوئی پاس ہے یاہر ہیں کیتی قدم

جس طرح سرت ہو ہیں کیف تمر الجبین
رہتی ہے بچہلے شباب دین نگہ گو ہرین
مضمون شعر ہمنے کسیکا گہڑ تے نہیں
اتفاق آئے تیغ و ہمین ہیں کہیں تنہا
چہوٹا ہو جو آنکی صدقے میں ہما ہو
ہر بات میں لذت ہو طبیعت میں مزا ہو
لوگ سمجہے ہو کے آج ہمیں گیسو
اٹہکہیلیوں کی چال چلو راہ راہ سے
کالیاں دیتے ہیں وہ ہر بار اٹہتی بیٹہتے
قیس جو صحرا میں تہا سے عجب دیوانہ ہے

ہرچند تخلص ہرچند کشور نبیرہ راجہ گل کشور عمایدِ شہر دہلی سے تھے اونکا دیوان چہپ گیا ہے اور یہہ چند شعر اوسمیں سے منتخب ہوکر یہاں لکھے جاتے ہیں ایسے شاعر موصوف کا سلیقہ شعر و خیال عیان ہے ۔

یا عین عشق نے جلوہ ہی جو اوس شاد کا
جام صہبائی لیا بوسہ لب کا
جب وہ کہاتی اک بت چین کے تصور میں
یاد آئی بزم میں اوس مصحف رخسار کے
سرکشان یا بعد ام ہنج رہتی ہیں سر
پشت آئینہ کا پایہ وصل رد انہ ٹرا
جو پوچہا یار نے الفت کو میرا جسم نیم رکھ
آتش … شعلہ فشان
مرکے غم سے میں جہٹا خنجر لی جو ل
رنجش غم سے سلیمان کا جو اوترا
بیٹہے بیٹہا یا جو کل یار نے جوڑا بند
بوسوں جو … جہد
رخ پہ زلف … عکس …

سرد میری قتل کو خنجر بنا جلاد کا
قلقل مینا سے نکلا غل مبارکباد کا
دہیان دل میں آگیا اوسدم جلد کی آنکھ کا
قلقل مینا ہی ساقی ہو وہ قلقل گیا
نقش خط ہاتہوں کی اوداگی کچھ نم ہو
شمع کی عکس میں کی … عالم ہو
دہان آستین سے منجہ نیگیا ہم کا
بادکشن بادہ صبا دامن ہاموں ہوا
میں ہو لیکن خنجر وہ میرا ممنون ہوا
گہر میں جب میری پری کا ادتار اوترا
آجتک مجہنے اس لطف کا بدلا اوترا
کیا زمین پر کوئی گردوں سے فرشتہ اترا
پر نگ مہر ہو … سیا گیا

درد دل کو دمبدم ہو درس تیر یاد کا
بلبلوں کو ہو گیا شوق اسیری خود بخود
سیل گریہ سے ملا ایک عرق ہو گیا دو
استکبار کی الحاح کچہ تہا دو …
سیر صحبت سے ہو رم … آخر غم کو
رہیگا آہ دلمیں بعد مردن آخر غم کا
یکسو ہی … شور … غم کا
آب میرے اشک سے قاتل نے خنجر کو دیا
خانہ دیدہ میں ہوا آنا زمین جلوہ گر
باغ دنیا میں ہیں پاکرے لو وہ جاے
سطح … تلخ کو دوزے
پر نگ مار جو … زمین پر سکتا ہے
پردہ ظلمات لپیٹ … ہے

مکتب سینہ میں پڑہتا ہے سبق فریاد کا
کیا رگ گل سے بنا ہے دام اوس صیاد کا
کہکشان ہے چرخ پر یہہ گذر یل ہو گیا
تیر کی تعظیم کو گوشہ کمان کا خم ہوا
واہ سینہ صورت نقش تن … غم ہوا
بلبلگا خاک تربت سے بگولا دم کا
ٹہرا اور ولادت میں … صبح دم کا
جو ہر شمشیر موج چشمہ حیوان ہوا
اندرون ہفت پردہ … جاسوس کا
ز تن گل سے کبہی شو بکو جامہ اوترا
مرغ دلکو … کا کل کا داز اوترا
… سنبل کو کیا … زلف کھینچا
شمع … بزم کو گل کردیا

اسقدر ہے تو پیام پر صفائی یار پر
تار نظر کو کرتا کمربند یار کا

دیکھکر عکس چاندنی ہو سایۂ دیوار پر
پر کیا کروں نظر نہیں آتی کمر مجھے

آتا نظر نہیں کوئی جسکا نظر مجھے
یہ نظر جسم جو توسیہ ہے جاتی ہے گرد

تبلائی یار کا جو نشان کمر مجھے
تری قدم میں ہی کیا طاقت جام نظر

ہمت تخلص لالہ اقدمن ابن لالہ سیتارام باشندہ بہالی شاگرد مقصود عالم۔

مین وہ صیاد ہون وقت ہے یہی پر سفوتر
پوچھتی ہو غیر کو پوچھی خبر مجھی نہیں

ہمت تخلص منشی بنسی دہر کایتہ سکسینہ لکھنؤ خاندان شیر الدولہ مؤید الملک مہاراجہ بالکرشن بہادر حسارت جنگ دیوان شاہ اودھ سے شاگرد منشی جنیڈو لال زار کی ہین اور کوئی شاگرد ماموں لال نادم کی بتاتی ہین لیکن اوس خط کی تحقیق سے لکھا گیا ہو اور یہ چند شعر ہین

کیا بسینہ سے جو ہے یار تری گیسو
مار ہائی ہین اڑ اوڑکی ہوا سے اک

زہر اوگلتی ہین یہ افعی سے ہی ڈر گیسو
ہو گئی خیمہ جو نکی ہین سر گیسو

کہلگیا راز یہہ ہند وہین بلا کی مجر
اس بت شوخ نے اب باندہ لیا ہے جوڑا

آئی جب نشان زرہ کی کمر پر گیسو
سگی شک کا نافہ وہ معنبر گیسو

شعلہ عارض انور کا دہواں ہے بلجا
طرفہ اس حسن خداداد کی تہد ہین گواہ

کون کہتا ہی کہ کہتی ہین وہ سر گیسو
مصحف ہے چہرہ چپ و راست ہین کاتب گیسو

کب شعبدہ کوئی ہو سکتا ہے بیان انداز
کیا جمی مال بات ہی تری بجا مہ

دہیا نہین لاتی نہیں سانپ کا منتر گیسو
ریشہ دیتا ہے دم وصف معنبر گیسو

ہنر تخلص بابو دیو کی نندن سابق اہلمد کلکٹری الہ آباد تھی بعدہ ریاست گوالیار مین سررشتہ دار صوبہ سیلگڑہ کی رہی اب ایکار ہین اور الہ آباد مین رہتی ہین اوہنون نے بھی اس تذکرہ کی تالیف مین بندہ کو بہت مدد دی ہے رازق مطلق انکو جلد بر سر کار کری یہ چند اوکی اشعار سے جو اوہون نے بھیجے

نیند بالکل نہین انکھہ مین آتی تھی
دشمن جو اب ہی ہے شب فرقت کیسی

سید ہی باتو نسی ہو جاتی ہو تم ٹیڑھی صاحب
کفر و اسلام مین گو سطح جھگڑا ہوتا

ہو گئی آپکی کیا جانی عادت کیسی
کیشو رحم مین اگر فرق نہ اتنا ہوتا

ہندی تخلص رائے کنہیا لال صاحب اگزیکوٹو انجنیر بہادر لاہور جو اس زمانہ مین نامی گرامی اشخاص اور علماء باکمال ملک پنجاب سے شمار کے جاتے ہین اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیف فرما چکے ہین ۱ گلزار ہندی پند و نصیحت مین ۲ بندگی نامہ ۳ یادگار ہندی جیسے بیرون بادشاہون حکیمون اور اوتارون کی حال مین ۴ اخلاق ہندی علم اخلاق مین ۵ مناجات ہندی ۶ رنجیت نامہ مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر مرحوم کی حالات مین ۔ از انجملہ مناجات ہندی جو بطور دیوان کی مضامین حمد و ثنا خالق ہر دو سرا مین ہے ملاحظہ سے گذری اور یہہ چند شعر

ہی وجود جزو کل مین تری حکم سے ہوا
کردیا ہی مجکو اوس نقاش نے

نیست و ہستی مین ظاہر ہے تماشا تیرا
نقش لوح جہان پہ نقش عجیب
ہین بازار سیکڑون موجود لیک

حضرت خالق نے ہندی پر بڑا احسان کیا
زیست کا مضمون جو تم ہو سوچتے
اوسکی حمد مین نہین کرتی کلام

بخشکر تاج شرف اشرف مخلوق کیا
جان لو آخر کہ یہ ہوگا غلط

ہوش تخلص سوتی بہاری لال نام رئیس میرٹھ شاگرد ظہور۔

خون ٹپکتا ہے دیدۂ تر کا
نالہ تیرہ ہے اور دل غمناک

کہلا گنجینہ لعل احمر کا
ہے جو لد ارغم کے لشکر کا
ہی کو نسا وہ دن کہ نہین لیتے آہ

سوز مضمون سے ہو خاکستر
کیا کہوں حال بار لب آہ ہوش
اور کونسی وہ شب ہے کہ شور و فغان نہین

فکر ہے بال پر کبوتر کا ۔
رنگ بگڑا ہے کیا مقدر کا

ہوش تخلص منشی تلک رام صاحب یوان ملازم مطبع اودہ اخبار لکھنو

تسکین کیا ہو عدو سے دل امتحان مجھے / دم بھر میں بھول جاوگی انکی امتحان مجھے
ہستی سے میٹتی خود جنوں میں تمکین کی / ثابت ہونا انکی نمرکا نشان جیسے
تڑپونگا میں بھی ماہی بی آب کی طرح / دکھلائینگے وہ ہی کاکل و پیچ پایان مجھے

ہوشیار تخلص منشی کیول رام قوم کایتہ سکینہ سکندرہ ملی ولد لالہ لال بابو جنکہ جنتی افواج بیگم شمرو صاحبہ ہی اور فارسی کے سلوں میں خوب علکر رکھتے ہیں اور سیاق اسباق میں اپنی وقت کے اوستاد ہیں اونکی تیزی طبیعت کی یہ ایک عجب مثال منشی ہرگوپال صاحب تفتہ تخلص نے لکھی ہے کہ تمھینگا بیس سال کا ذکر ہے کہ آپکو انگریزی پڑھنے کا شوق اور ریاضی سیکھنے کا ذوق ہوا ۔ ۔ ہرگوپال یلی ہرن مالا یا دکی اور ماسٹر رام چندر صاحب سے حساب سیکھا شاید ایک ہفتہ گذرا ہوگا کہ حساب بہت سے کر ڈالا کہ جس میں بہت خوشخط لکھکر لائے اور کہا کہ دیکھو اوستادجی یہہ منتی لکھا ہے سبحان اللہ تیزی ذہن اسی کو کہتے ہیں ۔ یہہ صاحب ابتدا میں شمرو کی بیگم کی سرکار میں ملازم تھے اور پھر وہ نانکار روزگار چھوڑ کر معلمی کا پیشہ اختیار کیا اور دہلی کے بعض میرزاوں کو اونکو چہا پڑہایا بعد جیلخانہ کی قیدیوں کی تعلیم کے لئے مقرر ہوئے ان بعد سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ہوکر اپنا کام انجام دیتے رہے جب ضعیفی کے سبب سے مصائب دورہ کی تحمل نہوسکے تو ممالک مغربی اور شمالی کی افسران سررشتہ تعلیم نے قدردانی سے اونکو مدرسہ چاندپور کا مدرس کردیا چنانچہ ابتک اسی عہدہ پر مقرر ہیں میں نے منشی ہرگوپال صاحب سابق الذکر کی تحریک سے اونکو واسطے بہیجنے اپنی اشعار کے تکلیف دی تھی چنانچہ اوہوں نے مہربانی کرکے اپنا بھی بہت سا فارسی کلام بہیجا اور چند شاعروں کا کلام بھی لکھا اونکی علمی استعداد اونکی تصنیفات سے ثابت ہوتی ہے چنانچہ ابتک قریب بیس کتابوں کی تصنیف کر چکے ہیں جو ہر علم اور ہر فن مثل طب حساب ہندسہ ہیئت عروض قافیہ بدیع بیان معانی قواعد فارسی وغیرہ وغیرہ ہیں اور وہ میری رای ناقص میں باعتبار تصانیف قصیدہ اور نثر فواید علمیہ کے قوم کایتہ کو بھی باعث فخر و افتخار ہیں پرمیشر اونکو سلامت رکھے کہ ایسی ایسی اجلہ کرام کا وجود اس جزو زمان اور اس آرام طلب قوم میں غنیمت ہے اونکا فارسی کلام تو اول حصہ میں درج ہوچکا ہے اور اردو اشعار یہاں لکھے جاتے ہیں ۔

ملایا خاک میں دکھلا کے تونے قد بالا کو / ابھی کو سرو کو شمشاد کو ہم عمر کو طوبا کو
شراب چشم میگون سے جو گیا اب سا ایام یہاں / صراحی کو پیالہ کو سبو کو خم کو مینا کو
خط و زلف و قد و عارض نے تیری کر دیا ثابت / سمن کو سرو کو سنبل کو ریحان کو مطر کو

ہیرا لعل ناظر سب جج کورٹ میرٹھ مصنف مثنوی نشاط حسن یہہ چند شعر انکی کتاب مذکور سے منتخب ہوئے ۔

شکر پروردگار ہر دم ہو / گو مہینا تو دن ہو یا کم ہو
زندگی کا تو اعتبار نہیں / ہان زمانہ کو کچھ قرار نہیں
چہا گیا کچھ خمار سا مجھکو / آگیا انتشار سا مجھکو

یار تخلص کاشی رام اہلمد عدالت شاہجہان پور باشندہ بہالی شاگرد مقصود عالم مقصود ۔

چھپ گئی میری حال کی اخبار / تجھکو ای بیخبر خبر نہوی

یاس تخلص تن سکھ رائے ابن رای چہبی پرشاد قرابت دار راجہ الفت رای شاگرد مقصود ۔

یار کی آئینہ رخ کی تجلی دیکھو	صاف شیشہ کا گماں ہوتا ہے دیوانوں کو

کیفی تخلص لالہ دیبی پرشاد صاحب دہلوی شاگرد حافظ غلام دستگیر مسکین ۔

کیا کہوں در پہ کسی کے یہ گذاری ہم نے	دل بسمل یہ ہوتا تھا جو کچھ ہم نے کیا	ہم کہتے تھی تو سنی آسکی پیار تہا کل	چار دن کی تو نہ الفت انکی نادانوں کو

تقریظ از تصنیف لطیف زبدہ شیرین بیانان ازل و ایدیتی احمد حسن صاحب طالب العلم مدرسہ ریاست ٹونک

موزونی الفاظ نظم حمد اوس ناظم بے ہمتا سے جس نے مطلع روشن آفتاب کو بیاض دن پر رقوم اور مصرع برجستہ ہلال کو سواد شب پر منظوم فرمایا اوسکے آبیاری فیضان سے ہشت بہشت کو تازگی حاصل اور اوسکی سازگاری احسان سے نہ سپہر کو بلند آوازی کی سوال ہے ۔ قطعات مہر تجلی قدرت اوسکی سے متجلی اور ابیات برج تجلی صنعت اوسکی سے تجلی ہوئی سخن سخنوران عاقبت عنایت اوسکی سے موزون اور بیان زبان اوران اصابت ہدایت اوسکی سے بصواب مقرون ۔ **قطعہ**

وہی صانع کہ اوسکی صنعت سے	ہوئی مصنوع آسمان و زمین	وہ کواکب کے نور سے روشن	ہر رخ گلرخان سے یہہ رنگین

اور رنگینی معانی تمام نعت اوس معجز بیان میں ہے کہ مجموعہ موجودات کا اوسکی نظم شریعت میں قافیہ دار انتظام ہوا اور دیوان کائنات رباعی چار یار اور منتخب اہل بیت اوسکی سے ردیف احترام کو پہونچا ۔ اور وجود جود فزا اوسکا ایک فرد ہے

سحر کامل عروج و کمال میں اور اعضائے بیضا ضیا اوسکی ترکیب بند میں سحر و افزوں جمال سے **قطعہ**	وہی بانی کہ اوسکی فکرت سے
ہوا منظوم حمد ایمان	نظم حسان نے اوسکی برکت سے
پایا حسن نظام و استحسان	اما بعد ضمیر گلشن نظیر گلچینان

گلستان معانی اور چمن پیرایان بوستان سخندانی پر مخفی نہ ہو کہ یہہ ہیچمدان ہیچ میز مرحومت حضرت صمد خاک رقیض احمد اکثر عزیز صغیر سنی سیکہنے زبان انگریزی میں اسکول سرکاری شہر محمد آباد عرف ٹونک میں مصروف ہے منشی خجستہ سیر منشی لالہ الچھی رام صاحب آذر تخلص بانی مدرسہ اول انگریزی مدرسہ مذکور نے کہ یوم آغاز نوشتخواند اسیاز مدرسے عنایت مشفقانہ اور الطاف محبانہ فرماتی ہیں اور بوجہ ہم سبقی کی اکثر بمقتضائے مہربانیونکی پرشنیو لکہنی میں مدد دیتی رہتی ہیں فرمایا کہ میرے برادر معظم نے تذکرہ اردو شاعران ہنود کا تالیف فرمایا ہے اور اب جلد چہپنے والا ہے تو بھی ایک عبارت ایسی لکہہ کہ اوسکی ساتھہ مطبوعہ ہو اگرچہ اس ناچیز کو کوئی لیاقت ایسی نہیں کہ اس تعمیل ارشاد کی قابل ہوسکے بخیال اسکی کہ ارشاد و دوستاں کی تعمیل ضروری ہے یہہ چند سطور پیش کرتا ہوں ۔ یہہ مجموعہ جمعیت آئین قوم شکین سے ایک سنبلستان ہے تسکین ۔ اور یہہ ذخیرہ نضارت قرین منظوم رنگین سے ایک گلستان ہے بہار آفرین ۔ نظم سازونکی لیو ساز ۔ نثر طرازونکی واسطے طراز ۔ حریفونکو ظریف ۔ شیرین مذاقونکو ظریفونکو لطیف شیرین گفتار ۔ اشعار ختم از دل برخاست ۔ نظم عنادل در گلزار ۔ اشعار صفات محبوب میں علم تذ و انفصال علم ۔ اور اعلام ـــــ مدح معشوقین صفحہ دیبا رمعلم ۔ سراپاے از عیب بری سراپائے دلبری صفت عشق شیرین کلام نمکخوان گفتار ـــــ بہترین اشعار عاشقانہ ۔ خوشترین نازمحبوبانہ اوصاف ، وزو وصال ست آثار فضا نمخانہ بہار منظومات قدرت سخن آفرین لی سخن سزاوار آفرین جسکے مولف واقف دقائق سخنوری کاشف حقائق نکتہ پروری بہ شناسی معنی آشنایان قدردان دانایان گوہر درج ہنروری اختر برج سخنوری نو بادہ نو رسیدہ چمن فراست ثمر نخل رسنہال گیاست رحیق

تحکمہ دانش و بینش - سر جوش میخانہ آفرینش مجموعہ کمالات انسانی مرات تجلیات یزدانی فیض بنیاد خوش تماش منشی دیبی پرشاد صاحب بشاش نایب سررشتہ دار محکمہ اپیل اعلی راج جودہ پور ہین در حقیقت کتاب فیض مآب ہی اور انتخاب لاجواب ہی۔ ایسی تالیف کا خیال آج تک کسیکو ہوا ہوا نہین - بلکہ نکو سکے اصحاب دانش اور ارباب بینش جانتے ہین کہ تالیف اسکا زنا مردانائی اور ترتیب اس نگارنامہ عنائی ہین کسقدر تکلیف ہوی ہوگی مبصران اولو الابصار سے امید ہی کہ بگوشہ چشم التفات اس بیاض مشکین سواد پر نظر فرماوین - راقم حروف کہ نا آشنای آشنا مین معترف ہی مجستان مصروف حسن بیان و مشغوف محاسن معانی سے کہ حسن انصاف مین موصوف ہین مترقب صنوف عطا بوقوف خطا و مترصد الوف احسان تحسین موقوف امتحان ہے

قطعہ تاریخ سال فصلی

بشاش بحر عقل لکھا جو تذکرہ | بیشک ہی کتاب نہایت عجیب ہے
فصلی جو سال کیلیے کرتا ہی فکر مفر | آئی صدا یہ کانمین یہ تاریخ ہے
سطرے چند دلپسند ۱۲۹۹ فصلی

از نتیجہ فکر بلند و طبع رسا پیوند شاعر سخن پرور منشی لچھمی نراین صاحب آذر -

کہی آفرین صد آفرین کہ آپ سے نہایت بڑی کام کو انجام دیا ہے یہہ عجیب تذکرہ مخزن الاشعار تالیف کیا ہے آج تک ایسا تذکرہ کسی نی نہین لکھا واہ واہ کیا ہمت کا کام کیا ہی گویا دنیا مین اپنا نام کیا ہے

قطعہ تاریخ

مرتب ہوا تذکرہ شاعرون کا | میری دلکو از بس مرغوب ہے
یہہ بشاش عاقل کی تالیف ہے | جسے دیکھکر جی محجوب ہے
عجایب غرایب یہہ کیا خوب ہے | یہہ ہی اوسکی تاریخ لکھ دیا آذر

قطعہ تاریخ طبعزاد مجموعہ مکارم اخلاق شاعر شہرہ آفاق نہال گلاب سنگھہ صاحب مشتاق تا شدہ سیر گھہ -

وہ لکھا ہے تذکرہ یہ حضرت بشاش نے | دیکھکر کہتی ہین جسکو واہ واہ سب اہل دید
ختم کا سنہ لکھا ہوای مشتاق یا زدہی ہوش | کیا ہی زیبا ہی کلام ہندوان پر خرد

ایضاً

خوب لکھا ہہ تذکرہ واللہ | واہ بشاش تیری کیا کہیے
ایسا کوئی نظر نہین آیا | سیکڑون ہمنے تذکرہ دیکھے
اوسکی اتمام و طبع کی تاریخ | کہیے مشتاق گر کوئی پوچھے
پڑہتا یہہ مصرعہ از سر پیار | نغمۂ بلبلان ہندی ہے ۱۲۹۹

ایضاً

لکھا تذکرہ شاعران ہنود | یہہ ایجاد بشاش کی ہی نئی
جو پوچھی کوی تجھہ سی مشتاق کل | تو کہتا ہی مخزن شاعری ۱۳ ہجری

از شیخ شرف الدین صاحب ظہور شاگرد حضرت مشتاق جو فن شعر مین مشتاق اور پیر صاحب اخلاق ہین

تذکرہ لکھا عجب بشاش نے | ہندوان شاعر کا اسمین حال ہے
سوچتا کیا ہی ظہور خستہ تو | لکھہ عجائب یا زوارد و سال ہے ۱۳ ہجری

قطعہ تاریخ از مصنف کتاب

پھر کھلا ہی امید کا گلزار | تذکرہ دوسرا ہوا تیار
جلد ہی اوسکی تازگی پہ نثار | اور سواد اوسکی شام زلف نگار
تیسرا نام مخزن الاشعار ۱۳ | بی کم و کاست کرتا ہی اظہار

بلبلو شکر ہے ہزار ہزار | فصل گل پھر چمن مین آئی
تذکرہ کیا ہے ایک گلشن ہے | ہی فصاحت کی آستین کا طراز
تین ہین اسکی نام تاریخی | مخزن الشعر سی سن تالیف
نام سیوم ہے عیان بشاش

آئی پھر باغ مین سخن کی بہار | پھر مئی عیش سی ہین سب سرشار
بلبلین نغمہ زن چمن مین ہزار | ہی بلاغت کا طرہ دستار
پر ہر ایک کا جدا جدا ہی شمار | ہی عیان فصل شمس نصف نہار
سال تاریخ ختم بے تکرار

یار و پھر ہوا ہی نخل مراد | لیجئے شاعران ہند و کا
ہی ارم اوسکی رنگ یہ قدا | ہی بیاض اوسکی صبح عارض حور
مخزن الشعر ۱۲۹۹ مخزن الشعرا ۱۲۹۹ | سال ترتیب مخزن الشعرا

تمام شد

ضمیمہ آثار الشعرای ہنود

جن حضرات کا کلام بعد اختتام کتاب کے ہم پہونچا یا تام و نشان معلوم ہوا وہ اس ضمیمہ میں بترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے اور جنکا کلام نہین ملا اونکے نام پر ہی اکتفا کیا گیا تاکہ یادگار رہے اور بروقت طبع مکرر بشرط دستیابی کلام بھی لکھدیا جاوے گا۔

آرام تخلص منشی رام پرشاد ملازم راج چھبی پور شاگرد نوازش سو گیری۔

خود آئی ہین اب دیکھنے کو عیسی دوران	کیا خوب کیا ہی میری نالہ نے اثر آج	دیکھی ہی تجلی جو کسی برق نگہ کی	قابو میں نہ دل ہی نہ سنبھلتا ہی جگر آج

آفرین تخلص لالہ بہاری لال ساہوکار فرخ آباد شاگرد صفیر اپنے شہر کے اچھے شاعروں میں سے ہیں اور نازک نازک مضمون باندھتے ہین یہہ چند شعر اونکے جو پیام یار وغیرہ رسالجات سے منتخب کئے گئے تہے یہان درج کئے جاتے ہین۔

خود گلا کاٹ کی جا سا نہین ہونیوالے	ادہر ہو نگی وہ کوئی مرنیسی ڈر نیوالے	صبح سی آج پریشان ہی کیون حال اپنا	کس پہ برباد کی ہین بال بکھر نیوالے
اعجاز میں آپ سی اچھا ہی کوئی	بیمار ہی کہتی ہین مسیحا نہین کوئی	تم دیدۂ باطن سی میری دلکو نہ دیکھو	داغ غم فرقت مین سویدا نہین کوئی
حیلہ سی عیادت کی کسی روز چلی آؤ	بیمار کو کیا دیکھنی جاتا نہین کوئی	اک بلای آسمانی داستان زلف ہے	اک قیامت ہی کہانی یار کی رفتار کی
میری گھر مین آج آیا ہی جو در تک تے	چاندنی ریلی ہوی ہی جلوہ نما کی	مشتاق اذیت کی ہین ہم اور زیادہ	سیکھو کہین تم جفا کی ستم اور زیادہ
	ای آفرین اوس شوخ کی قدم لوتین اسیم	بڑہ جای جو دو نا تہہ ستم اور زیادہ	

اخگر تخلص منشی چتی لال قوم کایستہ سری باستب باشندہ بدایون ایک آزاد وضع اور سادی چال کے مرد آدمی تہے منشی دیبی پرشاد سحر اون کے صاحبزادے ہین مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہین ملا۔

اصغر تخلص مہابیر پرشاد محافظ دفتر عدالت شہر بھوپال۔ یہہ شعر اونکے طبع زاد ہین۔

سودا ہوا ہی جیسی مجھی زلف یار کا | بدلا ہوا ہی رنگ دل بیقرار کا
مقبر و فاتحہ کو آئیگا وہ شعلہ رو تو صنم
عرض حال دل بتایا کو شکوات سمجھے | مدعا صاف تہا پر کیا کرین وہ لٹا سمجھے
ہین پوچھتا شمع کو آج اسی مدفن

افسر تخلص منشی اجودھیا پرشاد خاندان رای ہمت رای مختار المہام ریاست ٹونک سے ایک بڑے عالم و فاضل اور شاعر صاحب دیوان اردو فارسی کے ہین پہلے علاقہ پنجاب مین تحصیلدار تھے اور اب بہ سبب نابینائی کے فرخ آباد مین خانہ نشین ہین لیکن ہم کو کوی کلام اونکا دستیاب نہین ہوا۔

اکلیل تخلص بھگوان سہاے طالبعلم اسکول بلند شہر شاگرد ناز بلند شہری۔

وصل کا ہی عبث گماں تجکو | ہم تو عاشق ہین تیری صورت کے

الفت تخلص الفت رای نائب منشی ڈویژن مین پوری سکنہ اٹاوہ۔

ہم ملک عدم کا کرین اور سفر آج | ملجای اگر یار کی آنیکی خبر آج

انجم تخلص لچھمن پرشاد خلف منشی رام سہاے تمنا برادر عم زاد لالہ شادی لال چمن کے ہین قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ انکا ایک قطعہ تاریخ الف لیلہ منظوم مین دیکھا گیا تہا اور کلام دیکھنے مین نہین آیا۔

ایمن تخلص گنگا سنگھہ سیالکوٹی۔

دلبر تو جب بر مین مجھی کیا نظر آئے | یارب مری دلدار کی جلدی خبر آئے

بال تخلص لالہ بالکشن ولد لالہ سدا سکھہ بعل باشندہ علاقہ کول جو بالفعل ٹونک مین رہتے ہین یہ شعر انکی تازہ مشقی کے شعر ومین سے بعد اصلاح درج کیا گیا۔

لگا یارو گر جو اسمین عشق کا کیون یالا | ابہی تو کھیل تماشہ کے تہی یہ دن

بقا تخلص لالہ بالگوبند قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ شاگرد منشی شادی لال چمن اور حال معلوم نہین صرف اسیقدر بنظر یادگار غنیمت سمجھکر لکھا گیا۔

بندہ تخلص امر چند مدرس ریاضی مدرسہ بھیرہ ضلع شاہپور علاقہ پنجاب اور حال معلوم نہین۔

بہار تخلص منشی کنولال رشتہ داران لالہ شادی لال چمن لکھنوی سے ہین۔

بہار تخلص منشی بشیشر سہاے شاگرد شادی لال چمن ہین قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ۔

بہجت تخلص چرونجی لال خلف منشی شیولال باشندہ محلہ نوبستہ لکھنؤ۔

بیتاب تخلص منشی شنکر لال خلف لالہ ایسری پرشاد سکندر آبادی حال مقیم اجمیر انکی شعر کچھہ پہلی ہی لکھی گئی ہین اور کچھہ پھر اب لکھے جاتے ہین جو اونہون نے سال گذشتہ مین مجھکو بمقام اجمیر دئے تھے۔

پہلی سی وہ اب نہین ہی جو اشر / سے کی حکایت کہتی ہین یون | آئے کوئی نہ آئے کوئے / پہلے منہ دھو کے آئے کوئے
یارب ایسا ہی کوی دن ہو / گر دل ہی کوئی نہین چرایا | ہم روٹھین اور منائے کوئے / پھر آنکھین کیوں چرائے کوئے

یاں جان عبث غذا ہمین ہے
یون بت تو خدا ایکا سبہی کرتی ہین دعوا

رو بیٹھے کوئے منائے کوئے
بت بت ہی آخر کو خدا وہی کچہہ ہے
خاک در جانانہ اسی سے شرف دین

سوگ کیا میری مرنیکی خوشی ہی اونکو
بوسہ کی طلب پر وہ لگی گالیاں دینے
سونا ہی بنانیکی ہی اکسیر مین تاثیر

رنجگی کرلی ہین وہ بزم عزا کی بدلے
امید نہی کچہہ اور بلا اوہی کچہہ ہے

بیدھڑک لالہ پرسہودیال دہلوی شعراے زمانہ حال سے ہین یہ شعر اونکا ملا تہا سو درج کیا گیا۔

دی چلکہ کہین مے لکو میری ملی ہی
قابو مین دل ہی سنبہلتا ہی جگر آج

پوکرداس - متصرم حضرات بریلی سے ہین انہوں نے ایک کتاب گیان گیتا نام حال مین تصنیف کی ہے اور کریما کو بہی تضمین کرکے ایک ایک شعر کے اوپر تین تین شعر اپنے لگائے ہین پہلا بند اوسکا یہہ ہے -

عضب ہی کہ انسان دنیا مین آ
پر اب یہی جو دیسا ہی چاہے ہوا

پریشان گناہوسنی اپنے ہوا
تو سعدیکا یہہ شعر پڑہہ پر بلا

وگر یہہ تھا اشرف الانبیا
کریما ببخشاے بر حال ما

ہوتا نظر سے خدا کی جدا
کہ ہستم اسیر کمند ہوا

تارا تخلص لالہ تاراچند لاہور مین رہتے ہین اور سوہن حلوا کی دوکان کرتے ہین اونکی تصنیف سے ایک خمسہ شیوجی مہاراجکی صفت مین اور چند شعر دیکھے گئے وہ یہان لکھی جاتی ہین - بند خمسہ -

جہان مین جو پوجا جتی ہین او مین نام ہو شیو ہین
بنا بیٹھے میری آنکھو مین پتوایا گہر شیو ہین

شیو ہو نکی قبلہ و کعبہ ہین اور سکی پدر شیو ہین
ادہر شیو ہین ادہر شیو ہین ادہر شیو ہین ادہر شیو ہین

جو تا بنیا ہین کہہ یجی اوہین نو نظر شیو ہین
اشعار

ملک الموت بہی آئی تو نپایا کا مجہے
لاغری حالی میری اتنا ہی کیا گم مجکو

آرزو مین دل آزردہ کی یاد آئی
گوش دل دادہ سی یار آئے تکلم مجکو

تلا تخلص لالہ تلارام ساکن لال کرتی میرٹھہ اچھی شاعر ہین اور یہہ شعر اونکی ذہانت اور طباعی کے گواہ ہین -

غبار آلودہ بالون نے تمہارا ستم ڈہا
ملا یا خاک مین ہکو یہ ہین کے تا ہوکر
تو جیتے جی ہار باسی ابتی کہنا کچہہ نہ اوقات صد

کیا تہا غلامیکا پراب انکا کی ٹہیری
کہین کی حال میر حرف نامہ کی سنکر

شرارت ہے عدو کی جو ہوا انکار ملنے کا

تمکین تخلص پنڈت رام جی مل قافیہ سنجان بدایون سے ہین اور فارسی اکثر کہتے ہین -

تمیز لالہ دھرازی لال قوم کایتہ سکینہ سکنہ لکہنو شاگرد منشی شادی لال چمن -

توقیر منشی چہنوجی قوم کایتہ سکنہ لکہنو شاگرد نسیم دہلوی -

ثمر تخلص منشی اودہ بہاری لال مدرس فارسی کایتہ پاٹ شالا الہ آباد انکی تصنیفات سے ایک مسدس مہادیوجی کی استت میں جسکا نام مہادیو چالیسی ہے دیکہا گیا اور یہہ بند اوسکا منتخب ہوا -

آیا ہی پہولی ناتہہ تری در پہ خاکسار

امید ہے کہ نخل امل کا ہو بار دار
خادم ہوں تیری در کا ہو کلسی جانب آر

خدمتمین آپکی ہی یہی عرض بار بار
میری خبر نہ بہولیی ای ناو یہ سوار

میر گنہ معاف ہون ہو گنہ گار کا

جلیس تخلص منشی رام سروپ تلمیذ صفیر فرخ آبادی -

قتل ہو کر ای ستم آرا شہید ناز ہے تری — سب بسر کرتی ہین کہا کر ٹھوکرین دیوار کی
یاد ہین باتین کہ گفتگو زخم داماد کی — جو رد ہٹی ہین بانو تیس حلین اونسی کہیو
ای جنون ہلتی ہے کسکو کوئی دلبر ہین غذا — چہیڑ ینگی شب وصل مین ہم اور زیادہ

جنون تخلص جسونت راے برادر حقیقی راے سدکمار صاحب بہادر مرحوم شاگرد نسیم دہلوی –

جوش تخلص پنڈت رام کشن اسسٹنٹ ماسٹر انگلش کالج رتلام –

عمر کو پاس بٹہا دو بٹہا دو لیکن — اپنی محفل سے اوٹہائی ہو عبث تم مجکو

جوہری تخلص منشی شیو پرشاد تلمیذ صفیر فرخ آبادی جوہریان سخن فرخ آباد سے ہین –

جستجو کیا ترے عیسا ہو تربت دل کی — زہر ہوتی ہی دوا گر دی ہو بیمار کی
کیون اٹہین انکی اکہو نسی بلین ترچم ہیر — کچہہ عنایت چاہتی بیمار کو بیمار کی

چمن تخلص منشی رنگ لال باشندہ لکہنو ایک شاعر شیرین سخن اس زمانہ مین ہین قوم کایتہ شاگرد منشی رام سہای رونق انکی تصنیفات سے کتاب سنگاسن بتیسی دیکہنے مین آئی عجب دلچسپ اور دلاویز نظم ہے اور یہ چند اشعار اسکی دیباچہ سے ملتقط ہوی ان حضرت کا تمام خاندان حتّٰی کہ رشتہ داران مادری بہی شوق شعر اور طبیعت موزون رکہتے ہین –

الہی سبز کر میرے سخن کو — زبان گلبانگ عندلیبی ہو یکسر
بہار تحرالہ دی اس چمن کو — بر نگ غنچہ لب نغمہ پرور
میری خامہ کو دی طوطی کی منقار — تری نکہت سی ہر گلمین ہے جو سبو
رہی تا شکر مین تیری شکر بار — تری قدرت سی بلبل ہی سخن گو

اشعار ساقی نامہ

ظہور فصل گل ہے اتفاقی — خمکدہ دلن ہی تا دنیا مین ساقی
کہاں مین اور کہان پیر تو ہی ساقی — یہی عالم میں ترا دور باقی
عطا کر دہ شراب ارغوانی — شراب تلخ سی شیرین زبان کر
کر دی پیری مین وہ لطف جوانی — عنایت سی مجھی عندلیبان کر

حشم تخلص بابو ہر پرشاد سنگہہ بن بابو رام رتن سنگہہ ابن بابو جانکی پرشاد سنگہہ خلف بابو دیو کی نندن سنگہہ صوبہ الہ آباد کے رئیس اور تعلقدار ہین بڑی عالی خاندان اور امیر ہین پرگنہ شیورام ضلع الہ آباد کے تعلقدار ہین شاعر اچہی ہین طبیعت ذکی پائی ہے منشی دیو کی نندن صاحب ماہر نے کچہہ غزلین اونکی بہیجی تہیں اونمین سے یہہ شعر منتخب کئی گئے –

مدت ہوئی کہ پاس ستمگر گیا نہین — جنگل کا خانہ ہو مطرب عشق ترا ہو — عجبت جرم او نہ تو قصور تیرا دو
حسرت مجہی ہی کسلئی آتی وفا ہین — محفل خمر دانہ ہو حیف وہ نقاہو — قدر اسکی تو ہی تم ذرا سنو تو ہی
صندل کی چاہتین ہیلو امیں کر گئے — کہان تو بار تہا ہو شوتیہ دہلان تیرا کا — سانِ شمع مین ہی رنگ سے جلتا ہو گذرا
بس درد سر کی اسکی سنو کچہہ دہاتین — مسی کو اپنی کیونکر بلاسنو تو سہی — تری محفل مین گرا ہی شمع دیدار آتا ہے

حقیر تخلص ہندہ رام اور حال معلوم نہین –

حلم تخلص لالہ جن لال ماموں شادی لال جسمن قوم کایتہ سکنہ لکہنو –

حلیم تخلص لالہ مادہو راے عرف منوہر لال بہوپالی شاگرد تسلیم – اس سے زیادہ معلوم نہیں –

حیران تخلص منشی جگنا تہہ قوم کایتہ باشندہ لکہنو شاگرد نسیم دہلوی –

خادم تخلص شیودیال شاگرد بیہوش وکیل عدالت لکھنؤ

وصف لکھتا ہون انکی صورتکی | میری مضمون ہین قیامتکی | وعدۂ وصل انکا آ پہونچا | ون ہین نزدیک اب قیامتکی
کیا ہی آئی غیر انکا وصل دلشاد | ادہر بھی ایک نظر الصنم خدا کیلئے

خازن تخلص لالہ دلارام ہیڈ کلرک خزانہ ضلع ہوشیارپور۔

کوئی سفاک سے ہین آج گذرنیوالے | منزل شہر خموشان کی اوترنیوالی | اوسکی امید بر آیگی ہاں کہنے نکہ صورت | کرگی فراہین سو بار مگر نیوالی

خسرو تخلص راجہ رام شاگرد منشی شادی لال چمن شعرائے لکھنؤ سے ایک اچھی شاعر ہین مگر ہمکو انکا کلام نہین ملا۔

خضر تخلص منشی کالی سہائے خلف گنگا سہائے تحصیلدار لکھنؤ۔

فصل گل آئی چلیں بلبلیں گلزار کیطرف | تو بھی صیاد رہا کردی گرفتارونکو | بعد مدت ہین خواہان جہانکی الفت | یاد ہم خضر بہولی سی ہوئی یارونکو
شل ہوئی گل لگی گلگون قبا کیا کیا نہین | گلشن ایجاد کی بلبل ہوکیا کیا نہین | انتظار وصل میں بیٹھی ہم تا ہین تا بہ نفس | ورنہ روز کی شاقی ہی قضا کیا کیا نہ

خلیقہ تخلص لکھمی چند فورتھ ماسٹر گورنمنٹ کالج ہٹی برانچ اسکول قوم برہمن پوکرنہ باشندہ اجمیر عرصہ دو سال سے شعر و سخن کا شوق کرتے ہین ہندی فارسی انگریزی اشتو مارواڑی عربی اور اردو مین شعر نظم کر لیتی ہین اوراپنی کو شاعر ہفت زبان بتاتی ہین ابتک چہہ دیوان تصنیف کر چکے ہین اور چند کتابین اور بھی بنائی ہین مثل مرقع فیض گنج خلوت گلشن خیالات بہار ستان لطایف دہرا کی کلیات وغیرہ یہ چند شعر انہون نے اپنی تذکرہ مین درج ہونیکے واسطے لکھادیے تھے۔

گلشن ہین گرتی پہرتی ہی باد بہار آج | شاید ہوا سی ہی لگی کوی یار کی | خط جو نکلا اوبال حسن ہوا | صبر ہی میری دل کہا یکا
قرین چشم ہین زلفین صنم کی | کمند دمین دو آہو کی خطا کی | قطعہ زلف و عارض نگہ و خال و خط اور چشم | جب مانگین گیے جو پہلو ہین کبر دل تیرا
اسلئی دیتے ہین دو دل ہیکو سبنہ نکال | پہر نہ یہہ ہوگا نہ اسکا کوی سایل ہوگا | ہونگی نرغا چمن تنع تبسم سی حلال | وہ گل جو چمن مین کبہی خندان ہوگا

خوش تخلص منشی کربا شنکر باشندہ بدایون منشی دیبی پرشاد سحر تخلص بدایونی کے شاگرد ون سے ہین اور اردو کی شاعری مین ایک اچھی دستگاہ رکہتی ہین۔

خوش تخلص لالہ گوپال سہائے سکنہ لکھنؤ قوم کایتہ ایک اچھی شاعر ہین اور انکا تاریخی قطعہ شیوپران منظوم مصنفہ منشی شنکر لال فرحت مین درج ہے مگر ہمکو کوی شعر انکا نہین ملا۔

دانش تخلص ہیرا لال قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ اور حال معلوم نہوا انکی تصنیفات سے ایک قطعہ فارسی بابت تاریخ خاتمہ کتاب سنگاسن بتیسی نظم مصنفہ منشی رنگ لال چمن مین درج ہے۔

دریا تخلص نندلال محافظ دفتر راج کوٹہ۔ یہہ شعر انکی رسالہ پیام یار سے لئی گئے۔

بجا ہی جیقدر وحشت کرو فرد یہ ایام | بہار تازہ خود مستہ ہوئی انکی جوبن پر | بہار آئی اور انکی خوب سے بزرہ گریبان کی | جنونکو سترحاصل ہو اجیب دامن کے
میرا جیا یہ عین یا نہ رو گی کچھ بہتر ہوا | ہزارون حسرتین سر پیٹتی ہین سبزہ مدفن پر

دلیر تخلص منشی گوکل چند شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی قوم کایتہ سکسینہ سکنہ لکہنؤ ہین مگر ہمکو کوی شعر اونکا نہین ملا۔

ذکا تخلص پنڈت بِرج کشور اندور مین رہتے ہین اور حال معلوم نہین یہ شعر اونکا ہے۔

ہوگا طلوع قبر سے بھی مثل آفتاب | زیر زمین یہ داغ چھپایا نجائیگا

رسا تخلص منشی مادہو پرشاد نبیرہ راجہ ستہ جیت قوم کایتہ شاگرد منشی شادی لال چمن سوروناں لکہنؤ سے ہین مگر کوی شعر اونکا نہین ملا۔

رسا تخلص منشی رام دیال سخن سنجانِ شہر بدایون سے ہین لیکن ہمکو کوی کلام انکا دستیاب نہوا

رفعت تخلص منشی ستولال قوم کایتہ سری باستو ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع مرادآباد ایک اچھے خاصے شاعر ہین اونکی تصنیفات سے ایک مثنوی جسکا نام مفید الدہر ہے مشتہر ہوی ہے اوسمین اونہون نے عجیب کام کیا ہے کہ مضامین پند و نصیحت کو عام زبان اردو مین بصنعت تجنیس قافیہ لکہا ہے اوسمین سے یہہ تین شعر جو عدل کی صفت مین ہین یہان لکھے جاتے ہین۔

عدل سی آپکو تہی مت کر
عدل سے آپ کو تہی مت کر | عدل کر عدل کر نہ کر بیداد
رہِ انصاف سر کی بل سرکر | مخلصی ہی نہ حشر مین بیداد
رہِ انصاف مین فدا سر کر

رفیق تخلص گہونسی سہای وکیل منصفی بانکہ شاگرد نوازش ہونگیری۔

بہولی سی ستم گری مجھی یاد کیا ہی | کیا خوب سنائی مجھی قاصد نے خبر آج

روشن تخلص روشن لال خلف منشی جگناتہہ خوشتر مصنف رامائن نظم اردو باشندہ لکہنؤ قوم کایتہ۔

روشن تخلص منشی جانکی پرشاد شاگرد شگفتہ لکہنوی۔

رہگئی مٹ مٹ کی مثلِ نقش پا عشاق دہر | ابتدائے عشق یہہ تھی انتہا کچھہ بھی نہین

رحمی تخلص منشی راج بہادر کایتہ سری۔ انکا کلام کسیقدر تو پہلے بھی درج کیا گیا ہے اور کچھہ یہان بہ طور تذکرہ کے لکھتے ہین

بہو کی تری دیدار کی جنبش تو آدمین | کہائین جو ملی غصہ و غم اور زیادہ
مین اپنے سوا غیر کو کچھہ بھی تو نہ دیتا | یاد آگئین پلکین یہ تیرے مشتاق قدم کو
ملتا جو مجھے یار کا غم اور زیادہ | پر خار ہوی راہ عدم اور زیادہ

زیبا تخلص جودہیا پرشاد شاگرد احسان شاعر شاہجہان پوری۔

وہ یہ کہتے ہین کہ آسان بہت ہے مرنا | سبق ایمین ہین ہی توای زیبا
مین یہ کہتا ہون کہ مرجاتی ہین مرنوالے | جلوی ہین یار کی شرارت کی
زیبا نگاہِ یار جو دل کی طرف ہے تین | بعد مردن جو داغ عشق کہلے
آرزو بہی کہ یو ہی کام نکلتا لیکن | شاید نشانہ میرا اوڑا یا نہ جائے گا
لگے پہول میری تربت کی | غیر کے پہس مین بچانگی تم مجکو

سحر تخلص منشی دیبی پرشاد قوم کایتہ سری باستو سکنہ شہر بدایون سب ڈپٹی انسپکٹر ایک نامی شخص اور عالی دماغ مصنفان اضلاع مغربی و شمالی سے ہین اگرچہ ہم انکی واسوخت کا کچھہ انتخاب پہلے لکھہ چکے ہین مگر چونکہ ایک زیادہ حالات

اونکی سوانح عمری کے متعلق معلوم ہوی ہین اسلئے یہان یہ ذکر جزاونکا زیب قلم کیا جاتا ہے - انکی آباو اجداد ہمیشہ ذی علم اور سرکاری عہدون سے مشرف رہے ہین انکی والد منشی چنی لال بہی شاعر تھے اور احقر تخلص کرتے تھے اونہون نے بھی یہ فیض اونسی ہی پایا ہے انکی ولادت سمت ۱۸۹۵ مین واقع ہوی چودہ برس کی عمر مین انہون نے مولوی طاہر الدین سے علم ادب کی کتب متداولہ پڑھین اور پہر علوم عقلی ریاضی اور طبعی وغیرہ معہ فنون خوشنویسی کے مختلف اوستادون سے حاصل کئے اور ایک کتب مندرجہ ذیل تصنیف کر چکے ہین - خلاصہ منطق - معیار البلاغت - معیار الاملا - نظم پروین - ازرنگ چین - رکار الفیوض تکمیل المساحت - مرآت العلوم - دیوان سحر سامری - داسوخت تحریر عشق و تقریر عشق - اوران کتابون سے منشی صاحب کی نازک خیالی اور معنی آفرینی ظاہر ہے اور جو کلام ہے وہ سوز اور درد سے خالی نہین یہ چند شعر اونکی دیوان سے یہان لکھے جاتے ہین -

زینت عنوان ہی مضمون عالم تو چکا
سنگ طفلان قبر کا سامان کافی ہی ہمین
واعظا عشق مین گناہ ہی کیا
بر ارمان رہ یار مین مر گئے
جاگا سوتی سے سر حلقہ گیسو کا نقیب
نکیون پابند ہو اہل صفا خانہ زنجیر کے

مطلع دیوان لکہون مطلع ہی خورشید کا
چاک ہو کر دامن صحرا کفن ہو جائیگا
عاشق اللہ ہے پیمبر کا
سفر مین ہوا یہ سقر بے طرح
بوسہ لیتا ہی تری کا نکا بالا تیکر
نکلے کسنی دیکہا ہے کبھی آئینہ کو باہر

دیر مین ہے وہ ہی کعبہ مین اوہی سکینہ ہا
سجدہ ہی جو یو ہی عشق بتان کم سن
دنیا مین ایک ناہی ہی ہم نہ پی شراب
نادکہ کا دیکہو تو ہماری پلہ
بوسہ لب ہے نہ منہ پہیر ہے مرجاونگا
اسقدر ان ہو کوی شعر کا

طالب نظارہ کو گر ہو سلیقہ دید کا
دل مضطر ملا بازیچہ طفلان ہوگا
واعظا جنت مین ہے یقین ہی کہ خراب
ہمین تارسی ہین گردہ کی سیر گلزار ج
اتنا بیمار سی پرہیز مسیحا نیکر
تو زندگی ہی موت سخنور کیواسطے

سرشار تخلص لالہ مدن موہن لال خیرآبادی کانپور مین رہتے ہین اور شاہی اردو شعر اچھی کہتی ہین مگر ہمکو کوی شعر اونکا نہین ملا

سلیم تخلص منشی مدن موہن لال شاگرد صفیر -

رکہدیتی ہین ہاتہ ہی سر اونکی قدم پر
مغرور ہون کیونکہ صنم اور زیادہ
کہتا ہی سلیم اتنو شب وصل ہی یار
بیچین کریگی تجہی ہم اور زیادہ

سوسن تخلص مہاراج کنوار شیوداس سنگہہ ساکنہ موضع کا چو ضلع الہ آباد -

کعبہ مین دیکہا دیر مین جا کر کیا تلاش
ملتا نہین وہ شوخ ستمگر کہین پہ نہ
سوسن وہ یاد کیا کری تجکو جفا شعار
تا غیر تری آہ مین کچہ بہی نہین دریغ

سیماب تخلص لالہ بینی دہرو لد لالہ السیری پرشاد باشندہ قدیم سکندرآباد ضلع بلند شہر حال اجمیر پہلے پولیس مین ایک اچھی عہدہ پر نوکر تھے اب پنشن لیکر خانہ نشین ہین اور شعر ابتدا عمر سے کہتے ہین اونکی شوق اچھی بڑہ گئی ہے اونکی بڑی بہائی منشی شنکر لال بیتاب بہی اونکی خوشگوی اور مضمون تراشی پر فخر کرتے ہین سال گذشتہ مین سیماب نے مجکو کسیقدر کلام اپنا منتخب کرکے دیا تہا اوسمین سے یہ چند اشعار یہان لکہی جاتے ہین اور ایک شعر اونکا پہلے ہی درج ہو چکا ہے انکی شعرونمین محاورہ زیادہ ہین اور اس سے وہ زبان اردو کے طالبعلمونکی لئے بہت کچہ مفید ہو سکتی ہین - اور یہ صاحب ہی شل لیتے تہا تیونکی بڑے خلیق اور صاحب مروت ہین -

بہتر ہے کہ منہ نہ آئے کوئی
جو آتے نہ منہ بتلائے کوی
جو اور کہین ہنین لڑی آنکہ
پہر کیون آنکہین چرائے کوئی

محشر میں نہو خدا کا دیدار | جو ہم سے نہ منہ چھپائے کوئی
یوں بھی جھنجلا کی ہاتھ توڑیں | جو ہاتھ پیچھے لگائے کوئی

له اس شعر میں ایک عجیب لطف یہ ہی کہ کوئی لفظ غیر زبان کا نہیں آیا خالص ہندی لفظ ہیں اور ایسا بہت کم اتفاق ذرا یا میں ہوتا ہی

یہ بھی ایک جنگ زرگری ہے | روٹھے کوئی منائے کوئی
منہ آ گئی منہ پہ ٹوٹی سماب | ناحق کیوں منہ کی کھائے کوئی
حضرت عشق وہ ہیں کیوں ہو مرا نام ہیں | میں صنم کیش ہوں کچھ بندہ اسلام ہیں
کار بد کا کبھی انجام نہ اچھا دیکھا | ہوگیا منہ فلک پیر کا کالا دیکھا
تیرے بیمار کو اچھا جو یہ ہوتا دیکھا | کیسا منہ لیکے گئی حضرت عیسیٰ دیکھا
اہو لی اے بت کے تصویر ہوا دل ٹھنڈا | کشتۂ ناز ترا ہوگیا ٹھنڈا دیکھا
لیکے دل عاشق دلخستہ کا کیا بیچوگے | ہیں چلو جانے بھی دو مفت بیدل عشق
دل لیا تو لی مرا بوسہ لیا میں نے ترا | تھا حساب دوستان در دل برابر ہوگیا
موت کو کیا موت آئی جو مجھے آئی نہیں | راہ میں قاتل ہے اور اسکا سا تابرو گیا
مارا وٹھا یا جنسی پیچہ او دیکھنا اسکو پڑا | دیکھیے جن کو اچھا ہے یہ ہوتا گھند
اے مسیحا حیات کتنی ہے | جسپہ احسان لوں ترا ناحق
ہکتی اور کسی تو کچھ خنجر پڑے لی | بلا غریبا میں انکو خفا کے لئے
نہ کچھا جنبش ابرو کا سر مو تھا | سیکڑوں بالی و ہزار دل تھا بدلے
کبودت سیلو پہ دو بات میرا حال دل | آج یہ طور ہیں بالی جفا کی بدلے
رقص بسمل گرنہ دیکھا ہو تو آ دکھلاؤ | مقتل عشاق بھی قاتل مقام سیر ہے
میرا دل اور یہ غیر اور اسکا دل | میں جتیا اور یہ غیر پہ وہ مایل
فرقت میں تری مجھکو ہی جینے سے عار | ہی وصل کی امید پہ جینے کا مدار
ہی تیری فراق میں میرا ابتر حال | افسوس نہیں تجھکو ذرا اسکا خیال
کب تھا یہ زعم تمکو جو کچھ ہی آج | فی الواقع دیا تھا اسکو ہمنے رواج
کھلایا جو اوس نے جمال مے لنگ | گرا تو سنبھالتی ہیں سے نہ در تنگ
رہتا ہے ہر روز دوست یوں میں جتیا | بسمل رہتی ہی جیسے ماہی بی آب

دل و دنیا دل لگی نہیں سے | ہاں جا بہ کھیل جائے کوئی
کہا ایک ان جو بیٹی اونسی ایسا تمہیں مر | تو بولی آپ ہیں کون سا احسان کرتے ہیں
سر او ٹھا یا ہے تعلی تو اخیر خیریت | تجکو بیجا یہ دکھاؤں لو مرا نام نہیں
جب لیا اوس نے کہ ایک آئینہ سیا دیکھا | عجب انداز سے کہنی لگا دیکھا دیکھا
ایسے ہمسایا آدیا ندا اور دشکر ملا | تیر انداز عجب لطف جلیبا دیکھا
اف نکی سکے ورنہ مر وہ سینہ سپر | کوئی فولاد کا ٹکڑا عوض دل ہوگا
اوسکی جا سکی ز الکتو پوچھنا کبھو | اونٹ کی گردش گو اوچھا صنوبر ہوگیا
نہ رہا اوس سے وصل کوئی ایسا بیم | اوڑ گئی باد صبا تھا کبوتر ہوگیا
کبھی سنی جو ہمارے شر فرقان فریاد | کری یہ چرخ ستمگار عدن فریاد
ایسا دل تھا دیا ہمارے ہی تھی | کیوں کہی کوئی دل میرا ناحق
جنالی بوسہ جو تھی سنتہ ایک لئے | وہ خون عجی لی تھی اب تک اپنی حنا کی لئی
حق ادا کے ہی کچھ سہل نہیں یا ہے | کاش ہم پوچھتے اوس تنگو خدا کے بدلے
دل مشتاق ہو انشو فسی نقصان | بنیز آئی نقاب میں جیب کر بدلے
ہر پردہ نوکی انکھوں میں ہے لو تو قبر کا جلکو | سینہ بجتی ہی دیکھا کیا کھلی تقدیر کا جلکو

رباعیات

مجھ سے یہ چھٹی وہ یہ چھٹی غیر اوس سے | گو ہم مشکل و گر نہ گویم مشکل
جو مرتے تو قطع ہوتی ہی امید | جینا دشوار مجھکو مرنا دشوار
اس موقع پہ یہ راست آئی یہ مثل | نادانکی دوستی ہی جی کا جنجال
خمیازہ اسکا اب ہمیں پڑ کیونچی | سچ ہی خود کردہ نہیں ہے علاج
کس استغنا سے او نی جا یہ جواب | سنگ است بجائے خویشتن سنگ
اس نسبت اضطراب سے دنیا میں | مشہور ہو ہوں میں بنام سیماب

ایضاً اشعار

جو اوسکی سی ہیں کہتے تو اوس سے ہی نہیں بنتی | بگڑتی ہے اگر ایمان کی کہتی خدا لگتی
نہیں ہوتی ہے سیری سیکڑوں ہی کھائی جاتی ہے

زمین کو کس بلا کی اشتہا ہی یا خدا لگتے ۔ پردوں کی بہت مدت سے ہر ایک کو خوف تہا ہی ۔ سو آتی ہی غیرت مکو کوئی بلا عالم کی

شاد تخلص لالہ بالمکند سکنہ گوربالی ایک جی شاعر ہین جو بیس شعرا انکے رسالہ پیام یار سے لئے گئے ۔

شب فرقت میں حسرت دل سے ۔ آنسو لپیٹے پہرے میری مدت کے ۔ اسکو کہہ میں کس تا سیر کہتے ہیں ۔ سمت تکلیف دیر تکلم مجہکو
کی دہر تو تیرا اور شر جل بہا کر لی ۔ اپنی لوبہ بہی آ آہی اسم مجکو

شام تخلص شیام سنگہہ ساکنہ لدیفہ ہی ۔

یوسف کے سامنی بچہے بازار بیچلین ۔ دیکھیں تو کسکو ہو وہ تیرے اور دلپسند

شبنم تخلص بابو بدری ناتھ خلف بابو جیکشن لال مرحوم کایتہ سری باستب برادر منشی بہاری لال فطرت باشندہ وزمیدار شہر دیہنگا ضلع ترہت ایک نازک خیال شاعر اور صاحب دیوان ہین اونکی تین چار غزلیں اونکے بہائی سے ملی انمین سے ازانجملہ یہہ شعر منتخب ہوئے ۔

چشم بد دور کیا موہنی صورت میری ۔ دل ہی ہو تو ہیں فدا جان تیار عاشق ۔ بوسہ یار کی زلف و کو رخ رنگین کیجے ۔ کہو یا آپ جو تمہی قرار دہر ہیں
تیغ ابرو سے وہ مکا ہم یہ پہ بدیے ۔ خوف جان کہتی ہین جان تو عاشق ۔ تب فراق ہے جیتی پاس ہو کہ ہو ۔ جو حال ہے بلبل کا شب وار کہ
شب فراق میں حیف مسیح پاس ہین ۔ کسی کے کام ہین کوئی یار کہ ہو ۔ لیا بوسہ کاکل سمجہ کے مار سیاہ ۔ اب تو میں ہی شبنم بہر اس کہو
پوچہو میرے دیکا ماجرا ۔ کہ عمر اپنی اسمیں بسر ہو گئی ۔ وہ یہہ کہ کی گہر سے بہاگ گئے ۔ او دیکہو جا کو ستم سحر ہو گئی

شرار تخلص پنڈت رام ناتھ ساکن جہجر ضلع رہتک ۔

اللہ اللہ کس طرح سے چھپے جوہر شمشیر ۔ منتظر قاتل کی صورت دیکہ یوں تجنجر ہین ۔ مجرم الفت فقط کیا ایک میں ہی ان بیخدا ۔ عشق کرہی جرم تو سب قابل تعزیر ہین

شرق تخلص ٹھاکر جانکی سنگہہ برادر حفیظ شاگرد ذوق شاہجہان پوری

سائل وصل جب ہوا اوسے ۔ سمے چلے گئے نزاکت کے ۔ اداکی بجلی ہی شرق کسی کی ۔ برق ہائے کہا ہا تو مسم مجکو

شعلہ لالہ گنیش رائے رئیس شکوہ آباد اپنے شہر کے شاعروں میں سے ہیں ۔

دو شوخ بہی ہمائی ہے اپنا جگر اہے ۔ اتنا تو میری آہ میں ایسا بتر اہے ۔ جس سے زبان کاٹ ہی تہا میں تیر لا ۔ شکوہ بہی کبھی میرے زبان پر آگیا
حسنہ کہیں ستار کہیں آپ کہیں تہے ۔ میخانہ میں اس شان سے زاہد نظر آئے

شفق تخلص رام رتن شاگرد حقیقی لکہنوی ۔

کہیں پروانے لاکہوں جس طرح ایک شمع روشن پر ۔ فدا ہی ہوں زمانہ اس پری پیکر کے جوبن پر ۔ اگر وعدہ ہر سے خون بہا دی کا محشر میں
جہڑک لی ہوں ہزاروں سنگ جی دامن پر ۔ جلتا ہے سوز اشک سے خورشید کس لئے ۔ ہان ہان ہمین ازل سے ہوگی شمع شبنم

شکن تخلص سنی بال سروپ سکنہ میرٹھ محمد مرتضی بیاں کے شاگردوں میں سے ہیں اور خوب مزیدار شعر کہتے ہیں ۔

پردہ میں لیا مجکو تری تم حسن ۔ پہر چشم سیہ کہے کیسا نظر آیا ۔ کیا جنگ کی کہا کا عیش ادو میں دو ۔ شاید دل پر تیغ کچہہ اچہا نظر آیا

بیچین ہو تا دلِ بیتاب سنبھلنا	وہ پردہ گرا اور وہ جلوہ نظر آیا	گھر آپکا ہی خانۂ دل پردہ ہی کس سے	ارمان کسی گوشہ مین کوئی کیا نظر آیا

شمیم تخلص پنڈت شو نراین وکیل عدالت ضلع جالندھر۔

تیرا کا میرے جا کی کیسی جو کیا دکر	کہنے لگے ہان آئی ہی ہمکو بھی خبر آج	دل کھول کے پی کیون نہین پیسے ہو شراب	ساقی پی دیا کھول ہی میخانہ کا در آج

شوق پنڈت جگموہن ناتھ اندور مین رہتے ہین اور اشعار دل پسند کہتے ہین۔

یاس اور وہ حسرت و ارمان	ہین یہ میرے رفیق مدت کی	کرکے برباد مجھی شوق لو یہ اور سنو	آکی تربت پہ میری کہتے ہین وہ قسم مجھکو
	وہ بول اوٹھی کیہ کیا کرتے ہو میرا شکوہ	اوٹھا دو ہاتھ جو مینی کبھی دعا کے لئے	

شیدا تخلص منشی گوبرپرشاد ابن منشی بالا پرشاد پیشکار مرحوم شاگرد ضیغم۔

	ساقیا جھوم کے آج آیا ہی پھر ابر بہار	صدقہ میخانہ کا دیدال کوئی خم مجھکو	

سید امینڈت شیو ناتھ تلمیذ نظام ہیش حادرہ راور عاشق جادرہ۔

ہی خریدار دل کا مجمع تیری در پر آن	تو وہ یوسف ہے سجھے حاجتِ بازار نہین	قبر سے نکلون گی یہان کفن کو کرکے جاک	بعد مردن بھی تو دل ہٹ گرتی جار کی
	صادق تخلص گھوری پریم نراین مختار راجی۔	کہتے ہین وصل ہو گا حشر مین اب	تم گئے جاو دن قیامت کے

صبیر تخلص راجہ رادھا کشن بھائی شادی لال جین کے ہین اور شاعر شیوا زبان مگر ہمکو کوئی نتیجہ اونکی فکر رنگین کا نہین ملا۔

صدق تخلص لالہ چھیدا لال قوم کایستہ سکنہ لکھنو محلہ نوبستہ خالو منشی شادی لال جین کے ہین اور سنا ہی کہ بڑے خوش فکر اور خوش سخن ہین الا ہمکو کوئی کلام اونکا دستیاب نہوا۔

ضبط تخلص بہاری سنگھ شاگرد فرقت شاہجہان پوری۔

طور بگڑے ہوئے ہین رشک مسیح	آج تیری مریض فرقت کے	ضبط ہی شعر مین جو اپنے درد	ہین یہ ساری طفیل فرقت کے
قبر بھی سرائی تو لیئی عزر کو ساتھ	بعد مردن بھی جلاتے ہی یہ تم مجھکو	عزر کو قتل کیا ضبط مجھی چھوڑ دیا	قہر تھا عقدہ مقتل مین ترحم مجھکو
مجبہین وصدکی ارمان لیمین مدت سے	ادھر بھی ایک نظر الصنم خدا کے لئے	جو دیکھا دم مین سزا دی دم فنا کے	قدم مقضائی ستمگر تری ادا کے لئے
طپش تخلص مکند لال اجیت پوری شاگرد عیش۔		کہا جو مینی وفا کو تو ہنسکے فرمایا	جفا کو چھوڑ دین کیا ہم تری خفا کے لئے

ظہور تخلص رائے جوگل کشور داماد راجہ جیا لال صاحب بہادر شاگرد خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی کے شاعر وطن سے ہین اور یہ چند اشعار اخبار کالیسما چار سے لکھے جاتے ہین:

سحر کی ہوا ہے چلی رکتی ہل ادر	پتلیان آنکھ کی کہتی ہین قدم پر	آہو دشت جلن ست ہین اسکی لہر پر	وجد کرتی ہین جو چھوٹے تو اسی گیسو پر
کاہے کو سون نظر آتی ہی ہمین اس عم	راستہ مانگ کا نکلا ہی سر گیسو پر	دل ہمارا ہی کہ ہو برا ہی کسی بادہ کا	ست تہا ہی گلستان مین گلو بکی بو پر
ترک عشق و می و معشوق کرو اے ہمدم	چھریان منہ پہ تیغ ہی سر سراسر ہو پر	جگر جلو نکا جو دریا مین بھی الٹی تو	لگے وہ آگ کہ پانی اوچھال دیتی لا
	ظہور و کفر کے بھی وکر واجب ہے	کسی عزیز کو شاید ملال دیتی لا	

عابد پنڈت کیشو ناتھ معروف بموہن لال رئیس جاورہ۔

کچھ تو دیا مین مزہ لوٹے ہین آکر قیس نے	کوہکن لی اپنی محنت ہای کیون بیکار کی

عاجز تخلص منشی گردہاری لال بدایونی مصنف مثنوی ہانجرہ عشق شاعران بدایون سے ایک اچھی شاعر سنے جاتے ہین مگر اونکا کوئی کلام نہین ملا۔

عاشق تخلص پنڈت شیوراج ناتھ دہلوی خلف پنڈت کاشی ناتھ دیوان ریاست جاورہ۔

ایک بوسہ پر تو ہمسے اسقدر تکرار کی	عقرب ہمسے سو گئی اپنی مشت خوار کی
اوسپہ آئی ہم آغوشی تجھی اغیار سے	کعبہ چھوڑا دیر چھوڑا خاک چھانی دربدر
جب سے دیکھا ہے آئینہ عاشق ہوا	خود وہ عاشق ہین اپنی صورت کے

عاشق تخلص سینت لال فیض آبادی شاگرد مخلص خیرآبادی

بلنے سمجھا کہ میری لکا اشارہ سمجھے	بولی کس ناز سے وہ تیر اکا سمجھے
ساتھ حسرت کی کہین وسکو بھی بار کر	موت انکو بھی ہم اسلی سیجا سمجھے
دم گلگشت جب اوسنے اوٹھایا خنجر براں کو	عجب حیرت کا عالم چھا گیا گلشن کے گلشن پر
چھری ہی کہہ کے بسم اللہ پھیر میری گردن پر	کسی شک چمن کے نار کا شتہ ہوا ہے وہ
نہین دیتے ہو بوسہ خنجر ابرو کا گر مجکو	چڑھا ئین جادر گل بلبلین عاشق کے مدفن

عزیز تخلص منشی جمعیت راے سفر مرم محلہ بندوبست تحصیل اٹک۔

تیغ ابرو کی تصور مین گلا کاٹ لیا	ڈہونڈھ لیتی ہین بہانہ کوئی جوانے
مرتے مرتے ہی لے لیا بوسہ	مین ہون قربان تیری جرات کے
عندلیب لی سے اوس جا پر جہان تیغ ناہی گل	اپنی محفل سے اوٹھائی ہو عبث تم مجکو

عشرت تخلص ٹھاکر گنگا بخش سنگھ تعلقدار رام پور کلان دلسوان وغیرہ علاقہ لکھنو۔

اشارہ ہو چکی غیر وسے اوٹھ چلئے انکھ بہر	ادھر بھی ایک نظر الغیم خدا کیلئے
سوال بوسہ پہ خاموش کیون ہے تیغ ہتے جھو	زبان سے کہنے تو کچھ ہان ہان نہین خدا کیلئے
گلہ وہ جور دلکا شکر کی کہتے ہین	جفا ہیچ کر لیے اور تو جفا کرلے
وہ حال انکی بھی جب ساحرم کچھ نہین کرتے	تو گوشہ نشین ہین عبث ہم عاشق کیلئے

عقیل تخلص منشی شیو پرشاد برادر ماموں زاد شادی لال چمن باشندہ لکھنو قوم کا یتہ اچھی شاعر ہین مگر ہمکو اونکا کوئی شعر نہین ملا

عنایت تخلص کنور عنایت سنگھ رئیس لکھنو تعلقدار بریلی۔

ہی عقیبازی کی بھی طبیعت جدا جدا	بلبل کو رنگ گل ہی تو ہو نرگس کو
وہ سوز عشق شعلہ تھا جو بعد مرگ	یہ داغ دل چراغ ہنے گا مزار کا
یون جو نزدیک بلائی ہو ادر کے تیغ	چشم بد دور ہم ابرو کا اشارہ سمجھے
یہ کس قاتل کی شوخی دیکھکر یہ خون بہایا	نظر آتی ہی سرخی آجکل گردون کی لٹن
جب سے سنا کہ مہندی لگی ہی نہ آئی گلے	بدلا ہوا ہی رنگ دل بیقرار کا
جوتی جو اوس صنم کی پس پشت دیکھ لی	دہوکا ہوا درخت پہ صندل کی ہار کا
ہے تیغ سرخ گردن پہ گرا ہو معاف جوتی کو	کسیکا خون ناحق سرچڑھا ہی میری گردن
وہ کاکل تہانہ پہ لٹکی ہے اوس تپکی یاد آئے	عنایت جب نظر کی ہمنے تار ہے کمر

عیش تخلص فتح چند قوم کا یتہ سکنہ لکھنو بس اتنا ہی معلوم ہے۔

عیش تخلص منشی چھٹن لال کا یتہ بھٹناگر اجمیر مین تعینات تھی ایک معزز عہدہ پر ملازم ہین یہ شعر اونکا بڑی تلاش سے ملا

سنہ ۸۵ یہ شعر حسب حال ہے کیونکہ پہلے دو تین سال ڈیڑہ سال تک ہر روز صبح اور شام بعد طلوع و غروب آفتاب کے دیر تک ایک بڑی سرخی نظر آیا کرتی تھی۔

یہ ٹھیرے عیش سے چلتی ہنسی سے گھڑی تھی
اگر کچھ بھی تمہاری راہ غم سیدہا دکھائیگی

نظم تخلص منشی چھوٹی لال باشندہ بدایون شاگرد منشی دیبی پرساد سحر بدایونی ہین اور حال معلوم نہیں۔

شگفتہ منشی سادہو رام اہلکار کورٹ شیخوپور اور اپنے وطن کے سربرآوردہ شاعروں میں سے ہین انکا ایک خمسہ خواجہ محمد یار لکھنوی کی غزل پر دیکھا گیا اوسمین سے یہہ دو بند منتخب ہوئے۔

ارادت سے ساقی کشتی ہو فنا جب سکر
عبادت کھلتی تھی یہ بڑا گیا ہے دامن
الہٰی کسی کیفیت اپنی کہو کچھ بھی تم نہ
شہادت کی قدم چوم کے جو چھلکا ای نہی جیب گریبان
قفس سے دست سبوسی کی چپ رہا تھا لطف قاتل کا

سرابی چاہیں سے فلک سے سرا جاتے ہے
نہ کچھ بلوا سے ڈرا اور نہ کچھ ہے ہنستا ہے سحر کی
مگر ان دست استقدر بھی گردش ہے
نہ شمشیر تو قاتل اٹھنے کی اجازت ہے
یہہ مرجائنگی جا ہی ہاں نہ نکلے حوصلہ دل کا

فرحت تخلص کیدار شین پرشاد نام آدران دہلی سے ایک اچھی شاعر ہیں یہہ شعر اونکا رسالہ فغان دہلی سے لکھا گیا۔

ہوئین یکبیک یہ اوداسیان وہ گل ہی نہ گلستان
یہہ کہان سے آگئی ایسی خزان وہ باغ ہی نہ بہار ہے

شیوان تخلص منشی ردیسہ چند شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی کایتہ صاحبان لکہنؤ سے ایک شیوا زبان اور خوش بیان منشی اور شاعر مشہور ہین مجہکو اونکا کوئی کلام ہاتھہ آیا۔

فطرت تخلص لالہ بہاری لال قوم کایتہ سری باستو بہار و داج گوزر وکیل عدالت منصفی ضلع دربہنگا ہین انکے دادا منشی ہرلال پہلے کلکٹری اور ججی ضلع ترہت کے سررشتہ دار رہے بعدہ مہاراجہ صاحب بہادر والی ریاست دربہنگا کی سرکار میں عہدہ منشی گری سے سرفراز ہوی اور بابو جگکشن لال اونکی صاحبزادے جو حضرت فطرت کے والد تھے بعہدہ منصفی مقرر ہوئے سمت ۱۹۴۰ میں اونہون نے انتقال فرمایا فطرت علاوہ وکالت منصفی کے نائب وکیل سرکار و آنریری مجسٹریٹ اور ممبر میونسپل کمیٹی بہی ہین اور بسبب موزونی طبیعت کے شعر بہی کہتے ہین اور اونکی بہائی بابو بدری ناتہہ شبنم تخلص بہی اچھی شاعر ہین ایک تواریخ ضلع ترہت فطرت صاحب نے بنائی ہے وہ چھپ بہی ہے اور چند غزلین اونہون نے اپنی اور اپنے بہائی صاحب کی میری پاس بہیجی تہین اونمین سے یہہ چند شعر اونکی غزلون سے بطور یادگار کے یہان لکہی جاتی ہین۔

دود ق ہی فرصت میں ای ساقی شراب ناب کا
نسی جانکو خطر کچھ بھی نہیں سیلاب کا
آپکی داتو نکی الفت میں عشق آگیا ہی مجھی
لکھدیا ایک خط میتی نامہ میں سیماب کا

چاہئیے ابکی ژرک کو کو وقت سر خواب کا
سا سی غیر ذکی ناکا نو وہ فرمانے لگے
دیکھی جینا تسلی ہو تیو نکی آب کا
خاکسار و منشی بہری ہو و چہ دلو [illegible]

بال اوڑتا ہی سحر فانی بین چلی جاتی ہیں ہم
شوخیان چہی نہیں ہی یہ مقام آداب کا
لکہہ سکی حسدم نہ بیتابی کا مضمون نامہ بر
کیون نہو تیر گمان خورشید عالمتاب کا

جیب الحبیب کو شہ لے کیا ہے بیر در عم زمانہ ہیہ
تمہاہمہ ہی کچھہ ہم سے بولو

کرتا ہون بات جیت میں بندا لہ خلل
قسم ہے اہی تو تم کو خدا کی

نہ آ دیکھو محل من عیسی سحر تک
نگاہ عمر کی ہی فکر نہ فکر معاش

قسم ہے آپکو زلف دوتا کی
مری دم تک بہی یہ دنیا کا بکھیڑا ہو

ضمیمۂ تذکرہ شعرائے ہنود

مر گئی جو بلبل عاشق تو وہ ہنسکر کہا | شکر صد شکر اچھا ہوا کہ اچھا چھوٹا
ناہ تو یگسا جا کر وہ فلک پر جب کو | او نکی بیکسی ہے کسی رو رو کے کہا جھوٹا
اسی جو ساسا رک کو چھوڑ کہ کیا

فلک تخلص منشی چمن لال خلف منشی رام سہائے رونق برادر عم زاد شادی لال رنگیں باشندہ لکھنو قوم کایتھ سکسینہ اپنے باپ کے ساتھ علم سحر سیکھے ہیں لیکن ہمکو کوئی شعر اونکا ہاتھ نہ آیا

فوق تخلص منشی ہر گوبند ملازم ریاست دیوان۔

الٰہی کون آنا تھا سی ملا گلستان میں | اودہ سی جا ہے جو اسطرح گلہا ئے سخن
شب وصل اونسے ہر ایک ہو ہر ضمون بالا | ہم نے عشق پر نازان ہیں ہوا ئے جوانی
جانون قربان اس شرارت کی | آتی ہی نہیں سوال رخصت کو
پھنس گئی کس عذاب میں یا رب
جلا آتا قمر ہے فوق ہے یہ نظر شاید | نہیں ناتیں کیکو مری جو قدر دان اپنا
ہو نہ زلف جو لیا یہ سے | ہم جہنم کی ہین نہ جنت کے
سی ہمراہ غیر کو جو وہ آئی ہو فوق | ہزاروں حسرتیں ہم بہشتی جو میرے گھر
آئی پھر دن تمہاری ساتھ کے

فہیم تخلص لالہ ہیو چند قوم کایتھ سکسینہ لکھنو شاگرد منشی شادی لال جن ایک شاعر خوش فہم و خوش فکر اپنے ہمسروں میں تھے مگر حیف کہ یہ تذکرہ اونکی کلام سے محروم رہا۔

قالب تخلص لالہ رتن لال جو رشتہ میں منشی شاد بلال چمن کے بھائی ہوتے ہیں شاعران قوم کایتھ سے ایک باستعداد شاعر ہیں لیکن اس تذکرہ کے لئے کوئی شعر اونکا نہیں ملا

قمر تخلص بالکرشن خلف منشی رادھے لال باشندہ لکھنو شاگرد ہنر دہلوی۔

لب او سکے سرخ نزاکت سی ہو گئی نیلے | جو بوسہ خواب میں تصور دہان کی لئے

قناعت منشی منو لعل جدا جد لالہ شادی لال چمن کے ہیں قوم کایتھ باشندہ لکھنو مگر ہمکو کچھ کلام دستیاب نہوا صرف نام ہی کے درج کرنے پر اکتفا کیا گیا۔

قیافہ تخلص منشی جی پرکاش نراین شاگرد اثر مونگیری۔

دل کی لگی بجھے نہ صدا یا یہ حشر تک | از بس ہی مجکو عشق بت شعلہ وبستہ

قیس تخلص رائے ننہ لال خلف رشید رای ننہ کمار بہادر شاگرد اصغر علیخان نسیم دہلوی او حال معلوم نہیں اور نہ کلام اونکا ملا

کاتب تخلص سرجو پرشاد باشندہ لکھنو او حال معلوم نہیت مگر ایک تاریخ اونکی منگاشن میں سی سطور منظوم لالہ انگلین لال چمن چھپی

کستور تخلص پنڈت برج کشور سکسینہ دہلی مواضعات دارو غہ سایر ہیں اور فارسی اردو دونوں میں شعر کہتے ہیں۔

کہتے ہیں رخ کی زلف کو رخسار صاف پر | گویا کہ آئینہ میں نمودار بال ہے

کلیم تخلص منشی ندن موہن لال تلمیذ صفیر فرخ آبادی۔

عشق اور عقل میں کہیں کا ہوا جاتا ہے | جیا ہے یہا الٹی سنا نا رشتہ زندگی کا
کیا تب الفت نے اسکی ہی جگر میں گھر کیا | آج کرتے ہیں ہو دانکھیں نرگس بیمار کی

گلزار تخلص منشی کندن لال خلف منشی کنولال تخلص بہار برادر ماموں زاد منشی شادی لال چمن کے ہیں اور شعرگوئی کا اچھا سلقہ رکھتے ہیں قوم کایتھ سکنہ لکھنؤ مگر ہمکو کوئی کلام اونکا نہیں ملا۔

گلشن تخلص راجہ جیالال صاحب بہادر قوم کایتھ باشندہ لکھنؤ ایک نامی شاعر امراے لکھنؤ سے تھے افسوس کہ ملک عدم میں جا بسے اور اپنا نام باقی چھوڑ گئے۔ یہہ چند شعر اونکی طبع لطیف کے نتیجہ ہیں۔

یہہ چشم وا رہے جو گل کے ہوئی رہا تھا سو فرق باقی | جو بو ہوئی تو دیکھا تھا یہہ غنچہ ہو کا تری دہن کا
جو یاد آیا وہ رو کے رنگین ہی ان آنکھوں نے اشک خونیں | کہ ہو گیا ہر گل تر برابر ایک تار اپنی سر سے سکا
قدم مجد کہا ہے عاشقی میں تو نیستی کو سمجھی ہستی | عزیز یہ کہتا ہو جاں شیرین تیغ نام تو نہ کو سکن کا

گنگا تخلص گنگا بشن جی کایتھ ماتھر باشندہ جیلو یا ٹ شاعر ہندی اردو فارسی کے تھے بیادر میں نوکر تھے وہاں ہی انتقال ہوا ہمکو کوئی شعر اونکا نہیں ملا۔

گوہر تخلص منشی گیندن لال شاعر از بدایوں سے ایک سخنور شیریں مقال ہیں واسوخت و مثنوی گوہر شب چراغ اور آتش معدن فیض اونکی تصنیف ہے۔

لالہ تخلص منشی نواب سنگہہ بھاگلپوری شاگرد شرر عظیم آبادی۔

ہائے کس منہ سے یہ مت اپنا او نہیں کہلاو | شرم عصیاں سے یہہ کہتی ہے ندامت میری

لچھمن تخلص لچھمن پرشاد قوم کایتھ باشندہ لکھنؤ ایک موزوں طبع شاعر ہیں اور لچھمن تخلص کرتے ہیں مگر ہمکو اونکا کوئی شعر نہیں ملا

لیق تخلص منشی شیو ارام برادر کلاں منشی شادی لال چمن قوم کایتھ باشندہ لکھنؤ ایک اچھے شاعر و سنی ہیں مگر ہمکو اونکا کلام نہیں ملا

مادہو رام ساہوکار فرخ آبادی بہت خوش طبع شاعر منشی میر کے شاگردوں سے ہیں

عہد کر لی او نہیں چھوں تو قسم کھاتے ہو | بنی جو یہ کہا ہے میں الفت میری ہے | شکر ہی بعد میری یار نے آشنا کو کہا
شرم ہی تیکوا آئی پہ آمد یہ کہہ لیا | گردن جو کا ٹا نازسے بولی کہ ابھی کہو | پیچ تو بھی جیا ہی والا ہیں ملا کوئی
دیکھکر جسکو وہ شوخ جیسی یہ فرماتے ہیں | چھپتے ہیں جا در شتے کہتے ہیں کسی | قتل کر زیادہ شوخ کیا جاتے
ایک سلامت رہی تو جیا تو والا میرا | حضرت کلہہ سر ہو بیاں تمہارا یہ کہتے تو | ابھی کمسن ہی دل و جگر کتنا ہے

ماہر تخلص لالہ سندر لال گورنمنٹ اسکول میرٹھ میں مدرس تعلیم ہیں اور کچھہ مشق سخن بھی کرتے ہیں۔

تصور میں تیا زدما زیا ہم دونوں تھے | امید وصل نے قضعہ جلا یا دنیا میں کر | تصور ہی ترا ایجا نجان کہ تسکیں تو ہے | کہ میری یاس نے تو ہیتا ہی ہو عدم کا ہو گیا

محب تخلص جودہیا پرشاد باشندہ لکھنؤ قوم کایتھ ایک اچھے شاعر ہیں مگر کوئی کلام اونکا ہمکو نہیں ملا ورنہ نذر ناظرین کیا جاتا۔

محو تخلص منشی کالکا پرشاد سکنہ لکھنؤ قوم کایتھ شاگرد ان الشعرا علیجان نسیم سے ایک خوش فکر شاعر ہیں لیکن ہمکو کچھہ کلام اونکا نہیں ملا

مدہوش تخلص کنور جی ہم زلف لالہ شادی لال چمن لکھنؤ کے کایتھوں سے ایک اچھے شاعر ہیں مگر یہہ تذکرہ اونکی کلام سے محروم رہا

مرشد تخلص بابو فقیر چند ساکن جین بازار میرٹھ اور حال معلوم نہیں اور نہ کلام ملا۔

مست تخلص کشن لعل قوم کایتہ ماتھر باشندہ دہلی تخمیناً دس سال کا عرصہ ہوا کہ اونکا انتقال ہو گیا ذوق وغیرہ کے ہمعصر تھے اور یہا کا شعر ہی کہتے تھے مگر ہمکو اونکا کوئی کلام نہین ملا۔

مسکین تخلص لالہ کنج بہاری لال خلف لالہ لچھمن پرشاد۔

لکھین گر وصف اوسکی قامت کے
نیا ستم ہی یہی قتل کرکے دیتا ہی

باندھین مضمون ہم قیامت کے
میری جنازہ پہ قاتل سر دفا کیلئے

یاد آئے جو قامت جانان
دہان تنگ کا بوسہ لیا تو کہنے لگے

شور برپا کرین قیامت کے
بہت نہ تنگ کرو تم ہمیں خدا کیلئے

مشتاق تخلص منشی بنواری لال قوم کایتہ برادر ماسون زاد منشی شادی لال رنگین کے ہین اور شعر اردو و فارسی کہتے ہین مگر ہم تک کوئی شعر اونکا نہین پہونچا۔

مطلب تخلص منشی مہاراج سنگھ خلف منشی درباری لال قوم کایتہ سری باستب باشندہ شہر دربھنگہ تلمیذ بابو ہری ناتھ شبنم جنکے یہ اشعار غزل مرسلہ لالہ بہاری لال صاحب فطرت سے منتخب ہوئے۔

عمارت کی بنا ہم کیا کرین خاک
دہن بیٹھا ہوا جاتا ہی مطلب

ثبات یکدم نہین ہی قصر تن کا
کیا حیف صد افسوس تیرے دہن کا

ہمیشہ بیٹھے وہ رہتی ہین ہمسے
گھمنڈ ہی اونکو اپنی بانکپن کا

مقتول تخلص جگیشر پرشاد اور حال معلوم نہین یہہ شعر اونکا ہے۔

کیا مقتول اچھی نے نگاہ تیر سے مجھکو
رہی کا حشر تک احسان میرا اوسکی گردن پر

ممتاز تخلص منشی پورن لال شاگرد احسان لکھنوی۔

نکالا کسی بھانہ سے پہلے سینے یا تم نے
ذرا تو کیجئے انصاف اب خدا کے لئے۔

منشی تخلص بابو دولچند شاگرد ارپلند شہری۔

دوستی مین تو یہہ غضب یہ ظلم
حشر مین ہو کیون نہ تم ہی بتلاؤ ہے کیا حال

کونسے طرز ہین عداوت کے
تصویر بتان آپنے دیکھی ہی مگر آج

بیوفا وہ نہ مرتی ہو منشی
عکس نگاہ یار اگر دیکھ پائینگے

کام کرتے ہو کیون ندامت کے
موسی کو طور پہ جانا نہ جائیگا

منشی تخلص لالہ نراین داس دہلوی اور حال معلوم نہین ہے۔

مونس تخلص شیوجی رام قوم برہمن ساکنہ دہلی شاگرد مرزا غالب صاحب دیوان۔

ایسی ہین ہین بیٹھے ہین ہم ڈرکی ہم
یاد آیا معاملہ دل کا

چھوڑ نکلی تیری کوچہ مین اپنا کو ہم
گل کا بلبل سے نکلی حال ہین

کافی نگاہ لطف تیری ہی اگر ہے
یہہ شب ہجر نہ آگی چلی آتی ہے

تو مہربان ہین تو کوئی مہربان ہین
دن پھر آتی ہین وہ ورد دل گذر جاتے

نار تخلص مدہالال بلندشہری۔

نار تخلص لی لی دہیراج صاحبہ ساکنہ بنارس۔

کیا خطا مجھسے کوئی ہی جو ہوئے ہو بیزار
اپنی محفل سے وہ اٹھاتی ہو عبث تم مجھکو

نالان تخلص پیارےلال ساکنہ لکھنؤ ایک شاعر شاگردان منشی شادی لال چمن سے ہین۔

نگہت تخلص بالمکند لال بخش ۔ [illegible] شاگرد منشی سادی لال چمن کے ہیں

نو تخلص رشی لال [illegible] کا ہو اور حال معلوم نہیں ۔

نہال تخلص [illegible] سیر [illegible] مقال [illegible] چندی سہائے لکھنوی ۔

رکھو پاؤں [illegible] جتنا [illegible] ہی ہیں
خوش قسمتی [illegible] کی
سماس سرکو [illegible] رہی ہیں
پھول ان کی طرف [illegible] رہی ہیں
یاں گل کی [illegible] ہم بھی
دیکھا اوسنی [illegible] ہم جوشی سے
دیکھیں کیونکہ [illegible]
بلبل کی طرح چہک رہی ہیں
انکھوں کی طرح پھڑک رہی ہیں
وہ شام ہی سے جھپک رہی ہیں

وفا تخلص [illegible] قوم کا [illegible] شاگرد منشی شادی لال [illegible] اور حال معلوم نہیں ۔

وقا تخلص [illegible] پیاری [illegible] خلف [illegible] نراین [illegible] لکھنو ۔

مت جلاؤ [illegible] کی
اپنی محفل سے اوٹھا کر [illegible] مجھکو
ہیں [illegible] کو [illegible]
جتنا چاہو کرو پامال جفا سے مجھکو

وفادار [illegible] صاحب [illegible] چرچ اسکول کانپور ۔

جب کہا [illegible]
یوں رسوا سربازار کرو تم مجھکو
مجھسے [illegible] اور رقیبوں سے [illegible] کیا خوب
آنکھ کی [illegible] آتا ہی [illegible] مجھکو
اس رشک چمن دل [illegible] کا خلل
جوان [illegible] یا تجایگا

وکیل تخلص منشی [illegible] لال نراین وکیل عدالت [illegible] ایک خوش طبع اور نازک خیال شاعر ہیں ۔

کستے ہیں تم نزاکت کی
خواب میں شکوہ [illegible] آیا
[illegible] پہلے قریب ہو تا قتل
[illegible] وکیل کا بوسے
[illegible] ہیں جا کی سبب

گل سے نازک ہیں [illegible] کی
جاگ [illegible] رقیب [illegible] کے
گر نہ [illegible] شہادت کے
وہ تو ہیں آدمی قیامت کے
اوٹھا [illegible] تم [illegible] لئے

سے ملاتے وہ [illegible] آے
یاد رہا [illegible] جفا اونکی
دہشت [illegible] ہمراہ
[illegible] دل ضعیف بھی [illegible]
نہیں [illegible] وقت ولادت [illegible]

سینہ اتر ہیں میری محبت سے
دن گذر جائیں گی [illegible] کی
[illegible]
[illegible] تو پا نہ جائیگا
[illegible] ہی [illegible]

ہاجر تخلص لالا شام سندر لال ولد لالا [illegible] قوم کایتھ ساکن [illegible] قصبہ [illegible] ضلع علیگڈہ بالفعل [illegible] میں ہیں ۔

صبح شب فرقت میں [illegible] ہم
زلف کی مانند [illegible] ہم

ہوش تخلص [illegible] نراین لال [illegible] دل [illegible]

تیر مژہ کی سینہ [illegible]
[illegible] ادا کی [illegible]
اے عاشق [illegible]
ڈھونڈ [illegible] بہانہ کوئی [illegible]
جس [illegible]
کر سر [illegible] دعا کی

یکتا تخلص پنڈت [illegible] دہلوی [illegible]

[illegible]
[illegible]
ما [illegible]
[illegible] اوٹھائی [illegible]
[illegible] دل کی [illegible] جسم کی [illegible]
[illegible] لئے

فہرست شعرای مندرجہ ضمیمہ تذکرۃ الشعرائے اردو۔

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	نمبر ...	کیفیت
۱	آرام	منشی رام پرشاد	.	.	.	.	حی القایم	۳	۱	
۲	آذین	لالہ پیارے لال ساہوکار	.	ساہوکار	فرخ آباد	.	″	۹	۱	
۳	اخگر	منشی جی لال		کایتہ سری باستب	بدایون				۱	
۴	اصغر	مہابیر پرشاد	.	.	تہر بھوپال	.	حی القایم	۴	۱	
۵	افسر	منشی اجودھیا پرشاد	.	کایتہ	فرخ آباد	.	ایضاً	.	۲	خاندان رای ہمت رای دیوان ٹونک سے ہیں۔
۶	اکلیل	بھگوان سہای			بلند شہر	.	ایضاً	۱	۲	
۷	الفت	الفت رای		.	اٹاوہ		ایضاً	۱	۲	
۸	انجم	لچھمن پرشاد	منشی رام سہای	کایتہ	لکھنؤ		ایضاً	.	۲	
۹	امین	استما سنگھ	.		سیالکوٹ	.	ایضاً	۱	۲	
۱۰	بال	لالہ بالکشن	سدا سکھ لال	کایتہ سکسینہ	علاقہ کول حال ٹونک	.	ایضاً	۱	۲	
۱۱	بقا	لالہ بالگوبند		کایتہ	لکھنؤ	.	ایضاً	.	۲	
۱۲	بندہ	امرچند	.	.	بہیرہ علاقہ پنجاب	.	ایضاً	.	۲	
۱۳	بہار	کنولال	.	کایتہ	لکھنؤ	.	ایضاً	.	۲	
۱۴	بہار	منشی شیو سہای		.	لکھنؤ		.	.	۲	
۱۵	بہجت	چرنجی لال	منشی شیتل لال	کایتہ	لکھنؤ		.	.	۲	
۱۶	بیتاب	منشی شنکر لال	ایشری پرشاد	کایتہ	سکندر آباد حال اجمیر	دیوان	حی القایم	۹	۲	
۱۷	[illegible]	لالہ بھولا ناتھ	.	.	دہلی	.	ایضاً	۱	۳	
۱۸		پوکرداس			.	گیان گیتا	ایضاً	۴	۳	
۱۹	تارا	لالہ تاراچند	.	.	لاہور	حمد و صفت شیوجی	ایضاً	دو بند	۳	
۲۰	تلا	لالہ تلارام	.	.	میرٹھ	.	ایضاً	۳	۳	
۲۱	تمکین	پنڈت رام جی	.	برہمن	بدایون	.	ایضاً		۳	
۲۲	تمیز	لالہ ہزاری لال		کایتہ سکسینہ	لکھنؤ	.	ایضاً	.	۳	
۲۳	توقیر	[illegible]	.	ایضاً	.				۳	
۲۴	ثمر	منشی [illegible] پرشاد لال	.	کایتہ	الہ آباد	استت مہادیو جی	ایضاً	۱ بند	۳	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	صفحہ تعداد	کیفیت
۲۵	حلیس	منشی رام سروپ	۰	۰	فرخ آباد	۰	حی القایم	۳	۳	
۲۶	جنون	جسونت رائے	۰	۰	۰	۰	۰		۳	
۲۷	جوش	پنڈت رام کشن		برہمن	رتلام	۰	زندہ موجود	۰	۴	
۲۸	جوہری	منشی شیو پرشاد		۰	فرخ آباد		ایضاً	۲	۳	
۲۹	حیرت	منشی رنگ لال	۰	کایتھ	لکھنؤ	سنگاسن بتیسی منظوم	ایضاً	۸	۴	
۳۰	حشم	بابو سرپرشاد سنگھ	بابو رام	۰	الہ آباد	۰	موجود	۶	۴	
۳۱	حقیر	سندرام							۴	
۳۲	حلم	حسن لال	۰	کایتھ	لکھنؤ				۴	
۳۳	حلیم	بابو دیو رائے عرف منشی بہاری لال		۰	بھوپال				۴	
۳۴	حیران	جگناتھ	۰	کایتھ	لکھنؤ				۴	
۳۵	خادم	شیو دیال		۰	لکھنؤ			۳	۵	
۳۶	خازن	دلارام	۰	۰	ہوشیارپور			۲	۵	
۳۷	خرد	راجہ رام	۰	۰	لکھنؤ	۰	موجود	۰	۵	
۳۸	خضر	منشی کالی سہائے	گنگا سہائے	۰	لکھنؤ		ایضاً	۴	۵	
۳۹	خلیفہ	لکھمی چند		برہمن گوکرنہ	اجمیر	چند دیوان و مرقع شعر وغیرہ	ایضاً	۶	۵	
۴۰	دلکش	ہیرا لال		کایتھ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۵	
۴۱	دریا	نند لال		۰	کوٹہ	۰	ایضاً	۳	۵	
۴۲	دلیر	گوکل چند	۰	کایتھ سکسینہ	لکھنؤ	۰	ایضاً	۰	۶	
۴۳	ذکا	پنڈت برج کشور			اندور	۰	ایضاً	۱	۶	
۴۴	رسا	منشی مادھو پرشاد	۰	کایتھ	لکھنؤ	۰	ایضاً		۶	•
۴۵	رسا	منشی رام دیال	۰	۰	بدایوں	۰	ایضاً	۰	۶	
۴۶	رفعت	منو لعل	۰	کایتھ سری باستو	مراد آباد		ایضاً	۳	۶	
۴۷	رفیق	رگھو بنسی سہائے					ایضاً	۱	۶	
۴۸	روشن	روشن لال	منشی جگناتھ	کایتھ	لکھنؤ				۶	
۴۹	رئیس	منشی جانکی پرشاد			لکھنؤ			۱	۶	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد اشعار	تعداد صفحہ	کیفیت
۵۰	زخمی	منشی راج بہادر	·	کایستھ	کانپور	·	حی القائم	۳	۹	
۵۱	زیبا	اجودھیا پرشاد	·	·	شاہجہانپور	·	ایضاً	۵	۹	
۵۲	سحر	منشی دیبی پرشاد	جی لال	کایستھ سریباستو		خلاصہ منطق وغیرہ	ایضاً	۱۰	۹	
۵۳	سرشار	لالہ من موہن لال			کانپور			۰	۷	
۵۴	سلیم	مدن موہن لال						۲	۷	
۵۵	سوس	مہاراج کنور سدرشن سنگھ			کاچو صلع الہ آباد			۲	۷	
۵۶	سیماب	منشی دھر	اکبر پرشاد	کایستھ بہٹناگر	اجمیر	دیوان	حی القائم	۴۸	۷	
۵۷	شاد	بالمکند			گوہانی	·	ایضاً	۳	۹	
۵۸	شام	شام سنگھ			راولپنڈی	·	ایضاً	۱	۹	
۵۹	شبنم	بدری ناتھ	بابو جگن لال	کایستھ	دربھنگا	دیوان	ایضاً	۸	۹	
۶۰	شرار	پنڈت رام ناتھ	·	برہمن	حاجیپور		ایضاً	۲	۹	
۶۱	شرق	ٹھاکر جانکی سنگھ			شاہجہانپور	·	ایضاً	۲	۹	
۶۲	شعلہ	لالہ گنپت رائے			شکوہ آباد		ایضاً	۳	۹	
۶۳	شفق	رام نراین			لکھنؤ		ایضاً	۳	۹	
۶۴	شکس	بال سروپ			میرٹھ		ایضاً	۴	۹	
۶۵	شمیم	شیو نراین			جالندھر	·	ایضاً	۲	۱۰	
۶۶	شوق	پنڈت شو نراین		برہمن	جالندھر		ایضاً	۲	۱۰	
۶۷	شوق	پنڈت جگموہن		برہمن	اندور		ایضاً	۳	۱۰	
۶۸	شیدا	منشی کنور پرشاد	بالا پرشاد				ایضاً	۱	۱۰	
۶۹	شیدا	پنڈت شیو ناتھ		برہمن	جاورہ		ایضاً	۳	۱۰	عاشق جاورہ کی ہالے ہیں
۷۰	صادق	پربھو نراین اگھوری		·	رانچی		ایضاً	۱	۱۰	
۷۱	صبر	راجہ رادھا کشن		کایستھ	لکھنؤ		ایضاً		۱	
۷۲	صدق	لالہ چھیدا لال	·	کایستھ	لکھنؤ	·	ایضاً	۰	۱۰	
۷۳	ضبط	بہاری سنگھ			شاہجہانپور		ایضاً	۲	۱۰	
۷۴	طیش	تکمہ لال			اجیت پور		ایضاً	۱	۱۰	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۷۵	ظہور	راے جوگل کشور	٠	کایتھ	لکھنو		حی القایم	۷	۱۰	
۷۶	عاجز	منشی گردہاری لال		٠	بدایون	مثنوی آخرۂ عشق	ایضاً	٠	۱۱	
۷۷	عاشق	پنڈت شیوراج ناتھ	کاشی ناتھ	برہمن	جاورہ		ایضاً	۳	۱۱	دیوان ریاست ہین
۷۸	عاشق	سنت لال			فیض آباد		ایضاً	۵	۱۱	
۷۹	عزیز	منشی جمعیت راے			اٹک		ایضاً	۳	۱۱	
۸۰	عشرت	شہاب گنگا بخش سکسینہ			رام پور کلان علاقہ لکھنو		ایضاً	۳	۱۱	
۸۱	عقیل	شیو پرشاد		کایتھ	لکھنو		ایضاً	۳	۱۱	
۸۲	عنایت	عنایت سنگھ تعلقہ دار			لکھنو		ایضاً	۸	۱۱	
۸۳	عین	لالہ فتح چند		کایتھ	لکھنو				۱۱	
۸۴	عیش	چھیٹن لال		کایتھ بھٹناگر	اجمیر		حی القایم	٠	۱۱	
۸۵	غم	منشی جھوٹیلال			بدایون		ایضاً	٠	۱۲	
۸۶	فتنہ	سادھو رام			تیج پور		ایضاً	۳ بند	۱۲	
۸۷	دقت	کورلن پرشاد			دہلی		ایضاً	۱	۱۲	
۸۸	فنون	منشی دیپ چند		کایتھ	دہلی		ایضاً	٠	۱۲	
۸۹	فطرت	لالہ بہاری لال	بابو کشن لال	کایتھ سری باستم	دربھنگا	ترہت تاریخ دربھنگا	ایضاً	۱۳	۱۲	
۹۰	فلک	منشی چمن لال	رام سہاے	کایتھ	لکھنو		ایضاً		۱۳	
۹۱	فوق	منشی ہرگوبند			ریوان		ایضاً	٠	۱۳	
۹۲	فہم	لالہ بھیکچند		کایتھ	لکھنو		ایضاً	٠	۱۳	
۹۳	قالب	لالہ جن لال		کایتھ	لکھنو		ایضاً		۱۳	
۹۴	قناعت	سولال		کایتھ	لکھنو		ایضاً		۱۳	
۹۵	قیافہ	منشی پرکاش جی نراین			مونگیر		ایضاً	۱	۱۳	
۹۶	قیس	راے شیلال	راے نند کمار				ایضاً	٠	۱۳	
۹۷	کاتب	سرجو پرشاد			لکھنو		ایضاً		۱۳	
۹۸	کشور	پنڈت سورج کشور		برہمن	دہلی		ایضاً	۱	۱۳	
۹۹	کلیم	مدن موہن لال			فرخ آباد		ایضاً	۳	۱۳	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد شعر	تعداد صفحہ	کیفیت
۱۰۰	گلزار	منشی کنہیا لعل	کنول بہار لال	کایستھ	لکھنؤ		حی القائم		۱۴	
۱۰۱	گلشن	راجہ جیا لال بہادر		کایستھ	لکھنؤ		آنجہانی	۳	۱۴	
۱۰۲	گنگا	گنگا بشن		کایستھ ماتھر	جیاپاٹن		ایضاً	-	۱۴	
۱۰۳	گوہر	گینڈن لال			بدایوں	واسوخت گوہر شجرہ وغیرہ	حی القائم	-	۱۴	
۱۰۴	لالہ	منشی گلاب سنگھ			بھاگلپور		ایضاً	۱	۱۴	
۱۰۵	لچھمن	لچھمن پرشاد		کایستھ	لکھنؤ			-	۱۴	
۱۰۶	لئیق	منشی شیورام		کایستھ	لکھنؤ				۱۴	
۱۰۷	مادھو رام	مادھو رام			فرخ آباد		حی القائم	۶	۱۴	
۱۰۸	ماہر	لالہ سندر لال			میرٹھ		ایضاً	۲	۱۴	
۱۰۹	محب	اجودھیا پرشاد			لکھنؤ		ایضاً	-	۱۴	
۱۱۰	محو	منشی کالکا پرشاد		[illegible]	لکھنؤ		ایضاً	-	۱۴	
[illegible]	[illegible]	[illegible]		کایستھ	لکھنؤ		ایضاً	-	۱۴	
۱۱۱	مرشد	بابو قیصر چند			میرٹھ		ایضاً		۱۴	
[illegible]	مست	کشن لال		کایستھ ماتھر	دہلی		آنجہانی	-	۱۵	بھاکھا شعر بھی کہتے تھے
[illegible]	مسکین	لالہ کنہیا لال	لچھمن پرشاد				زندہ	۴	۱۵	
[illegible]	مشتاق	سیوک لال					ایضاً	۰	۱۵	
[illegible]	مطلب	مہاراج سنگھ	دربار لال	کایستھ	دربھنگا		زندہ ہیں	۳	۱۵	
[illegible]	معقول	جگدیش پرشاد					ایضاً	۱۰	۱۵	
[illegible]	ممتاز	لالہ نوبت لال			لکھنؤ		ایضاً	۱	۱۵	
[illegible]	ملتی	بابو گوالچند			بلند شہر		ایضاً	۴	۱۵	
[illegible]	منتی	لالہ رتن داس					ایضاً	-	۱۵	
۱۲[illegible]	مونس	شیو جی رام		برہمن	دہلی		ایضاً	۳	۱۵	
۱۲[illegible]	ناز	مدن لال			بلند شہر		ایضاً	۱	۱۵	
[illegible]	ناز	بی بی رام			بنارس		ایضاً	۱	۱۵	
۱۲[illegible]	نالاں	بہاری لال			لکھنؤ		ایضاً	-	۱۵	

۱۲۵	نکہت	لالہ مہاراج کشن					ردہ	۰	۱۶	
۱۲۶	نور	روشن لال			لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۶	
[illegible]	نہال	سہلے کنو ہیلی					ایضاً	۵	۱۶	
[illegible]	وفا	گردیال		کایستھ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۶	
[illegible]	وفا	منشی بہاری کشن	پنڈت [illegible]	برہمن	لکھنؤ		ایضاً	۳	۱۶	
[illegible]	وفا	دوارکا ناتھ			کانپور		ایضاً	۳	۱۶	
	لسل	تواڑی منشی رجلال			گیاد		ایضاً	۱۰	۱۶	
[illegible]	تیر	نام سندر لال	منشی پرشاد	کایستھ	کلکتہ		ایضاً	۱	۱۶	
[illegible]	یوسس	نیوریس			ہردول		ایضاً	۳	۱۶	
[illegible]	یکتا	پنڈت [illegible]	دیو بیداس	رہیں			الفضا	۳	۱۶	ایکوڈیٹ ادش فند ہار ریلو

فہرست کتب مصنفہ و مولفہ منشی دیبی پرشاد سر دفتر محکمہ خاص راج مارواڑ مولف تذکرہ

۱۔ افسانہ خرد افروز یعنی قصہ بہرام و بہروز۔ ایک دلچسپ اور سود مند قصہ تحصیل علم کے فوائد میں قابل درس اطفال چہار سال کی ہی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۲۔ گلدستہ اخلاق ایک حصہ اسکا اخلاق اور دوسرا معاش میں بیان ہیں اور ہر موقع پر عمدہ عمدہ اور برمحل حکایات اور مثالیں ہیں ضخامت ۵۰ ورق قیمت ۔ ۳۔ رسالہ جہل سوال تاریخی اسمیں مختلف ملکوں کی تواریخ کے متعلق مشکل مشکل سوالات کا مفصل جواب کتب معتبر سے لکھا گیا ہے ضخامت ۹ صفحہ قیمت ۔ ۴۔ تاریخ میواڑ معروف ترجمہ راج پرستی ایک سنسکرت تواریخ کا ترجمہ یا اختصار ہے جسمیں [illegible] بعد کی ہوا اسمیں مختصر تواریخ خاندان راجا ہائے میواڑ اور مفصل ذکر [illegible] راج سنگہ کا ہے ۵۔ کارنامہ سوائین یعنی تقویم سوالہجرتین ایک جنتری سنہ ہجری کی یکم محرم سنہ ۱ ہجری تک ہے اور اسکی علاوہ بہت سے فائدے تحریر اور تطبیق [illegible] متعلقہ اور ازمنہ ماضیہ کی سوانح عادیات یا تمسی و قمری تذکرہ کتب تاریخ اور فہرست وغیرہ کی ضخامت ۷ صفحہ قیمت ۔ ۶ ر ۵ ۔ لطائف ہند اسمیں عرب ایک سو کے عمدہ عمدہ لطیفے وغیرہ [illegible] ہیں ضخامت ۲ صفحہ قیمت مجلد ۴ ر ۔ ۷ جواہر الحسان اسمیں اجودھیا کی قدیم و جدید بولچال حالت تاریخی و واقعات و انتظام موجودہ کی بحث کے گئے اور بہت سے امور اصلاح اور ترقی کے بیان کئے گئے ہیں ضخامت ۲۰ صفحہ قیمت ۸ ر ۸ ۔ سوانح عمری نوشیروان بادشاہ کتب تواریخ معتبرہ سے تحریر کیا گیا ہے قیمت ۵ ر ۹ ۔ تعلیم النسا اسکے دو حصہ ہیں ایک عورتوں کی پڑہانیکی جواز اور فوائد کے بیان میں اور دوسرے حصہ میں لڑکیوں کی پڑہانیکی [illegible] تاریخی مثالیں بعض حکایتیں ہیں قیمت مجلد ۱ ر ۱۰ ۔ تاریخ [illegible] اسمیں مختصر حالات مہاراجاؤں کی [illegible] بعد سے [illegible] تک ہیں اور ایک سنسکرت تاریخ کا ترجمہ قیمت مجلد ۲ ۱۱ ۔ جواہر التعبیر علم تعبیر خواب میں ترجمہ سنسکرت کتاب [illegible] کا قیمت مجلد ۲ ر ۱۲ ۔ آثار الشعرائے ہنود ہندو شاعروں کا تذکرہ اردو یعنی رسالہ ہذا ۔ ۱۳ [illegible] ایضاً فارسی چھپتا ہے ۱۴ ۔ مجموعہ مضامین دلچسپ اسمیں بکثرت قابل پسند نادر متعلق ترقی و بہتری قوم کایستھ کی ہیں قیمت مجلد ۱۰ ر ۱۵ ۔ [illegible] یعنی سوانح عمری احوال راجا گہیلوت والی گجرات معاصر شاہ علاء الدین تحریر کی ہیں چھپ رہی ہے ۱۶ ۔ نفائس التواریخ قدیم حاکموں کی تواریخ مع تذکرہ اور [illegible] ملک قیمت مجلد ۹ ر ۱۷ ۔ ساری تورتیں عورتوں کی پڑہانیکی کتاب ناگری زبان میں چھپتی ہے ۔ نوٹ ۔ جن صاحب کو [illegible] منظور ہو وہ بارسال قیمت مولف سے منگوالیں ۔ فقط

مطبع رضوی دہلی میں سید میر حسن کی اہتمام [illegible]